



دیباچه

الحمد لله الذي حكم علي الاعمار بالآجال ' و تفرد بالعظمة والبقاء والجلال ' وعلا ان يكون له نظير او امثال ۔ وصلي الله علي سيدنا و نبينا محمد المبعوث لتبيين الحرام من الحلال ' والمخصوص من بين كافة الخلق بالفضل والكمال ' والمحبو باوضح برهان و افصح مقال ؛ و علي آله خير آل ؛ و علي صحابته ذوي التاييد والافضال ' صلاة تدوم علي مر الايام والليال ۔ و بعد :—

جي تو يه چاهتا هي كه ابنائے زمان ' اور خصوصاً برادران اسلام ' سے تاريخ اسلاميه كي طرف قلت اعتناء بلكه عدم توجه كي شكايت سے اس ديباچه كا افتتاح كرون ۔ مگر خوف هوتا هي كه قارئين كرام كي طبايع كو نا گوار گذريگا ' اور يه خيال هوگا كه اردو مين تاريخ اسلام پر جو كتاب نكلتي هي اس كا آغاز ضرور اس نوع كي تلخ كلامي سے هوتا هي ؛ آخر كوئي كهان تك سنے ۔ ميرے خيال مين يه امر تا بحدے بجا بهي هي ۔ لهذا قلم كو روك كر بجائے شكوه كے شكريه ادا كرتا هون ۔ مين مدعي اسلام هون ' قنوط من رحمة الله نهين ' بلكه قنوت الي الله ميرا شيوه هي ۔ اسي بناء پر مين اس چهوٹي سي كتاب كو قارئين كے هاتهون مين ديتے هوئے يه اميد كررها هون كه وه اس كي قدر فرماكر مجهے معزز فرمائينگے ۔ ممكن هي كه ان اوراق مين كوئي صفحه ' كوئي عبارت ' كوئي جمله ' يا كوئي لفظ واحد ان كے لئے مفيد مطلب هو ' اور ان كي حيات طولاني مين ' اگر هميشه اور هر وقت كے لئے نهين تو شايد ايك

لمحه کے لئے ہي کار آمد ثابت ہو؛ اور وہ تمام ہستیان، جن کے اجسام نہین بلکه اسماء ان اوراق مین مدفون اور به فحوائے

جمال ذي الارض کانوا في الحياة وهم
بعد الممات جمال الکتب والسير

ان کي زیب و زینت کا باعث ہین، ان کي روشن دماغي اور عالي ظرفي مین کچھہ اور اضافه کر سکین ۔ مین مانتا ہون که وہ تمام صاحبان اسماء صرف صفات حسنه ہي کے جامع نه تھے ۔ مجھے تسلیم ہي که ان مین خرابیان بھي تھین، اور یه که ان کي حیات کے بعض اوقات و کوائف ہماري تعریف و توصیف کے مستحق نہین ہین ۔ گو وہ مسلم تھے، گو وہ مومن تھے، گو وہ ہدایت کے سر چشمهٔ سرمدي سے سیراب اور منبع نور حقیقي ہي سے مستنیر تھے؛ مگر آخر انسان تھے؛ اور اس لحاظ سے "ظلوم و جہول" کا خطاب شاید ان پر بھي عائد ہوسکتا تھا ۔ ان سے لغزشین ہوئي ہونگي ۔ انہون نے کہین کہین ٹھوکرین بھي کھائي ہونگي (اور ممکن ہي که کبھي کبھي ان ہي ٹھوکرون کي بدولت ان کي آنکھین کھل گئي ہون اور وہ صاف اور سیدھے راستے پر پہنچ گئے ہون) ۔ انہون نے غلطیان بھي کي ہونگي، اور ہماري طرح چڑیون کے کھیت چگ جانے کے بعد پچھتائے بھي ہونگے ۔ انہون نے وہ کام بھي کئے ہونگے، جو ان کے (اور پھر شاید خود ہمارے) حق مین زہر کا کام کرگئے ۔ سب بجا، سب مسلم ہي ۔ مگر مجھے کچھہ ایسا معلوم ہوتا ہي که وہ تمام ہستیان میرے سامنے کھڑي ہین ۔ ان کے نیک اور پاک سیرت افراد مجھے آگے بڑھنے کا راسته بتا رہے ہین، اور کہہ رہے ہین که "راسته صاف، سیدھا اور آسان ہي؛ چلے جاؤ"۔ اور ان کے وہ افراد، جنھین ہم "ظلوم و جہول" کے خطاب کے خاص مستحقین مین سے تصور کرتے اور کڑے تیورون سے دیکھتے ہین، میري طرف ہاتھ

بڑھا بڑھاکر بہ لجاجت معافی مانگ رہے ہیں اور ان کے چہرے کہہ رہے ہیں کہ

من نہ کردم ، شما حذر بکنید !

لہذا آئیے ! ہم

(۱) ان کے نیک و پاک افراد کی مشعلوں سے اپنی شمعوں کو کرلیں اور آگے بڑھیں ۔ اور میں محسوس کررہا ہوں کہ ہم راہ راست ہی کی طرف مہتدی ہونگے ۔ آپ یقین رکھئے کہ ہم بھٹکنے نہ پائینگے ۔ بسم اللہ مجریہا و مرسٰیہا ، ان ربی لغفور رحیم *

(۲) ان کے خطا کاران ـــ (میرا قلم ان کی شان میں یہ لفظ استعمال کرتے ہوئے رکتا ہی ۔ واللہ ، وہ حضرات با وصف اپنی خطاؤں کے ہم سے بدرجہا بہتر تھے) ـــ کو " فاصفح ، الصفح الجمیل " کے فرمان الٰہی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نگاہ لطف و ترحم سے دیکھیں ، ان کو معاف کردیں ، ـــ (آپ کو یاد نہیں کہ ہم نے اپنے جانی دشمنوں کو معاف کیا ہی ؟ تو کیا ہم اپنے بھائیوں کو معاف نہیں کرسکتے ؟) ـــ خود کو نعمائے الٰہی کا مہبط و مورد بنالیں ، اور ان کی خطاؤں سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اپنے اعمال و افعال اور حرکات و سکنات کی اصلاح کریں ؛ تا کہ :-

ان ہردو اصناف اسلاف کے اقتضاء و اہتداء سے ہمارا راستہ صاف و واضح ، اور ہماری خطائیں اور لغزشیں موہوم اور نا پید ہو جائیں ، اور ہم اس مقصد اسنٰی اور اس مراد اعلٰی کی طرف ترقی کرسکیں ، جو نیابت اللہ فی الارض یا خلافت اللہ فی الارض کے لقب سے ملقب ہی : ہاں وہی کہ جس کو قبول کرنے سے ارض و سماء تک گھبرا اتھے تھے اور کانوں پر ہاتھ دھر کے الگ ہوگئے تھے ، اور انسان نے ، ہم نے ، اسے قبول کرلیا تھا ! ای کاش کہ ہم اس امانت کو پورا کرتے ! مجھے یاد پڑتا ہی کہ ہم نے اسے کسی حد تک ضرور پورا کیا تھا ۔ آئیے ، ان

اوٗر ان کے مثل دیگر اوراق تاریخي سے استمداد کرکے پھر ایکٗ مرتبہ کوشش کرین ۔ محنت شرط ہي ۔ اجر نیکٗ کا ضامن خدا ہي ۔ ان وعد الله حق !!

مین پھر دھراتا ہون کہ اگر اس کتاب سے کسي پڑھنے والے کے علم مین اضافہ ہو (خواہ وہ کیسا ہي حقیر کیون نہ ہو) یا اس کا دماغ ایکٗ انتشار صحیح اوٗر ایکٗ جذب وقیع کي کیفیت سے متکیف ہو جائے، تو مین سمجھونگا کہ میري اس تمام دماغ سوزي کا اجر مل گیا، جو آج کئي صدیون کے بعد ایک ہي مضمون کو دوسرے رنگٗ مین اسلام کي برادري کے ایکٗ دوسرے حصے کے سامنے پیش کرنے کے لئے برداشت کي گئي ہي ۔ اس کي کامیابي کي کفالت مین نے خدا ہي کے سپرد کردي ہي ۔ ہو نعم المولیٰ و نعم النصیر *

نہ مین مؤرخ ہون، نہ ایسا دعویٰ کرتا ہون، نہ کر سکتا ہون ۔ میرے خیال مین (جس کے ناقص یا کامل ہونے کا فیصلہ قارئین کرام ہي بہتر کر سکتے ہین) تاریخ اسلامیہ کو مسلمانان ہند کے سامنے پیش کرنے کے لئے اصلي عربي ادبیات ہي مین اتنا ذخیرہ موجود ہي کہ ان کے تراجم کے ذریعے سے جس قدر جلد اوٗر بہ آساني یہ کام انجام پا سکتا ہي اتنا اصلي تالیفات سے نہین ہو سکتا ۔ حاشا و کلا کہ اس قول سے میري یہ مراد نہین ہي کہ اسلامي تاریخ کے متعلق تالیفات کو یک قلم موقوف کردینا چاہئے ۔ بلکہ یہ عرض کرنا مقصود ہي کہ عربي کتب تاریخیہ کا براہ راست ترجمہ کے ذریعے سے اردو دانان و اردو خوانان کے مطالعہ اوٗر استفادہ کے لئے پیش نہ کرنا ایکٗ علمي جرم کا ارتکاب، انجماد دماغ کا ثبوت، مؤرخین و مصنفین صلحاء کي نا قدر شناسي، اوٗر (گستاخي معاف) خود ہماري وسعت نظر کي قلت اوٗر عدم لیاقت پر ایکٗ برہان قاطع ہي ۔ مین نے یہ کتاب خود تالیف نہین کي ہي، بلکہ علامہ الشیخ الفقیہ الحافظ المتقن الواعظ المفنن محي الدین ابو محمد

عبد الواحد ابن علي التميمي المراكشي كي عربي كتاب " المعجب في تلخيص اخبار المغرب " كو زبان اردو كا جامه پهنايا هي • تقريباً پچهتر سال كا واقعه هي كه ڈاكٹر آر • پي • اے • ڈوزي نے لائڈن كے كتب خانے مين اس كتاب كا ايك قلمي نسخه پايا اؤر اس كمال محنت و مشقت كے ساتھ ' جو يورپ كے علماء عربيه كا بالعموم اؤر ڈاكٹر ڈوزي كا بالخصوص خاصه هي ' انهون نے اسے فروري سنه ۱۸۴۷ عيسوي مين لائڈن مين طبع كراكر شائع كيا • گو كه اس كے بعد قاهره مين بهي اس كي نقل كي گئي ' وهان كے مطابع نے بهي اسے شائع كيا ' اؤر بازار مين وه نسخے دستياب هو سكتے هين ؛ مگر مين نے چند در چند وجوه سے ڈاكٹر ڈوزي هي كے نسخے كو ترجمه كے لئے منتخب كيا • ميري سمجھ مين نهين آتا كه مين اپنے قابل دوست جناب پروفيسر كے • ايم • ميترا صاحب ايم • اے ؛ ايم • آر • اے • ايس (لاهور) كا كن الفاظ مين شكريه ادا كرون ' جنهون نے اپنا نسخه مجهے عنايت فرمايا • قريب دو سال كے زمانه گزر چكا هي كه اس كتاب عزيز كا يه نسخه ميرے پاس هي ' مگر انهون نے اس تمام عرصے مين كبهي مجھ سے واپس نهين طلب كيا • كاش كه مين ان كي اس عنايت اؤر علم دوستي كا نا كافي شكريه هي ادا كرسكتا *

مصنف كتاب ' علامۀ مراكشي ' نے دوران كتاب مين مختلف مقامات پر ' كهين برسبيل تذكرۀ عامه اؤر كهين تصديق وقائع كي غرض سے ' اپنے متعلق كچھ كچھ ذكر كيا هي • الموحدون كے اقامت جمعه كے حالات كے باب كو ختم كرتے هوئے شهر مراكش كے ذكر مين كهتے هين :—

" يهي شهر ' يعني مراكش ' ميرا جنم بهوم هي ' اؤر يه پهلي سرزمين هي جس كي زمين كو ميري جلد نے چُهوا • وهان بسنه ۵۸۱ (هجري) كي ساتوين ربيع الاخر كو ابو يوسف يعقوب بن يوسف بن

عبد المومن بن علي کے زمانے مین میري پیدائش هوئي • نو برس کي عمر مین مین وهان سے شهر فاس کو چلا گیا ' جهان علوم قرآن و تجوید حاصل کرنے اۆر وهان کے علوم قرآن و نحو کے بڑے بڑے علماء کي ایک جماعت سے روایت کرنے تک تهیرا رها • پهر مراکش کو واپس آیا ' اۆر (کچهه عرصه) ان هي دونون شهرون مین ادهر سے ادهر آتا جاتا رها ' اۆر سنه ۶۰۳ کے آغاز مین عبور دریا کرکے جزیرہ نمائے اندلس کو چلا گیا • وهان مین نے هر قسم کے فضلاء کي جماعت کو پایا " •

مگر چونکه ان کو اس " جماعت فضلاء " سے کچهه زیادہ فیض حاصل نه هوا ' اس لئے اسي سلسلهٔ سخن مین کهتے هین که :—

" خدا کا شکر هي که مین نے ان سے سوا اس کے که ان کي پیدایش اۆر وفات کي تاریخین کیا تهین اۆر وہ کن کن علوم کے علماء تهے اۆر کوئي علم حاصل نهین کیا • وہ اپني فضیلت کو لئے هوئے مجهه سے الگ تهلگ هي رهے " *

مزید بر آن ان کے مختلف اشارات سے یه معلوم هوتا هي که :—

سنه ۵۹۵ هجري مین وہ ابو بکر ابن زهر فلسفي سے ملے تهے ' جو ان دنون بهت معمر هو چکے تهے ' ان سے نهایت لطف و مکرمت سے پیش آئے ' اۆر ان کو اپنے اۆر ابن عبدون کے اشعار بهي سنائے تهے (۱) سنه ۶۰۳ مین وہ مشهور آفاق فلسفي ' ابن طفیل ' کے بیٹے سے مراکش مین ملاقي هوئے تهے اۆر ان سے ابن طفیل کے اشعار سنے تهے (۲) اسي سال وہ اندلس جاکر وهان کے متعدد علماء سے مختلف علوم و فنون کي تحصیل مین مشغول هوئے تهے ؛ مگر ' جیسا که خود ان هي کے متذکرہ بالا بیان سے معلوم هوتا هي ' وہ اُن حضرات سے کچهه زیادہ فائدہ نه اٹها سکے • پهر سنه ۶۰۵ مین وہ اپنے ایک دوست ابن الفضل کي وساطت

---

(۱) دیکهو باب معنون به احوال اندلس بعد از انقطاع دعوت امویه •

(۲) دیکهو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن •

سے امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد کے بھائي ابراہیم سے متعارف ہوئے ' اؤر ان کے دوستانہ تعلقات نے یہان تک ترقي کہ وہ ابراہیم ان سے یہ کہا کرتے تھے کہ " مین آپ کي ملاقات کا نہایت مشتاق رھتا ہون ' اؤر جب آپ نہین ہوتے تو آپ کي صحبت کي آرزو کیا کرتا ہون (۱) " . سنہ ٦٠٦ مین ہم انہین اپنے استاد ابو جعفر احمد بن محمد بن یحییٰ حمیري (المتوفي سنہ ٦١٠) کے قدمون مین علوم شریفہ اخذ کرتے ہوئے (۲) ' اؤر پھر سنہ ٦١٠ مین مراکش مین امیر المومنین ابو یعقوب یوسف کي بیعت خلافت مین شریک پاتے ہین (۳) ' جن سے وہ سنہ ٦١١ مین ملاقي ہوئے (۴) . اسي سال وہ اندلس کو گئے (۵) ' جہان آئندہ سال ' یعني سنہ ٦١٢ مین وہ اشبیلیہ مین نظر آتے ہین (٦) . بعد ازان سنہ ٦١٣ کے عین آخري دن وہ اشبیلیہ (۷) سے رخصت ہوکر مصر کي طرف راہي ہوئے (۸) . سنہ ٦١٧ مین وہ مصر مین تھے ' بلکہ سنہ ٦١٨ (۹) اؤر سنہ ٦١٩ (۱۰) بھي وھین گزارے . سنہ ٦٢٠ کے ماہ رمضان مین انہون نے مکۂ معظمہ (زادھا اللہ شرفا) کا سفر کیا (۱۱) . ان کي تحریر سے یہ بھي معلوم ہوتا ہي کہ انہون نے المغرب اؤر اندلس کے مختلف بلاد و قریٰ مین بھي سیر و سیاحت کي تھي . جیسا کہ اس

(۱) دیکھو باب ذکر ولایت ابو عبد اللہ محمد بن ابی یوسف .

(۲) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن .

(۳) و (۴) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد .

(۵) دیکھو اختتام باب معنون بہ ذکر ولایت عبد المومن .

(٦) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد .

(۷) دیکھو باب ذکر ولایت ابو عبد اللہ محمد بن ابی یوسف .

(۸) دیکھو باب مذکور در (۹) اور باب معنون بہ ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن .

(۹) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد ,

(۱۰) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد ' و باب ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن .

(۱۱) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن .

کتاب کے آخری فقرے سے واضح ہوتا ہی ' انہوں نے اس کتاب کو سنہ ۶۲۱ مین ماہ جمادی الاخر کی ۲۳ یا ۲۴ تاریخ کو ختم کیا ہی ۔ وہ متن کتاب مین بھی بار بار اس سنہ کا ذکر کرتے ہین ۔ مگر کہین صریح طور پر یہ پتہ نہین لگتا کہ انہون نے اس سنہ مین یہ کتاب کس مقام مین بیٹھکر لکھی ہی ۔ ڈاکٹر دوزی نہایت کاوش کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہین ' اور مین بھی تنقیح بلیغ کے بعد اسی خیال کا مؤید ہوا ہون ' کہ یہ کتاب ان کے قیام مصر کے دوران مین لکھی گئی ہی ۔ اس سال کے بعد ان کے حیات و ممات کے متعلق کسی قسم کی اطلاع بہم نہین پہنچتی ۔ واللہ اعلم *

متفرق مقامات کے اشارات شاہد ہین کہ علامۂ مراکشی نے یہ کتاب کسی وزیر کے ایماء سے تالیف کی تھی ۔ مگر افسوس کہ یہ اشارات نہایت مبہم ہین ' اور طرح طرح کے شائبات و شکوک کے محرک ہوتے ہین ۔ ڈاکٹر دوزی نے جس نسخے سے اس کتاب کو نقل کیا ہی ' اس کے سر ورق پر کی ایک تحریر کے مطابق وہ یہ فیصلہ کرتے ہین کہ علامۂ موصوف کے لفظ "مولانا" سے ان کے سر پرست الوزیر الصاحب عزالدین ابو الفتح عبد اللہ ابن القاضی الوزیر الصاحب شمس الدین ابو محمد (۱) ... ابن محمد ابن الشریف الزہری مراد ہین *

مضمون کتاب کے باب مین یہ یاد رکھنا چاہئے کہ علامۂ مراکشی کا مقصد اصلی ' جیسا کہ خود ان کے افتتاحی الفاظ سے معلوم ہوتا ہی ' الموحدون کی تاریخ لکھنا تھا ۔ سلسلۂ واقعات اور اس کی وضاحت کے لئے انہون نے اندلس کے حالات اور اس کی مختصر تاریخ سے شروع کیا ہی ' اور الموحدون کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہی ۔ گو کہ تاریخ اندلس کے بیان مین ان سے (اور یہ بھی بسا ممکن ہی کہ ان کی کتاب کے ناقل سے ایسا ہوا ہو) چند غلطیان سر زد ہوئی ہین ؛ مثلاً انہون نے :—

(۱) یہان کے الفاظ اس قلمی نسخے مین مٹے ہوئے تھے ' ڈاکٹر دوزی پڑھ نہین سکے ۔

(ا) طلیطلہ کي فتح کو سنہ ۴۷۶ مین بیان کیا ہي، حالانکہ وہ سنہ ۴۷۸ کا واقعہ ہي؛

(ب) حکومت المیریہ مین خیران کو زهیر کا جانشین بتایا ہي، مگر اصلیت اس کے برعکس ہي؛

(ج) یوسف بن تاشفین مرابطي کي وفات سنہ ۵۰۰ کي جگہ سنہ ۴۹۳ مین بیان کي ہي؛

اؤر گو کہ وہ عربي مورخین کي عادت کے موافق بعض بعض جگہ غیر ضروري امور بهي بیان کر گئے ہین؛ مگر کتاب کے اصلي مضمون یعني الموحدون کي تاریخ نویسي مین ان کا قلم بہترین تعریف کا مستحق ہي۔ وہ اپني مختصر گیري کي عادت کے ساتھ ساتھ، جمع و منع کي شان کو قائم رکھتے هوئے، بار بار اپنے ماخذ اؤر ہم عصر اشخاص کا حوالہ دیتے جاتے ہین۔ اؤر جب ہم ان اسماء مین یحیی (۱) کا نام پاتے ہین، تو ہمارے شک و شبہ کي کوئي گنجائش باقي نہین رهتي۔ بلا شبہ الموحدون کي تاریخ کے متعلق ان کے بیانات نہایت صحیح و وقیع اؤر قابل قدر ہین۔ اس امر کا جس قدر افسوس کیا جائے کم ہي کہ، ڈاکٹر دوزي کے قول کے مطابق، کتاب کے شروع مین چند صفحات کے بعد تقریباً بیس صفحے قلمي نسخے مین سے غائب تهے۔ خدا ہي کو علم ہي کہ ان مین کیا جواهر ریزے تهے کہ جن سے ہم محروم رہ گئے!

ترجمۂ کتاب کے متعلق چند امور عرض کر دینا ضروري سمجھتا هون :-

۱ - سب سے پہلا سوال شاید زبان کے متعلق هوگا۔ شاید مجھے یہ کہنے کي اجازت مل سکیگي کہ مین نے اپنے مقدور بهر اپني صوبۂ اودہ کي پیدائش اؤر شہر میرٹھ کے توطن کا اگر پورا پورا نہین تو کچھ نہ کچھ حق ادا کرنے کي کوشش ضرور کي ہي۔ مین نہین کہہ سکتا

(۱) دیکھو باب معنون بہ ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن۔

که میري زبان مین کہان تک دہلي اؤر لکھنؤ کے محاورات خاصه کو دخل ہي ۔ اس کي تعیین و تشخیص اؤر داد یا نفرین کو قارئین ہي پر چھوڑتا ہون ۔ مگر اتنا عرض کئے بغیر بھي نہین رہ سکتا که

(ا) کتب تاریخي مین زبان اؤر اس کے متعلقات کے تفصیلي کوائف کي تدقیق طلب کرنا ایک حد تک ظلم کے تحت مین آ سکتا ہي ' اؤر

(ب) جس زبان سے ترجمه کیا گیا ہي ' اگر اس کي ساخت اؤر طرز ادا و بیان کو ملحوظ رکھا جائے اؤر مترجم سے یه امید کي جائے که وہ بہرصورت اصلي زبان کے مطالب کو مصنف کے خیالات کي قدر اؤر اس کي اقتداء کرتا ہوا بیان کریگا ' تو ممکن ہي که بعض بعض مقامات ' جو بظاہر سقیم نظر آتے ہون ' قابل معافي قرار دئے جا سکین *

۲ ـ قدیم عربي طرز تحریر کے مطابق علامۂ مراکشي نے مختلف عناوین تو ضرور قائم کئے ہین ' مگر کتاب از اول تا آخر ایک ہي پیریگراف (فصل) پر منقسم ہي ۔ ڈاکٹر دوزي نے تصحیح و اشاعت کرتے ہوئے اسے جابجا فصول کي صورت مین ڈھال دیا ہي ۔ مگر چونکه اس بارے مین مجھے ان سے بھي اختلاف ہي ' لہذا مین نے تمام کتاب کو اپنے خیال کے موافق فصول مین تقسیم کردیا ہي اؤر عناوین کو اسي طرح قائم رکھا ہي ۔ اس طرز عمل کو موجودہ زمانے مین ضروریات سے خیال کیا جاتا ہي ؛ اس لئے نه اس مین کلام کي گنجائش ہي نه ضرورت *

۳ ـ بعض بعض جگه مصنف نے مختلف اسماء و امور کا شمار کیا ہي ' اؤر سیاق اسماء وغیرہ پر اکتفا کیا ہي ۔ مین نے صرف اس قدر تصرف کیا ہي که ان کو (۱) ' (۲) ' (۳) ' وغیرہ اعداد کي قید سے درج کیا ہي ' تا که قارئ کتاب کے لئے اؤر زیادہ وضاحت و صراحت کا سامان ہو جائے *

۴ - اسماء کے ذکر مین مین نے کنیت کو الف لام تعریف کے ساتھ لکھا ہي ؛ مگر فارسي اور اردو قاعدے کے مطابق اسماء کے باقي حصون مین صرف حسب ضرورت ہي اس نوع کے الف لام کو قایم رکھا ہي ' ورنہ گرا دیا ہي • علي هذا القیاس صفات نسبتي کے شروع مین جو الف لام آتا ہي مین نے اسے بھي حذف کردیا ہي *

۵ - مین نے عربي اشعار کالاصل ہي نقل کردئے ہین ' اور جہان جہان ضروري سمجھا ہي ان کا ترجمہ بھي حاشیہ مین دیا ہي ' ورنہ صرف سیاق اشعار پر ہي اکتفا کیا ہي • ممکن ہي کہ بعض قارئین کو میرے اس انتخاب سے اختلاف ہو • مین ان سے بہ ادب معافي کا خواستگار ہون *

چونکہ مین ہندي الاصل ہون ' اس لئے اشعار کے ترجمہ مین اسقام کا ہونا غیر ممکن یا غیر مترقبہ امر نہین ہو سکتا • کیا مین یہ امید کرسکتا ہون کہ جن حضرات کو ترجمہ کے باب مین مجھ سے اختلاف ہو وہ براہ نوازش مجھے اپنے اختلاف ' وجہ اختلاف ' اصلاح ' اور وجہ اصلاح سے مطلع فرماکر سرفراز فرمائینگے ' تا کہ بصورت اتفاق آئندہ اشاعت مین اس کي تصحیح کردي جائے ؟

۶ - ڈاکٹر دوزي نے قلمي نسخے مین جگہ جگہ اسماء الرجال اور اسماء الاماکن پر اعراب لگے ہوئے پائے تھے ' اور انہون نے تنقیح و تحقیق کے بعد یہ رائے قائم کي ہي کہ وہ اعراب نہایت صحیح ہین • چنانچہ انہون نے بالالتزام اپنے مصححہ نسخے مین ان اعراب کو اسي طرح نقل کردیا ہي • مین بھي چاھتا تھا کہ یہي التزام کرون ' اور اسي خیال سے مین نے نہ صرف ان تمام اسماء کو ' بلکہ عربي اشعار مین بھي ضروري الفاظ کو بھي معرب کردیا تھا • مگر بقول شاعر کہ

بہ ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا ست

مین کئي وجہ سے لتھو پریس سے گھبراکر ٹائپ کي طرف پناہ گیر ہوا تھا

اؤر امید وار تھا کہ یہان طباعت مین ہر طرح کي آسانی نصیب هوگي ؛ مگر

خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم ؛

میرے دوست جناب محمد عظیم الدین صاحب ہیڈ کمپوزیٹر ڈیوسي زن پریس ، مدراس نے (جن کي عنایات کا مین نہایت ممنون هون) مجھے اس بناء پر ایسا کرنے سے روک دیا کہ بقول ان کے " پریس مین اعراب تھوڑے ہین ، اس واسطے اعراب زیادہ نہ لگائے " • مین نے سر تسلیم خم کیا ، اؤر سوا اس کے اؤر کوئي چارہ نہ دیکھا کہ کتاب کے بعد انڈیکس سے پہلے ان تمام اسماء وغیرہ کو حروف تہجي کي ترتیب سے درج کردون ، اؤر ان کا مفصل اعراب بیان کردون • چنانچہ ایسا ہي کیا گیا ہي • گو موجودہ صورت مین ان اسماء پر کہین کہین اعراب لگے هوئے پائے جائینگے ، مگر وہ نہایت نا کافي ہین ، اؤر مین نے ایسا کرنا ضروري سمجھا *

۷ ـ مین نے کتاب کے آخر مین تین قسم کے انڈیکس بھي شامل کئے ہین • ڈاکٹر دوزي نے بھي اپنے نسخے مین انڈیکس دئے ہین ، اؤر مجھے امید تھي کہ ان سے بہت کچھ مدد مل جائیگي • لیکن میرے اؤر ان کے انڈیکس کے مقابلے سے بہ آساني معلوم هوگا کہ مجھے اس کي ترتیب و تنظیم مین از سر نو محنت اٹھاني پڑي ہي • مجھے یقین ہي کہ یہ انڈیکس قارئین کے لئے کئي طرح کار آمد ثابت هونگے *

۸ ـ اگرچہ مجھے زیادہ صرف زر کا متحمل هونا پڑا ہي ، مگر سهولت امر ، طباعت کي سلاست اؤر رواني ، احساس ضرورت ، سهولت اشاعت ادبیات ، اؤر کفایت وقت وغیرہ خیالات نے مجھے مجبور کیا کہ کتاب کو بجائے لتھو کے ٹائپ ہي مین چھپواؤن • لہذا قدامت پسند بزرگون سے معافي اؤر جدت پسند حضرات سے نظر کیمیا اثر کا عطف و بذل طلب کرتے هوئے اس کتاب کو ٹائپ ہي مین چھپواکر پیش کرتا هون *

۹ - جہان تک مجھے علم ہي اردو زبان مين يه پہلي کتاب ہي ' جو الموحدون کي مستقل اۋر مستند تاريخ پيش کرتي ہي *

ميرے برادر عزيز پروفيسر معتضد ولي الرحمان صاحب ايم ۰ اے ۰ اۋر ميري اهليه صاحبه نے مجھے اس کتاب کے پروف ديکھنے اۋر صحيح کرنے مين جو نہيت قابل قدر اۋر گران بہا مدد دي ہي اۋر ميرے لئے يه محنت طلب ' بصارت آزما ' اۋر دماغ سوز کام جس قدر آسان کرديا ہي ' مجھے اس کي پوري قدر ہي ۰ مين نہايت صدق دل سے ان کي تکليف و تصديع کا شکريه ادا کرتا هون *

الحمد لله که آج عين سات سۆ اتھارہ سال کے بعد مين اس نفيس و انيق کتاب کا ترجمه ختم کرکے تقريباً دو سال کي محنت کے بعد قلم کو سپرد قلمدان اۋر کتاب کو قدردانان ادبيات اسلاميه اۋر بهي خواهان اردو کي خدمت مين پيش کرتا هون *

و آخر دعوينا ان الحمد لله ربّ العالمين ' وصلي الله علي سيّدنا محمد وعلي آله وصحبه اجمعين *

محمد نعيم الرحمان

مدراس ' ۲۷ جمادي الاخر سنه ۱۳۳۹ ہجري

مطابق ۱ مارچ سنه ۱۹۲۱ عيسوي ۰



بسم الله الرحمن الرحيم

و به نستعين

الحمد لله مغني الامم ٔ و باعث الرمم ٔ و واهب الحكم ٔ... (البياض في الاصل)... البقاء والقدم ٔ الذي لا مطمع في ادراكه لثواقب الاذهان و نوافذ الهمم ٔ احمده علي ما علّم و الهم ٔ و سوّغ وانعم ٔ و صلي الله علي كاشف الظلم ٔ و رافع التهم ٔ و موضح الطريق الأمم ٔ المخصوص بجوامع الكلم ٔ والمبتعث الي جميع العرب والعجم ٔ و علي آله و صحبه اهل الفضل والكرم ٔ و سلّم عليه و عليهم و شرّف و عظّم ـ اما بعد :—

آقاي من ! وه آقا جسكے انعام ميرے اوپر برابر جاري هين ٔ جسكے اعتنا و كرم نے ميرا هاتهه پكڑكر مجهے فقر اور خمول كے گڑهون سے نكال ليا هي ٔ اور جسنے اپنے أس احسان اور محبت كو ميرے لئے وقف كرديا هي جس كي بر و طاعت كا التزام مين اپني جبلت هي مين ليكر پيدا هوا تها !! جس طرح خدا نے آپ كے وجود سے ادب كي مجلسون كو رونق دے ركهي هي ويسے هي وه آپ كو اعلي مراتب پر فائز فرمائے اور جس طرح أسنے آپ مين تدبير و قلم كي فضيلتين جمع فرمادي هين ويسے هي وه آپ كو دنيا اور آخرت كي سعادت مين سے بهي بهترين حصه عنايت فرمائے ٔ . آپ نے مجهے حكم ديا تها كه مين المغرب كي كچهه تاريخ ٔ أس كي هيئت ٔ أس كے علاقه جات كي حدود اور أس كے بادشاهون ــ بالخصوص ملوك المصامده يعني بنو عبد المومن ــ كي ابتداء دولت سے آج يعني سنه ٦٢١ (هجري) تك كے حالات لكهون اور أس كے ساتهه هي أن شعراء ٔ علماء ٔ اور ديگر اهل فضل كے بهي حالات لكهون جن سے مين خود ملا هون يا أن سے

ملنے والون سے ملا ہون یا اپنی کسی روایت مین اُنسے روایت کی ہی٬ اس لئے مین نے آپ کے حکم کی بجا آوری اور آپ کی رضامندی کی طلب مین سرعت کرنے کو ضروری خیال کیا٬ کیونکہ یہی وہ غایت ہی جس طرف مین چل رہا ہون اور یہی وہ مراد ہی جو مجھے ہمیشہ مد نظر رہتی ہی ۔ اس کے علاوہ آپ کی اطاعت کرنا اور کثیر التعداد وجوہ کی بناء پر بھی میرے لئے ضروری ہی - لہذا مین نے آپ کے اس حکم کے لئے خدائے عز و جل سے طلب خیر کیا٬ اُس سے استعانت کی اور اُسی پر اس تمام دوران مین اعتماد کیا٬ کیونکہ وہی حقیقی جائی بازگشت اور ملجأ ہی : وھو حسبنا و نعم الوکیل ۔ با وصف اس کے مین اپنے آقائی نعمت (خدا اُس کی مدت حیات کو وسیع کرے!) سے اپنی کوتاہی کے لئے اعتذار کرتا ہون٬ جس کے لئے تین وجوہ ہین :—

اول — اِس غلام کا ضعف عبادت اور اُس کی طبیعت پر گمراہی کا غلبہ ۔ پس اگر اس تحریر مین کوئی فتور لفظی یا خلل عبارت واقع ہو تو وہ لکھنے والے کی ضعف خلقت پر مبنی ہوگا *

دوم — یہہ کہ اس نوعیت کی کوئی کتاب میرے پاس نہ تھی جسپر مین اعتماد کرتا اور استناد کرتا٬ جیسا کہ مصنفین کی عادت ہی ۔ پھر خصوصاً المصامدہ کی دولت کے متعلق کوئی کتاب مجھے دستیاب نہین ہوئی ۔ البتہ مین نے سنا ہی کہ ہمارے ہان ایک صاحب نے محنت کرکے اُس دولت و سلطنت کے حالات جمع کئے ہین٬ مگر مین نے اُس مجموعے کا صرف ذکر سنا ہی اس سے واقف نہین ہون *

سوم — یہہ کہ اس وقت میرے تمام محفوظات نہایت درجہ اختلال اور پریشانی کے عالم مین ہین٬ جو اُن افکار و غموم کا نتیجہ ہی جو میرے دل مین ازدحام اور میرے فکر و ہوش کو اپنے مین مستغرق کئے ہوے ہین *

لہذا اس بندۂ صغیر و حقیر کي خواہش ہي کہ جناب اپنے جمال عادت اؤر حُسن خلق سے ان خطاؤن سے درگزر اؤر چشم پوشي فرمائین • خدا کرے کہ جناب کا مجد عالي ہمیشہ ہمتون کو بلند' وعدہائي فضل و احسان کو پورا اؤر دوسرون پر انعامات کرتا رہے' اؤر فضل و کرم کے مقامات کو ہمیشہ ہمیشہ آباد و پر رونق رکھے *

فصل

ذکر جزیرہ نماو حدود اندلس

سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء کي جائے وہ جزیرہ نمائي اندلس اؤر اُس کي حدود کا ذکر ہي • نیز یہہ کہ اُس کے شہرون سے تعارف کرایا جائے' اُس کي مختصر کیفیت بیان کي جائے اؤر اُن بادشاھون کے حالات بتائے جائین جو اس ملک کي فتح کے وقت سے لیکر ہمارے زمانے یعني سنہ ۷۲۱ (ہجري) تک گزرے ہین' کیونکہ یہہ مُلک مغرب اقصي کا معتمد و معتبر رہا ہي اؤر سب کي نظرین اُسي کي طرف رہا کرتي تھین • وہ ملک کُرسي مملکت' مقر تدبیر اؤر اُن ممالک کا اُم القريٰ رہا ہي • وہ اپنے اس ممتاز درجے پر اُس وقت تک فائز رہا کہ جب یوسف بن تاشفین لمتوني نے اُسپر غلبہ پایا • اُس کے بعد یہہ ملک سلطنت مراکش کا تابع ھوگیا ' جو سرحدي ملک ہي • بعد ازان اسپر المصامدہ غالب ھوگئے' اؤر یہي حالت ہمارے زمانے تک چلي جا رھي ہي • چنانچہ مین اب بیان کرتا ھون اؤر خدا ہي سے مدد مانگتا ھون :—

حدود جزیرہ نمائي اندلس

اندلس کي جنوبي حد خلیج رومي کا مقام انتہا ہي جو بحر مانطس یعني بحر رومي سے خارج ہي اؤر جو طنجہ کے مقابل زقاق نامي مقام

پر واقع ہي • اُس جگہ سمندر کي وسعت بارہ ميل ہي • يہہ خليج دو سمندرون يعني بحر مانطس اۆر بحر اقنابس کا مقام اتصال ہي *

جزيرہ نما کي شمالي اۆر مغربي حدود پر بحر اعظم يعني بحر اقنابس ہي جو ہمارے هان "بحر ظلمت" کے نام سے مشہور ہي *

حد مشرقي پر وہ پہاڑ ہي جسپر زہرہ کا مندر بنا هوا ہي اۆر جسپر دو سمندر يعني بحر روم (يا مانطس) اۆر بحر اعظم آکر ملتے ہين • اس پہاڑ سے ان دونون سمندرون کي مسافت تقريباً تين منزل کي ہي *

يہہ سب اندلس کي چھوتي حدود ہين • اُس کي جنوبي اۆر شمالي بڑي بڑي حدود کي مسافت تيس منزل کي ہي • جس پہاڑ کا ہمنے ذکر کيا ہي کہ اُسپر زہرہ کا مندر بنا هوا ہي اۆر وہ اندلس کي حد مشرقي ہي • وہ پہاڑ بلاد اندلس اۆر بلاد افرنسہ (فرانس) کے درميان حايل ہي • ملک افرنسہ سرزمين روم مين سے ہي جو اہل فرنگ کا سب سے بڑا ملک ہي • مغرب مين اندلس سب سے آخري آبادي ہي' کيونکہ جيسا کہ ہمنے ذکر کيا ہي اُس کا مُنتہا بحر اقنابس تک ہي • اۆر اُس کے آگے آبادي نہين ہي • طليطلۃ جو تقريباً اندلس کے وسط مين واقع ہي اۆر شہر روميہ جو ارض کبير کا دارالسلطنت ہي' ان دونون کے درميان کي مسافت تقريباً چاليس منزل ہي • جيسا کہ ہم ذکر کر چکے ہين اندلس کے وسط مين طليطلہ کا پُرانا شہر واقع ہي جو قوم قوطا کا دارالسلطنت تہا' جو اہل فرنگ کے قبايل مين سے تہے • اِس کے بعد جيسا کہ آگے بيان آئيگا زمانۂ فتح مين اسکو مسلمانون نے لے ليا • اس ملک کا عرض بلد ۳۹ درجہ اۆر ۵۰ دقيقہ ہي اۆر طول بلد تقريباً ۲۸ درجہ • اسي وجہ سے يہہ اقليم پنجم کے وسط کے قريب واقع ہي • بلاد اندلس کے کمترين عرض پر وہ شہر واقع ہي جو جزيرۂ خضراء کے نام سے مشہور ہي اۆر بحر جنوبي پر واقع ہي •

اس کا عرض ٣٦ درجه هي • اس کے اکثر شهر اُن شهرون کے عرض مین هین جو ساحل شمالي پر واقع هین' اۏر اُس مقام کا عرض ٤٣ درجه هي*

جو کچهه همنے بیان کیا هي اُس سے ظاهر هوتا هي که اندلس کا بڑا حصه اقلیم پنجم مین زیاده تر مایل به شمال هي • اسي سبب سے وهان سردي کي شدت هي اۏر موسم سرما کي مدت بهي زیاده هوتي هي • اسي وجه سے وهان کے باشندون کے جسم بهي بڑے بڑے هوتے هین اۏر اُن کا رنگ سفید هوگیا هي • چونکه ان کے ذهن بهي اچهے تهے' اس لئے اس سرزمین مین بهت سے حکیم پیدا هوئے هین *

اندلس کا ایک حصه اقلیم چهارم مین هي' مثلاً اشبیلیه' مالقه' قرطبه' اغرناطه' مریه اۏر مرسیه • یهه شهر جو اقلیم چهارم مین واقع هین' بمقابله اُن شهرون کے جو اقلیم پنجم مین هین به لحاظ اعتدال هوا' خوبي زمین اۏر شیرینئ آب اُن سے بهتر هین • وهان کے باشندے نهایت خوش رنگ اۏر حسین هین اۏر اُن کي زبان نهایت فصیح هي • جن لوگون نے اس معاملے مین غور کیا هي اۏر اس کي علت کو سمجها هي وه جانتے هین که اقلیمون کے میلان کا زبان پر کس قدر بڑا اثر پڑتا هي *

جتنے شهر اندلس مین امهات قري' مراکز اعمال اۏر حکام وقت کے مقامات خطاب رهي هین اُن مین سے پهلے شمال کي سرحد پر شهر شلب تها' اُس کے بعد اشبیلیه' پهر قرطبه' جیّان' اغرناطه' مریه' مرسیه' بلنسیه اۏر مالقه تهے' جو بحر رومي پر واقع هین • ان مین سے بحر اعظم پر شهرهاي شلب و اشبیلیه واقع هین اۏر ان دونون کے مابین تقریباً پانچ منزلون کا فاصله هي • بحر رومي پر وه شهر هي جو جزیرۀ خضراء کهلاتا هي اۏر اعمال اشبیلیه مین شامل هي • اسکے بعد مالقه هي' جو ایک علیحده مستقل شهر هي • بعد ازان مریه' پهر

دانیه ہي • یہہ سب کے سب بحر رومي پر ہین • ان کے علاوہ ہم نے جن شہرون کا نام لیا ہي وہ ساحل پر نہین ہین *

جب مسلمانون کي حکومت کو ملک اندلس پر دوسري صدي کے شروع مین قرار ہوگیا تو انہون نے شہر قرطبہ کو انتخاب کیا اؤر اُسکو اپنا دارالسلطنت اؤر بادشاہ نشین مقام بنایا • جبتک دولت بنواُمیہ خراب و برباد نہین ہوئي تب تک یہہ شہر برابر دارالسلطنت ہي رہا • اس کے بعد ہرطرف سے غلبہ کرنیوالون نے اُسپر غلبہ پالیا ' جیسا کہ آگے چل کر بیان ہوگا *

جن شہرون کا مین نے ذکر کیا ہي وہ وہ شہر ہین جو اب تک مسلمانون کے قبضے مین ہین • اس سے قبل اُن کے پاس اؤر بھي بہت سے شہر تھے جن کا مین نے اس مقام پر ذکر نہین کیا ہي ' بلکہ اُن کا ذکر اندلس کي تاریخي تفصیل مین آئیگا اؤر آپ کو میرے بیان سے اُن کي شناخت ہوگي • خدا ان سب کو پھر مسلمانون کو واپس عطا فرمائے !

یہہ ہین حالات اندلس کي اُن حدود و بلاد کے جو مسلمانون کے قبضے مین تھے *

اندلس کي فتح ' اُس کے کچھہ تفصیلي حالات ' شاهان اندلس اور فضلاء اندلس و غیر اندلس کا ذکر

اب ہم اندلس کي فتح کي طرف متوجہ ہوتے ہین ' اؤر خداء تعالی کي توفیق کے ساتھہ بیان کرتے ہین *

مسلمانون نے اندلس کو سنہ ۹۲ ہجري کے ماہ رمضان مین فتح کیا • یہہ فتح طارق (اؤر بہ روایتي ابن زیاد اؤر بقولي ابن عمرو) کے ھاتھون ہوئي • وہ والي طنجہ تھے جو اقصاءِ مغرب کے متصل شہرون مین سے ایک شہر تھا • طنجہ اؤر اندلس کے درمیان وہ خلیج ہي

جس کا ہم ذکر کر آئے ہین اور جو زقاق کے نام سے مشہور ہی * مجازی طور پر یہہ سمجھنا چاہئے کہ موسي بن نصیر امیر قیروان نے اس فتح کو ترتیب دیا ۔ یہہ بھي کہا جاتا ہي کہ (موسي بن نصیر نے نہین بلکہ) مروان بن موسي بن نصیر نے طارق کو لشکر پر افسر بناکر وہان بھیجا تھا اور خود کسي کام کے لئے جو اُن کو پیش آگیا تھا اپنے والد کے پاس چلے گئے تھے *

طارق موقع و فرصت کو غنیمت پاکر جزیرہ خضراء کے راستے سے اندلس گئے ۔ موقع یہہ تھا کہ جو شخص ساحل جزیرۂ خضراء اور اس علاقے کا عامل تھا اُسنے اپني بیتي کے متعلق بادشاہ کو لکھا جس سے وہ ناخوش ہوگیا اور عامل کو دھمکیان دین ۔ جب اس شخص کو یہہ معلوم ہوا تو اُسنے ایک بڑي جمعیت جمع کي اور دارالسلطنت کا قصد کیا، اور طارق نے یہہ اطلاع پاکر کہ علاقہ خالي پڑا ہوا ہي اس موقع کو غنیمت سمجھا اور اُس سے فائدہ اُتھایا ۔ یہہ بھي کہا جاتا ہي کہ اُس بے دین ہي نے اُسے لکھکر بلایا تھا، جسکا سبب مین بیان کرتا ہون، اور وہ یہہ تھا کہ لذریق بادشاہ جزیرہ (لعنہ اللہ) کي یہہ رسم تھي کہ اعیان و سرداران لشکر وغیرہ اپني بیتیون کو اُس کے ہان بھیج دیتے تھے اور وہي اپنے محلون مین رکھکر اُن کي تربیت کرتا اور اُنکو آداب شاہي سکھاتا تھا ۔ جب اُن لڑکیون مین سے کوئي بالغ ہوجاتي تھي اور آداب بھي سیکھہ جاتي تھي تو بادشاہ اپنے ہي محل مین کسي ایسے شخص سے اُن کا نکاح کردیتا تھا جسے وہ اُس لڑکي کے باپ کا کفو پاتا تھا ۔ اسي رسم کے مطابق صاحب جزیرۂ خضرا نے اپني بیتي کو لذریق کے پاس بھیج دیا، اور وہ سن بلوغ کو پہنچکر پوري عورت ہونے کے وقت تک وہین رہي ۔ اس کو لذریق نے ایک مرتبہ دیکھکر بہت پسند کیا اور اپنے پاس بلایا ۔ لڑکي نے انکار کیا اور کہا کہ " قسم خدا کي یہہ کبھي نہ ہوگا تا وقتیکہ شاہزادے، سپہ سالار اور بڑے بڑے پادري

جمع هوکر میرے باپ کے مشورے سے میری شادی نه کردین " ۔ بادشاه کا نفس اُس پر غالب آگیا اور اُس نے اُسے اُس کی مرضی کے خلاف غصب کرلیا ۔ لڑکی نے اپنے باپ کو خط لکھکر اس واقعے سے اُس کو مطلع کیا ۔ یہی سبب تھا جس نے اُس کو طارق اور دیگر مسلمانون سے خط و کتابت کرنے پر آماده کیا اور جس کا نتیجه یه هوا که فتح هوئی ۔ مگر الله هی بهتر جانتا هی که کیونکر هوا *

سب سے پہلا مقام جہان طارق اُترے وه تھا جو آج کل شهر جزیرۂ خضرا کہلاتا هی ۔ وهان وه فجر سے پہلے اُترے اور ایک مقام پر اُنہون نے صبح کی نماز ادا کی ' پھر اپنے همراهیون کو علم تقسیم کئے ۔ اس مقام پر بعد مین ایک مسجد بنا دی گئی ' جو "مسجد رایات" کہلاتی هی اور همارے وقت تک باقی هی ۔ مین الله سے دعا کرتا هون که اُسے تا قیام قیامت باقی رکھے *

غرض که طارق اندلس مین داخل هوئے ' اُسے بغور دیکھا اور دشمن پر غلبه حاصل کرلیا ۔ اندلس کے جن جن مقامات پر اُنہون نے غلبه پایا تھا اور جو جو کچھ مال غنیمت اُن کے هاتھ آیا تھا ' سب سے موسی ابن نصیر کو اطلاع دی ۔ اسپر موسی کو حسد پیدا هوا که طارق اس کامیابی مین تنہا رهے ۔ موسی نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو فتح کی خبر دی اور اُس کو اپنی هی طرف منسوب کیا ۔ پھر طارق کو دهمکی کا خط لکھا ' کیونکه وه اُنکی اجازت حاصل کئے بغیر اندلس مین داخل هو گئے تھے ' اور اُنکو حکم دیا که جس جگه اُنکو یه خط ملے وهان سے نه هلین جبتک که وه خود وهان نه پہنچ جائین ۔ خود اندلس جانے کے قصد سے وهان سے نکلے اور اپنی جگه قیروان پر اپنے بیٹے عبد الله کو مقرر کرگئے ۔ یه سنه ۹۳ (هجری) کے ماه رجب کا واقعه هی ۔ موسی ' حبیب بن ابو عبده فهری ' رؤساء عرب و موالی اور مشاهیر بربر کو همراه لیکر ایک ضخیم لشکر ساتھ لیکر روانه هوئے اور دوسرے راستے سے عبور کرکے اندلس پہنچے *

طارق دار السلطنت قرطبه پر قبضه کرکے لذریق (لعنه الله) بادشاه اندلس کو قتل کرچکے تھے ۔ طارق موسي سے ملے ' اُن کو رضا مند کرنے کے ارادے سے اُن کے دل مین جاگزین شده حسد کو نکالا اوْر کہا که "آخر مین آپ کا غلام اوْر آپ ہي کا مقرر کرده آدمي ہون ' اوْر يہه فتح آپ کے واسطے اوْر آپ ہي کے سبب سے ہي" ۔ پھر اُنھون نے جو کچھه مال غنيمت تھا موسي کے سامنے پيش کرديا ۔ اسي وجه سے يہه فتح موسي ابن نصير سے منسوب هوگئي ' کيونکه طارق کو اُنھون نے ہي تعينات کيا تھا ' نيز اس وجه سے که باقي علاقه جو اُس وقت تک فتح نه هوا تھا وه موسي ہي کے هاتھون فتح هوا ۔ موسي اندلس مين سنه ۹۳ اوْر ۹۴ (زياده تر يہه مشهور ہي که سنه ۹۵) تک جهاد کرتے ' مال جمع کرتے اوْر وهان کے امور کو درست کرتے رهے ۔ پھر اُنھون نے طارق کو گرفتار کرليا اوْر اپنے بيٹے عبد العزيز بن موسي کو اُن کي جگه حاکم مقرر کرکے اُسکے لئے افواج اوْر رؤساء قبائل کو بھي وهين چھوڑديا تا که وه شہرون کي حفاظت کرسکين ' سرحد پر دشمنون کا سد باب رکھين اوْر دشمنون سے جهاد کرين ۔ وه خود قيروان کو واپس چلے گئے ' اوْر جو مال غنيمت اوْر تحائف اُن کو حاصل هوئے تھے وه سب ليکر وليد بن عبد الملک کے پاس گئے ۔ جو اشياء طليطله مين اُس کي فتح کے وقت دستياب هوئي تھين اُن مين حضرت سليمان بن داؤد عليه السلام کا خوان تھا ۔ يہه بھي کہا جاتا ہي که اس کے علاوه ايک طلائي اوْر ايک نقرئي طوق بھي تھا جن مين موتي اوْر ياقوت لگے هوئے تھے ۔ ايک روايت يہه بھي ہي که طارق بھي موسیٰ کے همراه تھے ۔ وليد کے انتقال کے وقت موسي سنه ۹۶ مين طبريه پہنچے اوْر جو اشياء اُنکے ساتھه تھين اُنکو وه سليمان بن عبد الملک کے پاس لے گئے ۔ يہه بھي کہا جاتا ہي که اُنھون نے وليد کو زنده پاليا تھا اوْر اُن سے ملے تھے ۔ والله اعلم *

عبد العزیز بن موسي بن نصیر اندلس پر امیر رہا تا آنکہ فوج مین سے ایک جماعت نے اُس پر حملہ کیا؛ جن مین حبیب بن ابو عبدہ فہري اؤر زیاد بن نابغہ تمیمي شامل تھے۔ لوگون نے اُسے قتل کردیا اؤر اُسکا سر لیکر سلیمان بن عبد الملک کے پاس چلے گئے۔ یہہ واقعہ شروع سنہ ۹۸ کا ہي۔ اس سے قبل وہ اندلس پر موسی بن نصیر کے بھانجے ایوب کو حاکم بنا چکے تھے۔ یہہ بھي بیان کیا جاتا ہي کہ لوگون نے اُس کے بعض ناپسندیدہ امور کے متعلق سلیمان بن عبد الملک کو شکایت لکھي تھي؛ اؤر یہہ کہ اُنہون نے جو کچھہ کیا اُن کے حکم سے کیا - واللہ اعلم *

اِس کے بعد ملک مین اختلاف پڑگیا؛ اؤر اہل اندلس ایک زمانے تک کسي شخص کو اپنا حاکم نہ بنا سکے۔ مگر اِس کے بعد اُنہون نے سنہ ۱۰۰ سے پہلے ہي سمح بن مالک خولاني کو والي مقرر کردیا اؤر اُسکي اطاعت قبول کي۔ اُسکے بعد غمر بن عبد الرحمان بن عبد اللہ والي ہوا۔ پھر غمر بن عبد الرحمان کے معزول ہونے پر عنبسہ بن سحیم کلبي والي ہوا؛ اؤر اُس کے بعد عبد الرحمان ابن عبد اللہ عکي قریب سنہ ۱۱۰ کے والي ہوے؛ جو ایک صالح آدمي تھے۔ اُنکے بعد عبد الملک بن قَطَن فہري؛ اؤر پھر عقبہ بن حجاج مقرر ہوا۔ مگر چونکہ عقبہ نے اندلس ہي مین انتقال کیا اسلئے عبد الملک بن قطن دوبارہ والي ہوا۔ اُسکے بعد بلج بن بِشر نے وہان پہنچکر یہہ دعوی کیا کہ اُسے ہشام بن عبد الملک نے والي بنا کر بھیجا ہي۔ جو لوگ اُسکے ہمراہ تھے اُنہون نے اس امر کي شہادت دي۔ اس کي وجہ سے بڑا فتنہ پڑگیا اؤر اہل اندلس نے چار امراء اختیار کرلئے۔ آخر کار ابو الخطّار حُسام بن ضِرار کلبي کو والي بنا کر بھیجا گیا؛ جسنے مواد فتنہ کا استیصال کیا اؤر اُن سب کو تفرقہ کے بعد اطاعت پر متفق و مجتمع کردیا۔ اُن امراء کي ترتیب مین اختلاف ہي (کہ پہلے کون والي ہوا اؤر پھر کون) لیکن زمانۂ بنو اُمیہ



مین اُنکي سلطنت کے ممالک مشرقیہ مین ختم ہونے تک صرف یہي لوگ امراء اؤر سپہ سالار رهے جنکا ذکر کیا گیا *

تابعین مین سے کون کون اندلس مین داخل ہوئے

مین یہان اُن تابعین کا ذکر کرتا ہون جو جہاد و رباط کے لئے اندلس مین داخل ہوئے٬ چنانچہ اُن مین سے حضرات ذیل ہین :—

(۱) محمد بن اوس بن ثابت انصاري٬ جو ابو هریرہ رضي الله عنه سے حدیث روایت کرتے ہین *

(۲) حنش بن عبد الله صنعاني٬ جو علي بن ابي طالب اؤر فضاله بن عبید رضي الله عنهما سے روایت کرتے ہین *

(۳) عبد الرحمان بن عبد الله غافقي٬ جو عبد الله بن عمر بن خطاب رضي الله عنهما سے روایت کرتے ہین *

(۴) یزید بن قاصط (یا بن قصیط) سکسکي مصري٬ جو عبد الله ابن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین *

(۵) موسي بن نصیر٬ جنکي طرف فتح اندلس منسوب ہي • یہہ تمیم داري سے حدیث روایت کرتے ہین *

فصل

ملک مغرب کي فضیلت مین متعدد احادیث شریفه وارد ہین٬ چنانچه اُن مین سے ایک یہہ ہي٬ جسے مین نے فقیه و امام متقن متفنن جناب ابو عبد الله محمد بن ابي الفضل سیٔباني سے سنه ٦٢٠ مین ماہ رمضان کے دوران مین مکه مین سنا تھا٬ اؤر وہ فرماتے ہین که اُنہون نے اسے مؤید بن عبد الله طوسي سے نیشاپور مین سنا٬ جنکا بیان ہي که امام کمال الدین محمد بن احمد بن صاعد قراوي نے یہہ حدیث اُن سے بیان کي٬ اؤر وہ کہتے ہین که یہہ حدیث ان سے

عبد الغافر فارسي نے بیان کي ' جن سے محمد بن عیسي عمرويه جلودي نے روایت کي ' اؤر اُن سے ابو اسحق ابراهیم بن سفیان نے ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیري نیشاپوري سے سنکر بیان کیا ' جو یحیی بن یحیی سے هشام بن بشر واسطي ' داؤد بن ابي هند بن ابي عثمان نهدي اؤر سعد بن ابي وقاص کي معرفت روایت کرتے هین که رسول خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هي که " اهل مغرب قیام قیامت تک اهل حق کي مدد کرتے رهینگے اؤر لوگون کا اون کو چهوڑ دینا اُن کو کچهه نقصان نهین پهونچائیگا " *

اندلس کي فضیلت کا ایک ثبوت یهه بهي هي که کسي شخص نے اُس کے منبرون پر سے کبهي سواء ذکر خیر کے اؤر کچهه نهین کها *

اندلس مین جتنے والي مقرر هوئے وه یا تو بنو اُمیه کي طرف سے تهے یا اُنکي طرف سے جنکو بنو اُمیه نے قیروان یا مصر مین اپني جانب سے حاکم مقرر کیا تها ۔ لیکن جب سنه ۱۲۶ مین ولید بن یزید بن عبد الملک کے قتل سے بنو اُمیه کے امور درهم برهم هوے تو وه دور دست ممالک کي نگراني نه کرسکے ۔ افریقیه مین اضطراب اؤر اندلس کے قبائل مین اختلاف پهیل گیا ۔ آخرکار اهل اندلس نے اس بات پر اتفاق کیا که کسي قریشي کو اس وقت تک اپنا حاکم بنالیا جائے که شام کے معاملات درست هو جائین ۔ چنانچه اُنهون نے یوسف بن عبد الرحمان فهري کو والي بنالیا ' جس سے امور مین سکون هو گیا اؤر قلوب نے بهي اس پر اتفاق کیا ۔ یوسف کي امارت سنه ۱۳۸ یعني بنو اُمیه کي حکومت ختم هو جانے کے چهه سال بعد تک قائم رهي *

ذکر دخول عبد الرحمان بن معاویه در اندلس

اسي سال (یعني سنه ۱۳۸) مین عبد الرحمان بن معاویه بن هشام بن عبد الملک بن مروان اندلس مین داخل هوئے ' اؤر " الداخل " کے

لقب سے ملقب ہوے۔ اهل یمن نے اُن کا ساتھ دیا۔ یوسف بن عبد الرحمان بن ابو عبدہ بن عقبہ بن نافع فہري والي اندلس، جن کا ابھي ذکر ہوا ہي، اُن سے جنگ کرنے کے لئے اُتھ کھڑے ہوے۔ الداخل نے اُنکو شکست دي اوٗر دارالسلطنت قرطبہ پر قابض ہوگئے۔ انکے دارالسلطنت مین داخل ہونے کے دن اُس سال کي عید الاضحي تھي۔ ان کي حکومت سنہ ۱۷۲، یعني اپنے روز وفات، تک قائم رهي۔ وہ سنہ ۱۱۳ مین شام مین پیدا ہوے تھے۔ اُن کي والدہ کا نام راح تھا اوٗر وہ اُم ولد تھین۔ اُن کي کنیت ابو المطرب تھي۔ وہ ماہ ذي قعدہ مین اندلس مین داخل ہوکر تاریخ مذکورہ بالا کو دارالسلطنت قرطبہ پر قابض ہوگئے۔ واقعہ یہہ ہي کہ جب بنو عباس کي سلطنت پھیل گئي تو عبد الرحمان الداخل بلاد مغرب مین ایک جگہ سے دوسري جگہ چھپتے ہوئے پھرتے رهے۔ جس وقت اندلس مین داخل ہوے ہین تو تنہا ادہر سے اودہر مارے مارے پھرتے تھے۔ نہ اُن کے پاس اہل و عیال تھا نہ مال۔ وہ مختلف حیلون اوٗر تدبیرون سے کام لیتے تھے اوٗر ہمت نہ هارتے تھے۔ اسکے ساتھ ہي تقدیر بھي اون کے موافق تھي: یہان تک کہ وہ ملک اندلس پر قابض ہوگئے اوٗر بعض سرحدي شہرون کو بھي اپني ملکیت مین شامل کرلیا۔ جب ابو جعفر منصور نے اونکا حال سنا تو کہا کہ "یہہ شخص قریش کا چرغ ہي" *

عبد الرحمان بن معاویہ صاحب علم اشخاص مین سے تھے اوٗر عدل و انصاف کي سیرت حسنہ سے آراستہ تھے - اُنکے قضاۃ مین سے ایک معاویہ ابن صالح حضرمي حمصي تھے - وہ ادیب اوٗر شاعر بھي تھے: چنانچہ شام کے شوق مین اونہون نے جو اشعار کہے ہین اُن مین سے یہہ بھي ہین:—

(١) أيها الراكب الميمم ارضي　　اقرَ من بعضي السلام لبعضي
انّ جسمي كما علمت بارض　　و فوادي و مالكيه بارض
قدّر البين بيننا فافترقنا　　وطوي البين عن جفوني غمضي
قد قضي الله بالفراق علينا　　فعسي باجتماعنا سوف يقضي

اُن کے اوٗر بهي بهت سے اشعار ہیں، جو اِن سے بهي زيادہ نفيس ہین اوٗر جنکو مورخون نے اپني کتب مين نقل کيا ہي ۔ دار السلطنت قرطبه پر قبضه حاصل کرنے کے وقت سے اُنکي وفات تک اُنکي مدت سلطنت بتّيس (٣٢) سال کي هوئي *

ولايت امير هشام بن عبد الرحمان

عبد الرحمان کے بعد اُن کے صاحبزادے ہشام تخت نشين هوئے ۔ اُن کي کنيت ابو الوليد تهي، اوٗر اُس وقت اُن کي عمر تيس (٣٠) سال کي تهي ۔ اُن کي ولايت کا زمانه سات برس تک رہا تا آنکه اُنهون نے سنه ١٨٠ کے ماه صفر مين انتقال کيا ۔ وه حُسن سيرت رکهتے تهے، عدل و انصاف کي صفت سے متصف تهے، مريضون کي اعادت کرتے اوٗر جنازون کے ساتهہ جاتے تهے ۔ وه خيرات بهت کرتے تهے : اکثر ايسا هوتا تها که وه اندهيري راتون مين باران شديد کے وقت درهمون کي تهيليان اپنے ساتهہ ليکر نکل جاتے اوٗر پرده نشين اوٗر خانه نشين ضعيفون کو ديتے ۔ مرتے دم تک اُن کي يهي کيفيت رهي ۔ اُن کي والده اُم ولد تهين، جن کا نام حوٗراء تها *

---

(١) ترجمه :- اى ميری سر زمين کی طرف جانے والے سوار! ميرے بعض حصے کی طرف سے دوسرے حصے کو سلام کہہ - جيسا که تجهے معلوم هی، ميرا جسم ايک سر زمين مين هی : مگر ميرا دل اور اُس کے مالک ايک اور سر زمين مين هين - همارے لئے يهی مقدر تها که هم جدا هوجائين، اس لئے جدا هوگئے، اور اس جدائی نے ميری آنکهون سے نيند کو دور کر ديا هی ۔

الله نے هماری جدائی کا حکم صادر کيا : ممکن هی که وه عنقريب همارے اجتماع کا بهی حکم فرمائے ! (مترجم)

ولايت الحكم بن هشام الملقب به ربضي

ہشام کے بعد اُن کے صاحبزادے الحکم بائیس (۲۲) سال کي عمر مين تخت نشين هوے ۔ ان کي کنيت ابو العاص تهي ۔ اُن کي والدہ زخرف اُم ولد تهين *

الحکم سرکش اوٖر فضول خرچ تهے ۔ اُن کي عادتين قبيح تهين ' اوٖر وہ وهي شخص ہين جو اہل ربض پر جا پڑے تهے ' جو ايک مشہور واقعہ ہي ۔ اُنهون نے اہل ربض کو قتل کر ديا اوٖر اُنکے مکانات اوٖر مسجدين گرادين ۔ ربض اُن کے قصر کے پاس ايک محله تها ۔ اُنهون نے بعض امور کے متعلق اُن لوگون پر الزام لگايا اوٖر اُن کے ساتهہ يهہ حرکت کي ۔ اسي سبب سے اُن کا نام الحکم ربضي پڑ گيا ۔ اُنکے زمانے مين فقہاء نے يهہ نئي بات کي کہ ايسے اشعار کہنے لگے جن مين زهد کي نصيحت هوتي تهي اوٖر لوگون کو صوامع — يعني صوامع مساجد — مين شب بيداري کي ترغيب دلائي جاتي تهي ۔ بلکہ اُنهون نے يهہ بهي حکم ديا کہ اُس کے ساتهہ ہي ايسي باتين بهي شامل کردي جائين جن مين تعريض هو ۔ مثلاً يهہ کہا جائے کہ "اي مُسرف جو اپني سرکشي مين پهنسا هوا ہي ! ' اي اپنے غرور پر اصرار کرنيوالے ! ' اي اپنے خدا کے احکام کي بجا آوري مين سستي کرنيوالے ! اپنے نشہ سے بيدار هوجا اوٖر اپني غفلت سے هوشيار هوجا " اوٖر اسي قبيل کي اوٖر باتين کہي جائين ۔ منجملہ اوٖر امور کے ان باتون نے بهي الحکم کو بهڑکا رکها تها اوٖر اُن کا دل فقہاء کي بُرائي سے بهر گيا تها ۔ اس فتنے مين سب سے زيادہ شدت اُنپر فقہاء ہي نے کي تهي ' کيونکہ وُهي عوام کو اُن کے خلاف برانگيختہ کرتے اوٖر اُن کو جرأت دلاتے تهے ۔ آخر کار فقہاء کي وہ حالت هو گئي جو هوئي *

ابو مروان بن حيّان صاحب اخبار الاندلس کا بيان ہي کہ جب الحکم کے قصر پر حملہ کيا گيا اوٖر اُن کو يهہ معلوم هوا کہ لوگ شرارت

کرنیوالے ہیں ' تو اُنہون نے اپنے ایک خاص غلام کو بلاکر حکم دیا کہ "تم ہماري فلان لونڈي کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تمہین غالیہ (ایک خوشبو) کي شیشي دے دے ." غلام نے یہہ سنکر کچھہ تأمل کیا اور دیر کرنے لگا تو اُنہون نے پھر وُهي حکم دیا . غلام نے عرض کیا "حضور! کیا یہہ وقت غالیہ لگانے کا ہي ؟" اُنہون نے کہا "او نا معقول ! جب میرا سر کاٹا جائیگا تو اگر اُس مین غالیہ نہ لگا هوگا تو وہ عوام الناس کے سرون سے کس طرح متمیز هوگا ؟" اس کے بعد وہ باہر نکلے ' وہ بهي اس لئے کہ لوگ قصر کے پاس لڑرهے تهے اور عامۂ حشم اور فوج اُن کو مشغول کئے هوئے تهي . آخر سوارون نے اُن کو پیچھے سے جاکر گهیر لیا . اُن کو ہزیمت هوئي اور بہت بُري طرح سے قتل کئے گئے . اُن کے مکانون اور مسجدون کو گرانے اور جلانے کا حکم دیا گیا اور جو لوگ باقي رہ گئے اُن کو شہر بدر کردینے کا حکم هوا . وہ لوگ نکل کر جزیرۂ اقریطش کو چلے گئے جو بحر رومي کے جزیرون مین سے ایک ہي اور اول مغرب مین برقہ کے مقابلے مین واقع ہي . کئي سال وهان پڑے رهنے کے بعد وهان سے بهي متفرق هوگئے - اُن مین سے کچھہ آدمي تو اندلس مین واپس آ گئے ' بعضون نے صقلیہ مین رهائش اختیار کرلي اور کچھہ اسکندریہ کو چلے گئے *

اس واقعہ کے متعلق ابو مروان بن حیان مؤرخ نے ایک نہایت عجیب حکایت لکھي ہي . وہ کہتا ہي کہ لوگون کو الحکم کے برخلاف برانگیختہ کرنے مین شدید ترین شخص ایک فقیہ طالوت نامي تهے ' جو فقہاء مین ایک جلیل القدر شخص تهے . اُنہون نے مدینہ جاکر حضرت مالک بن انس سے حدیث سني اور اُنکے دیگر اصحاب سے فقہ پڑهي تهي . وہ معاملات دین مین ایک قوي آدمي تهے . جب اہل ربض سے الحکم نے وہ سلوک کیا جسکا ہم ذکر کر آئے ہین اور باقي ماندہ اشخاص کو جلا وطن کردیا تو ان مؤخر الذکر آدمیون مین فقیہ طالوت

بهي تهي • اُن کو وهان سے نکلنا اوٗر وطن سے مفارقت اختیار کرنا گوارا نه هوا : لهٰذا اُنهون نے یهه مناسب خیال کیا که جبتک صورت حالات بدل نه جائے وه کهین چهپے رهین • چنانچه وه کامل ایک سال تک ایک یهودي کے هان روپوش رهے ' جو اس تمام عرصے مین اُنکي بے انتها تکریم اوٗر بے حد تعظیم کرتا رها • جب ایک سال گزرگیا اوٗر فقیه مذکور کو بهي پوشیده رهنا ناگوار هونے لگا تو اُنهون نے یهودي کو بلاکر اُس کے احسان کا شکریه ادا کیا اوٗر کها که "مین نے یهه اراده کرلیا هے که کل یهان سے نکلکر فلان کاتب کے هان چلا جاؤن ' کیونکه اُس کاتب نے مجهه سے پڑها هے اوٗر اُس پر میرا حق اُستادي هے • مجهے معلوم هوا هے که اُسے اس شخص (یعني الحکم) کے هان بهت کچهه قدر و جاه حاصل هے ' ممکن هے که وه میري سفارش کرے تو الحکم مجهے امان دے اوٗر مجهے پهر اپنے شهر مین رهنے کي اجازت دے دے •" یهودي نے کها "جناب ! آپ ایسا نه کیجئے • آپ کو کوئي شخص یهي امان نهین دلا سکتا •" پهر وه هر طرح کي قسمین کهاکر اُن کو یهه اعتبار کرانے لگا که اگر وه اپني بقیه عمر بهي اُسي کے هان گزار دینگي تو نه اُس کو ملال هوگا ' نه وه اُسپر بار هونگے • مگر فقیه طالوت نے انکار هي کیا ' اوٗر چلے جانے هي کو کها • یهودي نے بهي اُنکو رخصت کردیا اوٗر وه وهان سے روانه هوکر اندهیرے هي مین اُس کاتب کے مکان پر پهنچ گئے اوٗر حاضري کي اجازت چاهي • اُسنے اجازت دي • فقیه اُس کے پاس گئے تو وه بهت تپاک سے پیش آیا اوٗر اُن سے پوچهنے لگا که "آپ اتني مدت کهان رهے ؟" اُنهون نے اپنا تمام قصه اوٗر یهودي کا حال سنایا اوٗر کها که "آپ اس شخص (الحکم) سے میري سفارش کردیجئے تاکه وه مجهه کو جان کي امان دے اوٗر مجهے میرے

شہر مین پڑا رهنے دے ." کاتب نے اُن سے ایسا کرنے کا وعدہ کیا . پھر فوراً سوار هوکر الحکم کے پاس گیا اور کہا (۱) :-

فقال و قد مضي ليلٌ و ثانٍ ... ولم يسمعه غَنّي ليت شعري
اجاري المونسي ليلا غناءً ... لِخَيْرٍ قَطعُ ذلك ام لشرّ
فقالوا انه في سجن عيسي ... اتوه به بليلٍ وهو يسري
فنادي بالطويلة وهي مما ... يكون براسه لجليل امر
و يمّم جاره عيسي بن موسي ... فلاقاه باكرام و برٍ
و قال أحاجةٌ عرضت فاني ... لقاضيها و متبعها بشكر
فقال سجنت لي جارا يسمي ... بعمرو قال يطلق كل عمرو
بسجني حيث وافقه اسم جار ... الفقيه ولو سجنتهم بوتر
فاطلقهم له عيسي جميعا ... لجار لايبيت بغير سكر
فان احببت قل لجوار جار ... و ان احببت قل لطلاب اجر
فان ابا حنيفة لم يأب من ... تطلبه تخلصه بوزر (۲)

(۱) اس مقام پر قلمی نسخے مین وہ تمام صفحات غائب هین جن مین الحکم اول کے دور حکومت کے واقعات اور اُن کے بعد اندلس کے پانچ اور اموی بادشاهون کے حالات هونے چاهئین تھے - اس کے بعد جو بیان آتا هی وہ شاعر ابو عمر یوسف ابن هارون المعروف به الرمادی کے متعلق هی (ڈوزی) .

(۲) ترجمۂ اشعار:-

جب ایک اور پھر دوسری رات گزر گئی اور اُنھون نے اُسے گاتے هوئے نهین سنا ، تو کہا " ای کاش کہ مجھے معلوم هوتا کہ میرے اُس رات کو گانیوالے مونس همسائے کی طرف سے اُس کے غناء کا قطع هونا خیر پر مبنی هی کہ شر پر ! "

لوگون نے کہا کہ " وہ عیسیٰ کے قید خانے مین هی - وہ لوگ اُسے ایک رات کو چلتا هوا پکڑکر اُس کے پاس لیگئے . "

اسپر وہ دیر تک اُسے اس طرح پکارتے رهے کہ جیسے کوئی نہایت ضروری کام هوتا هی .

پھر اُنھون نے اپنے همسائے عیسیٰ بن موسیٰ کے هان جانیکا قصد کیا اور عیسیٰ اُن سے اکرام و الطاف سے پیش آیا ، اور کہا "کیا آپ کو کوئی ضرورت پیش آئی هی ؟ اگر ایسا هو تو مین اُسے پورا کرون اور آپ کا شکریہ ادا کرون - " اُنھون نے کہا " آپ نے میرے ایک عمرو نامی همسائے کو قید کر دیا هی - " اُسنے حکم دیا کہ " عمرو نام کا هر شخص جو میرے قید خانے مین هو آزاد کر دیا جائے ، کیونکہ وہ میرے فقیہ کے همسائے کا هم نام هی ، گو کہ مین نے اُسے کسی جرم مین هی پکڑا هو . "

غرض کہ عیسیٰ نے اُن سب کو ایک ایسے همسائے کے عوض مین آزاد کر دیا جو بغیر نشہ کے کبھی رات بسر هی نہ کرتا تھا .

پس اگر آپ چاهین تو ایک همسائے کے قرب کے مطابق حکم دین ، اور اگر آپ پسند کرین تو ایک طالب اجر کے حق کے موافق حکم دین ،

کیونکہ ابو حنیفہ نے اپنی طلب کے بعد اُسپر کوئی بوجھ نہین رکھا . (مترجم)

اس حکایت کا، جس کو ابو عمر نے نظم کیا ہي، خلاصۂ مطلب یہہ ہي کہ (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہمسائے مین ایک کتّیال (تولنے والا) رہا کرتا تھا۔ وہ ہر رات کچھہ مچھلي اور روٹي اور تہوڑي سي نبیذ لاتا اور نماز عشاء ادا کرنے کے بعد کہاتا اور پیتا۔ جب نشہ ہوجاتا تو بہ آواز بلند یہ شعر گایا کرتا:—

(۱) اضاعوني و اي فتي اضاعوا — لیوم کریهة و سداد ثغر

اور جب تک نیند نہ آجاتي اسي کو بار بار رٹا کرتا۔ امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ)، جیسا کہ مشہور ہي، ایک شب بیدار اور قائم اللیل آدمي تھے۔ ایک رات کو اُس شخص کي آواز نہین سنائي دي تو اُنہون نے اپنے پاس کے موجودین مین سے ایک شخص سے پوچھا کہ "ہمارا وہ ہمسایہ جو ہر روز رات کو گایا کرتا تھا آج کیا کر رہا ہي؟ وہ بیمار ہي یا کہین گیا ہوا ہي؟" حاضرین نے کہا کہ "وہ قید ہي۔" پوچھا کہ "اُس کو کسنے قید کیا ہي؟" اُنہون نے جواب دیا کہ "ایک رات کو وہ اپنے کسي کام کے لئے نکلا تھا۔ اُسے عیسي بن موسي کوتوال کے آدمي مل گئے۔ وہ اُسے پکڑکر عیسیٰ کے پاس لیگئے تو اُنہون نے اُس کو قید کردینیکا حکم دیدیا۔" صبح ہوئي تو ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) نے اپنے کپڑے پہنے اور اپنے جانور پر سوار ہوکر عیسي بن موسي کے مکان پر گئے۔ جب عیسي کو ابو حنیفہ کي قدر و منزلت سے آگاہ کیا گیا تو وہ فوراً اُن سے ملاقات کرنے کے لئے نکلا اور اُنکي نہایت تعظیم و تکریم کي۔ پہر اُن سے آنیکي ضرورت دریافت کي۔ اُنہون نے فرمایا کہ "آپ کے قید خانے مین عمرو نامي میرا ایک ہمسایہ ہي۔" عیسي نے حکم دیا کہ "میرے قید خانے مین عمرو نام کے جتنے آدمي ہین سب کو چھوڑدیا جائے، کیونکہ (اس نام کا ایک آدمي) فقیہ کا ہمسایہ ہي۔" چنانچہ اُسنے اُسے چھوڑدیا اور اُس کے ساتھہ اور بہي بہت سے آدمیون

(۱) ترجمہ:— اُنہون نے مجھے ضائع کردیا - اور ہاے اُنہون نے روز جنگ اور حفاظت حدود کے لئے کیسے اچھے آدمي کو کھو دیا! (مترجم)

کو رہا کردیا • وہ شخص ابو حنیفه (رحمه الله) کے پاس شکریه ادا کرنے کے لئے آیا • اُنہون نے اُسے دیکھکر پوچھا "کیا ہمنے تجھے ضائع کردیا ؟" اُسنے کہا "قسم خدا کي ہرگز نہيين - بلکه آپ نے ہمسائے کي حفاظت کي - الله آپ کي حفاظت کرے !"

جو بیت که ابو عمر اپني اس نظم مين لائے ہين اؤر جسے ابو حنیفه (رحمه الله) کا ہمسایه گایا کرتا تھا وہ عرجي کا ہي جو حضرت عثمان بن عفان (رضي الله) کي اولاد مين سے تھا ' جسے مغیرہ ' ہشام بن عبد الملک کے خالو اؤر اُنکي طرف سے عامل مکه) نے قید کردیا تھا اؤر مرتے دم تک قید ہي مين رہا : بلکه جنازہ بھي قید خانے ہي سے نکلا *

اِسي ابو عمر کے اؤر بھي بہت سے عمدہ عمدہ اشعار ہين • یہہ شخص شعراء اندلس کے تیسرے طبقے مين سے ہي • "مجھے اس کے اُس قصیدے کے شروع کے چند اشعار یاد رہ گئے ہين جو اُسنے ابو علي قالي (۱) (جنکا ذکر ہو چکا ہي) کي شان مين کہا ہي ' اؤر وہ یہہ ہين :—

(۲) من حاکم بیني و بین عذولي — الشجو شجوي والعویل عویلي
اقصر فما دین الهوي کفر ولا — اعتدّ لومك لي من التنزیل

---

(۱) اس جملے کی عدم تصدیق اور گزشتہ نظم کے یکبارگی لفظ "فقال" سے شروع ہو جانے سے ڈوزی کی صحت قول واضح ہوتی هی - نظم سابقه کے بعد سے لیکر هشام بن الحکم کے حالات کے شروع تک جو حالات هین وہ الحکم اول کے نہین بلکه الحکم ثانی کے هین - (مترجم)

(۲) ترجمه :— میرے اور میرے ملامت‌گر کے درمیان کون حاکم هی ؟ غم و اندوہ هی تو میرا اور آہ و زاری هی تو میری •

اپنی ملامت سے باز آو - نه تو مذهب عشق کفر هی اور نه مین تمہاری ملامت کو آیت قرآنی سجھتا هون •

تعجب هی اُن لوگون سے جن کے ذهن عشق کے لئے اور جسم گُهل گُهل کر نا پید هونے کے لئے نہین بنے !

چونکه عشق کے معانی اُن لوگون کی فہمون سے بالا تر تھے ' اس لئے اُنہون نے اُس کی تاویلین کین اور بہت هی بری تاویلین کین •

مین اپنے ستانے والے کو اپنے کس عضو مین محفوظ رکھون جو تعذیب و تنکیل سے بچا ہوا ہو ؟

اگر مین یہہ کہون که اُسے اپنی آنکھہ مین رکھونگا تو اُس مین میرے آنسو بھرے هوئے هین ' اور اگر یہہ کہون که اپنے دل مین جگه دونگا تو اُس مین سوزش بھری هوئی هی - (مترجم)

عجبا لقوم لم تكن اذهانهم لهوي ولا اجسادهم لنحول
دَقَّتْ معاني الحبّ عن افهامهم فتأوّلوه اقبح التأويل
في ايّ جارحة أَصُونُ معذِّبي سلمتْ من التعذيب والتنكيل
إنْ قلتُ في عيني فثَمَّ مدامعي او قلتُ في قلبي فثَمّ غليلي

أس قصيدے کے صرف يهي اشعار مجھے حفظ رہ گئے ۔ يهه ابو عمر شعراء الحکم المستنصر مين پيش پيش تها ۔ ابوالحسن مصحفي سے أسے ايک خصوصيت تهي ۔ أسي نے ابو عمر کو محمد بن ابي عامر کي هجو پر برانگيخته کيا تها ۔ جب موخرالذکر کي حکومت قائم هوئي تو أنهون نے مصحفي کو پکڑ بلايا، اس کا مال و متاع ضبط کر ليا، اؤر ايک کال کوٹهڑي مين بند کر ديا، جهان پڑا پڑا وہ بهوک اؤر ضعف سے مر گيا ۔ باقي رها شاعر ابو عمر: أس پر بهي بهت سختي هوئي، أسے طرح طرح سے عذاب ديا اؤر آخر جلا وطن کرنے کا حکم ديا ۔ الحکم سے أس کے بارے مين سفارش کي گئي که أسے أسي کے شهر مين رهنے ديا جائے ۔ چنانچه أسے ايسا کرنيکي اجازت ملگئي، مگر ساتهہ هي يهه بهي حکم هوا که نه وہ کسي کام کے لئے باهر نکلے اؤر نه کسي خاص يا عام شخص سے بات چيت کرے ۔ الحکم نے اپنے منادي کو حکم ديا که شهر قرطبه کے تمام اطراف مين اس امر کي منادي کردے ۔ نتيجه يهه هوا که ابو عمر مردون کي طرح زندہ رها اؤر ابو عامر کے آخري زمانے مين اپني موت سے مر گيا *

الحکم المستنصر اهل روم اؤر اپنے خلاف جنگ کرنے والون سے مرتے دم تک لڑتے رهے ۔ أنهون نے سنه ۳۶۶ کے ماہ صفر مين انتقال کيا ۔ اس حساب سے أن کي ولايت کي مدت أن کي بيعت سے ليکر وفات کے وقت تک سوله (۱۶) سال اؤر چند ماہ کي هوئي ۔ أن کے بيٹے هشام کي موت پر أن کي نسل منقطع هو گئي ۔ هشام کے سوا أن کا کوئي بيٹا زندہ نهين رها *

ولايت هشام المويد بن الحكم المستنصر

اُن کے بعد اُن کے صاحبزادے ہشام بن الحکم تخت نشین هوئے ۔ اُن کي کنيت ابوالوليد تهي اؤر اُن کي والده کا نام صُبح تها' جو اُم ولد تهين ۔ جس وقت اُنکو حکومت ملي ہي اُنکي عمر دس سال اؤر چند ماه کي تهي ۔ وه ہميشه پوشيده رهتے تهے' کبهي باهر نهين نکلتے تهے اؤر نه اُن کا حکم نافذ تها ۔ اول اول اُن کي توليت' حجابت' نفوذ امور اؤر تدبير مملکت پر ابو عامر محمد بن عبد الله بن ابي عامر محمد بن وليد بن يزيد بن عبد الملک بن عامر معافري قحطاني غالب تهے *

اِن ابنِ ابي عامر کي اصل مشهور شهر جزيرهٔ خضراء کے ايک قريه موسومه طُرّش سے تهي' جو وادي آروا نام کے ايک دريا کے کنارے پر واقع تها ۔ يہه ايک شريف اؤر قديم خاندان سے تهے ۔ جواني ہي مين قرطبه آ گئے' وهين علم اؤر ادب پڑها اؤر سيکها' حديث شريف سني اؤر اُس مين اپنے آپ کو ممتاز بنايا ۔ اُن مين اِس قدر ہمت تهي که وه خود ذکر کيا کرتے تهے که اُسي کے ذريعے اُنهون نے معالي اُمور کو حاصل کيا : بلکه دن بدن اُن کو اس مين اؤر بهي ترقي هوتي رهي تا آنکه وه اپنے خاص خاص دوستون سے اس کے متعلق واقعات بيان کيا کرتے تهے ۔ چنانچه اس بارے مين اُن کے عجيب و غريب حالات و کوائف ہين' جن مين سے چند ايک واقعات کو شيخ فقيه محدث ضابط و متقن ابو عبد الله محمد بن ابي نصر حُمَيدي نے اپني کتاب موسومه به " الاماني الصادقه " مين بيان کيا ہي ۔ مثلاً اُن مين سے ايک يہه ہي که حميدي کا بيان ہي که مجهه سے ابو محمد علي بن احمد بن حزم نے بيان کيا که اُن سے ابو عبد الله محمد بن اسحاق تميمي نے کها که " ايک مرتبه محمد بن ابي عامر ميرے پاس ميرے مکان کے اوپر والے کمرے مين تهيرے هوئے تهے ۔ مين ايک رات کو اُنکے

پاس آخر شب مین گیا تو مین نے دیکھا کہ وہ اُسي حال مین بیتھے ہین جس حال مین کہ مین اُن کو شروع رات مین چھوڑ آیا تھا • مین نے اُن سے کہا کہ " ایسا معلوم ھوتا ہي کہ آج رات آپ سوئے نہین •" اُنھون نے کہا " نہین •" مین نے کہا " آخر پھر آپ کیون جاگتے رھے ؟ " کہا کہ " ایک عجیب فکر تھا •" مین نے پوچھا " آپ کیا سوچ رھے تھے ؟ " کہنے لگے کہ " مین یہہ سوچ رہا تھا کہ اگر حکومت مجھے مل جائے اؤر قاضي محمد ابن بشیر مرجائین ' تو مین اُنکي جگہ کسکو قاضي بناؤن - مین نے دل ہي دل مین تمام اندلس کے شہر بہ شہر چھان مارے ' مگر سواء ایک شخص کے کوئي ایسا نہ ملا " مین نے کہا " شاید وہ محمد بن السَّلیم ہین ؟ " کہا کہ " ھان واللہ وھي شخص ہین جسپر میرے اؤر تمھارے دل نے اتفاق کیا ہي * "

حمیدي ہي کا بیان ہي کہ مجھہ سے فقیہ ابو محمد علي بن احمد نے کہا کہ " ایک روز ابن ابي عامر اپنے تین طالب علم دوستون مین بیتھے ھوئے تھے • ابن ابي عامر نے اُن سب سے کہا کہ " اگر مین برسر حکومت ھو جاون تو تم تینون مین سے ہر ایک اپنے لئے جو کچھہ چاھو اختیار کرلو •" اُن مین سے ایک نے کہا کہ " مجھے علاقہ ریَّہ کا قاضي بنا دینا (یہ مقام مالقہ اؤر اُس کے اعمال مین ہي) ' کیونکہ مجھے وھان کے وہ انجیر بہت پسند ہین جو اُدھر سے آتے ہین • " دوسرا بولا کہ " مجھے تو تم بازار کي محاسبت کا کام دے دینا ' کیونکہ مجھے اسفنج بہت مرغوب ہین •" تیسرے نے کہا کہ " اگر تجھہ تک حکومت پہنچ جائے تو یہہ حکم دے دیجو کہ مجھے ایک گدھے پر دم کي طرف منھہ کرکے بٹھا دیا جائے اؤر تمام شہر قرطبہ مین گشت کرایا جائے • میرے بدن پر شہد ملوا دینا کہ میرے اُوپر خانگي مکھیان اؤر شہد کي مکھیان بھنکتي جائین •" اِس کے بعد چارون الگ ھوگئے ' اؤر جب ابن ابي عامر برسر حکومت پہنچ گئے تو جس نے جو کچھہ مانگا تھا اُنھون نے اُسے وھي دیا • "

الغرض جب سے کہ وہ قرطبہ پہنچے اِن کي حالت برابر ترقي کرتي گئي ؛ یہان تک کہ اُن کو ہشام المويد بن الحکم کي والدہ سیدہ صبح کي وکالت سے تعلق ہوگیا ‘ اؤر اُنکے مال اؤر جاگیرات کے ناظر ہوگئے ‘ اس طرح اُن کے ساتھہ حالت ترقي پذیر ہوتي رہي ‘ یہان تک کہ الحکم المستنصر کا انتقال ہوگیا ۔ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہین ہشام ابھي چھوتے ہي سے تھے ۔ خوف یہہ ہوا کہ کہین لوگون مین اضطراب نہ پھیل جائے ۔ یہہ دیکھکر ابن ابي عامر نے صبح سے سکون حال ‘ زوال خوف اؤر اُن کے بیتے کے لئے استقرار سلطنت کا وعدہ کیا ۔ ابن ابي عامر ایک قوي النفس آدمي تھے ۔ مقدر نے اُن کي مساعدت کي ۔ اُدھر سیدہ صبح نے مال سے اُن کي مدد کي ۔ اُنہون نے فوج کو اپني طرف مائل کرلیا ۔ پھر کچھہ ایسے حالات واقع ہوتے رہے کہ جن سے اُن کا قدم بلند ہي ہوتا چلا گیا ۔ ہوتے ہوتے اخر وہ خود ہي صاحب تدبیر ہوکر امور پر غلبہ پذیر ہوگئے ۔ پھر ہشام المؤید کو تو چھپاکر بتھا دیا ‘ اؤر خُود منصور کا لقب اختیار کرکے سب کے دلون مین اپني ہیبت قائم کي ۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام اندلس کا علاقہ اُن کا مطیع و منقاد ہوگیا ‘ ہرطرف اُن کي وجہ سے امن و امان ہوگیا ‘ اؤر اُن کے رعب اؤر فرط سیاست کے سبب سے اُنکي زندگي تک کسي طرح کا اضطراب نہین پھیلنے پایا *

اُنہون نے کئي آدمیون کو اپنا وزیر بنایا ‘ جن مین وزیر ابوالحسن جعفر بن عثمان الملقب بہ مُصحفي ‘ وزیر کاتب ابو مروان عبد الملک بن ادریس جزیري اؤر وزیر ابوبکر محمد بن الحسن زبیدي تھے ۔ آخر الذکر نے کتاب العین کا خلاصہ کیا تھا ‘ اؤر اُن کا ذکر پہلے بھي ہوچکا ہي ۔ وہ ابن ابي عامر کے کوتوال بھي رہ چکے تھے ‘ اؤر الحکم المستنصر کے دلي دوست اؤر دوستون مین نہایت سر بر آوردہ اؤر عزیز تھے ۔ ان کے علاوہ ابن ابي عامر نے ابو العلا صاعد بن الحسن ربعي

لغوي بغدادي کو بھي وزير بنايا ۔ ابن ابي عامر کے ساتھہ اُن کے لطيفے بہت ہي اچھے ہيں ' اور انشاء الله تعالي ميں اُن لطائف ميں سے چند ايک عنقريب بيان بھي کرونگا *

منصور علم دوست ' ادب کو ترجيح دينے والے ' اور اُن لوگوں کي بے حد تعظيم و تکريم کرنے والے تھے جن کو اُن علوم ميں سے کسي سے نسبت هوتي تھي ۔ جو شخص اُن کا متوسل هوتا تھا وہ اپنے نصيب کے موافق اُن سے فائدہ اُٹھا ليتا تھا ' جو کچھہ مانگتا تھا پاليتا تھا اور ہر بات ميں اُنکا شريک هوتا تھا ۔ ابو العلا صاعد بن الحسن ربعي مذکور سب سے پہلے منصور ہي کي حکومت کے دوران ميں اندلس آئے ۔ اُن کے هاں اُن کي قدر و منزلت بڑھگئي اور بہت سا مال و منال بھي حاصل ہوا ۔ وہ سنہ ۳۸۰ ميں منصور کے پاس پہنچے تھے ۔ ميرا خيال ہي کہ ابو العلا صاعد کي اصل بلاد موصل سے ہي ۔ وهاں سے وہ بغداد گئے ' جهاں اُنہوں نے تحصيل علم کي ۔ وہ لغت ' ادب اور تاريخ کے عالم اور حاضر جواب تھے ' شعر اچھا کہتے تھے ' ماند و بود اچھي رکھتے تھے ' علم مجلسي سے خوب واقف تھے اور اُس سے فائدہ اُٹھاتے تھے ۔ اسيوجہ سے منصور نے اُن کا اکرام کيا اور خوب جي کھولکر اُن کے ساتھہ احسان و افضال کيا ۔ مزيد بر آن خصائل وہ حُسن سوال کے لطائف طرق سے خوب واقف تھے ' مال اُبھارنے کا طريقہ اُن کو اچھا آتا تھا ' اور عجيب لطف و انداز کے ساتھہ شکريہ ادا کرتے تھے ۔ چنانچہ مُجھہ سے اندلس کے ايک صاحب نے بہ روايت صحيح بيان کيا کہ " ايک دن ابو العلا منصور کي بے تکلف مجلس ميں پہنچے ۔ وہ اپنے لباس کے نيچے ايک قميص اُن تھيليوں کے کپڑوں کي پہنے رہتے تھے جن ميں وہ (منصور) اُن کو مال و زر عطا کيا کرتے تھے ۔ جب مجلس ميں تخليہ هوا اور فرصت هوئي تو اُنہوں نے اوپر کپڑے اُتار دئے اور صرف وهي قميص پہنے رهے ' جو تھيليوں کي بني هوئي تھي ۔ منصور نے کہا " ابو العلا !

یہہ کیا ہي ؟" کہا کہ "یہہ وہ تھیلیان ہین جو میرے پاس حضور کے عطیات کے ہمراہ آئي تھین ۔ مین نے اُن کو جوڑ جوڑ کر ایک ایسا کپڑا بنا لیا ہي جو میرے بدن سے ہي لگا رہے ۔" یہہ کہتے ہي وہ رونے لگے اور اپني عادت کے موافق اپنے خاص طرز مین شکریہ ادا کرنے لگے ۔ منصور یہہ سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ "ابھي ہمارے پاس تمھارے لئے اور بہت کچھہ ہي ۔" چنانچہ ایسا ہي ہوا * "

اِن ہي ابو العلا نے منصور کے لئے کئي کتابین تصنیف کي تھین ۔ منجملہ اُن کے ایک کتاب تھي ' جسکا نام اُنھون نے "کتاب الفصوص" رکھا تھا ' جو اُسي وضع کي تھي جیسي ابوعلي قالي کي "کتاب النوادر ۔" اس کتاب کا ایک عجیب و غریب اتفاق ہوا ۔ جب یہ کتاب مکمل ہوگئي تو ابو العلا نے اپنے ایک غلام کو دیکر اپنے ساتھہ لے لیا ۔ جب قرطبہ کے دریا کو عبور کرنے لگے تو غلام کا پاؤن پھسلا اور وہ اُس کتاب سمیت ہي دریا مین جا پڑا ۔ اس واقعہ کو ایک شاعر ابو عبد اللہ محمد بن یحیی المعروف بہ ابن العریف نے نہایت خوبصورتي کے ساتھہ ایک شعر مین قلمبند کرکے منصور کے سامنے پیش کیا ' اور وہ یہہ ہي :—

قد غاص في البحر کتاب الفصوص — و ھکذا کل ثقیل یغوص

[یعني :— کتاب الفصوص نے دریا مین غوطہ زني کي ہي' اور ہر ثقیل اور وزني چیز اسي طرح ڈوب جاتي ہي ۔ (مترجم)]

منصور اور حاضرین اُسے سنکر ہنس پڑے ۔ مگر اِس سے ابو العلا نہ شرمندہ ہوے ' نہ اُنپر کوئي رعب پڑا : بلکہ اُنھون نے فوراً في البدیہہ ابن العریف کے جواب مین کہا کہ :—

عاد الي معدنہ انما — توجد في قعر البحار الفصوص

[یعني :— وہ اپنے معدن کي طرف واپس چلي گئي ۔ جواہرات سمندرون کي تہ ہي مین ملا کرتے ہین ۔ (مترجم)]

اُنھون نے ایک اوٗر کتاب ابو السري سھل بن ابي غالب خزرجي کے رنگ مین کھي تھي جس کا نام " کتاب الھجفجف بن غیدقان بن یثربي مع الخنوّت بنت مخرمه بن اُنیف " رکھا تھا ۔ ایک اوٗر کتاب تھي جس کا نام تھا " کتاب الجوّاس بن قعطل المذحجي مع ابنة عمه عفراء ۔ " یهہ کتاب نهایت نفیس تھي ۔ جب اندلس مین فتنه و فساد برپا ھوا تو وہ پھٹ گئي اوٗر اُس کے بهت سے اوراق کم ھوگئے ' جو بعد مین دستیاب نهین ھوئے ۔ منصور کو اس کتاب یعني الجواس کے دیکھنے کا بیحد شوق تھا ' یهان تک که ایک شخص صرف اس کام کے لئے مقرر تھا که وہ ہر رات کو وہ کتاب نکالکر اُن کے سامنے رکھه دیا کرے ۔

کهتے ہین که ابو العلا ' منصور کے انتقال کے بعد اُن کے اُن بیٹون کي بے تکلف مجلسون مین شامل نهین ھوے جو اُن کے جانشین ھوئے ' اوٗر یه بهانه کیا که " میري پنڈلي مین ایسا درد ہي که مین لاٹھي کے سهارے بھي نهین چل سکتا ؛ اس لئے حضوري اوٗر خدمت سے معذور ھون : " یهان تک که اولاد منصور کي دولت ہي کا خاتمه ھوگیا ۔ چنانچه اس کے متعلق اپنے اُس مشهور قصیدے مین ذکر کیا ہي جو ابو المظفر ابو مروان عبد الملک بن المنصور ابو عامر محمد بن ابي عامر (جو اپنے باپ منصور کے جانشین ھوئے) کي شان مین لکھا ہي اوٗر جس کے شروع کے اشعار یه ہین :—

۱ الیک حدوتُ ناجیة الرکاب	محمّلة اماني کالھضاب
و بعتُ ملوک اھل الشرق طرا	بواحدھا و سیّدھا اللباب

اسي قصیدے مین کهتے ہین :—

۲ الي الله الشکیّةُ من شکاة	رمتْ ساقي فحل بها مُصابي
و أقعدتني عن الملک المرجي	و کنت أرمّ حالي باقترابي

۱ ترجمه :— مین نے تیز رو سواریون کو کوہ صفت اُمیدون سے لادکر تمھاری طرف روانه کیا ھی ۔ مین نے اھل مشرق کے تمام بادشاھون کو اُن کے سردار واحد اور خلاصۂ ملوک کے بدلے فروخت کردیا ھی ۔ (مترجم)

۲ ترجمه :— خدا ھی کی طرف گلۂ مرض کیا جا سکتا ھی ۔ اُس (معشوقه) نے میری پنڈلی پر تیر مارا اور وہ نشانے پر بیٹھا ۔
اُس نے مجھے میرے اُمید پناہ بادشاہ سے دور کردیا : حالانکه اُس کے قرب سے مین اپنے حال کو درست کرتا تھا ۔ (مترجم)

خصوصاً اُن کا یہہ قول تو بہت ہي پسند کیا گیا ہي کہ :—

۱ حسبتُ المنعمین علي البرایا   فالفیتُ اسمہ صدر الحساب

وما قدمتہ الا کاني   أقدم تالیاً امَّ الکتاب

ابو عبد اللہ حمیدي کا قول ہي کہ مُجھ سے ابو محمد علي بن وزیر ابو عمر احمد بن سعید بن حزم نے بیان کیا کہ "میں نے ابو العلا کو یہ قصیدہ سنہ ۳۹۶ کي عید الفطر میں المظفر کے سامنے پڑھتے ہوے سنا۔ وہ پہلا ہي دن تھا کہ میں المظفر کے حضور میں باریاب ہوا تھا۔ جب ابو العلا نے دیکھا کہ میں اُس قصیدے کي تعریف کرتا ہوں اور اُس کو بہ غور سنتا ہوں تو اُنہوں نے اُسے اپنے ہاتھہ سے لکھکر ایک نسخہ مجھے دیدیا۔" انتہی کلام الحمیدي *

ابو العلا اکثر الفاظ غریب کا استعمال کرتے تھے، اور اگر اُن کے الفاظ کے متعلق سوال کیا جاتا تو فوراً ہي جواب گھڑ لیتے تھے۔ چنانچہ ابو عمر زاہد مطرز غلام ثعلب بیان کرتے ہیں کہ اگر ابو العلا اکثر مزاح و مذاق نہ کرتے رہتے تو جو کچھہ وہ کہتے رہتے تھے وہ سچ ہي مانا جاتا۔ تاہم اُن کي بعض باتوں میں صدق بھي معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ اسکے متعلق اُن کي جو باتیں بیان کي جاتي ہیں اُن میں سے ایک یہہ بھي ہي کہ وہ ایک دن منصور کے پاس گئے تو اُن کے ہاتھہ میں ایک خط تھا جو اُن کے کسي مقام کے عامل مسمي مَیْدمان بن یزید نے اُنکو لکھا تھا۔ اُس خط میں دو الفاظ "قلب" اور "تربیل" درج تھے جو اُس علاقے میں زمین کو زراعت سے پہلے چھوڑ دینے پر استعمال ہوتے تھے۔ منصور نے کہا "ابو العلا!" ابو العلا نے کہا "جناب! ارشاد۔"

---

۱ ترجمہ :— میں نے اُن لوگوں کا حساب کیا جو مخلوق خدا پر انعام و اکرام کیا کرتے ہیں، تو دیکھا کہ اُس (ممدوح) کا نام اُس حساب کے بالکل شروع ہی میں آتا ہی۔

میں جب کبھی اُس کے پاس آیا، تو مجھے ہمیشہ یہی معلوم ہوا کہ گویا میں ام الکتاب کی تلاوت کرتا ہوا آتا ہوں۔ (مترجم)

منصور نے پوچھا " تم نے جو کتب پڑھي ہين کيا اُن مين کبھي ميدمان بن يزيد کي کتاب " القوالب والدوالب " کے ديکھنے کا بھي اتفاق ہوا ہي ؟ " ابو العلا بولے " جي ہان مولانا ! والله مين نے بغداد مين ايک نسخه ابوبکر دريد کا ديکھا تھا جو ايسا لکھا ہوا تھا که جيسے چيونٹيان چل رہي ہين ۔ اُس کے دونون طرف وضاع کي علامات بھي بني ہوي تھين ' اؤر اِس اِس طرح لکھا ہوا تھا ۔ " منصور نے کہا " ابو العلا ! تمھين شرم نہين آتي ؟ يہه ديکھو ميرے ہاتھه مين ميرے فلان شہر کے عامل کا خط ہي ۔ اُس کا نام فلان فلان ہي ' اؤر اُس مين يہه يہه بات لکھي ہوري ہي (جيسا که اوپر ذکر ہو چکا ہي) ۔ مين نے انہي الفاظ کو گھڑ گھڑا کے تم کو سنا ديا تھا اؤر اُن کا مصنف اپنے اُس عامل کو بتايا تھا ۔ " يه سنکر ابو العلا قسمين کھانے لگے که مين نے جھوٹ نہين بولا بلکه امر واقعي بيان کيا ہي ۔

اسي طرح ايک اؤر مرتبه منصور کے پاس ايک طبق تمر (کھجور) سے بھرا ہوا آيا تو اُنہون نے کہا " ابو العلا ! کلام عرب مين " تمرکل " کس کو کہتے ہين ؟ " اُنہون نے جواب ديا که " يون کہا جاتا ہي که تمرکل الرجل تمرکلا : يعني جب کوئي شخص اپني چادر کو اپنے ارد گرد لپيٹ لے ۔ " اسي نوع کي اؤر بھي بہت سي باتين اُنکي مشہور ہين ۔ مگر با وصف اس کے وہ عالم ضرور تھے *

ابو عبد الله حميدي ہي راوي ہين که مجھ سے ابو محمد علي بن احمد نے ' اُن سے وزير ابو عبدہ حسان بن مالک بن ابي عبدہ نے اؤر اُن سے ابو عبد الله عاصمي نحوي نے بيان کيا که " جب صاعد بن الحسن لغوي منصور ابو عامر محمد بن ابي عامر کے پاس آئے تو منصور نے ہم سب کو اُن کے پاس جمع کيا ۔ ہم نے اُن سے علم نحو کے بہت سے باريک باريک مسائل دريافت کئے ' مگر وہ جواب سے قاصر رہے ۔ ابن ابي عامر نے اُن کي يہه حالت ديکھکر کہا که " اُن کو ميرے پاس بلاؤ ۔

نحو مین مین اوٗر وہ ایک ہي درجے کے آدمي ہین؛ مین ہي اُن سے مناظرہ کرونگا ۔ "" پھر وہ بیان کرتے ہین کہ "اسکے بعد صاعد نے ہم سے سوال کیا اوٗر پوچھا کہ امرؤ القیس کے اس شعر کا کیا مطلب ہي کہ :—

کانّ دماء الهادیات بنحرہ عصارۃ حناء بشیب مُرجّل"

[یعني :— اسپان پیش روکے خون کي چھینٹین اُس کے سینے پر پڑي هوي ایسي معلوم هوتي تھین جیسے بڑھاپے کے سپید اوٗر کنگھي کئے هوے بالون مین منہدي لگي هوتي ہي ۔ (مترجم)]

ہم نے کہا "یہ تو بالکل واضح شعر ہي ۔ یہہ ایک اشہب گھوڑے کي تعریف ہي، جس پر کسي وحشي جانورنے حملہ کیا ہي اوٗر اُسکا خون اُس کے سینے پر بہ آیا ہي ۔" صاعد نے کہا "سبحان اللہ! تم اُسکا اس سے پہلا شعر بھول گئے، کہ وہ کہتا ہي کہ :—

کمیت یزل اللبد عن حال متنہ کما زلّت الصفواء بالمتنزل

[یعني :— اُس کا رنگ کمیت ہي ۔ نمدہ اُس کي پشت کے درمیاني حصے سے اسي طرح پھسلتا ہي جس طرح ایک صاف اوٗر چکنے پتھر پر سے بارش کا پاني پھسل جاتا ہي ۔ (مترجم)]

یہ سن کر ہم حیران رہ گئے، اوٗر ایسا معلوم ہوا کہ گویا ہم نے یہ شعر کبھي سنا ہي نہ تھا ۔ ہم نے اضطراري طور پر اُن سے سوال کیا ۔ اُنھون نے کہا کہ "امرؤ القیس کا ان دونون مین ایک مطلب ہي :— یا تو یہہ کہ گھوڑے کا سینہ پسینہ پسینہ هوگیا ہي ۔ اوٗر گھوڑے کا پسینہ سفید هوتا ہي ۔ پس یہ پسینہ خون مین ملکر ایسا معلوم هونے لگا کہ جیسے سفید بالون مین حنا لگي ہي ۔ یا یہ کہ اہل عرب کي عادت تھي کہ وہ گرم دود سے گھوڑون کے سینون پر نشان کیا کرتے تھے ۔ اُس مقام پر سے بال گر جاتے تھے اوٗر اُن کي جگہ نئے سفید بال پیدا هوجاتے تھے ۔ بہر حال خواہ ان دونون امور مین سے اُس کا مقصود کچھ ہي هو؛ گھوڑے کي تعریف بہر وجہ قائم اوٗر بجا ہي ۔ ""

ابو عبد اللہ کا بیان ہی کہ مجھہ سے ابو محمد علي بن احمد نے اۋر اُن سے فقیہ ابو الخیار مسعود بن سلیمان بن مُفلِت نے ذکر کیا کہ ایک دن منصور ابي عامر کي مجلس مین ابو العلا صاعد نے اہل ادب کي ایک جماعت سے شمّاخ بن ضرار کے ان اشعار کے متعلق سوال کیا کہ :—

"دار الفتاة التي كنّا نقول لها   يا ظبيةً عُطُلاً حُسَّانَةَ الجيد
يدني الحمامة منها وهي لاهية   من يانع المرد قنوان العناقيد" ۱

تو اُنہون نے جواب دیا کہ :— "اسکے معني یہہ ہین کہ اراکہ یا انگور کے درخت کي شاخ پر ایک کبوتر بیٹھا ہي' اۋر اُس پر ٹھونگین مار مار کر کچھہ گرا رہا ہي ۔ ہرن نے اُس پر قابو پالیا ہي اۋر کبوتر ڈر گیا ہي ۔" صاعد نے اُن کے اس پیش کردہ مطلب کو قبول کرنے سے انکار کردیا اۋر کہا کہ "اس بیت مین جو لفظ "حمامة" آیا ہي اُسکے معني آئنے کے ہین ۔ یہہ لفظ آئینے کے لئے استعمال ہوتا ہي ۔ شاعر کا مطلب یہہ ہي کہ وہ لڑکي جو ہرن سے مشابہ ہي' جب آئینہ دیکھتي ہي تو آئینہ اُس کے بالون کو دیکھکر خود اُس کي طرف کھنچ آتا ہي' اۋر وہ بال ایسے گچھے ہوئے ہین کہ پختہ انگورون یا اراکہ کے پھل سے مشابہ ہین اۋر وہ اُن کو دیکھہ رهي ہي ۔"

دنیا کے عجائب امور و قصص مین سے ایک واقعہ ایسا ہي کہ جسکا اتفاق بھي کم ہي ہوتا ہي : اۋر وہ یہہ کہ صاعد بن الحسن لغوي نے منصور ابي عامر کے پاس ایک بز کوهي بطور تحفہ کے بھیجا اۋر اُس کے ساتھہ ہي یہہ اشعار بھي بھیجے :—

---

۱ ترجمہ :— وہ جوان لڑکی جس سے هم کہا کرتے تھے کہ "ای هرن - ای بے عیب حسن والی اور ای خوبصورت گردن والی !"

جب وہ آئینہ لے کر یون هی کھیلتی هی تو آئینہ اُس کے خوشہ هاى انگور یا میوہ هائے اراک کے قریب هو جاتا هی ۔ (مترجم)

١ يا حرز كل مخوف و آمان كل | مشرد و معز كل مذلل
جدواك ان تخصص به فلاهله | و تعمّ بالاحسان كل مومل
كالغيث طبّق فاستوي في وبله | شعث البلاد مع المراد المُقبل
الله عونك ما ابرّك بالهدي | و اشد وقعك بالضلال المُشعل
ما اِن راتْ عيني و علمك شاهد | شروي علائك في مُعم مخول
اندي بمقربة كسرحان الغضا | ركضا و اوغل في مُثار القصطل
مولاي مونس غربتي متخطفي | من ظفر ايامي ممنع معقلي
عبد نشلتَ بضبعه و غرسته | في نعمة اهدي اليك بايّل
سميتُه غرسيةً و بعثته | في حبله ليقاح فيه تفاءلي
فلئن قبلت فتلك اسني نعمة | اسدي بها ذو منحة و تطول
صبحتك غادية السرور و جُلّلت | ارجاء ربعك بالسحاب المُخضل

---

١ ترجمه :- ای هر خائف و ترسیده کی پناه ، اور هر رانده و پراگنده کی امان ، اور هر ذلیل و خوار کے معزز کرنے والے ! اگر تو اپنی داد و دهش کو مخصوص کرے تو وه صرف اپنے اهل کے لئے هوگی ، مگر تو اپنے احسان کو هر امید وار کے لئے عام کر دیتا هی ، جس طرح بارش زمین پر پڑتی هی تو اپنی روانی مین خشک و ویران اور سر سبز بارآور سب زمینون کے لئے مساوی هوتی هی - الله تیرا مددگار هی ! تو هدایت مین کسقدر نیک اور اپنے گمراه آتش انگیز بد بخت دشمن کو سزا دینے مین کسقدر سخت هی - میری آنکھ نے بھی نهین دیکھا ، اور تیرا علم بھی شاهد هی ، که کوئی اعمام و اخوال رکھنے والا شخص تیری شان و علو کا مثیل نهین هی .

نه کوئی تجھ سا اپنی گرگ غضا جیسی تیز رفتار اونٹنی کو سیراب کرنے والا اور غبار هائے جنگ مین در آنے والا هی .

ای میرے آقا ، میری غربت کے مونس ، مجھکو زمانے کے پنجۂ دستبرد سے بچانے والے ، مجھکو محفوظ رکھنے والے اور سر پرست !

ایک غلام تیرے پاس ایک بزکوهی لایا هی ؛ تونے اُس کا هاتھ پکڑکر اس کی مدد کی هی ، اور اپنی نعمت و احسان مین اسے جگه دی هی .

مین نے اُس کا نام غرسیه رکھا هی اور اُسے اُس کی رسی سمیت تیرے پاس بھیجا هی تاکه میرا تفاول اُس سے معلوم کیا جا سکے .

اگر تونے اسے قبول کرلیا ، تو یه ایک بلند ترین احسان هوگا ، جس سے ایک صاحب نعمت و شفقت احسان کرتا هی .

سرور و بهجت کی صبح تیرے ساتھ هی اور ایک تر اور خوش و خرم بادل کے همراه تیرے مکان مین اُتری هی . (مترجم)

چنانچه خدائے تعالي نے اپنے علم سابق مين يهه مقرر کر رکها تها که روم کا ايک بادشاه غرسيه بن شانجه جو ايک نهايت مشهور آدمي تها اُسي دن قيد هوا جس دن صاعد نے يهه بز کوهي بهيجا اور اُس کا نام غرسيه رکها تها ' جس مين اُس کے گرفتار هونے کي فال موجود تهي • اس سے صاحب و مصحوب دونون کي قدر و اهميت کا اندازه هو سکتا هي • يهه غرسيه سنه ۳۸۵ کے ماه ربيع الاخر مين قيد هوا تها *

جب اندلس مين فتنه و فساد برپا هوا تو ابو العلا صاعد وهان سے روانه هوکر صقليه چلے گئے اور وهين سنه ۴۱۰ کے قريب ' جيسا که مجهے معلوم هوا هي ' بڑي عمر مين انتقال کيا *

منصور ابو عامر محمد بن ابي عامر جب تک بر سر اقتدار رهے ' نهايت شدت کے ساتهه روميون سے غزوات کرتے رهے • کوئي اور شغل اُن کو اس کام سے باز نهين رکهه سکتا تها • اُن کے هان هر هفته ايک مجلس منعقد هوا کرتي تهي ' جس مين قرطبه کے تمام اهل علم مناظره کے لئے اُن کے حضور مين جمع هوتے تهے • اُن کو غزوات سے اس قدر محبت تهي که اکثر ايسا هوا هي که وه عيد کي نماز کے لئے نکلے هين اور يکايک اُن کي نيت غزوه کرنے کي هو گئي هي • پهر وه اپنے قصر کي طرف واپس نه جاتے تهے ؛ بلکه اُسي حالت مين عيد گاه هي سے فوراً جهاد کے لئے روانه هو جاتے تهے • فوجين اُن کے پيچهے پيچهے يکے بعد ديگري اُن سے جا ملتي تهين ' اور ابهي وه بلاد روم تک پهنچتے بهي نه تهے که وه تمام افواج و عساکر جنکو وه اپنے همراه لے جانا چاهتے تهے اُن تک پهنچ جاتي تهين • اُنهون نے اپنے زمانے مين پچاس سے زائد لڑائيان لڑي هين • ان سب کو ابو مروان بن حيّان نے اپني کتاب موسومه "مآثر العامريه" مين بيان کيا هي ' اور هر لڑائي کا وقت اور اُسکے آثار و اخبار بيان کئے هين • اُنهون نے بهت سي فتحين حاصل کين اور اُن مقامات تک پهنچے جهان تک اُن کے پيش رو نهين پهنچ سکے • تمام اندلس اموال غنيمت اور اهل روم کي گرفتار شده لڑکيون ' لڑکون اور

عورتون سے پُر ہو گیا تھا ۔ اُنکے زمانے مین لوگون نے اپني لڑکیون کے جہیز کے کپڑون، زیورون اوڑ مکانون پر پہلے سے بھي زیادہ خرچ کیا ؛ کیونکہ رومي لڑکیون کي قیمت کم ہو گئي تھي ۔ لوگون نے اپني لڑکیون کے جہیز کے لئے خوب جي کھولکر خرچ کیا ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئي بھي آزاد عورت سے شادي نہ کرتا ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ ایک مرتبہ روم کے ایک رئیس کي لڑکي قرطبہ مین نیلام ہوئي، جو نہایت حسین و وجیہ تھي ۔ مگر اُس کي قیمت بیس عدد دینارہاي عامریہ سے متجاوز نہین ہوئي *

منصور کے زمانے مین کوئي سال ایسا خالي نہین گیا جس مین اُنہون نے دو مرتبہ جہاد نہ کیا ہو ۔ جب وہ میدان جنگ سے اپنے خیمے مین واپس آتے تو حکم تھا کہ اُن کے کپڑون پر جنگ کي وجہ سے جو مٹي پڑي ہوتي تھي اُس کو جھاڑکر جمع کیا جائے اوڑ احتیاط سے رکھہ لیا جائے ۔ جب اُن کي وفات کا وقت آیا تو اُنہون نے حکم دیا کہ جب وہ قبر مین رکھے جائین تو وہ مٹي اُن کے کفن پر چھڑک دي جائے ۔ اُن کي وفات مقام سالم مین ہوئي، جو مسلمانون کي آخري سرحد واقع تھا ۔ اِس طرح اُن کي شہادت صحیح قرار پائي ہي ۔ اُن کي وفات سنہ ۳٦۳ مین واقع ہوئي، جس حساب سے اُن کي امارت کي مدت قریب ستائیس سال کے ہوئي ۔ وہ معافري النسب تھے ۔ اُن کي والدہ تمیمیہ تھین، اوڑ نام بریہہ بنت یحیی ابن زکریا تمیمي تھا ۔ یحیي ابن برطل کي کنیت سے مشہور تھے ۔ اسي وجہ سے شاعر ابو عمر احمد بن محمد بن دراج المعروف بہ قسطلي نے اپنے ایک قصیدے مین کہا ہي کہ :-

[1] تلاقت علیہ من تمیم و یعرب ۔۔۔ شموس تلألأ في العلا و یدور
هي حمیرین الذین اکفهم ۔۔۔ سحائب تهمي بالندي و بحور

[1] ترجمہ :- اُس مین تمیم اور یعرب مل جاتے ہین . وہ گویا کئی آفتاب ہین جو بلندی مین چمکتے اور گردش کرتے ہین .
وہ حمیری لوگ ہین ، جن کے ہاتھ گویا بادل ہین اور سمندر ہین جو جاری ہین . (مترجم)

یہہ ابو عمر اندلس کے نہایت نفیس شعراء میں سے تھا۔ ابو منصور ثعالبي نے اپني کتاب " یتیمه " میں اُس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اندلس کے شعراء میں قسطلي ایسا ہي تھا جیسا کہ ملک شام میں متنبي۔ ابو منصور کا یہي قول ہے' یا یون کہئے کہ اُس کا مضمون یہي ہے۔ ایام جواني میں مجھے اُس کے اشعار کا بہت شوق تھا' اور اکثر اُن کو پڑھتا رہتا تھا۔ اِس وقت تو مجھے اُسکے دو ابیات کے سوا اور کچھہ بھي یاد نہیں ہے؛ اور وہ بھي وہ اشعار ہیں' جو اُس نے اپني کسي مجلس میں في البدیہہ کہے تھے: وہ یہہ ہیں :—

۱ اجد الکلام اذا نطقتَ فانما   عقل الفتي في لفظه المسموع
کالمرء یختبر الاباءَ بصوته   فیري الصحیح به من المصدوع

منصور ابن ابي عامر کے انتقال کے بعد اُن کے صاحبزادے ابو مروان عبد الملک بن ابي عامر الملقب به مظفر وزارت اور حجابت کے عہدون پر ممتاز ہوے۔ اُنہون نے بھي ہشام المؤید کي طرف سے اپنے باپ کي سنت پر غزوات و سیاست کا سلسله برابر جاري رکھا۔ اُن کا زمانه اپني ارزاني اور امن کي وجه سے ایسا تھا کہ گویا ہر روز عید ہے۔ اُنہون نے سات برس حکومت کرکے انتقال کیا' اور اُن کے بعد فتنه و فساد شروع ہو گیا *

اُن کے اُٹھہ جانے کے بعد اُنکے بھائي عبد الرحمان نے وہي عہدے سنبھال لئے جو مظفر کے تھے۔ اُنہون نے اپنا لقب " الناصر " مقرر کیا۔ اُن کے متعلق خلط مبحث کرکے اُن کو ولي عہد کہا جاتا تھا۔ چار ماہ تک برابر شورش ہي رہي۔ آخر ۱۸ جمادي الاخره سنه ۳۹۹ کو محمد بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر کھڑے ہوگئے۔ ہشام المؤید نے

۱ ترجمه :— جب تم گفتگو کرتے ہو تو میں کلام سنتا ہون' اور حقیقت یہہ ہے کہ آدمی کی عقل اُس کے الفاظ میں سنی جاتی ہے؛
جس طرح آدمی کی خود داری اور عزت کا اندازہ اُس کی آواز سے ہوتا ہے اور اُس کی اصلی حالت اُس کے الفاظ مستعملہ سے معلوم ہوتی ہے ۔ (مترجم)

تخت چھوڑدیا ' اؤر افواج نے عبد الرحمان بن محمد بن ابي عامر کو بھي چھوڑدیا ۔ نتیجہ یہہ ھوا کہ عبد الرحمان قتل ھوئے اؤر سولي پر چڑھائے گئے *

محمد بن ہشام بن عبد الجبار مذکورنے مہدي کا لقب اختیار کیا ۔ یہ فتنہ و فساد محمد بن ہشام بن عبد الجبار کے قتل تک جون کا تون قائم رھا ۔ اُن کے بعد ہشام الموید کو دوبارہ تخت پر بٹھایا گیا ۔ یہ سنہ ۴۰۰ کے ہفتم ماہ ذي الحجہ روز یکشنبہ کا واقعہ ہي ۔ حالت یہ تھي کہ بربري فوج نے سلیمان بن الحکم بن سلیمان کے ساتھہ مل کر اُن کا محاصرہ کرلیا ' جو ٥ شوال سنہ ۴۰۳ھ تک قائم رھا ۔ آخر کار اھل بربر سلیمان کے ہمراہ قرطبہ مین داخل ھوئے اؤر شہر کے مضافات اؤر ربض مشرقي کے ایک حصے تک وھان کے باشندون سے خالي کرالیا ۔ ہشام المويد بن الحکم المستنصر بھي مارے گئے *

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ہشام اپني مدت سلطنت مین برابر مغلوب ہي رھے ۔ اُنکا حکم کسي جگہ بھي نافذ نہ تھا ۔ محمد بن ابي عامر منصور اؤر اُن کے دو بیٹون عبد الملک الظافر اؤر عبد الرحمان الناصر کے بعد اس جنگ و محاصرہ کے بعد سے ایک بربري غلام ملک پر حاوي ھو گیا *

ولایت محمد بن هشام بن عبد الجبار المهدي

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین محمد بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصرنے ہشام بن الحکم کے خلاف جمادي الاخر مین علم بغاوت بلند کیا ' اؤر اُن کو تخت سے اُتار دیا ۔ محمد نے اپنا لقب مہدي مقرر کیا ۔ اُس کي کنیت ابو الولید تھي ۔ اُس کي والدہ اُم ولد مُزنہ نامي تھین ۔ مہدي کا ایک بیٹا عبد اللہ نامي تھا ۔ مہدي سنہ ۳٦٦ مین پیدا ھوا ' اؤر قتل ھونے کے وقت اُس کي عمر ۳۷ سال

کي تهي ۰ وہ اُس وقت تک برسر حکومت رها که جب هشام بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر بربریون کو بروز پنجشنبه ماہ شوال سنه ۳۹۹ کي پانچوین تاریخ کو اُس کے بر خلاف لے کر اُٹهه کهڑے هوئے ۰ اُس دن رات اور دوسرے دن تک جنگ جاري رهي ۰ اهل قرطبه محمد مهدي کي طرف هوگئے ۰ بربریون کو هزیمت هوئي ۰ هشام بن سلیمان گرفتار هوکر مهدي کے سامنے پیش هوئے اور اس کے حکم سے اُن کي گردن ماردي گئي ۰ اهل بربرنے بالاتفاق سلیمان بن الحکم بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر یعني هشام القائم مذکور کے بهتیجے کو اپنا بادشاہ بنالیا ۰ وہ اهل بربر کو اپنے همراہ لے کر سرحد پر گیا اور وهان سے عیسائیون کو بهي ساتهه لے کر قرطبه کے دروازے پر پهنچا ۰ اهل قرطبه مقابلے کے لئے نکلے اور قلیل عرصے هي مین اهل قرطبه کے بیس هزار سے کچهه زائد آدمي اُس پهاڑ پر مارے گئے جو کوہ قنطش کهلاتا هي ۰ یه واقعه مشهور هي ۰ اِس مین بڑے بڑے آدمي فقهاء ائمهٔ مساجد مؤذن اور بهت سے اور آدمي کام آئے ۰ محمد بن هشام مهدي چند روز روپوش رهنے کے بعد طلیطله چلا گیا ۰ طرطوشه سے لے کر اشبونه تک کا تمام علاقه اُس کا مطیع و منقاد رها اور اُس کي بادشاهت کو تسلیم کرتا رها ۰ اُسنے بهي اهل فرنگ سے مدد لي اور اُن کو لے کر قرطبه پهنچا جهان سلیمان بن الحکم اهل بربر کو همراہ لے کر باهر نکلا اور اُس مقام پر جنگ هوئي جو دار البقر کهلاتا هي اور قرطبه سے تقریباً دس میل پر واقع هي ۰ سلیمان اور اهل بربر کو هزیمت هوئي اور مهدي قرطبه پر مستولي هوگیا ۰ پهر چند ایام کے بعد وہ تمام اهل بربر کے خلاف جنگ آوري کے لئے بر آمد هوا کیونکه اُن لوگون نے جزیرہ مین تباهي و بربادي پهیلا رکهي تهي ۰ ایک مقام معروف به وادي اُرہ مین فریقین کا مقابله هوا ۰ محمد بن هشام مهدي هزیمت کهاکر قرطبه کو واپس چلا گیا ۰ وهان اُسے غلامون نے واضح صقلبي کے ساتهه مل کر جا دبوچا اور قتل کردیا ۰ پهر اُنهون نے هشام المؤید کو دوبارہ تخت پر بٹها دیا جیسا که

ذکر هو چکا هي • اس طرح مهدي کي مدت ولايت تخت نشين هونے سے قتل هونے تک دس ماه کي هوئي ' جن مين وه چهه ماه بهي شامل هين که جس عرصے مين سليمان قرطبه پر قابض رهے اور وه سرحد پر • اُس نے کوئي اولاد نهين چهوڑي *

ولايت سليمان بن الحکم بن سليمان بن عبد الرحمان الناصر الملقب به المستعين بالله

سليمان بن الحکم بروز جمعه ٦ شوال سنه ۳۹۹ تخت نشين هوئے ' اور اپنا لقب المستعين بالله مقرر کيا • پهر ' جيسا که هم ذکر کر چکے هين ' وه ربيع الاول سنه ۴۰۰ مين قرطبه مين داخل هوئے ' اور وهان پهنچ کر اُنهون نے اپنے لقب " المستعين بالله " پر " الظافر بحول الله " کے لقب کا اضافه کيا • سنه مذکور کے شوال مين وه وهان سے روانه هوئے ' اور بربريون کو همراه لئے هوے تمام اندلس مين فساد مچاتے ' لوٹ مار کرتے ' اور شهرون اور قصبون کو تلوار سے برباد کرتے اور غارتگري کرتے پهرے • اهل بربر مين سے کوئي شخص ' عام اس سے که وه بچه هو يا برڑها يا عورت ' ايسا باقي نه بچا تها جو اُنکے همراه نه هو • بالاخر شوال سنه ۴۰۳ کے آغاز مين وه قرطبه مين داخل هوئے • سليمان کي فوج مين دو بهائي تهے ' جو حضرت امام حسن بن علي بن ابي طالب (رضي الله عنهم) کي اولاد مين سے تهے • بڑے کا نام قاسم تها اور چهوٹے کا علي • وه دونون حمود بن ميمون بن احمد بن علي ابن عبيد الله بن عمر بن ادريس بن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم کے بيٹے تهے • سليمان نے اُن دونون کو تمام اهل مغرب کا سپه سالار بنا رکها تها • بعد ازان چهوٹے بهائي علي کو شهرهاے سبته و طنجه کا والي بنايا اور قاسم کو جزيرهٔ خضراء اور اُس علاقے کي ولايت سپرد کي جو زقاق کهلاتا هي • اُس مقام پر دريا کا پاٹ باره ميل کا هي • اس کے

متعلق ہم پہلے کہہ آئے ہیں ۔ جب بربری سلیمان کے ساتھ قرطبہ میں داخل ہوئے تو غلام سب الگ ہو گئے ۔ اُنہوں نے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرلیا اور قلعہ نشین ہو بیٹھے ۔ اب علی بن حمود کو ولایت اندلس کی طمع ہوئی : لہذا اُنہوں نے اُن سب کو لکھا کہ ہشام بن الحکم نے اپنے محاصرۂ قرطبہ کے دوران میں اُن کو تحریراً اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا ۔ سب نے اُس کو منظور کرلیا ، اور اُن سے بیعت کرلی ۔ پھر علی نے سبتہ سے مالقہ کی طرف کوچ کیا ، جہاں عامر بن فتوح فائقی ، غلام فائق ، غلام الحکم المستنصر حکمران تھا ۔ اُس نے بھی اُن کی ولایت عہد کو تسلیم کرلیا اور شہر مالقہ میں داخل کرلیا ۔ علی بن حمود نے مالقہ پر قبضہ جماکر عامر بن فتوح کو وہاں سے نکال باہر کیا ، اور اپنے بربری ہمراہیوں اور غلاموں کو لے کر قرطبہ پر فوج کشی کی ۔ اُدھر سے محمد بن سلیمان بربری فوج کو لیکر مقابل ہوئے ، مگر ہزیمت اُٹھائی ۔ علی بن حمود قرطبہ نے میں داخل ہوکر سنہ ۴۰۷ کے ماہ محرم کے اختتام سے نو دن قبل یکشنبہ کے دن اپنے ہاتھ سے نہایت بیرحمی کے ساتھ سلیمان بن الحکم کی گردن ماردی ۔ اُسی دن اُن کے والد الحکم بن سلیمان بن الناصر کو بھی قتل کردیا ، جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور اُس وقت اُن کی عمر ۷۲ سال کی تھی ۔ سلیمان کی مدت ولایت دخول قرطبہ سے وقت قتل تک تین سال ، تین ماہ اور چند ایام کی ہوئی ۔ اس سے پہلے بھی (جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں) وہ چھ ماہ تک قرطبہ پر قابض رہ چکے تھے ، اور جب سے بربریوں نے اُن کا ساتھ دیا تھا اُس وقت سے قتل ہونے تک کی مدت سات برس اور تین ماہ کی ہوئی *

اُس وقت دولت بنو اُمیہ کا انقطاع ہوگیا ۔ تمام ممالک اندلس میں کسی منبر پر اُن کا نام نہیں لیا جاتا تھا ۔ لیکن اس کے بعد ایک مرتبہ پھر اُن کا دور آیا ، جس کا ہم انشاء اللہ آگے چل کر ذکر کرینگے ۔

سلیمان کي والدہ أم ولد ظبیہ نامي تهین ۔ أن کي پیدایش سنہ ۳۵۴ مین هوئي ۔ اولاد مین سے اپنے ولي عهد محمد کو چهوڑا ، جنهون نے کوئي اولاد نهین چهوڑي ۔ ان کے علاوہ ولید اور مسلمہ بهي أن کے بیٹے تهے ۔ سلیمان ادیب اور شاعر تهے ۔ حمیدي کا بیان هي کہ ”مجهہ سے ابو محمد علي بن احمد نے کها کہ أن سے شاعر اسماعیل بن اسحاق المنادي کي اولاد مین سے ایک شخص نے (جو ابو جعفر احمد بن سعید بن دبّ کا کاتب تها) بیان کیا کہ أس سے ابو جعفر نے کها کہ أس کو خُود امیر المؤمنین سلیمان الظافر نے اور پهر خُود ابو محمد کو قاسم بن محمد مروانی نے امیر المؤمنین سلیمان الظافر سے سنکر سلیمان کے یہہ اشعار سنائے :—

۱ عجباً يهاب الليث حد سناني و اهاب لحظ فواتر الاجفان
و اقارع الاهوال لا متهيّبا منها سوي الاعراض والهجران

۱ ترجمة :— تعجب هی کہ شیر میرے نیزے کی نوک سے ڈرتا هی ، حالانکہ مین خواب آلودہ آنکهون والیون سے ڈرتا هون ۔ مین تمام هولناک أمور و اشیاء کا مقابلہ کرتا هون اور نهین ڈرتا ؛ مگر محبوبون کی روگردانی اور هجران سے ڈرتا هون ۔ میرا نفس تین پر قابض هی ° جو لعبت کی مانند هین ، شگفتہ رو اور نازک بدن هین :

جو ایسے ستارون کی مثل هین جو تودهائی ریگ پر سے شاخون کے درمیان مین سے تاریکی مین کواکب کی طرح ضیاپاش هین ۔

یہ هلال هی ، وہ اپنے حسن مین مشتری زادہ هی ، اور یہ درخت بان کی (نازک) شاخ کی همشیر هی ۔

مین نے أن کی فراموشی اور بے غمی کے متعلق جوانی کے پاس محاکمہ کیا تو أس نے بهی سلطان پر غلبہ کا فیصلہ دیا ۔ أن کے لئے میرے قلب کی جائداد مباح کردی گئی ، اور أنهون نے مجهے میری عزت شاهانہ کے ساتهہ ایک اسیر و گرفتار کی طرح پهرایا ۔

اس بات پر ملامت نہ کرو کہ ایک بادشاہ نے اپنے آپ کو محبت کے لئے خوار و ذلیل کر دیا هی ؛ کیونکہ ذلت عشق بهی عزت هی اور ایک اور طرح کی بادشاهت هی ۔

مجهے اس امر سے کوئی ضرر نهین پهنچتا کہ مین أن محبوبون کا غلام عشق هون : گو کہ ابنائی زمانہ اور وہ خود میرے غلام هین ۔

اگر مین أن کا گرویدہ هوکر بهی أن هی کے متعلق شاہ عشق کی اطاعت نہ کرون تو مین مروان کی نسل سے نهین ۔

جب کوئی شریف النفس آدمی عاشق هو جاتا هی تو اپنے محبوب کو حادثات عسرت اور فراموشی سے مامون کر دیتا هی ۔

اور جب اهل محبت محبت مین ایک دوسرے سے مقابلہ و مجارات کرتے هین تو محبت شوق و امن مین رهتی هی ۔ (مترجم)

وتملكت نفسي ثلاث كالدما ‏ زهر الوجوه نواعم الابدان
ككواكب الظلماء لحن لناظر ‏ من فوق اغصان علي كثبان
هذي الهلال و تلك بنت المشتري ‏ حسنا و هذي اخت غصن البان
حاكمت فيهن السلو الي الصبي ‏ فقضي بسلطان علي سلطان
فأبحن من قلبي الحمي وثنينني ‏ في عز ملكي كالاسير العاني
لا تعذلوا ملكا تذلل للهوي ‏ ذل الهوي عز و ملك ثان
ما ضر اني عبد هن صبابة ‏ و بنو الزمان و هن من عبدان
ان لم اطع فيهن سلطان الهوي ‏ كلفا بهن فلست من مروان
و اذا الكريم احب امن القه ‏ خطب القلي و حوادث السلوان
و اذا تجاري في الهوي اهل الهوي ‏ عاش الهوي الهوي في غبطة و امان

المستعين بالله نے یہ اشعار عباس بن احنف کي ابيات کے مقابلے میں لکھے ہیں ' جو عباس نے ہارون الرشید کي زبان سے ادا کئے ہیں اؤر ہارون ہي کي طرف منسوب بھي کردئے ہیں ۔ عباس کي ابيات یہ ہیں :—

۱ ملك الثلاث الانسات عناني ‏ و حللن من قلبي بكل مكان
مالي تطاوعني البرية كلها ‏ و اطيعهن و هن في عصياني
ما ذاك الا ان سلطان الهوي ‏ و به قوين اعز من سلطاني

حمیدي نے جس ابو محمد سے یہہ اشعار نقل کئے ہیں وہ ابو محمد علي بن احمد بن سعيد بن حزم بن غالب بن صلح بن خلف بن معدان ابن سفيان بن يزيد فارسي مولائي يزيد بن ابي سفيان بن حرب

۱ ترجمہ :— مجھ کو تین دختران خوش نفس کی ملکیت نے تکلیف میں ڈال رکھا ھی ' جو میرے دل کے ھر ھر گوشے میں پیری ھوئی ھین ۔

میرا بھی عجیب حال ھی کہ تمام دنیا تو میری اطاعت کرتی ھی ' مگر میں خود أن محبوبون کا مطیع ھون : حالانکہ وہ میری نا فرمانی کرتی ھین ۔

اس کی وجہ صرف یہ ھی کہ بادشاھت عشق – اور اسی کے بل پر وہ قوی بنی ھوی ھین – میری بادشاھت سے زیادہ زبردست ھی ۔ (مترجم)

ابن اُمیه بن عبد شمس بن عبد مناف قرشي هين ۔ اُن کا یه نسب مجھے اُنهین کي ایک تصنیف پر لکها هوا ملا ۔ اُن کے قریبي آباء کي اصل اقلیم لبله واقع غرب اندلس کے ایک قریه سے هي ۔ وه اؤر اُن کے والد دونون قرطبه مین رهتے تهے ۔ موخر الذکر منصور محمد بن ابي عامر اؤر اُن کے بیٹے مظفر کے وزراء مین تهے ' اؤر دونون کي دولتون کے وهي مدبر بهي تهے ۔ اُن کے بیٹے ابو محمد فقیه ' عبد الرحمان بن هشام بن عبد الجبار الناصر الملقب به المستظهر بالله برادر مهدي کے وزیر تهے ۔ پهر اُنهون نے از خود وزارت چهوڑکر حصول علوم آثار و سنن شروع کردیا ' اؤر اُس مین وه قابلیت پیدا کي که اُن سے پهلے کسي اهل اندلس نے پیدا نه کي تهي ۔ وه ایک زمانه تک امام ابو عبد الله شافعي رحمه الله کے مذهب پر چلتے رهے ' پهر اهل ظاهر کے هم خیال هوگئے ۔ اُس مین اُنهون نے اس قدر مبالغه کیا که بالاخر وه علي ابو سلیمان داؤد ظاهري کے طرف دار هوگئے ۔ اُن کي بهت سي تصانیف اصول و فروع فقه پر هین ' جو جلیلة القدر اؤر شریفة المقصد هین : اؤر اُن مین اُنهون نے تمام مسائل اُسي مذهب و مسلک کے موافق نکالے هین جس وه خود کاربند تهے ' یعني داؤد بن علي بن خلف اصبهاني ظاهري کا اؤر اُن اهل ظاهر کا مذهب ' جو داؤد کے هم خیال اؤر قیاس و تعلیل کے نافي تهے ۔ مجھے ایک سے زائد علماء سے معلوم هوا هي که علوم فقه ' حدیث ' اصول ' نحل و ملل ' تاریخ ' نسب ' ادب اؤر اپنے مخالفین کے رد مین ابو محمد بن علي کي تصانیف کي تعداد تقریباً چار سؤ (۴۰۰) مجلدات هي ' جو تقریباً اسي (۸۰) هزار اوراق پر مشتمل هین ۔ جهان تک همین معلوم هي ابو جعفر محمد ابن جریر طبري کے سواء جتنے لوگ مدت اسلام مین هو گزرے هین کسي مین یه بات نه تهي ۔ طبري مسلمانون مین سب سے زیاده صاحب تصنیف آدمي تهے ۔ ابو محمد بن عبد الله بن محمد بن جعفر فرغاني نے طبري کي بڑي تاریخ

دیکھي ہي : اُنہون نے اپني کتاب معروف به "الصله" مین لکھا ہي که ابو جعفر طبري کے چند شاگردون نے اُن کے سن بلوغ سے اُن کي (سنه ٣١٠ مین چھیاسي سال کي عمر مین) وفات تک کے ایام کا حساب لگاکر اُنکي تمام تصانیف کے اوراق کي تعداد کو اُس پر تقسیم کیا تو معلوم ہوا که اس عرصے مین ہر روز کے لئے چوده (١٤) اوراق پڑتے ہین ۔ یه بات کسي کو صرف جناب باري تعالیٰ کے لطف و کرم اور اُسکي حُسن تائید ہي سے نصیب ہو سکتي ہي ۔ طبري کے بعد ابو محمد ابن حزم کو علوم نحو و لغت مین بہترین و وافرترین حصه ملا ہي : بلکه اُن کو قرض شعر اور فن خطابت مین بھي بہت کچھ دخل تھا ۔

اُن کے چند اشعار یه ہین :—

١ هل الدهر الا ما عرفنا و ادرکنا	فجائعه تبقي و لذاته تفنا
اذا امکنت فیه مسرة ساعة	تولت کمر الطرف و استخلفت حزنا
الي تبعات في المعاد و موقف	نود لدیه اننا لم نکن کنا
حصلنا علي هم و اثم و حسرة	و فات الذي کنا نقر به عینا
حنین لما ولي و شغل بما اتي	و غم لما یرجي فعیشك لا یهنا
کان الذي کنا نسر بکونه	اذا حققته النفس لفظ بلا معنا

١ ترجمه :- زمانه آخر اُسی چیز کا نام هی جس سے هم آشنا هین اور جس کا همکو ادراک هی : اُس کی تکالیف باقی ره جاتی هین اور لذات فنا هو جاتی هین ۔

اگر اُس مین کبھی ذرا سی دیر کے لئے مسرت حاصل بھی هوتی هی تو وه ایک چشم زدن مین ختم هو جاتی هی اور اپنے پیچھے حزن و غم کو چھوڑ جاتی هی ،

اور انجام کار وه همین معاد و موقف مین ایسے انجام هائی بد کی طرف لے جاتی هی که هم اُس وقت یه چاهنے لگتے هین که کاش هم نه هوتے ۔

هم کو فکر و غم اور گناه و حسرت تو نصیب هوگئے ، مگر وه چیز فوت هوگئی جو هماری آنکھون کی ٹھنڈک کا باعث تھی ۔

جب تو گم شده کے لئے روتا هو ، آئنده کے خیال مین محو هو اور اپنی فوت شده اُمید پر مغموم هو تو تیری زندگی اچھی نهین رهتی ۔ گویا که وه چیز جس کے وجود سے هم خوش هوا کرتے تھے ، تحقیق کرنے پر معلوم هوا که ، صرف ایک لفظ بے معنی تھا ۔ (مترجم)

اُن کے ایک اوٗر طویل قصیدے کے چند اشعار یہ ہین :—

۱ انا الشمس في جو العلوم منيرة — و لكن عيبي ان مطلعي الغرب
ولو انني من جانب الشرق طالع — لجد علي ما ضاع ذكري النهب
ولي نحو اكناف العراق صبابة — ولا غرو ان ليستوحش الكلف الصب
فان يُنزل الرحمان رحلي بينهم — فحينئذ يبدو التاسف والكرب
فكم قائل اغفلتُه وهو حاضر — و اطلب ماعنه تجيىء به الكتب
هنالك يُدرَي ان للعبد قصة — و ان كساد العلم آفتُه القرب

اسي قصيدے مين اپني خود ستائي کے لئے اسطرح اعتذار کرتے ہين :—

۲ ولكن لي في يوسف خير اسوة — وليس علي من بالنبي ائتسي ذنب
يقول و قال الحق والصدق اِنني — حفيظ عليم ما علي صادق عتب

اُن کے برگزیدہ اشعار مین سے یہ ہین :—

۳ لا يشمتن حاسدي ان نكبة عرضت — فالدهر ليس علي حالٍ بمتّرك
ذو الفضل كالتبر طورا تحت ميقعة — و تارة في ذري تاج علي ملك

۱ ترجمہ :— مین آفتاب ہون کہ آسمان علوم مین چمک رہا ہون . مجھہ مین صرف یہ نقص ہی کہ مغرب سے طلوع ہوتا ہون . اگر مین مشرق کی طرف سے نکلتا ہوتا تو نہب و غنیمت میرے گم شدہ ذکر مین بہت ساعی ہوتی .

مجھے اکناف و اطراف عراق سے عشق ہی . پھر کیا تعجب ہی کہ ایک عاشق پریشان اُس سے متوحش ہو !

اگر خدائی رحمان میرے قافلے کو اُن مین نازل فرمائے ، تو وہ اُس وقت تاسف و کرب کو ظاہر کریگا .

بہت سے گفتگو کرنے والے ہین کہ با وجود اُن کی حاضری کے مین اُن سے غافل ہو گیا ہون اور اُن کے متعلق خطوط جو بیان کرتے ہین اُسے طلب کرتا ہون .

تب معلوم ہوتا ہی کہ اِس غلام کا بھی ایک قصہ ہی ، اور یہ کہ کساد علم کے لئے قرب بھی ایک آفت ہی . (مترجم)

۲ ترجمہ :— مگر میرے لئے یوسف علیہ السلام مین ایک عمدہ نمونہ ہی ؛ اور کوئی شخص انبیاء کی برابری کرے تو گناہ نہین ہی . اُس کا قول ہی ، اور صحیح ہی ، کہ حفیظ و علیم ہون . سچے آدمی پر عتاب نہین ہو سکتا . (مترجم)

۳ ترجمہ :— اگر مجھہ پر کوئی مصیبت پڑے تو حاسدون کو خوش نہ ہونا چاہئے ، کیونکہ زمانہ ہمیشہ ایک ہی حال پر نہین رہتا .

ایک صاحب فضیلت آدمی سونے کی طرح ہی ، جو کبھی سنگ فسان کے نیچے ہوتا ہی اور کبھی کسی بادشاہ کے تاج کی چوٹی مین لگتا ہی . (مترجم)

اُن کے اشعار مین سے یہ بھي ہین :—

۱ لئن اصبحت مرتحلا بشخصي   فروحکم عندکم ابدا مقیم
ولکن للعیان لطیف معني   بہ سال المعاینة الکلیم

اُن کے نفیس ترین اشعار مین سے مجھے یہ دو اشعار یاد ہین ' جو اُنھون نے ایک نمام شخص کے متعلق کہے ہین :—

۲ انمّ من المرءاة کل ما دري   واقطع بین الناس من قُضُب الهند
کانّ المنایا والزمان تعلما   تحیله في القطع بین ذوي الود

ابو محمد علي بن احمد کے هاتھ کي لکھي هوئي تحریر سے معلوم هوتا ہي که وہ چهار شنبه کے دن ' نماز صبح کے بعد ' طلوع آفتاب سے قبل ' ماہ رمضان سنہ ۳۸۴ کي آخري تاریخ کو پیدا هوئے تھے ؛ اؤر (خدا اُن پر رحم کرے) سنہ ۴۵۶ مین سلخ شعبان کو انتقال کیا *

اگرچہ نسق مضمون کے خلاف ہي اؤر بعض اغراض سے دور جا پڑا ہي : مگر مین نے اس شخص کے مختصر حالات اس جگہ اس لئے لکھے ہین که وہ آج کل علماء اندلس مین سب سے زیادہ مشهور ہین ' اؤر مجالس رؤسا مین سب سے زیادہ اُن کا ہي ذکر رهتا ہي • وجہ یہ ہي که اُنهون نے مغرب مین امام مالک (رحمہ اللہ) کي مخالفت کي تھي اؤر علم ظاهر کو اختیار کرلیا تھا • جهان تک مجھے معلوم ہي اُن سے پہلے کوئي شخص مشهور نہین هوا تھا • اُن کے اهل مذهب اؤر معتقد آج کل ہمارے هان اندلس مین بہت پھیلے هوئے ہین •

---

۱ ترجمہ :— اگر مین اپنے وجود کو لیکر چلا بھی جاون ' تب بھی میری روح همیشہ تمهارے پاس هی مقیم رهتی هی •
مگر رو بہ رو دیکھنے مین ایک معنی لطیف پوشیدہ هوتا هی ؛ اور اسی وجہ سے حضرت کلیم (علیہ السلام) نے رو بہ رو دیدار کرانے کا سوال کیا تھا • (مترجم)

۲ ترجمہ :— اُس شخص کو جو کچھ معلوم هوتا هی ' اس مین وہ آئینہ سے بھی زیادہ چغل خور هی • وہ هندی تلوارون سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ لوگون مین جدائی ڈالتا هی •
ایسا معلوم هوتا هی که مدت اور زمانے نے اهل مودت و محبت کو ایک دوسرے سے جدا کردینا اُسی سے سیکھا هی • (مترجم)

ولايت علي بن حمود الناصر

اس کے بعد، جیسا کہ ہم کہہ آئے ہیں، علي بن حمود تخت خلافت پر متمکن ہوئے؛ اؤر اپنا لقب "الناصر" رکھا ۔ پھر اُن کے غلامون نے، جو اُن سے بیعت کرچکے تھے، اُن کي مخالفت کي اؤر عبد الرحمان بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر کو اپنا سر کردہ مقرر کیا اؤر اُس کا لقب "مرتضي" رکھا ۔ وہ لوگ عبد الرحمان کو لیکر اغرناطہ تک گئے ۔ یہ شہر اُن شہرون مین سے تھا جن پر اهل بربر قابض هوگئے تھے ۔ آخر کار یہ غلام اُس کي سخت گیري اؤر درشت مزاجي کو دیکھہ کر اُنھین اپنا سردار بنانے سے بہت پچھتائے اؤر اُس کے تمکن اؤر اقتدار سے خائف هوکر اُسے وهین چھوڑکے چل دئے، اؤر ایک شخص کو مقرر کرکے خفیہ طور پر اُسے قتل کروا دیا ۔ اؤر یہ سب معاملہ چھپا ہي رہ گیا *

علي بن حمود قرطبہ پر دو ماہ کم دو سال حکمران رهے ۔ بالاخر اُن ہي کے صقالبہ نے سنہ ۴۰۸ مین ایک حمام مین قتل کر دیا ۔ اولاد نرینہ مین سے اُن کے دو بیٹے یحیی اؤر ادریس تھے *

ولایت قاسم بن حمود المامون

اُن کے بعد اُن کے بھائي قاسم بن حمود تخت پر بیٹھے، جو اُن سے عمر مین دس سال بڑے تھے ۔ وہ رعیت پرور تھے: لوگون کو اُن کي وجہ سے امن نصیب هوا *

کہا جاتا ہي کہ وہ شیعہ هوگئے تھے: مگر اُن سے کبھي ایسا ظاہر نہین هوا ۔ نہ اُنھون نے لوگون کے ساتھہ برتاؤ کرنے مین اپني عادت بدلي نہ مذہب ۔ بلکہ یہي حال اُن تمام لوگون کا رہا جو اندلس کے بادشاہ هوے اؤر ان (شیعون) مین سے تھے *

سنه ۴۱۲ کے ماہ ربیع الاول تک اُن کا یہي حال رہا۔ پھر مالقه مین اُن کا بھتیجا یحیی بن علي بن حمود اُن کے برخلاف اُٹھ کھڑا ہوا۔ قاسم بغیر جنگ کئے قرطبه سے بھاگ کر اشبیلیه چلے گئے۔ اُنکا بھتیجا لشکر لے کر چڑھ دوڑا، اوٗر قرطبه مین بلا قتال کئے داخل ہوگیا؛ اپنے آپ کو خلیفه کہلایا اوٗر "المعتلي" لقب اختیار کیا۔ کچھ عرصه یہي حالت رہنے کے بعد قاسم کي حالت درست ہوگئي اوٗر اُنہون نے اہل بربر کو بھي اپني طرف مائل کرلیا۔ پھر اُنہون نے قرطبه پر فوج کشي کي اوٗر سنه ۴۱۳ مین اُس مین داخل ہوگئے۔ یحیی بن علي مالقه کي طرف بھاگ گیا۔ قاسم چند ماہ قرطبه مین رہے، اوٗر اُن کا کام بگڑ گیا۔ اُنکا بھتیجا یحیی شہر جزیرۂ خضراء پر قابض ہوگیا، جو مقام قاسم کا جاء پناہ تھا اوٗر وہین اُن کي زوجه اوٗر ذخائر بھي رہتے تھے۔ اُن کا دوسرا بھتیجا، ادریس بن علي صاحب سبته، طنجه پر قابض ہوگیا، جو قاسم کے ساز و سامان رکھنے کا مقام تھا۔ جب کبھي اُن کو اندلس مین خطرہ پیش آتا تھا تو وہ اُسي کي طرف رخ کرتے تھے۔ اہل قرطبه کي ایک جماعت اُن کے برخلاف ہوگئي۔ اُنہون نے شہر کے دروازے بند کرلئے، اوٗر قریب پچاس دن کے محاصرہ رہا۔ جمعه کي نماز بھي شہر کے باہر ایک مسجد مین ہوئي، جو مسجد ابن ابي عثمان کہلاتي تھي اوٗر جس کے آثار آج تک باقي ہین۔ پھر اہل قرطبه نے اہل بربر پر حمله کیا۔ اُنہون نے قاسم کي طرف سے ہزیمت اُٹھائي اوٗر سنه ۴۱۴ کے ماہ شعبان مین تمام مضافات شہر سے نکل گئے۔ اہل بربر کي ہر ایک جماعت اُسي شہر مین چلي گئي جس پر وہ قابض تھي۔ قاسم نے اشبیلیه کا قصد کیا، جہان اُن کے دو بیٹے محمد اوٗر حسن تھے۔ اہل اشبیلیه نے اُن کا قرطبه سے روانه ہوکر اپني طرف آنا معلوم کرکے اُن کے دونون بیٹون اوٗر اُن کے بربري ہمراہیون کو وہان سے خارج کردیا۔ پھر شہر پر قبضه جماکر شہر کے تین بڑے بڑے آدمیون کو اپنا حاکم بنالیا،

جن مین سے ایک قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل ابن عباد لخمي تھے ' دوسرے محمد بن یریم الهاني اور تیسرے محمد بن حسن زبیدي تھے ۔ چند روز اُنهون نے مشترکا شہر پر حکومت اور اُس کي تدبیر و انتظام مین بسر کئے ۔ پھر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد خود بہ خود تمام امر و تدبیر پر قابض ہو گئے ' اور باقي دونون معمولي آدمیون مین شامل ہو گئے *

قاسم شریش چلے گئے ۔ بربریون نے بالاتفاق اُن کے بھتیجے یحیی کو اپنا امیر بنا لیا اور قاسم پر حملہ کرنے چلے ۔ وهان پہنچ کر اُن کا محاصرہ کرلیا ۔ آخر وہ اپنے بھتیجے کے قبضۂ قدرت مین آ گئے ۔ یحیی تو بربر کے بادشاہ ہو گئے ' مگر قاسم اُن کي قید مین رهے ۔ بعد مین وہ انکے بھائي ادریس کي قید مین بھي رهے ' اور اُسي حالت مین انتقال کیا ۔ اُن کو سنہ ۴۳۱ مین گلا گھونت کر مار ڈالا گیا ؛ اور اُن کي نعش کو اُن کے بیٹے محمد بن قاسم کے پاس جزیرہ مین بھیج دیا گیا ۔ اُن کے بیٹے نے ان کو وهین دفن کر دیا *

قاسم کي ولایت ' جس وقت سے اُن کو قرطبہ مین خلیفہ تسلیم کیا گیا اُس وقت تک کہ وہ اپنے بھتیجے کے هاتھ مین گرفتار ہوے ' چھ سال رهي ۔ وہ سولہ سال تک اپنے بھتیجے یحیی اور ادریس کے پاس سنہ ۴۳۱ مین قتل ہونے کے وقت تک قید رهے ' جس وقت اُن کي عمر آسي (۸۰) سال کي تھي *

اُنهون نے دو بیٹے محمد اور حسن چھوڑے ' جن کي والدہ کا نام آمیرہ بنت حسن بن قنّون بن ابراهیم بن محمد بن قاسم بن ادریس بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب تھا *

ولايت يحيى بن علي المعتلي

اُن کي کنيت کے بارے مين اختلاف هي : کوئي ابو القاسم بتاتا هي اوَر کوئي ابو محمد ۔ اُن کي والده کا نام لبونه بنت محمد بن حسن بن قاسم المعروف به قنّون بن ابراهيم بن محمد بن قاسم بن ادريس بن ادريس بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب تها ۔ حسن بن قنون شاهان حسني مين سے ايک زبردست بادشاه تها' اوَر اُن کے شهرهٔ آفاق شجاع' سرکش اوَر سخت گير افراد مين سے تها *

جيسا که هم ذکر کر آئے هين يحيى سنه ۴۱۳ مين بمقام قرطبه خليفه هوئے ۔ پهر حسب ذکر سابق وه وهان سے سنه ۴۱۴ مين مالقه کي طرف بهاگ دئے ۔ سنه ۴۱۶ مين مفسدين کا اراده هوا که اُن کي سلطنت کو دوباره قرطبه مين قائم کيا جائے ۔ اس اُميد مين وه کامياب تو ضرور هوئے' مگر اُنهون نے اپنے اختيار سے هي قرطبه مين داخل هونے سے تامل کيا اوَر اپني طرف سے عبد الرحمان ابن عطاف يفرني کو وهان قائم مقام کر ديا ۔ سنه ۴۱۷ تک يهي کيفيت جاري رهي ۔ پهر اُن کي سلطنت کا قرطبه مين خاتمه هوگيا : وه فوج کے همراه اِدهر اُدهر مارے پهرتے رهے' تا آنکه اهل بربر نے پهر اُن کي اطاعت قبول کي اوَر بهت سے قلعے اوَر شهر اُن کے سپرد کر دئے ۔ قرمونه مين اُن کي طاقت بڑه گئي' اوَر اس طمع سے که اشبيليه پر قبضه حاصل هو جائے اُنهون نے وهان کا محاصره کرليا ۔ ايک روز وه حالت سکر مين اشبيليه کي جانب سے آتے هوئے سوارون کے مقابلے کے لئے نکلے ۔ اُن لوگون نے وهان کمين گاه بنا رکهي تهي : اُنهون نے اُن کو پکڑ کر فوراً قتل کرديا ۔ يه واقعه روز يکشنبه هفتم محرم سنه ۴۲۷ کا هي *

اُن کے دو بيٹے حسن اوَر ادريس باقي رهے' اوَر دونون اُم ولد عورتون کے بطنون سے تهے *

ولايت عبد الرحمان بن هشام المستظهر

جيسا که هم ذکر کرچکے ہين، جب قرطبه مين اہل بربر کو قاسم کے ساتھ شکست هوئي، تو اہل قرطبه کي متفقه راے يه هوئي که بنو اُميه ہي مين سے کسي کو پھر بادشاه بنايا جائے. چنانچه اہل قرطبه نے بنو اُميه مين سے تين اشخاص کا انتخاب کيا :-

اوّل، عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر، جو اُس مهدي کے بهائي تهے جس کا ذکر هو چکا ہي؛

دوم، سليمان بن مرتضي مذکور؛

سوم، محمد بن عبد الرحمان بن ہشام بن سليمان جنهون نے مهدي بن الناصر کے خلاف بغاوت کي تهي.

اِن مين سے عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار کو بادشاہت دينے کا فيصله هوا، اوْر ۱۳ رمضان سنه ۴۱۴ کو اُن سے بيعت کي گئي، جب که اُن کي عمر بائيس (۲۲) سال کي تهي. اُنهون نے اپنا لقب المستظهر رکها. اُن کي پيدائش ماه ذي قعده سنه ۳۹۲ کي تهي، ابو المطرف کنيت تهي، اوْر والده کا نام غايت تها جو اُم ولد تهين.
ابو عبد الرحمان محمد بن عبد الرحمان بن عبيد الله بن عبد الرحمان الناصر اراذل عوام کے ايک طائفه کے ساتھ اُن کے برخلاف اُٹھ کهڑے هوے. نتيجه يه هوا که عبد الرحمان بن ہشام سنه ۴۱۴ مين ماه ذي قعده کے اختتام سے تين دن قبل قتل هوئے *

اُن کي اولاد مين سے کوئي بهي باقي نهين بچا. وه نهايت اديب و بليغ اوْر به غايت درجه فهيم و رقيق النفس آدمي تهے. يه ابومحمد علي بن احمد کا قول ہي، جو اُن سے بخوبي واقف تهے: کيونکه وه اُن کي وزارت پر فائز تهے. وزير ابو عامر احمد بن عبد الملک بن شُهيد کا بيان ہي که المستظهر شاعر تهے اوْر نهايت نفيس شعر کهتے تهے. چنانچه وه اپني خواہر عم زاد کے متعلق کهتے ہين که :-

۱ "حمامةُ بنتِ العبشمسيّين رفرفتْ | فطرتُ اليها من سَراتِهم صقرا
تقلّ الثريا آن تكون لها يدا | ويرجو الصباح ان يكون لها نحرا
و اني لطعّان اذا الخيل اقبلت | جوانبها حتي تري جونها شُقرا
و مُكرمِ ضيفي حين ينزل ساحتي | و جاعِل وَفري عند سائله وُفرا"

یه اصل مین ایک طویل قصیده هي، جو اُنهون نے اُس وقت کہا تها جب اُنهون نے اپني خواہر عم زاد ام الحکم بنت سلیمان المستعین سے نکاح کرنا چاہا تها ۔ ابو عامر کا قول هي که "وہ اپنے اشعارَ و رسائل مین متهم تهے ۲ ۔ آخر جب ایک مرتبه یعلَي بن ابي زید اُن کے پاس آئے تو اُنهون نے چند اشعار اُن کے سامنے في البدیهہ کہے، جن کو سن کر اہل تمییز متعجب هوئے ۔ میرا تو خیر کوئي ذکر هي نہین کیونکه مین اُن کو آزما چکا تها ۔ یعلَي اُن کے پاس بالکل اچانک آ گئے تهے، اوُر جب تک که اُنهون نے اُن کو اس طرح في البدیهہ امان نه دے دي وہ اُن کي مجلس سے نہین اُٹهے ۔ اوُر والله میرا یه حال تها که مین ڈر رها تها که مبادا وہ اشعار مین کہین لغزش کر جائین ۔ مگر اُنهون نے بہت عمده اشعار کہے ۔" ابو عامر کا قول صرف اسي قدر هي *

۱ ترجمه :- بنت عبشمسین کی کبوتری اپنے پرون کو پھڑپھڑاتی هوئی نیچے اُترنے لگی، تو مین اپنے گھوڑے کی پشت سے ایک شاهین کی طرح اُس کی طرف اُڑکر گیا ۔

وہ ثریا سے مدد لینا اپنے لئے باعث ذلت خیال کرتی هی، اور صبح اس اُمید مین رهتی هی که وہ اُس کا سینه بن سکے ۔

مین ایسا زبردست نیزہ زن هون که جب شہسوار آگے بڑھتے هین اور مین اُن کے پہلوون پر حمله آور هوتا هون تو اُن کے نہایت سیاہ گھوڑے بھی شوخ سرخ رنگ کے هو جاتے هین ۔

اور جب میرے مکان مین کوئی مہمان آ جاتا هی تو مین اُس کی تکریم کرتا هون اور اُس کے سائل کو اپنا تمام مال دے دیتا هون ۔ (مترجم)

۲ یعنی یه که عام طور پر لوگون کا یه خیال تها که اُن کے اشعار و رسائل فی الاصل کسی اور شخص کے هوتے هین ۔ (مترجم)

ولايت محمد بن عبد الرحمان المستكفي بالله

يه محمد بن عبد الرحمان ارتاليس (٤٨) سال اور چند ماه كي عمر مين تخت نشين هوئے ' كيونكه أن كي تاريخ پيدائش سنه ٣٦٦ تهي . أن كي كنيت ابو عبد الرحمان تهي . أن كي والده كا نام حوراء تها جو أم ولد تهين . أن كے والد كو ابن ابي عامر (منصور) نے ابتداء سلطنت هشام مين قتل كرديا تها ؛ كيونكه أنهون نے بغاوت كرنے اور خود بادشاه بننے كي كوشش كي تهي . محمد بن عبد الرحمان " المستكفي بالله " كے لقب سے ملقب تهے . أن كي سلطنت صرف چهه ماه اور چند ايام هي رهي . وه نهايت درجه بيوقوف ' ركيك العقل اور سوء التدبير آدمي تهے . أنهون نے احمد بن خالد نام ايك جولاهے كو اپنا وزير بنايا ' اور وهي أن كا مدبر أمور اور مدير دولت تها . جس سلطنت كا مدبر ايك جولاها هو أس كي حالت آپ خود هي سمجهه سكتے هين كه كيا هو سكتي هي . يه كيفيت أس وقت تك باقي رهي كه جب بادشاه نے خلع كيا اور وزير مذكور اپنے هي مكان مين قتل هوا . ايك روز عوام قرطبه أس كے مكان مين گهس گئے ' اور أسے اتنا مارا كه وهين ٹهنڈا هوكر ره گيا . أنهون نے المستكفي بالله سے خلع كراليا ' اور تين دن قيد ركها . نه أن كے پاس پاني پهنچنے ديا نه دانه . پهر أنكو قرطبه سے خارج كرديا . وه سرحد كو چلے گئے ' اور يحيى ابن علي فاطمي پهر بادشاه هوگئے . المستكفي بالله سرحد سے نكل كر ايك قريه شَمُنْت مين چلے گئے ' جو شهر سالم كے پاس هي . أن كے همراه أن كا ايك سپه سالار عبد الرحمان بن محمد بن سليم نامي بهي تها ' جو عبد الرحمان الناصر كے مشهور سپه سالار سعيد بن منذر كي اولاد مين سے تها . عبد الرحمان أن كے ساتهه رهتے رهتے تنگ آگيا تها . ايك روز المستكفي بالله نے اپنا صبح كا كهانا مانگا تو يه سپاه سالار ايك مُرغي أنكے پاس لے گيا جس مين بنش نام كي ايك بوتي (جو بلاد اندلس اور

خصوصاً اُس نواح مین به کثرت پیدا هوتي هي) کا عرق ملا دیا ۰ المستکفي اُسے کهاتے هي مرگئے ۰ سپه سالارنے اُن کو غسل و کفن دیا ' اۋر نماز پڑھ کر دفن کردیا ۰ اُن کي قبر وهین هي ۰ اُنهون نے کوئي اولاد نهین چهوڑي *

اُن کے بعد یحیی بن علي فاطمي بادشاه هوئے ' اۋر اپنا حکم جاري کیا ۰ مگر وه قرطبه مین داخل نهین هوئے ؛ بلکه جیسا که هم پهلے بیان کرچکے هین قرمونه هي مین مقیم رهے اۋر تاریخ متقدم الذکر کو قتل کئے گئے *

ولایت هشام المعتد بالله

جب یحیی بن علي فاطمي کي حکومت قرطبه سے تاریخ مذکور مین منقطع هوگئي تو اهالئ قرطبه کي یه رائے هوئي که امر سلطنت و حکومت کو دوباره بنو اُمیه کے خاندان کي طرف منتقل کردیا جائے ۰ اس امر مین اُن سب کے سرگروه اۋر اس معامله کو کامیاب بنانے کي سعي کرنے والے وزیر ابو الحزم جهۋر بن محمد بن جهور بن عبید الله ابن محمد بن غمر بن یحیی بن عبد الغافر بن ابي عبده تهے ۰ جن لوگون کے دلون مین ریاست و حکومت کي هوس تهي اۋر قرطبه مین فتنه و فساد برپا رکهنا چاهتے تهے ' وه سب ختم هوچکے تهے ۰ جهورنے اهل ثغور مین سے اپنے هم خیال اۋر اُن کے هان کے غالب علي الامور اشخاص سے مراسله کرکے سب کو اس امر مین داخل کرلیا ۰ ایک مدت طویل کے بعد سب لوگ ابوبکر هشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر کو بادشاه بنانے پر متفق هوئے ' جو مرتضي مذکور کے بهائي تهے ۰ هشام سرحد کے ایک قلعه موسومه بُنت مین ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن قاسم کے پاس مقیم تهے ' جو ایک سپه سالار تهے اۋر اُس علاقے پر غالب هوگئے تهے *

اُن سے ماہ ربیع الاول سنہ ۴۱۸ مین بیعت کي گئي • اُنہون نے اپنا لقب "المعتد باللہ" مقرر کیا • اُن کي پیدائش سنہ ۳۶۴ کي تھي ' اؤر اپنے بھائي مرتضي سے چار سال بڑے تھے • جس دن اُن سے بیعت کي گئي ہي اُن کي عمر چوّن (۵۴) سال کي تھي • اُن کي والدہ اُم ولد عاتب نامي تھین • وہ تین سال تک ایک سرحد کے علاقون مین پھرتے رہے ؛ ایک جگہ کہین نہین ٹھیرے • وہان رؤساء متغلبین کے مابین سخت فتنے اؤر اضطراب برپا رہے • بالاخر اُن کے اُمور مین اجتماع اؤر رائي مین اتفاق کي صورت قائم ہوئي ' اؤر فیصلہ ہوا کہ ہشام قرطبہ چلے جائین • چنانچہ وہ اُس طرف روانہ ہوئے اؤر آٹھوین ذي الحجہ سنہ ۴۲۰ کو قرطبہ مین داخل ہوگئے • ابھي اُنہین وہان قیام کئے ہوئے تھوڑا ہي سا عرصہ گذرا تھا کہ افواج نے اُن کے خلاف بغاوت کي اؤر اُن سے خُلع کرا لیا • اس کے بعد بہت سے واقعات پیش آئے جن کي شرح طولاني ہي • منجملہ اُن کے یہ ہي کہ المعتمد باللہ اؤر اُن کے حشم و حرم کو قصر سے خارج کردیا گیا • عورتین برہنہ رو ' برہنہ پا نکلین • اُن سب کو جامع مسجد مین قیدیون کي صورت سے داخل کیا گیا • چند ایام تک وہ سب وہین مُقیم رہے • اُن کے لئے بطور لطف و کرم کھانا پاني بھیج دیا جاتا تھا • آخرکار وہ سب وہان سے بھي خارج کئے گئے ' اؤر ہشام اپنے تمام ہمراہیون کو ساتھ لے کر قرطبہ کي بندش سے آزاد ہوکر سرحد پر چلے گئے ' جہان ادہر اُدہر پھرنے کے بعد وہ ابن ہود سے جا ملے جو شہرہاي لاردہ ' سرقسطہ ' افراغہ ' طرطوشہ اؤر اُن کے مضافات پر قبضہ جمائے بیٹھا تھا • ہشام اُسي کے پاس رہتے تھے ؛ سنہ ۴۲۷ مین انتقال کرگئے • اُنہون نے کوئي اولاد نہین چھوڑي ' اؤر وہ اندلس مین بنو اُمیہ کے آخري بادشاہ تھے *

ہشام کا سلسلۂ نسب یہ ہي :—

ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر بن محمد

ابن عبد الله بن محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن ہشام ابن عبد الرحمان الداخل بن معاویه بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم *

اُن کے خلع کرنے سے بنو اُمیه کي سلطنت اوٗر تمام اقطار اندلس مین کے منبرون پر سے اُن کا ذکر آج تک کے لئے ختم ہوگیا *

یه ہي انتہا بنو اُمیه کے اُن حالات کي جو ہم تک پہنچي ہین اوٗر جن کو ہم نے بالاختصار بیان کردیا ہي *

سلطنت بنو اُمیه کے بعد اندلس کے حالات
اور اُن اشخاص کے حالات جو ہمارے وقت
یعني سنه ۶۲۱ تک وہان بادشاہ ہوئے

جب' ہمارے بیان کے مطابق' اندلس سے بنو اُمیه کي سلطنت منقطع ہوگئي' اوٗر اُن کي اولاد مین سے کوئي بہي ایسا نہین رہ گیا جس مین امارت کي صلاحیت یا ریاست کي لیاقت ہو' تو جہور بن محمد بن جہور قرطبه مین تدبیر ملک پر مستولي ہوگئے • اُن کي کنیت ابو الحزم تہي • اُن کا نسب ہشام المعتمد کے حالات مین بیان ہو چکا ہي • یه ابو الحزم زمانۂ قدیم سے رئیس چلے آتے تہے' شریف خاندان سے تہے' اوٗر اُن کے آباء خانواد ہائي حکمیه و عامریه کے وزراء رہ چکے تہے • ابو الحزم کمال ذہانت' غور و فکر' حصافت عقل اوٗر حُسن تدبیر کي صفات سے متصف تہے • اس وقت سے قبل جتنے فتنے اُٹہے' اُن مین وہ اپنے اسي ذہن رسا کي وجه سے ہي شامل نہین ہوئے: بلکه اُن سے بچتے رہے اوٗر پاکیزگي' دینداري اوٗر عفاف و تقوےٰ کا اظہار کرتے رہے • اخر جب اُن کے لئے مطلع صاف ہوگیا' میدان خالي ہوگیا' ریاست کا دعوےٰ کرنے والا کوئي باقي نہین رہا' اوٗر ان کو فرصت و فراغت حاصل ہوگئي' تو اُنہون نے سلطنت کو جا سنبہالا' اُسکے تمام

امور کو اپنے هاتھ میں لے لیا اور اُس کی حمایت کی ۔ اُنھون نے اپنے اُس اظہار تقوی کی بناء پر خود کو ظاہرا رتبۂ امارت سے موسوم و منسوب نہیں کیا : بلکہ صرف تدبیر سلطنت میں مصروف رہے اور اِس کام کو اِس خوبی سے سرانجام دیا کہ اُن سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا ۔ وجہ یہ تھی کہ اُنہون نے اپنے آپ کو ایک خاص وضع کا پابند کرلیا اور یہ ظاہر کیا کہ جب تک کوئی ایسا شخص نہ پیدا ہو جائے جس کی امارت کو سب لوگ بالاتفاق تسلیم کرلین تب تک وہ اسی طرح رہینگے اور اُس کے بر سر کار آجانے پر وہ امور سلطنت کو اُس کے سپرد کردینگے ۔ اُنہون نے قصر شاہی پر تمام دربانون اور کو اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح وہ دوران سلطنت میں تھے ؛ مگر اپنے مکان سے اُٹھ کر قصر شاہی میں نہیں گئے ۔ اموال سلطانی جن لوگون کے هاتھ میں تھے اُن ہی کے پاس رهنے دئے ؛ مگر خود اُن پر نگران رہے ۔ تمام عوام الناس بازاریون کو بھی انہون نے اپنی فوج میں داخل کرلیا ' اور جو رأس المال اُن کے پاس تھا اُس کو اُن کا روزینہ مقرر کیا ۔ وہ لوگ اُس کا نفع خود لے لیتے تھے مگر رأس محفوظ رهتا تھا ۔ اُس کے متعلق اُن سے باز پرس هوتی تھی اور وہ ہر وقت اُسکی حفاظت کرتے تھے ۔ اسلحہ اُن کو تقسیم کردئے گئے تھے ' اور اُن کو حکم تھا کہ وہ دکانون اور گھرون میں اُن اسلحہ کو رکھین ' تا کہ اگر رات یا دن کو کوئی دشمن اُن پر آ پڑے تو ہر شخص کے ہتھیار اُس کے پاس موجود هون ' خواہ وہ اپنے گھر سے لائے یا دکان سے *

صالحین کی عادت کے مطابق ابو الحزم جنازون کے ساتھ جاتے تھے ' مریضون کی عیادت کرتے تھے ' اور با وجود اسکے وہ بادشاهان متغلبین کی طرح تدبیر امور کرتے تھے ۔ وہ امن و امان قائم رکھنے والے اور حفاظت کرنے والے تھے ۔ اُن کے زمانے میں قرطبہ ہر خوف زدہ شخص کے لئے دار الامن بنا هوا تھا ۔ اُن کے انتقال کے وقت تک یہی حالت قائم رهی ' جو غرۂ ماہ صفر سنہ ۴۳۵ میں واقع هوا ۔ اُنہون نے اپنے حصول غلبہ سے اپنی وفات تک چودہ سال اور چند ماہ حکومت کی *

اُن کے بعد قرطبہ پر اُنکے بیٹے ابو الولید محمد بن جہور حاکم ہوئے ۔ سیاست اؤر حُسن تدبیر مین وہ اپنے والد کے قدم بہ قدم چلتے رہے ' اؤر اپني موت یعني سلخ شوال سنہ ۴۶۳ تک کسي بات مین کسي نوع کا خلل نہین پڑنے دیا *

ان واقعات کے بعد ایک امیرنے زمام سلطنت اپنے هاتھ مین لي ' جس کا لقب مامون ابن ذو النون تہا ۔ وہ طلیطلہ کا حاکم تھا ۔ اُسنے بھي قرطبہ پر چند ہي روز حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا ۔ اس کے بعد ایک بربري نے حکومت سنبھالي ' جو ابن عُکاشہ کے نام سے مشہور تہا ۔ میرا خیال یہ ہي کہ اُس کا اصلي نام موسیٰ تہا ۔ وہ حکومت کرهي رها تہا کہ امیر الظافر بحول اللہ ابو القاسم محمد بن عباد نے اُس پر غلبہ پاکر اُسے خارج کردیا ۔ اس کا حال ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر بیان کرینگے *

شہر قرطبہ کے پایۂ تخت هونے کے لحاظ سے یہ اُس کے آخري حالات ہین ۔ المعتمد کے غالب هونے کے بعد وہ اشبیلیہ کے ماتحت هوگیا *

فصل

شاهان حسني کے حالات

حسني بادشاهون کے حالات کي کیفیت یہ ہي کہ جب ' جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین ' ہفتم محرم سنہ ۴۲۷ کو یحیی بن علي قتل هوگئے ' تو ابو جعفر احمد بن موسي المعروف بہ ابن بقنہ اؤر ایک صقلبي خادم مسمي بہ نجا واپس آ گئے ۔ یہ دونون سلطنت حسني کے مدبر تھے ۔ اُن دونون نے اپنے دار السلطنت مالقہ کو جاکر یحیی کے بھائي ادریس بن علي (جو اُس وقت سبتہ مین تھے اؤر طنجہ پر بھي قابض تھے) کو مالقہ بلایا ' اؤر اُن سے اس شرط پر بیعت خلافت کي کہ وہ یحیی

مقتول کے بیٹے حسن کو اپني جگہ سبتہ کا بادشاہ بنادیں • یحیی کے دونوں بیٹوں یعني ادریس اۋر حسن میں سے کسي نے بھي بیعت نہیں کی ' کیونکہ وہ دونوں کم عمر تھے • مختصر یہ کہ ادریس بن علي نے اُن دونوں کي شرط قبول کرلي • نجا اس حسن کو ساتھ لیکر سبتہ اۋر طنجہ کي طرف روانہ ہوگیا • حسن یحیی کا چھوتا بیتا تھا ؛ مگر عقل و رائے کے اعتبار سے دونوں میں ۋھي بہتر تھا *

ادریس نے " المتاید " کا لقب اختیار کیا • سنہ ۴۳۰ یا ۴۳۱ تک ملک اسي حالت پر قائم رہا • پھر فتنہ شروع ہوا اۋر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد صاحب اشبیلیہ کو ان شہروں پر قبضہ جمانے کي سوجھي • چنانچہ اُنہوں نے اپنے بیتے اسماعیل کو ایک فوج دي اۋر اہل بربر کے جو قبائل اُن کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہوئے وہ بھي اُن کے ساتھ ہو گئے • وہ سیدھے قرمونہ پہنچے ' اۋر اُس کا محاصرہ کرلیا • اس کے بعد پہلے قلعہ موسوم بہ اشونہ اۋر قلعۂ استجہ کا رخ کیا اۋر اُن دونوں کو فتح کرلیا • یہ دونوں قلعے محمد بن عبد اللہ کے قبضے میں تھے ' جو اہل بربر کے قبیلۂ بنو برزال کے سرکردگان میں سے تھا • محمد بن عبد اللہ ادریس بن علي حسني اۋر قبائل صنہاجہ نے مدد طلب کي • اُدھر سے صاحب صنہاجہ مدد کے لئے آئے ' اِدھر سے ادریس نے اپني فوج کے ساتھ مدد بہم پہنچائي جسکا سپہ سالار اُن کا مدبر دولت ابن بقنہ احمد بن موسي تھا • یہ سب محمد بن عبد اللہ کے پاس جمع ہوگئے • مگر اُن پر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن عباد (جو اُن کے باپ قاضي ابو القاسم کي فوج کے سپہ سالار تھے) کي ہیبت طاري ہو گئي ؛ لہذا وہ سب متفرق ہوگئے اۋر ہر شخص اپنے اپنے شہر کو چلا گیا • جب یہ خبر اسماعیل بن محمد تک پہنچي تو اُن کي اُمید اۋر بھي قوي ہوگئي ' اۋر وہ اپنا لشکر لے کر صاحب صنہاجہ کا راستہ روکنے کے لئے روانہ ہوئے • صاحب صنہاجہ نے یہ اندازہ کیا کہ وہ ضرور اُن سے مقابلہ کرنے

پر مجبور ہونگے ' اس لئے ابن بقنہ کي طرف آدمي روانہ کئے کہ اُس کو واپس لے آئین • چونکہ ابن بقنہ کو گئے ہوئے تہوڑي ہي دير ہوئي تھي اس لئے وہ آ پہنچا ' اؤر دونون فوجين مل گئين • جون ہي کہ طرفين نے ايک دوسرے کو ديکہا جنگ شروع ہوگئي • ابن عباد کي فوج کو ہزيمت ہوئي اؤر وہ اسماعيل کو وہين چہوڑکر بہاگ گئے • اسماعيل ہي سب سے پہلے قتل ہوئے ' اؤر اُنکا سر ادريس بن علي حسني کے پاس بہيج ديا گيا • ادريس کو اپنے ہلاک ہونے کا خيال ہوگيا تہا • وہ مالقہ سے اُترکر کرہ بُباشتر پر آ گئے • يہ وہي مقام تہا جہان ابن حفصون متقدم الذکر تہيرے تہے • ادريس وہان پہنچ کر قلعہ بند ہو گئے • سخت بيمار تو تہے ہي ' صرف دو دن زندہ رہ کر انتقال کر گئے • بيٹون مين سے ايک يحيي کو چہوڑا ' جو اُن کے بعد قتل کردئے گئے ؛ دوسرے محمد الملقب بہ مہدي ' اؤر تيسرے حسن الملقب بہ سامي • اُنکا سب سے بڑا بيٹا ' جس کا نام علي تہا ' اُن کي حين حيات ہي مين انتقال کرچکا تہا • اُنہون نے ايک اؤر بيٹا عبد الله بہي چہوڑا ' جس کو اُس کے چچا نے اپني تخت نشيني کے بعد خارج البلد کرديا *

يحيي بن علي مذکورنے پہلے ہي سے اپنے برادران عم زاد يعني محمد اؤر حسن (جو قاسم بن حمود کے بيٹے تہے) کو جزيرہ مين قيد کرکے دونون پر ابو الحجاج نامي ايک اہل مغرب کو پہرہ دار مقرر کر رکہا تہا • جب اس کو يحيي کے قتل کي خبر ملي تو اُس نے جزيرہ کے تمام اہل مغرب اؤر اہل سودان کو جمع کيا ' اؤر محمد اؤر حسن کو قيد خانے سے نکال کر کہا کہ "يہ دونون تمہارے سردار ہين" چونکہ اُن دونون کے والد يحيي ہميشہ سے سودانيون کي طرف زيادہ مائل تہے ' اؤر اُن پر احسان کرتے رہتے تہے ' اس لئے سب نے فوراً اُن دونون کي اطاعت قبول کي • محمد نے بادشاہت اختيار کي اؤر حسن يون ہي رہ گئے • مگر محمد نے بہي اپنے لئے خلافت کا لقب اختيار نہين کيا •

حسن کچھ مدت تک اپنے بھائي کے پاس رهے ؛ پھر اُنھون نے درویشي کا ارادہ کیا اؤر صوف پھن کر دنیا سے کنارہ کش هو جانے کے خیال سے اپني همشیرہ فاطمہ بنت قاسم ' زوجۂ یحیي بن علي المعتلي ' کو همراہ لیکر حج کرنے چلے گئے *

جب حسب بیان بالا ادریس کا انتقال هوگیا تو ابن بقنہ احمد بن موسي نے اُن کے بیٹے یحیی بن ادریس المعروف بہ حیّون کو تخت پر بٹھانے کا ارادہ کیا ۔ مگر اُس سے اِس مین پوري جسارت نہ هو سکي' اؤر متحیر و متردد رہ گیا *

جب اسماعیل بن عباد کے قتل اؤر ادریس بن علي کي موت کي خبرین نجا ' خادم صقلبي ' کے پاس پهنچین تو وہ اُس وقت سبتہ مین تھا ۔ اُس نے صقالبہ مین سے ایک معتبر شخص کو اپنا قائم مقام بنا دیا ' اؤر خود حسن بن یحیی کو همراہ لے جهاز مین سوار هوکر حسن بن یحیی کے لئے ترتیب امور کے لئے مالقہ پهنچا ۔ جب وہ مالقہ کے بندرگاہ پر پهنچے تو ابن بقنہ کے قوئي نے جواب دے دیا اؤر وہ قلعۂ کمارش کو بھاگ گیا ' جو مالقہ سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر واقع هي ۔ حسن اؤر نجا مالقہ مین داخل هوئے : وهان کے تمام بربري باشندے اُس کے گرد جمع هو گئے ' اؤر حسن بن یحیی سے بیعت خلافت کرکے اُنکو المستعلي کے نام سے موسوم کیا ۔ پھر حسن نے ابن بقنہ کو مخاطب کیا اؤر اُسے امان دي ۔ مگر جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُسے قتل کردیا ۔ پھر اُنھون نے اپنے برادر عم زاد یحیی بن ادریس کو بھي قتل کردیا ۔ نجا ایک تاجر شخص کو جو سطیفي کے نام سے مشهور تھا ' حسن کے پاس چھوڑ کر خود سبتہ اؤر طنجہ کو سدھار گیا ؛ کیونکہ اُسے سطیفي پر بھت اعتبار تھا ۔ تقریباً دو برس تک یھي کیفیت رهي ۔ حسن بن یحیی نے اپنے چچا ادریس کي بیٹي سے نکاح کیا تھا ۔ کهتے هین کہ اُسي نے حسن کو اپنے بھائي کے بدلے زهر دے دیا ۔ جب اُنھون نے انتقال کیا ' تو سطیفي نے

معاملات مین احتیاط سے کام لیا ۔ اُس نے ادریس بن یحییٰ کو گرفتار کرلیا، اوٗر نجا کو اس واقعه سے اطلاع دي ۔ حسن کا ایک چھوٹا سا بیٹا نجا کے پاس تھا ۔ کہتے ہین که اُسے بھي اُس نے مارڈالا ۔ واللہ اعلم *

حسن بن یحییٰ نے کوئي اولاد نہین چھوڑي ۔ جب نجا کو اس واقعه سے آگاہي هوئي تو اُس نے سبتہ اوٗر طنجہ پر اپنے ایک معتبر صقلبي شخص کو قائم مقام کیا، اوٗر خود جهاز پر سوار هوکر مالقه پہنچا ۔ وهان پہنچ کر اُس نے ادریس بن یحییٰ کي اوٗر بھي زیادہ حفاظت کي، اوٗر اُن کي قید مین زیادہ سختي کردي ۔ پھر اُسنے یه قصد کیا که حسني بادشاهون کا نام ہي مٹادے اوٗر خود بادشاہ هو جائے ۔ لہذا اُس نے اُن بربریون کو بلایا، جو شہر کي فوج مین تھے، اوٗر اپنا اراده اُن پر ظاہر کردیا ۔ جب اُس نے اُن سے حُسن سلوک کا وعدہ کیا، تو اُن لوگون نے سوائے اُس کي مُساعدت کرنے کے اوٗر کوئي چارہ نه پاکر ظاہر مین تو اُس سے موافقت کا اظہار کیا، مگر باطن مین اُن کو یه امر نہایت شاق گزرا ۔ الغرض نجا فوج جمع کرکے محمد بن قاسم کے استیصال کے ارادے سے جزیرہ کي طرف روانه هوا ۔ چند ایام تک اُس سے جنگ کرنے کے بعد اُسے اپنے ہمراہیون کي نیت مین فتور سا معلوم هوا ۔ اِس لئے اُسنے مالقه کو واپس جانا مناسب خیال کیا، تا که وهان پہنچ کر اُن مین سے جو جو خطرناک آدمي ہین اُن سب کو خارج کرکے باقي سب سے صلح کرلي جائے اوٗر جس طرح ممکن هوسکے صقالبه کو بلاکر اُن کي امداد سے غیرون کے مقابلے کے لئے تقویت حاصل هوجائے ۔ مگر بربریون کو اُس کے اس ارادے سے اطلاع هوگئي، اوٗر اُنہون نے مالقه پہنچنے سے پہلے راستے ہي مین اُسے اچانک قتل کردیا ۔ اُس وقت وہ اپنے گھوڑے پر سوار ایک تنگ راستے مین سے گزر رها تھا ۔ جو شخص اُسے مارنے والا تھا وہ پہلے ہي سے اُس راستے کے اندر چلا گیا تھا ۔ اُس کے ہمراهیون مین جس قدر صقالبه تھے سب اپني جانین لے کر بھاگ گئے ۔ جن

لوگون نے اُس سے غدر کیا تھا؛ اُن مین سے دو سوار آگے بڑھے اوٗر گھوڑے دوڑاتے ہوے مالقہ پہنچے • شہر مین داخل ہوکر اُن دونون نے "مبارک ! مبارک !!" کا شور مچا دیا؛ اوٗر جب سطیفي کے پاس پہنچے تو اُس کو بھي تلوار کے گھاٹ اُتار دیا • بعد مین فوج بھي آ پہنچي؛ سب نے مل کر ادریس بن یحیی کو قید خانے سے نکالا؛ اُن کو اپنا پیش رو بنایا؛ اوٗر اُن سے بیعت خلافت کرکے "عالي" کے لقب سے ملقب کیا *

عالي سے متناقض امور سرزد ہوئے :— وہ نہایت رحم دل تھے؛ کثیر الصدقات تھے؛ اوٗر ہر روز پانچ سوٗ (درم ?) صدقہ دیتے تھے • اُنہون نے ہر غریب الوطن کو اُس کے وطن بھیج دیا؛ اوٗر اُن کي زمینین اوٗر املاک اُن کو واپس دے دین • کبھي نہین سنا گیا کہ اُن کو اپني رعایا مین سے کسي شخص سے عداوت ہي • وہ خوبصورت تھے؛ آداب مجلس سے خوب واقف تھے؛ شعر اچھا کہتے تھے؛ مگر با وجود اِن اوصاف کے وہ ہر رذیل و ناکارہ شخص سے صحبت رکھتے تھے اوٗر اپنے حرم کو بھي اُن سے پردہ نہین کراتے تھے • کبھي اُن کے صنہاجہ یا بنو یفرن ہم نشینون مین سے کوئي شخص اُن سے کوئي قلعہ مانگتا تو اُسے عطا کردیا کرتے تھے • ایک مرتبہ امیر صنہاجہ نے اُن کو لکھا کہ وہ اپنے وزیر؛ مدبر امر اوٗر اپنے باپ دادا کے ہم نشین موسیٰ بن عفان سبتي کو اُسکے حوالے کردین • جب اُنہون نے وزیر موصوف سے کہا کہ صنہاجي نے اُن کو خط لکھہ کر اُن کو طلب کیا ہي اوٗر یہ کہ اُن کو دینا پڑیگا؛ تو موسیٰ بن عفان سبتي نے کہا کہ "افعل ما تومر ستجدني ان شاءالله من الصابرین" (یعني جو کچھہ آپ کو حکم دیا گیا ہي کیجئے • اِن شاءالله آپ مجھہ کو صابرین مین سے پائینگے) • غرض کہ عالي نے اُن کو صنہاجي کے پاس بھیج دیا؛ جس نے اُن کو قتل کیا *

عالي نے اپنے چچیرے بھائي محمد اوٗر حسن (ابناء ادریس بن علي) کو قلعۂ اِیرُش مین قید کر رکھا تھا • جب اُس قلعے کے معتبرنے

عالي كي رائ كا يه اضطراب ديكها ' تو وه اُن كا مخالف هوگيا اوُر اُن كے چچيرے بهائي محمد ابن ادريس كو سردار بنا ديا ۔ جب قصبۂ مالقه كے سودانيون كو اس امر كي اطلاع هوئي ' تو اُنهون نے عالي كے برادر عم زاد محمد بن ادريس كي دعوت كا اعلان كيا اوُر محمد كو اپنے پاس بلايا اوُر قصبه كا راسته روك ديا ۔ عوام الناس ادريس بن يحيى كے پاس جمع هوگئے اوُر اُن سے قصبه مين جنگ كرنے كي اجازت طلب كي ۔ اگر وه اجازت دے ديتے تو سوداني ايك ساعت كے لئے بهي مقابله نه كرسكتے ۔ مگر اُنهون نے اجازت نه دي اوُر كها كه " تم سب اپنے اپنے گهر چلے جاؤ اوُر مجهے ميرے حال پر چهوڑدو " اِس پر سب متفرق هوگئے ۔ اُن كا چچيرا بهائي آيا ۔ سلطنت اُس كے سپرد كردي گئي اوُر بيعت خلافت كرلينے كے بعد اُس كا لقب " مهدي " ركها گيا ۔ اُنهون نے خود اپنے بهائي كو اپنا ولي عهد مقرر كيا اوُر اُس كا نام " سامي " ركها ۔ پهر اپنے چچيرے بهائي ادريس بن يحيى كو اُسي قلعه مين قيد كرديا ' جهان وه خود پهلے قيد ره چكے تهے *

اِن محمد بن ادريس سے شهامت اوُر شديد جرأت ظاهر هوئي ۔ تمام بربري اُن سے خوف زده هوگئے ۔ اُنهون نے اُس شخص سے خط وكتابت كي جو اُس قلعه پر پهره دار تها جهان ادريس بن يحيى قيد تهے ' اوُر اُس كو اپني طرف مائل كرليا ۔ اُس شخص نے اُن كي تجويز كو قبول كركے ادريس كي طرف سے دعوئ سلطنت پيش كيا *

جيسا كه هم ذكر كرچكے هين ' ادريس كي پهلي ولايت نجا كے قتل كے بعد هوئي ۔ سبتۂ اوُر طنجه پر دو شخص تهے ' جو اُن بربري قبائل مين سے جو اُن كے باپ كے غلام تهے ايك قبيله موسومه به برغواطه كے افراد تهے ۔ ايك كا نام رزق الله تها اوُر دوسرے كا سكات ۔ جب حسب بيان سابق ادريس نے خلع كيا ' تو وه دونون اپنے اپنے مقامات كي حفاظت كرتے رهے ۔ جب صاحب قلعۂ آيرش نے اُن كي طرف سے

دعویٔ سلطنت پیش کیا تو محمد نے اس امر کی وجہ سے کسی نوع کا فکر نہیں ظاہر کیا، بلکہ سخت استقلال دکھایا۔ اُن کی والدہ اُن کو اور بھی زیادہ شجاع و دلیر بناتی اور اُن کے دل کو مضبوط کرتی تھیں۔ وہ خود میدان جنگ میں جا جاکر مبتلائے جنگ آدمیوں کا دل بڑھاتی تھیں۔ جب اہل بربر نے اُن کا یہ شدت عزم اور ثبات و استقلال دیکھا، تو اُن کے رگ و پے میں فتور آ گیا اور ادریس بن یحییٰ کو الگ چھوڑ کے چل دئے۔ بلکہ اُنھوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ادریس کو اُنھیں دونوں اہل برغواطہ کے پاس بھیج دیں، جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ادریس نے اپنے بیٹے کو اُن کی حفاظت میں دے رکھا تھا۔ جب ادریس اُن دونوں کے ہاں پہنچے، تو اُنھوں نے اُن کی تعظیم کی اور اُن کو لفظ خلیفہ سے مخاطب کیا۔ مگر پھر بھی اُن دونوں نے اُن کو اچھی طرح پوشیدہ رکھا اور کسی شخص کو اُن تک نہیں پہنچنے دیا۔ آخر کار اہل بربر کے چند اکابر قوم اظہار تلطف کرکے اُن تک پہنچ ہی گئے، اور اُن سے کہا کہ "یہ دونوں غلام آپ پر حاوی ہو رہے ہیں اور آپ اور آپ کے امور میں حائل و ہارج ہیں۔ آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم آپ کو ان سے نجات دلوادیں"۔ مگر ادریس نے انکار کردیا؛ اور ان دونوں سے اس بات کا تذکرہ کردیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان دونوں نے ان تمام اہل بربر کو نکال دیا، اور ادریس بن یحییٰ کو بھی خارج کرکے اندلس پہنچا دیا: مگر ان کے بیٹے کو اس کی صغر سنی کی وجہ سے اپنے پاس ہی رکھا۔ تاہم وہ دونوں اس دوران میں بھی ان کو خلیفہ ہی کہہ کر مخاطب کرتے رہے *

بعد ازاں محمد بن ادریس اپنے بھائی سامی سے کسی خاص وجہ سے ناراض ہوگئے اور ان کو سرحد کی طرف نکال دیا۔ سامی کوہ ہائے غمارہ کی طرف چلے گئے۔ ان بلاد کے باشندے ان حسنیوں اور انکے اہل وعیال کے مطیع و منقاد تھے اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ پھر اہل

بربر نے محمد بن قاسم سے خط و کتابت شروع کي ' جو جزيرۂ خضراء مين مقيم تھے ۔ وہ لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے اؤر ان کو مدد دينے کا وعدہ کيا ۔ محمد کو بھي طمع نے گھير ليا ' اؤر وہ بربريون کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے ۔ ان لوگون نے ان سے بيعت خلافت کرلي اؤر ان کو مہدي کے نام سے مرسوم کيا ۔ اس وقت کي حالت بھي ہنسي کے قابل اؤر پر فضيحت تھي : اس وقت چار آدمي تھے ' اؤر ہر ايک اپنے آپ کو امير المومنين کہتا تھا ۔ پھر يہ سب کچھ اتنے ذرا سے قطعۂ ارض مين ہو رہا تھا جس کي مقدار تيس (٣٠) فرسنگ کي تھي ! الغرض انجام کار ان بربريون نے محمد کا ساتھ چھوڑ ديا اؤر اپنے اپنے بلاد کو واپس چلے گئے ۔ بيچارے محمد ڈر کے مارے جزيرہ چلے گئے اؤر چند روز کے بعد انتقال کرگئے ۔ کہتے ہين کہ وہ غم مين مرگئے ۔ انہون نے اپنے پيچھے اپنے آٹھ ذکور قرابت دارون کو چھوڑا ۔ ان کے بعد ان کا بيٹا قاسم بن محمد بن قاسم جزيرہ کے امور کا متولي ہوا ؛ مگر اس نے خود کو خليفہ نہين کہا *

محمد بن ادريس اپني موت يعني سنہ ۴۴۵ھ تک مالقہ مين رہے *

ادريس بن يحيى المعروف بہ عالي بنو يفرن کے پاس مقام تاکرونہ مين رہے ۔ جب محمد بن ادريس بن يحيى نے انتقال کيا ' تو عوام الناس نے ادريس عالي کو دوبارہ مالقہ کا بادشاہ بنا ديا ۔ حسني خاندان مين يہ آخري بادشاہ ہين جو مالقہ پر حکمران ہوئے ۔ جب ان کا انتقال ہوگيا ' تو اُن کي متفقہ رائے يہ ہوئي کہ حسنيون کو اندلس سے خارج کرکے سرحد پر بھيج ديا جائے ' اؤر جو مقامات اُن کے قبضے مين تھے اُن کو ضبط کرکے اپنے حسب خواہش حکومت کي جائے ۔ چنانچہ انہون نے ايسا ہي کيا ؛ اؤر وہ جو کچھ ارادہ کرچکے تھے پورا ہوگيا ۔ جزيرۂ خضراء اؤر اس کے گرد و نواح کے قريہ جات سے ليکر تاکرونہ ' مالقہ اؤر ان کے مضافات تک اؤر اُدھر قلعۂ منکب ' اغرناطہ

اؤراس کے اعمال ' یہ سب بربریون کے قبضے مین تھا ۔ مزید برآن وہ اشبیلیہ کے بعض اعمال پر بھي قابض تھے : مثلاً قلعۂ اشونہ ' قرمونۂ اؤر شلبر ۔ وہ اسي طرح تمام علاقہ جات پر قابض رھے ' تا آنکہ اشبیلیہ مین جو کچھہ ان کے پاس تھا وہ سب المعتضد باللہ ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي نے ان سے چھین لیا ۔ پھر ان کے بیٹے ابوالقاسم المعتمد علي اللہ نے وہ کام پورا کردیا جو ان کے والد نے شروع کیا تھا *

یہ ہین آخري حالات خاندان حسني کے اؤراس کے دیگر متعلقات ' جیسا کہ ابو عبد اللہ محمد بن ابي نصر حُمیدي نے بیان کئے ہین ' مین نے اکثر حالات مین اُن ہي پر اعتماد کیا ہي اؤر اُن ہي کي کتاب سے نقل کیا ہي ؛ سواء اُن مواقع کے ' جہان مین نے اُن کي اغلاط کو ظاہر کیا ہي اؤر اپنے مقدور بھر اُن کي اصلاح کي ہي ' و علي اللہ قصد السبیل و ھوالمسئول في الھدایة قولا و عملاً *

فصل

متضمن بحالات اندلس بعد از انقطاع دعوت بنواُمیہ ' بطور اجمال نہ بطریق تفصیل

دعوت بنو اُمیہ کے اختلال کے بعد تمام ملک اندلس کي یہ حالت ھوگئي کہ اھالي اندلس علیحدہ علیحدہ فرقون مین منقسم ھوگئے ۔ ہر طرف لوگ غلبہ حاصل کرنے لگے ' اؤر جس کو جو علاقہ مل گیا ضبط کر بیٹھا ۔ اسي طرح سب نے القاب خلافت بھي آپس مین تقسیم کرلئے ۔ چنانچہ اُن مین سے کسي کا نام معتضد تھا ' کسي کا مأمون ' کسي کا مستعین ' کوئي مقتدر تھا ' کوئي معتصم ' معتمد ' موفق ' متوکل وغیرہ وغیرہ ۔ اسي کیفیت کے متعلق ابو علي حسن بن رشیق کہتا ہي کہ :—

۱ "مما يزهدني في ارض اندلس　　سماع مقتدر فيها و معتضد
القاب مملكة في غير موضعها　　كالهر يحكي انتفاخا صولة الاسد"

مین اس فصل مین ان شاء الله اُن بادشاهون کے اور اُن علاقه جات کے نام لکهونگا جن پر وہ غالب هوگئے تهے ۔ مگر جیسا که مین شرط کر چکا هون ' یه سب بیان بر سبیل اجمال هي هوگا ؛ کیونکه اُن مین سے هر ایک کے حالات ' سیر اور وقائع اتنے هین که اگر مین اُن کي تفصیل کرون تو یه تصنیف حد تلخیص سے متجاوز هوکر تفصیل و تطویل کے درجے تک پهنچ جائیگي ۔ نیز جو بات مجهے اُن لوگون کے تمام و کمال حالات قلمبند کرنے سے مانع هوتي هي ' وہ یه هي که اوّل تو میرے پاس کتب قلیل تعداد مین هین ' پهر یه که میرے محفوظات دماغي کا بهت سا حصه بالکل مختل هو چکا هي ۔ غرضیکه :—

سب سے پہلے حصۂ جنوبي پر ایک شخص غالب هوا ' جس کا نام سلیمان ابن هود اور لقب مؤتمن تها ' اُس کے بیٹے کا مقتدر اور پوتے کا مستعین ۔ یه بنو هود اُس حصۂ جنوبي مین طرطوشه اور اس کے اعمال ' سرقسطه اور اس کے اعمال ' افراغه ' لارده اور قلعۂ ایوب پر قابض تهے ۔ آج یه سب علاقه جات اهل فرنگ کے قبضے مین هین ' اور صاحب برشلونه (لعنه الله) اُس کا مالک هي ۔ یه وهي ملک هي جس کو آرغن کهتے هین ۔ اس نام سے وہ تمام علاقه موسوم هي ' جو برشلوني کي سلطنت کے آخر مین بلاد فرانس سے ملحق هي ٭

ان بنو هود کا ایک اور همسایه تها ' جس کا نام عبد الملک بن عبد العزیز تها اور کنیت ابو مروان ۔ وہ زمانۂ قدیم سے رئیس چلا آتا تها ۔

---

۱ ترجمه :— سرزمین اندلس مین جو بات مجهے اُس سے نفرت کرنے اور اُسے ترک کرنے پر مجبور کرتی هی وہ یه هی که اُس مین هرطرف سے مقتدر اور معتضد کے الفاظ سنائی دیتے هین :

یه شاهی القاب هین جو بالکل بیجا هین ' اور ایسے معلوم هوتے هین جیسے کوئی بلی اپنے آپ کو پهلا پهلاکر شیر کی سی صولت کا اظهار کرے ۔ (مترجم)

اگر تقدم کا لحاظ کیا جائے ' تو به لحاظ شرافت خاندان وہ تمام ملوک اندلس سے زیادہ مستحق ہي ۔ مین اُس کے لقب سے واقف نہين هون ۔ وُہ بلنسیه اؤر اُس کے اعمال کا مالک تھا *

اسي سرحد سے ملا هوا ایک اؤر شخص تھا ' جو ابو مروان بن رزین کہلاتا تھا ۔ اُس کا ملک اعمال طلیطله تک تھا *

جو شخص طلیطله اؤر اُس کے اعمال کا مالک تھا وہ امیر ابو الحسن یحیی ابن اسماعیل بن عبد الرحمان بن اسماعیل بن عامر بن مطرف بن موسي بن ذي النون تھا ۔ یه ابو الحسن ازروئي ریاست تمام بادشاهان اندلس مین اقدم ہي ۔ وہ سب سے زیادہ شریف النسب اؤر تقدم مین سب سے زیادہ مستحق تھا ۔ اُس کا لقب مأمون تھا ۔ اُس کے باپ نے پہلے ہي طلیطله پر قبضه کرلیا تھا ' اؤر اُس کے ملک مین سب سے پہلے فتنه و فساد برپا کیا تھا ۔ ابو الحسن طلیطله اؤر اُس کے اعمال پر قابض رہا تا آنکه اُسے وهان سے ادفنش (لعنه الله) نے خارج کردیا ' اؤر اُس پر سنه ۴۷٦ مین نصاري قابض هوگئے ۔ چنانچه وہ آج ہمارے وقت تک نصاري کا دار السلطنت ہي *

قرطبه اؤر اُس کے اعمال پر سرحد تک جهور بن محمد بن جهور قابض تھا ۔ ہم اس کا ذکر کرچکے ہين ' اؤر اس کا نسب بھي لکھ چکے ہين ۔ آخر کار صاحب طلیطله اسماعیل بن ذي النون ' والد ابو الحسن مذکور ' نے اُس پر غلبه پالیا *

اشبیلیه اؤر اُس کے اعمال پر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي وهان سے قاسم بن حمود اؤر اُس کے دونون بیٹون محمد اؤر حسن کو خارج کرکے قابض هوگیا تھا ۔ ان شاء الله اس کي طرف بھي ہم آگے چل کر اشارہ کرینگے *

مالقه ' جزیرہ ' اغرناطه اؤر اُس علاقے کے قرب و جوار پر اہل بربر مین سے بنو برزال صنهاجي قابض تھے ' جیساکه ہم بیان کرچکے ہین *

مُریه اؤر اس کے اعمال پر خادم زهیر عامري قابض هوا ۔ پهر خادم خیران عامري نے قبضه کیا ۔ ان دونون کے بعد اُس پر ابو یحیی محمد بن معن بن صمادح الملقب به معتصم نے غلبه پایا' اؤر اُس وقت تک اُس پر متصرف رها که جب سنه ۴۸۴ کے دوران مین یوسف ابن تاشفین لمتوني نے اُسے وهان سے خارج کردیا *

دانیه اؤر اُسکے اعمال کا مالک مُجاهد عامري تها ۔ وه رومي النسل تها' اؤر ابو عامر محمد بن ابي عامر کے موالي مین سے تها ۔ اُس کے بعد اُس کے بیتے علي بن مجاهد نے اُس کو قبضے مین رکها اؤر موفق لقب اختیار کیا ۔ اندلس مین جتنے اشخاص غلبه یاب هوئے اُن مین سے' جهان تک مجهے علم هي' کوئي شخص اُس سے زیاده خود دار' پاک و خالص عزت و آبرو رکهنے والا اؤر صاف باطن نهین هوا ۔ نه وه خود کبهي شراب پیتا تها' نه شراب خوار کو اپنے قریب آنے دیتا تها ۔ علوم شرعیه سے خوب واقف تها' اؤر علماء شریعت کي تعظیم و تکریم کرتا تها ۔ فتنهٔ مرابطین سے چند روز قبل اُس کا انتقال هوا ۔ اُس کي تاریخ وفات مجهے تحقیق طور پر معلوم نهین هوئي *

جو علاقے اندلس کي شمالي جهت مین واقع تهے' اؤر بعض وه شهر جو بحر اعظم سے ملحق هین' اُن پر ابن افطس الملقب به مظفر قابض تها ۔ اُس کا نام مجهے یاد نهین رها ۔ اُس کے بعد اُس کے بیتے عمر نے قبضه جمایا' جس کي کنیت ابو محمد تهي اؤر لقب المتوکل علي الله ۔ وه بطلیوس اؤر اُس کے اعمال' یابره' شنترین اؤر اشبونه پر قابض تها ۔ یه مظفر علم ادب کے جمع کرنے مین سب سے زیاده حریص تها؛ بالخصوص فنون نحو' لغت' شعر' نوادر اخبار اؤر عیون التاریخ کا بهت شائق تها ۔ جو کچه اُس نے جمع کیا تها' اُس سے انتخاب کرکے ایک بڑا ذخیره تیار کیا گیا تها اؤر اُس کا نام اُسي کے نام پر رکها گیا تها ۔ وه اُسي نوعیت کي کتاب تهي جیسي روجي

کي ”الاختيارات“ اؤر ابو محمد ابن قتيبه کي ”عيون الاخبار“ هين • يه کتاب تقريباً دس عدد ضخيم جلدون مين تهي • مين نے اُس کا اکثر حصه ديکها هي: اُس کا نام ”المظفري“ تها• اُس کا بيٹا ايک طرف صناعت نظم و نثر مين اعليٰ پايه رکهتا تها اؤر دوسري طرف نهايت درجه شجاعت اؤر اعلي درجے کي شهسواري کي صفات سے متصف تها: وه کبهي کسي جنگ مين غائب نهين رها، اؤر کوئي شغل اُسے جنگ سے نه روکتا تها• وه برابر اُس وقت تک حکومت کرتا رها که جب مرابطين يعني يوسف بن تاشفين کے آدميون نے اُسے اؤر اُسکے بيٹون، فضل اؤر عباس، کو نهايت بے رحمي سے قتل کر ديا *

سنه ۴۸۵ کے آغاز هي مين اُن سب کي گردنين ماردي گئين • غرب اندلس مين بنو مظفر کا زمانه لوگون کے لئے گويا دن عيد اؤر رات شب برات تهي • بنو مظفر اهل ادب کے ملجأ و مأوىٰ تهے • وه لوگ هميشه اُنکے هان رها کرتے تهے، اؤر اُنکے ايسے ايسے قصايد هين جنهون نے بنو مظفر کے حالات و مآثر کو مضبوط و محکم کرديا هي اؤر اُن کے نام نيک کو زمانے مين زنده رکها هي • اُنهين کے متعلق وزير کاتب فاضل ذو الوزارتين ابو محمد عبد المجيد بن عبدون نے، جو شهر يابره کے باشنده تهے، وه قصيدهٔ غرا، نهين بلکه عقيلهٔ عذرا، تصنيف کيا هي، جو رشک سخن هي، محسن سحر و فن هي؛ جس نے عقول کے ساتھ وهي کيا هي جو شراب کرتي هي؛ کيا تاب که برتري مين کرئي اُس سے مقابله کرے، يا حُسن و خوبي مين مباهله کرے؛ جس کي نظير ناياب هي، جس کي طرف اشاره کرنے والے بے حساب هين، اؤر جو اپني تفضيل و تقديم مين باقل اؤر جرير کا بهي جواب هي؛ سبحان الله! يه بهي عجيب نازنين پرده نشين هي که اپني سهولت مين اس قدر قريب هي که اُس کي طمع هوتي هي، پهر بهي دور اؤر منيع القدر هي • مين نے اسے اپني اس کتاب مين نقل کيا هي، گو که اس کا طول

مجھے میری حد رسمی سے باہر لے گیا ہی ؛ اور میری شرط تلخیص و اختصار میں مخل ہوا ہی ؛ کیونکہ اُس کے مبانی نہایت درست ہیں ؛ اور الفاظ و معانی نہایت چست ہیں ؛ اس کے نظم کرنے میں ابو محمد (رحمۃ اللہ) نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہی جس کا اُن سے پہلے نشان نہ تھا ؛ اور ایسے اسلوب پر چلے ہیں جس کا کسی کو شان و گمان نہ تھا ؛ یہی وجہ ہی کہ اُس کی مثال کمیاب ؛ نہیں بلکہ نایاب ہی ؛ اور اُس کی نظیر اس قدر عزیز و منیع ہی ؛ کہ وہم و گمان سے بھی بدرجہا رفیع ہی ؛ اور وہ قصیدہ یہ ہی :—

(۱) الدهر يفجع بعد العين بالاثر — فما البكاء علي الاشباح و الصور

(۲) انهاك انهاك لا آلوك موعظة — عن نومة بين ناب الليث والظفر

(۳) فالدهر حرب وان ابدي مسالمة — والبيض والسود مثل البيض والسمر

(۴) ولا هوادة بين الراس تاخذه — يد الضراب و بين الصارم الذكر

(۵) فلا تغرنك من دنياك نومتها — فما صناعة عينيها سوي السهر

(۶) ما لليالي اقال الله عثرتنا — من الليالي و خانتها يد الغير

(۷) في كل حين لها في كل جارحة — منا جراح وان زاغت عن النظر

ترجمہ :—

(۱) زمانہ ہم کو اصلی چیز دینے کے بعد اُس کی نشانی بھی چھین کر درد ناک کرتا ہی ؛ پھر آخر ان فرضی شکلوں اور صورتوں پر رونے سے کیا حاصل ہے ؟

(۲) میں تم کو منع کرتا ہوں ؛ میں تم کو روکتا ہوں ؛ ہاں ! میں تم کو نصیحت کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا : کہ شیر کے پنجوں اور کچلیوں کے درمیان ہرگز بے خبر ہوکر نہ سونا !

(۳) گو کہ زمانہ صلح و امن دکھاتا ہی ؛ پھر بھی وہ اصل میں جنگ ہی ہے ؛ یہ سب گورے اور کالے گویا سفید تلواریں اور گندم گوں نیزے ہیں !

(۴) کسی تلوارچی کے ایک ضرب سے سرکاٹنے اور اُس کی تیغ نرینہ کے درمیان کسی طرح کی نیکی یا اُمید صلاح نہیں ہو سکتی ۔

(۵) خبردار ! دنیا کی اس خوابیدگی سے دھوکا نہ کھانا ! اُس کی آنکھوں میں سواہ بیخوابی کے اور کچھ نہیں سماتا ۔

(۶) خدا ہماری لغزشہائی شبانہ کو معاف کرے ! ان راتوں کو کیا ہوگیا ہی کہ ان سے بھی زمانہ کی گردشوں نے خیانت کی ۔

(۷) زمانہ کا یہ حال ہی کہ وہ ہر لمحہ ہمارے کسی نہ کسی عضو کو مجروح کرتا رہتا ہی ؛ گو کہ وہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہی ۔

(٨) تسر بالشيئ لاكن كي تغربه | كالايم صار الي الجاني من الزهر
(٩) كم دولة وليت بالنصر خدمتها | لم تبق منها وسل ذكراك من خبر
(١٠) هوت بداراً وفلت غرب قاتله | وكان عضبا علي الاملاك ذا اثر
(١١) واسترجعت من نبى ساسان ماوهبت | ولم تدع لبني يونان من اثر
(١٢) والحقت اختها طسماً وعاد علي | عاد وجرهم منها ناقص المرر
(١٣) وما اقالت ذوي الهيات من يمن | ولا اجارت ذوي الغايات من مضر
(١٤) ومزقت سبا في كل قاصية | فما التقي رائح منهم بمبتكر
(١٥) وانفذت في كليب حكمها ورمت | مهلهلا بين سمع الارض والبصر
(١٦) ولم ترد علي الضليل صحته | ولا ثنت اسدا عن ربها حجر
(١٧) ودوخت آل ذبيان واخوتهم | عبسا وغضت بني بدر علي النهر
(١٨) يوم القليب بنو بدر فنوا وسعي | قليب بدر بمن فيه الي سقر

ترجمه :-

(٨) وه هم كو كسى چيز سے خوش كرتا هى ؛ مگر اُس پر پورا اعتبار بهى تو نهين هوتا . وه ايك سانپ كى طرح هى ، جو پهول پتون مين سے نكل كر ڈس ليتا هى .

(٩) كتنى سلطنتين تهين جن پر تم فتح كركرکے قابض هوئے تهے : اب اُن كا كوئى نشان بهى باقى نهين هى . اب تاريخ سے اُن كا حال دريافت كرو .

(١٠) وه جلد جلد فنا هوگئين اور اُن كے قاتل كى تيزى بهى كند هوگئى ، حالانكه وه ملكون كو بهت تيزى سے كاٹتى تهى .

(١١) زمانے نے جو كچهه بنو ساسان كو ديا تها اُن سے واپس لے ليا ، اور بنو يونان كا نشان بهى باقى نهين چهوڑا .

(١٢) پهر اُس نے اُن كى سى قوم ، طسم ، كو بهى اُن هى سے ملا ديا ؛ عاد پر تعدى كى اور جرهم سى كمزور قوم كو بهى غارت كر ديا .

(١٣) نه اُسنے يمن كے ذى هيات پر رحم كيا ، نه بنو مضر كے ذوى الغايات كو پناه دى

(١٤) اُس نے اهل سبا كو هر دور و دراز مقام مين بهى فنا كر ديا اور كسى صبح خيز شخص نے بهى اُن كى خوشبو نه سونگهى .

(١٥) اُس كا حكم بنو كليب مين جارى هوا . اُس نے مهلهل كو زمين كے كانون اور آنكهون كے سامنے پهينك ديا .

(١٦) نه اُس نے ضلّيل كو اُس كى صحت واپس دى ، نه بنو اسد كو اُن كے مربّى حُجر سے پهيرا .

(١٧) اُس نے بنو ذبيان اور اُن كے بهائى بند بنو عبس كو اپنا مطيع كيا ، اور بنو بدر كو دريا پر ذليل و خوار كيا .

(١٨) بنو بدر جنگ قليب مين فنا هوگئے ، اور بدر كا كنوان اپنے اندر كے آدميون كو ليكر دوزخ مين چلا گيا .

(١٩) والحقت بعدي بالعراق على يد ابنه احمر العينين والشعر
(٢٠) واهلكت ابرويزا بابنه ورمت بيزدجرد الى مرو فلم يحر
(٢١) وبلغت يزدجرد الصين واختزلت عنه سوى الفرس جمع الترك والخزر
(٢٢) ولم ترد مواضي رستم وقنا ذي حاجب عنه سعدا في ابنة الغير
(٢٣) ومزقت جعفرا بالبيض واختلست من غيله حمزة الظلام للجزر
(٢٤) واشرفت بخبيب فوق فارعة والصقت طلحة الفياض بالعفر
(٢٥) وخضبت شيب عثمان دما وخطت الى الزبير ولم تستحي من عمر
(٢٦) ولا رعت لابي اليقظان صحبته ولم تزوده الا الضيح في الغمر
(٢٧) واجزرت سيف اشقاها اباحسن وامكنت من حسين راحتي شمر
(٢٨) وليتها اذ فدت عمرا بخارجة فدت عليا بمن شاءت من البشر
(٢٩) وفي ابن هند وفي ابن المصطفى حسن اتت بمعضلة الالباب والفكر

ترجمه :-

(١٩) اور عدی کو عراق میں اُس کے سرخ آنکھوں اور سرخ بالوں والے بیٹے سے ملا دیا .

(٢٠) پرویز کو اُس کے بیٹے سے مروا دیا ، اور یزد جرد کو اس طرح مرو میں پھینکا کہ پھر وہ وہاں سے واپس نہ آسکا .

(٢١) یزد جرد کو اُس نے چین پہنچا دیا ، اور اہل فارس کے علاوہ ترکوں اور اہل خزر نے اُس کو چھوڑ دیا .

(٢٢) نہ اُس نے رستم کی تلوار کو پھیرا ، نہ بنت الغیر کے بارے میں ذو حاجب کے نیزے کو سعد سے روکا .

(٢٣) اُس نے جعفر کو تلواروں سے چیر پھاڑ دیا ، اور حمزۂ ظلام کو اُس کے رود بار سے نکال کر درندوں کا شکار بنا دیا .

(٢٤) اُس نے خبیب کو پہاڑ پر بلند کیا ، اور طلحۂ فیاض کو خاک میں ملا دیا .

(٢٥) اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفید داڑھی کو خون سے رنگا ؛ وہ زبیر کی طرف بڑھا ، اور اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی شرم نہ آئی .

(٢٦) اُسنے ابو یقظان کی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کچھ رعایت نہ کی ، اور اُن کو پانی کے موجود ہوتے بھی صرف دھوپ ہی کا توشہ دیا .

(٢٧) اُسنے اپنے بد ترین کی تلوار کو ابو حسن کے لئے تیز کیا ، اور شمر کے ہاتھوں کو امام حسین رضی اللہ عنہ پر قادر کیا .

(٢٨) ای کاشکہ جب اُس نے عمر (رضی اللہ) کے بدلے ایک خارجی کو قربان کردیا تھا ، ویسے ہی علی (رضی اللہ عنہ) کے عوض کسی اور شخص کو فدا کردیتا !

(٢٩) ابن ہند اور حسن ابن مصطفیٰ کے بارے میں اُس نے ایک ایسی صورت پیش کی جس نے عقل و فکر کو عاجز درماندہ کردیا .

(۳۰) فبعضنا قائل ما اغتاله احد | و بعضنا ساكت لم يوت من حصر
(۳۱) واردت ابن زياد بالحسين فلم | يبو بشسع له قد طاح او ظفر
(۳۲) وعممت بالظبي فودي ابي انس | ولم ترد الردي عنه قنا زفر
(۳۳) وانزلت مصعبا من رأس شاهقة | كانت بها مهجة المختار في وزر
(۳٤) ولم تراقب مكان ابن الزبير ولا | راعت عياذته بالبيت والحجر
(۳۵) واعملت في لطيم الجن حيلتها | واستوسقت لابي الذبان ذي البخر
(۳٦) ولم تدع لابي الذبان قاضبة | ليس اللطيم لها عمرو بمنتصر
(۳۷) وأحرقت شلو زيد بعد ما احترقت | عليه وجداً قلوب الآي والسور
(۳۸) واظفرت بالوليد بن اليزيد ولم | تبق الخلافة بين الكاس والوتر
(۳۹) حبابة حب رمان أتيح لها | واحمد قطرته نفحة القطر
(٤۰) ولم تعد قضب السفاح نابئة | عن راس مروان او اشياعه الفجر

ترجمہ :-

(۳۰) ہم میں سے کوئی تو بولنے والا ھی اور کسی نے اُس کو ہلاک نہیں کیا ھی ؛ اور کوئی ساکت ھی ، حالانکہ اُس کی بات میں بستگی نہ تھی ۔

(۳۱) زمانے نے ابن زیاد کو حسین (رضی اللہ عنہ) کے مقابلے میں لا کھڑا کیا اور اُن کے گھر میں تسمہ تک نہیں لگا رکھا اور نہ کسی کو آلودۂ زشت کئے بغیر چھوڑا ۔

(۳۲) اُس نے ابو انس کے سر کو تلوار کی دھاروں کا عمامہ پہنایا ، اور زفر کے نیزوں نے اُس سے موت کو نہیں روکا ۔

(۳۳) اُسنے مصعب کو ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر سے اُتارا جہاں مختار کی جان بوجھ سے لدی ہوی تھی ۔

(۳٤) اُس نے ابن زبیر کے مرتبے کی حفاظت نہ کی ، اور نہ اُس بات کا لحاظ کیا کہ اُنھوں نے بیت اللہ اور سنگ اسود کے پاس پناہ لے رکھی تھی ۔

(۳۵) اُسنے لطیم الجن کے بارے میں اپنے حیلے سے کام لیا اور ذو البخر کو ابو الذبان کے قابو میں دے دیا ۔

(۳٦) اُس نے ابو الذبان کے پاس اُس کی تیغ برندہ نہ رہنے دی ، اور نہ عمر و لطیم نے اُس کی داد دی ۔

(۳۷) اُس نے زید کے جسم کو جلاکر راکھ کردیا ۔ اس سے پہلے ھی اُس پر آیات و سور کا دل جل رہا تھا ۔

(۳۸) وہ ولید بن یزید کے خلاف کامیاب ہوگیا اور اُس نے کاسۂ شراب اور مروت کے درمیان بھی خلافت کو باقی نہ رہنے دیا ۔

(۳۹) حبابہ کے لئے صرف ایک دانۂ انار مقدر تھا : اور احمد کو ایلوے کی لکڑی کی خوشبو ھی نے زمین پر پچھاڑ دیا ۔

(٤۰) اُس نے مروان یا اُس کے اشیاع فاجرین کے سروں پر سے السفاح کی تلواروں کو نہیں باز رکھا ۔

(٤١) واسبلت دمعة الروح الامين علي — دم بفيج لآل المصطفي هدر
(٤٢) و اشرقت جعفر اوالفضل ينظره — والشيخ يحيي بريق الصارم الذكر
(٤٣) واخفرت في الامين العهد و انتدبت — لجعفر بابنه والاعبد الغدر
(٤٤) وما وفت بعهود المستعين ولا — بما تاكد للمعتز من صرر
(٤٥) و اوثقت في عراها كل معتمد — و اشرقت بقذاها كل مقتدر
(٤٦) و روّعت كل مأمون و مؤتمن — و اسلمت كل منصور و منتصر
(٤٧) و اعثرت آل عبّاد لعالهم — بذيل ..... لم تنفر من الذعر
(٤٨) بني المظفر والايام لا نزلت — مراحلٌ والوري منها علي سفر
(٤٩) سحقا ليومكم يوما ولا حملت — بمثله ليلة في غابر العصر
(٥٠) من للاسرة او من للاعنة او — من للاسنة يهديها الي الثغر
(٥١) من للظبي وعرالي الخط قد عقدت — اطراف السنها بالعي والحصر
(٥٢) و طوقت بالمنايا السود بيضهم — فاعجب بذاك ومامنها سوي الذكر

ترجمہ :-

(٤١) اُس نے خاندان نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خون کے هدر هو جانے پر روح امین کے بهی آنسو بہائے .

(٤٢) جعفر کو، فضل اور عمر رسیدہ یحیی کے سامنے هی برندہ و تیز تلوار کی دهار سے گلے مین پهندا لگاکر مار ڈالا .

(٤٣) اُس نے امین سے عہد شکنی کی اور جعفر سے اُس کے بیٹے اور دوسرے غدار و نمک حرام غلامون کے ساتھ معارضہ کیا .

(٤٤) اُس نے المستعین کے وعدون کو پورا نہین کیا اور نہ اُس طاقت و توانائی سے وفا کی جس کو اُسی نے المعتزکے لئے مضبوط کیا تها .

(٤٥) اس نے اپنے دستون مین هر ایک معتمد کو باندھ دیا اور اپنے خار و خاشاک سے هر مقتدر کی آنکهین بهر دین .

(٤٦) اُس نے هر مامون و موتمن کو خوف زدہ کردیا اور هر منصور و منتصر کو چهوڑ دیا .

(٤٧) اُس نے آل عباد کو پهسلا دیا .... جو کبهی کسی خوف سے نہین بهاگتے تهے .

(٤٨) بنو مظفر اور ایام همیشہ مراحل اور لوگ همیشہ مسافر هی رهینگے .

(٤٩) دوری هو تمهارے دن کے لئے ! اور کوئی رات زمانۂ گذشتہ مین ایسی نہین گزری جیسی تمهاری .

(٥٠) تختہائے شاهی یا عنانون کا کون کفیل هی ؟ اور کون کفیل هی اُن نیزون کا جن کو سرحد پر لیجایا جاتا هی .

(٥١) کون کفیل هی تلوارون کی دهارون کا اور خطی نیزون کا جن کی زبانون کے اطراف عاجزی اور بے چارگی سے بند هوگئے هین ؟

(٥٢) اُن کے سفید آدمی سیاہ موتون کا طوق پہنے هوئے هین : اس پر تعجب کرو اور ذکر هی کرکرکے خاموش هوجاو .

(٥٣) من للبراعة او من للبراعة او | من للسماحة او للنفع والضرر
(٥٤) او دفع كارثة او ردع آزفة | او قمع حادثة تعيي علي القدر
(٥٥) ويب السماح و ويب الباس لو سلما | و حسرة الدين والدنيا علي عمر
(٥٦) سقت ثري الفضل والعباس هامية | تعزي اليهم سماحاً لا الي المطر
(٥٧) ثلثة ما راي السعدان مثلهم | و اخبر و لو عزرا في الهوت بالقمر
(٥٨) ثلثة ما ارتقي النسران حيث رقوا | و كل ما طار من نسر و لم يطر
(٥٩) ثلثة كذوات الدهر منذ نأوا | عنّي مضي الدهر لم يربح ولم يحر
(٦٠) و مر من كل شيئ فيه اطيبه | حتي التمتع بالاصال و البكر
(٦١) اين الجلال الذي غضت مهابته | قلوبنا و عيون الانجم الزهر
(٦٢) اين الاباء الذي ارسوا قواعده | علي دعائم من عز و من ظفر
(٦٣) اين الوفاء الذي اصفوا شرائعه | فلم يرد احدا منها علي كدر

ترجمه :-

(٥٣) کون کفیل هی براعت کا یا براعت کا یا سماحت کا یا نفع و ضرر کا ؟

(٥٤) یا کون کفیل هی مصیبت کے دفعیه کا یا قیامت کو ٹال دینے کا یا کسی حادثه کے قلع و قمع کا جو مقدر کے خلاف عاجز کر دیتے هین ؟

(٥٥) خرابی و هلاکت هی سخاوت و شجاعت کے لئے اگر وہ دونون بیکار کردی جائین اور دین و دنیا کی حسرت زندگی بھر باقی رهے !

(٥٦) چشم اشکبار فضل و عباس کی قبرون کو آنسوون سے سیراب کرتی هی . وہ اُن کے جود و سخا کی تعزیت کرتی هین نه باران سے .

(٥٧) تین چیزین هین جن کا مثل ستارگان سعد نے بھی نهین دیکھا .

(٥٨) تین چیزین هین جن تک نه ستارگان نسر اور نه کوئی اُڑنے والی کرگس پهنچی هی .

(٥٩) تین چیزین هین جو زمانے کی خصوصیات کی طرح جب سے میرے پاس سے غائب هوئی هین تب هی سے زمانه بھی غائب هوگیا هی ' نه ٹهیرا هی نه واپس آیا هی .

(٦٠) وہ هر لذیذ و عمدہ چیز کو اپنے ساتھ لے گیا هی ' یهان تک که شام اور صبح کو بھی .

(٦١) وہ جلال کهان هی جس کی هیبت نے صرف همارے هی نهین بلکه ستارگان درخشندہ کے دلون کو بھی پر کر رکھا تھا ؟

(٦٢) وہ احساس غیرت و انکار کهان هی جس کی بنیادون کو اُن لوگون نے عزت و فتحمندی کے ستونون پر قائم کیا تھا

(٦٣) وہ وفاداری کهان هی جس کے راستون کو اُنهون نے اس طرح صاف کیا تھا که کوئی اُسے کبھی گدلا نهین پاتا تھا ؟

(۶۴) كانو رواسي ارض الله مذ مضوا | عنها استطارت بمن فيها و لم تقر
(۶۵) كانوا مصابيحها فمذ خبوا عثرت | هذي الخليقة يا لله في سدر
(۶۶) كانوا شجي الدهر فاستهوتهم خدع | منه باحلام عاد في خطي الحضر
(۶۷) و يلمه من طلوب الثار مدركه | منهم بأسدٍ سراةٍ في الوغي صبر
(۶۸) من لي ولامن بهم ان اظلمت نوب | و لم يكن ليلها يفضي الي السحر
(۶۹) من لي ولامن بهم ان عطلت سنن | و اخفتت السن الاثار والسير
(۷۰) من لي ولامن بهم ان اطنبت محن | ولم يكن وردها يدعو الي صدر
(۷۱) علي الفضائل الا الصبر بعدهم | سلام مرتقب للاجر منتظر
(۷۲) يرجو عسي وله في اختها امل | والدهر ذوعقب شتي و ذو غير
(۷۳) قرطت اذان من فيها بفاضحة | علي الحسان حصي الياقوت والدرر

ترجمہ :-

(۶۴) وہ خدا کی زمین کی ٹھہرین تھین ؛ جب وہ چلے گئے تو وہ بھی زمین کے مافیہا کو همراہ لیکر اُڑ گئین .

(۶۵) وہ لوگ زمین کے چراغ تھے . جب سے وہ بجھہ گئے تب هی سے بار خدایا ! یہ طبیعت و خو بھی دریا برد هو گئی !

(۶۶) وہ همیشہ شادمان و طربناک رهتے تھے ، مگر مکر و فریب نے تگ و دو کرکے اُن کی عقلون کو چھین لیا .

(۶۷) بدلہ لینے والے بد بخت هین کہ وہ اُن جیسے شیران بیشۂ شجاعت اور حملہ آوران مستقل پر دهاوا کرتے هین .

(۶۸) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا ایسے حال مین کہ مصائب کا گھٹاٹوپ چھا جائے اور اُن کی رات کی کبھی سحر هی نہو ؟

(۶۹) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا اگر سنتین بیکار هوجائین اور اخبار و سیر کی زبانین خاموش هو جائین ؟

(۷۰) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا اگر مصیبت و محنت طول پکڑے ، اور آدمی اُن مین داخل هوکر دوبارہ باهر آنے کی اُمید نہ کر سکے ؟

(۷۱) اُن لوگون کے بعد سوا اس کے اور کیا هو سکتا هی کہ فضائل پر صبر کیا جائے اور ایک ایسے شخص کی طرح سلام کیا جائے جو اجر و ثواب کا منتظر و مترصد هو ؟

(۷۲) اور جو زمانے کے کسی شعبہ سے کوئی اُمید باز گشت رکھتا هو ؟ زمانے کے نتائج طرح طرح کے اور تغیر پذیر هوتے هین .

(۷۳) اُس نے اهل دنیا کے کانون مین گوشوارۂ فضیحت پہنا دیا جو اُسنے خوبصورت یاقوت ریزون اور مروارید پر گویا اضافہ کیا هی .

(۷۴) سيّارةٌ في اقاصي الارض قاطعةٌ   شقاشقاً هدرت في البدو والحضر
(۷۵) مطاعةَ الامر في الالباب قاضيةٌ   من المسامع ما لم يقض من وطر

يه ابو محمد ' المتوكل علي الله كے هان كاتب تهے ' اؤر أن هي كے هان أن كو ترقي نصيب هوئي تهي ۔ وه المغرب كے أن كاتبون مين سے ايك تهے ' جن مين كتابت اؤر شاعري كي دونون فضيلتين جمع تهين ۔ با وصف اس كے وه شعر بهت كم كهتے تهے ' اؤر أن كي غزارت آداب اؤر نباهت قدر كي نسبت سے جو كچهه أن سے نقل كيا گيا هي بهت كم هي ۔ هم عنقريب أن كے رسائل مين سے انتخاب كركے اِس كتاب مين كسي موزون موقع پر نقل كرينگے جس سے معلوم هوگا كه همنے جو تعريف كي وه بجا هي *

أنهون نے خود هي اپنا قصه سنايا (خدا أن پر رحم كرے) كه جب أن كي عمر تيره سال كي تهي اؤر وه اپنے استاد سے پڑهتے تهے ' تو ايك مرتبه أن كے استاد كي زبان پر يه مصرعه آيا :—

الشعر خُطّة خَسفِ

اؤر باربار اس قول كو دهراتے رهے ۔ وزير ابو محمد (رحمه الله) كهتے هين كه "مين نے أس كا دوسرا مصرعه اپني طرف سے لگايا اؤر اپني تختي پر لكها جو يه تها :—

لكل طالب عُرْفِ

پهر ميرے ذهن مين أس كا دوسرا شعر بهي آ گيا اؤر وه يه تها :—

للشيخ عَيبةُ عيبٍ   و للفتي ظَرفُ ظَرفِ

ترجمه :—

(۷۴) وه زمين كے دور ترين مقامات مين گهومتا اور بدو و حضر كے هقاهق بانگ بردار كو چيرتا پهاڑتا رهتا هى ۔

(۷۵) وه هر امر مين مطاع هى ' عقلون پر حكومت كرتا هى اور وه وه باتين سناتا هى كه جن كو سنتے سنتے سيرى نهين هوتى ۔ (مترجم)

میرے اُستاد نے مجھے دیکھ لیا اور پوچھا کہ " عبدالمجید ! تم کیا لکھ رہے ہو ؟ " مین نے اپنی تختی دکھادی ۔ اُنہون نے اُسے دیکھ کر میرے تھپڑ مارا اور کان کھینچے اور کہا کہ " اس شغل مین نہ پڑو ۔ " مگر وہ دونون شعر اپنے پاس لکھ لئے *

اُن (رحمہ اللہ) کے حافظہ کی غزارت کا ذکر وزیر اجل ابو بکر محمد بن وزیر ابو مروان عبد الملک بن ابی العلاء زھر بن عبد الملک بن زھر نے کیا ہی ۔ ان ابو بکر نے تقریباً اسی (۸۰) سال کی عمر طویل مین انتقال کیا ۔ اُن کا بیان ہی کہ " ایک دن مین اپنے مکان کے مردانے مین بیٹھا ہوا تھا ۔ میرے پاس ایک کاتب بھی تھا ' جس کو مین نے کتاب الاغانی نقل کرنے کا حکم دیا تھا ۔ وہ کتاب کے کچھ اجزاء لکھ کر میرے پاس لایا ۔ مین نے اُس سے پوچھا کہ " اصل کتاب لاو جس سے تم نے نقل کیا ہی ' تاکہ مین تمھارے ساتھ اُس سے مقابلہ کرسکون " ۔ اُس نے کہا " وہ تو مین اپنے ہمراہ نہین لایا " ۔ ابھی ہم دونون ان باتون مین مشغول ہی تھے کہ ہمارے پاس مردانے مین ایک شخص آیا ' جو برے حال مین تھا ' موٹے جھوٹے اور زیادہ تر صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھا ' اور ایک پگڑی باندھے ہوئے تھا اور وہ بھی بالکل ڈھیلی ڈھالی ۔ مین نے اُسے دیکھ کر یہ سمجھا کہ شاید کوئی گنوار ہی ۔ وہ شخص سلام کرکے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ " بیٹا ! ذرا وزیر ابو مروان سے میری اطلاع کرکے ملنے کی اجازت لے دو " ۔ مین نے کہا " وہ سو رہے ہین " : اور یہ جواب بھی مین اپنے بچپن کی شرارت کی وجہ سے نہایت تکلف سے دیا ' کیونکہ مین نے اُس شخص کی حالت ایسی خراب و زدہ دیکھی تھی ۔ اِس پر وہ شخص کچھ دیر چپ رہا : پھر کہنے لگا کہ " تم دونون کے سامنے یہ کیا کتاب رکھی ہی ؟ " مین نے کہا " آپ اسے کیون پوچھتے ہین ؟ " اُس نے کہا " مین اس کتاب کا نام معلوم کرنا چاھتا ہون ۔ مجھے بھی کبھی کتابون کے نام معلوم تھے " ۔ مین نے کہا " یہ کتاب الاغانی

ہي "۔ اُس نے سوال کیا کہ "کاتب اس کتاب کي کہان تک نقل کر چکا ہي ؟" مین نے جواب دیا کہ "فلان مقام تک پہنچا ہي" : اۆر مین اُس سے محض تمسخر کے طور پر باتین کرنے اۆر ہنسنے لگا ۔ اُسنے کہا "تمھارا کاتب آگے کیون نہین لکہتا ؟ مین نے کہا کہ "مین نے اُس سے اصل کتاب طلب کي تھي ' تاکہ اُس سے اِس کا مقابلہ کر سکون ' مگر وہ کہتا ہي کہ مین اصل لایا ہي نہین "۔ اُس نے کہا "بیٹا ! اپنے اجزاء کتاب اُٹھالو اۆر مقابلہ کرو "۔ مین نے کہا "کس سے مقابلہ کرون ؟ اصل کہان ہي ؟" اُس نے کہا کہ "مین نے اپنے بچپن مین یہ کتاب حفظ کي تھي "۔ مین اُس کے اِس قول سے مسکرا پڑا ۔ اُس نے میرے تبسم کو دیکھ کر کہا کہ "ہان بیٹا ! لو اب سنو "۔ مین سننے لگا اۆر اس نے پڑھنا شروع کیا ۔ واللہ کہ اس نے کہین بھي ایک واو یا ایک "ف" کي غلطي نہین کي ۔ اسي طرح تقریباً دو اجزاء پڑھتا چلا گیا ۔ پھر مین نے اس سے وسط اۆر آخر کتاب مین سے پڑھنے کو کہا اۆر ہر مقام پر اُس کا حفظ بالکل یکسان پایا ۔ مجھے اِس سے سخت تعجب ہوا : فوراً اُٹھا اۆر اپنے والد کے پاس جاکر اُن سے یہ قصہ بیان کیا اۆر اُس شخص کي شکل صورت بتائي ۔ وہ اس وقت ایک چادر اوڑھے بیٹھے تھے ' قمیص بھي پہنے ہوئے نہ تھے ۔ اُسي حالت مین فوراً برہنہ سر برہنہ پا باہر نکلے : دم بھي تو نہ لیا ' اۆر برابر مجھے ملامت کرتے جاتے تھے ۔ وہ سیدھے تیر کي طرح اُس شخص کے پاس پہنچے اۆر اُس سے بغل گیر ہوے ' اۆر اُس کا سر اۆر ہاتھ کو بوسہ دیکر کہنے لگے کہ "مولائي من ! مجھے معاف کیجئیگا ۔ واللہ اس لڑکے نے ابھي ابھي مجھ سے آپ کي آمد کي اطلاع کي ہي "۔ وہ مجھے برا بھلا کہنے جاتے تھے : مگر وہ شخص انکسار کرتا اۆر یہ کہتا تھا کہ "اِسنے مجھے پہچانا نہین "۔ اۆر میرے والد کہتے تھے کہ "اچھا بالفرض اس نے آپ کو نہین بھي پہچانا ' تو حُسن ادب کو ترک کرنے کے لئے اُسکے پاس کیا عذر ہي ؟"

اس کے بعد والد اُسے مکان میں لے گئے اوٗر تعظیم کے ساتھ بٹھایا اوٗر بہت دیر تک خلوت میں باتیں کرتے رہے ۔ پھر وہ شخص نکلا اوٗر میرے والد بھي برہنہ پا اُس کے ہمراہ تھے ۔ جب وہ دروازے پر پہنچ گئے تو والد نے اپنا خاص جانور منگاکر اس پر چار جامہ کسوایا اوٗر اُس شخص کو قسم دي کہ وہ ضرور اس پر سوار ہو اوٗر پھر اُس جانور کو کبھي واپس نہ کرے ۔ جب وہ شخص چلا گیا ' تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ " یہ کون صاحب تھے جن کي آپ نے اس قدر تعظیم کي ؟ " اُنہوں نے کہا " خاموش ' افسوس کہ تم اتنا بھي نہیں جانتے کہ یہ اندلس کے ادیب ہیں ' اوٗر علم ادب میں اندلس کے امام و سید ہیں ۔ یہ ابو محمد عبد المجید بن عبدون ہیں ۔ کتاب الاغاني کا حفظ ہونا تو اُن کي ذکاوت اوٗر جودت طبع کے مقابلہ میں ایک ذرا سي بات ہي " ۔

میں نے یہ قصہ ابو بکر بن زهر (رحمه الله) سے اُس وقت سنا تھا جب وہ سنہ ٥٩٥ کے دوران میں امیر المومنین ابو عبد الله محمد بن ابي یوسف سے تجدید بیعت کي غرض سے ایک وفد کے ہمراہ مراکش سے آئے تھے اوٗر میں اُن سے ملنے کے لئے گیا تھا ۔ اُسي روز وزیر ابو بکر موصوف نے مجھ سے میرا نام اوٗر نسب پوچھ اوٗر سن کر اپنے نام و نسب کا بھي ذکر کیا تھا اوٗر محض تواضع ' شرافت نفس اوٗر تہذیب خلق کي روسے بغیر میري استدعاء کے اپنے ہي یہ اشعار سنائے تھے (قدس الله روحه و سامحه) :-

١ لاح المشيب علي رأسي فقلت له　　الشيب والعيب لاوالله ما اجتمعا
یا ساقي الكاس لا تعدل الي بها　　فقد هجرت الحميّا والحميم معا

---

١ ترجمہ :- میرے سر پر پیری نمودار ہوئی تو میں نے اس سے کہا کہ " واللہ پیری اور عیب ایک جگہ جمع نہیں ہوا کرتے ۔"

ای ساقی ! جام کو میری طرف مت لا ؛ کیونکہ میں نے نشاط جوانی اور خویشاوند و ہمناسا سب ہی کو ترک کر دیا ھی ۔ (مترجم)

اسي طرح اُنہون نے يه اشعار بهي سنائے اور کہا که ميري طرف سے ان اشعار کو بهي ياد رکهنا :—

۱ اني نظرت الي المرآت اذ جُليتْ فانكرتْ مقلتاي كلما رأتا
رأيت فيها شنيجا لست اعرفه وكنت اعرف فيها قبل ذاك فتا

اپنے يه اشعار اُنہون نے مجهے خود ہي اپنے ہي الفاظ مين سنائے : خدا اُن پر رحم کرے ! اُنکے بہت سے اشعار ہين جن مين اکثر نہايت نفيس ہين ۔ خصوصاً موشحات کے تو وه امام اوّلين ہين اور اُن مين اُن کا طريقه وه غايت قصوىٰ ہي که جو شخص اُن کے بعد آئيگا وه اُن ہي کي پيروي کريگا ۔ صنف شعر مين آخري با کمال شاعر ہين ۔ اگر يه رسم نه هوتي که تاريخي کتب مين موشحات درج نه کئے جائين ، تو اُن کا اس نوع کا کلام جس قدر مجهے ياد ہي اُس مين سے کچهه نه کچهه ضرور يہان درج کرديتا ۔

اب ہم پهر احوال اندلس کي طرف رجوع کرتے ہين ۔ يه رؤساء ، جن کے نام ہم بيان کر چکے ہين ، فتنه کے بعد اندلس کے ممالک اور اُس کے علاقون پر قابض هو گئے تهے ۔ اِن مين سے ہر رئيس اپنے اپنے طور پر اُس علاقے کے انتظام مين مصروف تها جس وه قبضه کر بيٹها تها ۔ دعوت خلافت بالکل منقطع هو گئي ، اُس کا نام تک منبرون پر سے اُٹهه گيا اور اندلس بهر مين کہين خليفهٔ اُموي يا هاشمي کا ذکر بهي باقي نہين رها ، ما سواء چند ايام کے که جب اقتضاء حيله اور اضطرار تدبيرِ وقت کے مطابق اشبيليه اور اُسکے اعمال مين ہشام المويد بن الحکم المستنصر کي طرف سے دعوئ سلطنت کيا گيا ۔ آخر کار اسکا بهي انقطاع هو گيا

---

۱ ترجمه :— جب آئينه ميرے سامنے لايا گيا اور مين نے اس مين اپنا چهره ديکها تو ميري آنکهون نے جو کچهه ديکها اُسے نہين پہچانا ۔

مين نے آئينه مين ايک پير ترنجيده پوست کو ديکها جس کو مين نہين پہچانتا ، کيونکه پہلے مين اُس مين ايک جوان کو ديکها کرتا تها ۔ (مترجم)

جیسا کہ ان شاء اللہ تعالي آگے اس کا بیان آئیگا ۔ فتنۂ اندلس کے بعد اُس کے بادشاہون کا وهي حال هوگیا تها جو دارا بن دارا کے قتل کے بعد ایران مین طوائف الملوکي کي صورت مین نمودار هوا تها ۔ اُن لوگون کا یهي حال رها' اندلس کا حال دن بدن ضعیف هوتا گیا' اُسکي حدود پر اختلال برپا رها' اؤر اُس کے همسایه اهل روم کي طمع بڑهتي اؤر اُنکي نگاه تیز هوتي چلي گئي : تا آنکه خدائي تعالي نے اُن مین اتفاق پیدا کیا' شگاف ناچاقي بند هوا' تفرقه کے بعد نظام پیدا هوا' اختلاف مٹ گیا' دین غالب هوا' اسلام کا بول بالا هوا اؤر دشمن کي طمع ٹوٹ گئي : اؤر یه سب امیر المسلمین ناصر الدین ابو یعقوب یوسف بن تاشفین لمتوني (رحمه الله) کي برکت نفس کے طفیل سے هوا ۔ اُن کے بعد اُنکے بیٹے علي کو بهي یهي علو شان نصیب رهي' اؤر اندلس دوباره اپنے امن و امان اؤر قدیم عیش و سرسبزي پر آگیا ۔ اُن دونون کے زمانے مین اندلس ایک مقام استوار اؤر جائي امن بن گیا تها ۔ سب سے پہلے اِن دونون هي کے زمانے مین اندلس کے منبرون پر خلافت عباسیه (ابقاها الله) کے لئے دعا کي گئي ۔ دعوت عباسیه اؤر خلفاء عباسیه کا ذکر المغرب اؤر اندلس کے منابر پر اُس وقت تک رها که جب بلاد سوس مین ابن تومرت اؤر المصامده کے قیام سے اُس کا انقطاع هوا' جیسا که ان شاء الله عز و جل هم آگے چل کر بیان کرینگے ۔

فصل

هم برسبیل اجمال اُن ملوک اندلس کا ذکر کرچکے هین جو فتنه کے بعد اُس پر قابض هو بیٹهے تهے ۔ اب هم جزیره نمائي اندلس مین سے بالخصوص مملکت اشبیلیه اؤر اُس کے بادشاهون کے ذکر کي طرف رجوع هوتے هین ۔ اسي سلسلۂ سخن سے وه حالات یهي متصل هو جائینگے جو همارا مقصود هي اؤر یهي تذکره هم کو اپني اُس غایت کي طرف

لے جائیگا : کیونکہ بادشاہ اشبیلیہ ہي یوسف بن تاشفین اؤر المرابطون کے اندلس مین داخل ہونے کا سبب ہوا تھا ' جیسا کہ انشاء اللہ تعالی عنقریب بیان کیا جائیگا ۔

اشبیلیہ کے حالات یہ ہین کہ وہ کچھ روز فاطمیّون یعني علي ابن حمود ' قاسم بن حمود اؤر یحییٰ بن علي بن حمود ' کے قبضے مین رہا ۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہي امر سلطنت و حکومت اُن ہي کے مابین دائر و سائر رہا ۔ جب یحییٰ بن علي نے بربریون کو ہمراہ لیکر قرطبہ پر فوج کشي کي ' اؤر قاسم بن حمود وہان سے بھاگ گئے اؤر اشبیلیہ کي طرف جانے کا قصد کیا ' جہان اُن کے دو بیٹے محمد اؤر حسن مقیم تھے ۔ تمام اہل اشبیلیہ نے اس امر پر اجماع و اتفاق کیا کہ محمد اؤر حسن کو اُن کے والد قاسم کي آمد سے پہلے ہي شہر سے خارج کردیا جائے ۔ چنانچہ اُنہون نے اُن دونون کو خارج کردیا ۔ جب قاسم آئے تو اُن کو بھي شہر مین داخل ہونے سے روک دیا ' اؤر بالاتفاق یہ رائے قرار پائي کہ اپنے ہي مین سے کسي ایسے شخص کو آگے کیا جائے جس کو وہ اپنا مرجع بنا سکین اؤر جس سے اُن کے مابین اتفاق کلي کي صورت قائم ہو سکے ۔ آخر کار خلوص رائے اؤر تنقیح تدبیر سے اُن سب نے متفقہ طور پر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد لخمی کا انتخاب کیا ' کیونکہ وہ لوگ اُن کي عقل کي استواري ' آزادي خیال ' علوء ہمت اؤر حُسن تدبیر سے واقف تھے ۔ اُنہون نے قاضي موصوف سے اپني رائے کا اظہار کیا ' تو پہلے تو قاضي صاحب کو اس استبداد مین حصہ لینے اؤر آخر مین تنہا رہ جانے سے خوف ہوا اؤر انکار کردیا : مگر یہ شرط کي کہ وہ لوگ اپنے ہي مین سے چند لوگون کو اُن کا مددگار ' وزیر اؤر شریک بنائین اؤر یہ کہ کوئي امر اُن کے بغیر عمل مین نہ آئے اؤر کوئي نئي بات اُن کے مشورے کے بغیر نہ کي جا سکے ۔ اس غرض کے لئے جن لوگون کا اُنہون نے نام لیا یہ تھے :—

(١) وزیر ابوبکر محمد بن حسن زبیدي،

(٢) محمد بن یریم الهاني،

(٣) ابو الاصبغ عیسیٰ بن حجاج حضرمي،

(٤) ابو محمد عبد الله بن علي ہوزني، اور

دیگر حضرات کے نام میرے ذہن سے اُتر گئے ہیں، مگر میں اُن کے قبائل اور خاندانوں سے واقف ہوں۔ چنانچہ یہي کیا گیا، اور جو کچھ اُنہوں نے چاہا اُن لوگوں نے وهي کیا۔ وہ اسي طرح اشبیلیه کے تدبیر امور پر قائم رہے اور یہ سب مذکور حضرات اُن کے وزراء رہے۔ اُن کے دو بیٹے تھے، ایک اسماعیل جس کي کنیت ابو الولید تھي اور وہي بڑا تھا، اور دوسرا عباد جس کي کنیت ابو عمرو تھي۔ جب قاضي ابو القاسم کو یہ امید ہوگئي کہ وہ اُن قلعوں پر قبضہ کرسکینگے جو اشبیلیه کے قریب ہیں، تو اسماعیل افواج اشبیلیه میں سے ایک لشکر کو ہمراہ لیکر بربریوں کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ اُسکا اور صاحب صنہاجه کا مقابلہ ہوا۔ مگر اسماعیل کي افواج نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ سب سے پہلے قتل ہوا اور اُس کا سر کاٹ کر ادریس بن علي فاطمي کے پاس پہنچا دیا گیا، جیسا کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں۔

حالات ملکي ویسے کے ویسے ہي رہے اور قاضي ابو القاسم ملک کا بہترین انتظام کرتے رہے، تا آنکہ اُنہوں نے سنہ ٦٣٩ کے دوران میں انتقال کیا۔ وہ ایک صالح و مصلح آدمي تھے۔

ولایت المعتضد بالله عبّادي

قاضي ابو القاسم کے بعد اشبیلیه اور اُس کے اعمال پر اُن کے بیٹے ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد جانشین ہوئے۔ وہ اصلاح حال، حسن تدبیر اور انصاف و عدل میں کچھ عرصہ اپنے باپ کے

نقش قدم پر چلتے رهے : پهر اُن کو امور سلطنت مین استبداد کرنے کي سوجهي ۔ وه چست و چالاک ' صاحب ذهن رسا ' سخت دل ' شجاع النفس ' عالي حوصله اؤر ذهين آدمي تهے ۔ اس کے ساتهه هي تقديرنے بهي اُن کي مدد کي ۔ وه وزراء مذکور مين سے ايک ايک کي بيخ کني کي کوشش کرتے رهے : اُن مين سے کسي کو قتل کر ديا ' کسي کو جلا وطن کيا اؤر کسي کو خمول و فقر مين مبتلا کرکے مروا ڈالا ' يهان تک که جو کچهه اراده کيا تها اُس کو پورا کرليا اؤر پوري طرح اپنا استبداد امر قائم کرکے خود کو المعتضد بالله سے ملقب کيا ۔

کهتے هين که اُنهون نے يه ادعا کيا تها که هشام المويد بالله بن الحکم المستنصر بالله اُن کے پاس تهے ' اؤر جس وجه سے اُنهون نے يه تدبير و حيله اختيار کيا وه يهه تهي که اُن کو اهل اشبيليه کے اختلاف کو ديکهه کر يه خوف دامن گير هوا تها که عامة الناس اُن کے خلاف کهڑے هو جائينگے ' کيونکه اُن لوگون نے المستظهر ' المستکفي اؤر المعتد جيسے اُمراء بنو اُميه کے قرطبه مين ظاهر هونے کا حال سنا تها اؤر اُنهون نے بغير ايک خليفه کے رهنا مناسب نهين سمجها تها ۔ نيز يه که اُن کو يه خبر بهي ملي تهي که اُن وزراء نے اولاد بنو اُميه سے علم خلافت بلند کرنے کي استدعا کي تهي ۔ اس لئے اُنهون نے جو کچهه دعوي کيا کيا ۔

بيان کيا جاتا هي که هشام اُن کے قصر مين رهتا تها ؛ اُن کے حشم مين سے هشام کے لئے خواص مقرر تهے ۔ هشام اُن کے لئے بطور حاجب کے کام کرتا تها ' اُن کے احکام کا نفاذ اُسي کے سپرد تها اؤر وهي اُن کے لئے منابر پر دعاؤن کے اجراء کا بند و بست کرتا تها ۔ يه کيفيت کئي سال تک قائم رهي ۔ اس کے بعد اُس نے سنه ۴۵۵ مين اُن کا انتقال کرنا ظاهر کيا ' اؤر رعايا کو خبر مرگ دي اؤر يه ظاهر کيا که (بزعم خود) اُنهون نے هشام مذکور سے يه وعده کيا تها که وهي اُن کے بعد تمام اندلس پر امير سلطنت هوگا ۔

المعتضد مختلف ممالک کو تسخیر اۆر اقطار اندلس کے باشاهون کو اپنا مطیع کرتے رهے ۔ اُنهون نے اپنے قصر کے صحن مین لکڑیان لگا رکهي تهین ' اۆر جس طرح قصرون مین درخت لگے هوتے هین اُنهون نے بجائے درختون کے اُن لکڑیون کو بادشاهون اۆر رئیسون کے سرون سے آراسته کر رکها تها اۆر اس باغ کے متعلق کها کرتے تهے که "اسے خوب سجانا چاهئے" ۔ اس شخص کے تمام حالات یه بتاتے هین که وه شهامت ' رسائي فکر و ذهن ' شجاعت قلب اۆر حدت نفس مین یکتائي زمانه تهے ۔ لوگ اُن کو ابو جعفر المنصور عباسي سے تشبیه دیا کرتے تهے ۔ اُن کا خوف اۆر هیبت دور و نزدیک سب کے لئے برابر تهي ' خصوصاً اُس وقت سے که جب سے اُنهون نے اپنے سب سے بڑے بیٹے اۆر ولي عهد اسماعیل کو نهایت بے رحمي کے ساتهه قتل کروایا تها ۔ اس کي وجه یه تهي که اُن کو یه اطلاع پهنچي تهي که اُن کا یه بیٹا اپني حیات کي درازي اۆر باپ کي موت کي تمنا کرتا هي ۔ المعتضد اس سے باپ کي طرح چشم پوشي اۆر تغافل کرتے رهے : مگر آخر کار اس تغافل کا انجام یه هوا که ایک رات کو اسماعیل نشے مین متوالا هوکر اُس قصر کي دیوار پر غلامون اۆر رذیلون کو همراه لیکر چڑهه گیا جس مین المعتضد رهتے تهے اۆر اُن کو قتل کردینے کا اراده کیا ۔ مگر دربانون اۆر چوکیدارون کو خبر هوگئي ۔ اسماعیل کے آدمي بهاگ گئے ' مگر ایک شخص پکڑا گیا اۆر اُس نے اُن سب کے سامنے اقرار کرلیا اۆر جو کچهه هونے والا تها سب کچهه کهه سنایا ۔ یه بهي کها جاتا هي که اسماعیل اُن لوگون کے ساتهه نه تها ' بلکه اُس نے ان کو ایسا کرنے پر برانگیخته کیا تها اۆر جو شخص اُس کے باپ المعتضد کو قتل کردے اُس کے لئے ایک زبردست انعام مقرر کیا تها ۔ والله اعلم ۔ المعتضد نے اپنے بیٹے اسماعیل کو پکڑلیا ' اۆر اُس کا تمام مال ضبط کرکے اس کي گردن ماردي ۔ اس واقعه کے بعد اُنکے خواص مین کوئي بهي ایسا شخص نه تها جو اُن سے نه ڈرتا هو ۔

مجھے معلوم ہوا ہي کہ اُنہون نے ایک نا بینا شخص کو مکہ شریف مین قتل کرا دیا، جو وہان اُن کے حق مین بد دعا کیا کرتا تھا۔ وہ شخص بادیۂ اشبیلیہ کا باشندہ تھا۔ المعتضد نے اُس کے مال پر ہاتھ مارا تھا، اؤر وہ باقي مال کے بھي ضایع ہو جانے سے بالکل فقیر ہوکر مکہ چلا گیا تھا؛ جہان وہ المعتضد کے حق مین بد دعا کیا کرتا تھا۔ جب المعتضد کو اس امر کي اطلاع ہوئي، تو اُنہون نے ایک شخص کو بلایا جو حج کو جا رہا تھا اؤر اُسے ایک صندوقچہ دیا، جس مین زہر آلود دینار بھرے ہوئے تھے۔ اُنہون نے اس سے کہا کہ "اس صندوقچہ کو نہ کھولنا تا وقتیکہ مکہ مین فلان نا بینا شخص کو دے دو، اؤر اُس سے ہمارا سلام کہہ دینا" جب وہ شخص مکہ پہنچا، تو اُس نے اُس نا بینا سے ملاقات کرکے وہ صندوقچہ اُس کو دے دیا اؤر کہا کہ "یہ المعتضد نے بھیجا ہي"۔ نا بینا نے لینے سے انکار کیا اؤر کہا کہ "یہ کیا بات ہي کہ اشبیلیہ مین تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہي اؤر حجاز مین میرے پاس صدقات بھیجتا ہي"۔ مگر وہ شخص اُسے سمجھاتا رہا، اؤر آخر اُسے تسکین ہوگئي تو اُس نے وہ صندوقچہ لے لیا اؤر سب سے پہلا کام اُس نے یہ کیا کہ اُس صندوقچہ کو کھول کر اُس مین سے ایک دینار نکالا اؤر منہہ مین رکھ لیا اؤر باقي دینارون کو بھي ہاتھ سے الٹتا پلٹتا رہا۔ آخر زہر نے اپنا اثر کیا اؤر رات بھي نہ آنے پائي تھي کہ مر گیا۔ ذرا غور کیجئے کہ یہ کسقدر تعجب کا مقام ہي کہ ایک شخص جو انتہاء مغرب مین رہتا ہي وہ حجاز مین رہنے والے کے قتل کي فکر کرتا ہي! بالکل اسي طرح اُنہون نے اہل اشبیلیہ مین سے ایک مؤذن کو قتل کرایا تھا، جو اُن سے ڈرکر طلیطلہ بھاگ گیا تھا اؤر صبح کو اُنکے لئے بد دعا کیا کرتا تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ چونکہ اب مین کسي اؤر کي سلطنت مین ہون اس لئے المعتضد کي شرارت سے امن مین ہون۔ مگر المعتضد برابر حیلہ جوئي کرتے رہے، اؤر آخر کار ایک ایسے شخص کو اُس پر مامور کیا جو اُسکا سر کاٹ کر اُن کے پاس لے آیا *

اُن کے ہمسایہ متغلبین مین سب سے بڑے رنج دینے والے اور سب سے شدید بربري صنہاجہ اور بنو برزال تھے ٗ جو اشبیلیہ کے گرد و نواح مین قرمونہ اور اُس کے اعمال پر قابض تھے ۔ اُن کے لئے المعتضد کبھي حیلے کرتے اور کبھي فوج کشي کرتے تھے ۔ آخر اُن کو ذلیل کیا ٗ اُن مین تفرقہ ڈال دیا ٗ اُن کے نظام کو پریشان کردیا ٗ اور اُن کو اُن تمام شہرون سے خارج کردیا : تب جاکر اُن کا راستہ صاف ہوا ۔

المعتضد کا ایک جاسوس قرمونہ مین رہتا تھا ٗ جو المعتضد کے طرح طرح کے حیلون کے ذریعے اُن کو اہل بربر کي خبرین دیا کرتا تھا ۔ ایک مرتبہ المعتضد نے اپنے اُس قرمونہ والے جاسوس کو کچھ لکھنا چاہا ۔ اس غرض کے لئے اُنہون نے بادیۂ اشبیلیہ کا ایک گنوار بلوایا ٗ جو نہایت بیوقوف اور سخت غافل آدمي تھا ٗ اور اُس سے کہا کہ "اپنے کپڑے اُتار دے" ۔ پھر اُسے ایک جبہ پہناکر اُس کي جیب مین ایک خط رکھکر سلوا دیا اور اُس شخص سے کہا کہ "تم قرمونہ جاؤ ٗ اور جب اُسکے قریب پہنچو تو ایک گٹھا لکڑي کا جمع کرکے شہر مین جانا اور لکڑي بیچنے والون کي جگہ جاکر کھڑے ہوجانا ٗ اور اپني لکڑیان صرف اُسي شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جو تمہین پانچ درم قیمت دے" ۔ یہ تمام باتین اُنہون نے پہلے ہي اپنے جاسوس قرمونہ سے مقرر کر رکھي تھین ۔ غرض کہ وہ گنوار اُسي طرح وہان سے روانہ ہوا جسطرح المعتضد نے حکم دیا تھا ۔ اُس نے قرمونہ کے پاس پہنچکر لکڑیان جمع کین (حالانکہ اس سے قبل اُس نے کبھي یہ کام نہ کیا تھا) اور ایک چھوٹا سا گٹھا جمع کرکے شہر مین داخل ہوا اور لکڑہارون کے کھڑے ہونے کي جگہ جاکر کھڑا ہوگیا ۔ لوگ اسکے پاس سے گزرتے اور قیمت پوچھتے ٗ تو وہ کہہ دیتا "مین پانچ درم سے کم مین نہ فروخت کرونگا" جو کوئي سنتا ہنسکر چلا جاتا ۔ اُسے یون ہي کھڑے کھڑے رات ہوگئي ۔ لوگ اُس کا مذاق اُڑاتے تھے : کوئي کہتا تھا کہ "یہ آبنوس ہي" :

کوئي کہتا تھا " نہين بلکہ عود ہندي ہي " : وغيرہ وغيرہ ۔ آخر المعتضد کا جاسوس بھي وھان سے گذرا اور اُس سے پوچھا کہ " يہ گٹھا کتنے مين بيچوگے ؟ " اُس نے کہا " پانچ درم مين " ۔ جاسوس بولا " اچھا " مين خريدتا ھون ۔ ميرے مکان تک پہنچادو ۔ " چنانچہ وہ شخص اُسے اُٹھاکر لے چلا اور وہ جاسوس اُس کے آگے آگے روانہ ھوا ۔ گھر پہنچ جانے پر اُس سے وہ گٹھا رکھوا ليا اور اُسے پانچ درھم دے دئے ۔ وہ ليکر چلنے لگا ' تو جاسوس نے کہا " اس وقت کہان جاتے ھو؟ تم جانتے ھو کہ راستہ خطرناک ہي ۔ آج رات ميرے ہي پاس سو رھو ۔ صبح کو اپنے گھر چلے جانا ۔ " اس نے مان ليا ۔ جاسوس نے اسے اپنے گھر مين بلا ليا ' اسکے سامنے کھانا لاکر رکھا ' اور اس سے اس طرح سوالات کرنے شروع کئے کہ گويا اُسے جانتا ہي نہين ۔ اُس سے پوچھا کہ " تم کہان کے رھنے والے ھو؟ " اُس نے کہا " باديۂ اشبيليہ کا ۔ " پھر جاسوس نے کہا کہ " تم اِس جگہ کيون آئے ھو؟ حالانکہ تم بربريون کي شرارتون ' سختيون اور خونريزيون سے واقف ھو ۔ " اُس نے کہا کہ " مين يہان ايک ضرورت سے آيا ھون " اور يہ نہين ظاھر کيا کہ اُسے المعتضد نے بھيجا ہي ۔ غرض کہ وہ شخص اُس سے باتين کرتے کرتے سو گيا ۔ جب جاسوس نے اُس پر نيند کا غلبہ ديکھا تو اس سے کہا کہ " اپنے کپڑے اُتاردو تا کہ تمھين نيند اچھي طرح آجائے اور جسم ہلکا رھے ۔ " اُس شخص نے کپڑے اُتار دئے اور سو گيا ۔ المعتضد کے جاسوس نے جبہ اُٹھايا ' جيب پھاڑي ' خط نکالکر پڑھا ' اور اس کا جواب لکھکر پھر جيب ہي مين رکھکر اسے پہلے کي طرح سي ديا ۔ صبح ھوئي تو اس شخص نے اپنا جبہ پہنا ' اور اشبيليہ چل ديا ۔ جب وہ دارالامارت کے دروازے پر پہنچا اور باريابي کي اجازت مانگي ' تو فوراً المعتضد کے پاس پہنچا ديا گيا ۔ المعتضد نے کہا کہ " يہ جبہ اتار ڈالو ۔ " پھر اسے ايسے عمدہ عمدہ کپڑے پہنا دئے کہ وہ خوش ھوگيا اور اِس خوشي مين وھان سے نکلا کہ اسے خلعت

پہنای گئي ہي ۔ اسے خبر بھي نه هوئي که وہ کیون گیا اور کیون آیا ۔ المعتضد نے جبه کي جیب مین سے خط نکال کر پڑھا' اور جو کچھ کرنا چاها تها کیا *

المعتضد تدبیر ملک اور استحکام امر کے لئے عجیب و غریب حیلون اور رائون سے کام لیتے تھے' اور وہ رائین اکثر ایسي تهین که پہلے کسي نے نه کي تهین ۔ اگر ہم ان کا شمار کرین' تو بہت طول هو جائے اور اس کي تفصیل اختصار کي حد سے نکل جائے *

جب' حسب بیان بالا' انہون نے اپنے بیٹے اسماعیل کو' جسکو انہون نے الموید کے لقب سے ملقب کیا تها' قتل کردیا تو انہون نے اپنے بیٹے ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد کو اپنا ولیعہد بنایا' اور اسے المعتمد علي الله کا لقب دیا ۔ اس ابو القاسم کي سیرت اپنے باپ کي حین حیات اور بعد از ممات بہت اچھي رهي *

المعتضد بالله کي امارت کے دوران مین بربریون کے دو بڑے بڑے قبیلے' لمتونه اور مسوفه' میدان مراکش مین آکر اترے اور چونکه وہ مقام تمام بلاد کے وسط مین واقع تها اس لئے اسي کو اپنا دارالملک قرار دیا ۔ جب وہ وهان اترے ہین اس وقت وهان جنگل تها' آبادي نه تهي ۔ یہ نام بهي انہون نے ایک حبشي غلام کے نام پر رکها تها' جو وهان رهتا تها اور راسته لوٹا کرتا تها ۔ اس حبشي کا نام مراکش تها ۔ جیسا که ہم بیان کر چکے ہین' بربریون نے اسي کو اپنا وطن بنا لیا' اور ایک شخص تاشفین بن یوسف نامي کو اپنا سردار مقرر کرلیا ۔ المعتضد ہر وقت اهل سرحد کي خبر دریافت کرتے رهتے تھے که آیا بربري مراکش کے میدان مین آکر اترے ہین یا نہین ۔ اس کي وجه یه تهي که ایک بزرگ سے' جو ان کے پاس رها کرتا تها' ان کو یه معلوم هوا تها که یه قوم ان سے یا ان کے بیٹے سے خلع کرائیگي اور اس کو ملک سے خارج کردیگي ۔ جب ان کو ان لوگون کے وهان جاکر اترنے کي اطلاع هوئي' تو انہون نے

اپنے بیٹون کو اپنے پاس بلایا ' انہین اوپر سے نیچے تک دیکھا اور کہنے لگي " کاش که مجهے یه معلوم هوجاتا که اس قوم کي مصیبت مجهپر آکر پڑیگي یا تم پر! " انکے بیٹون مین سے ابو القاسم نے کہا که " خدا مجهکو آپ پر فدا کرے ' اور جو افتاد آپ پر پڑنے والي هي وه مجهه پر پڑے ! " اتفاق کي بات هي که جو دعا انہون نے کي تهي وه ان هي کے مقدر مین تهي •

المرابطون کے قبیلے ' لمتونه اور مسوفه ' سنه ۴٦۳ کے صدر مین مراکش کے میدان مین آکر اترے ' اور وه سب کے سب سنه ۵۴۰ کے وسط مین یکبارگي وهان سے نکل گئے • اس حساب سے ان کي مدت اقامت ' جب سے وه میدان مراکش مین آئے اور المصامده نے آکر ان کو وهان سے نکالا ' چهیتر (٧٦) سال کي هوتي هي *

المعتضد بالله نے ماه رجب سنه ۴٦۴ مین انتقال کیا • ان کي موت کے سبب مین اختلاف هي • کوئي کہتا هي که بادشاه روم نے ان کے پاس کپڑے بهیجے تهے جن مین زهر تها ؛ اور کوئي کہتا هي که وه اپني موت مرے • والله اعلم *

---

٥ ولایت ابو القاسم بن عباد المعتمد علی الله

اُن کے بعد ان کے بیٹے ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد تخت پر بیٹهے اور اپنے لقب " المعتمد علي الله " پر " الظافر بحول الله " کا اضافه کیا • یه المعتمد اپني ذکاوت اور غزارت ادب مین هارون الواثق بالله خلیفۂ عباسي سے مشابه تهے • ان کے اشعار ایسے تهے جیسے که زیورات بکهرے هوے هوتے هین • ان کے پاس اتنے شعراء اور اهل ادب جمع تهے که ان سے پہلے کسي بادشاه اندلس کے پاس اتنے جمع نه هوئے تهے • علوم مین صرف علم ادب اور اس کے متعلقات کے شوقین تهے • اس کے علاوه ان مین ایسے فضائل ذاتي جمع

تھے ' جن کا حد و شمار نہین : مثلاً شجاعت ' سخاوت ' حیا ' لطافت ' نیز اؤر باتین جو ان اخلاق شـریفہ کے مناسب ہین ۔ مختصر یہ ہي کہ مین کسي ایسي خصوصیت کو نہین جانتا جس سے آدمي متصف ہو سکتا ہي ' اؤر اس کا سب سے بڑا حصہ خدا نے المعتمد کو عطا نہ فرمایا ہو ۔ اگر وقت فتح سے المعتمد کي تخت نشیني تک اندلس کي خوبیان شمار کي جائین ' تو المعتمد ان مین سب سے یکتا اؤر سب سے بڑے ہین *

المعتمد اپنے والد کے بعد اشـبیلیہ کے امور کے متولي ہوئے ۔ اس وقت ان کي عمر ۳۷ سال کي تھي ۔ ان پر خلع اؤر ملک سے جلا وطني کي جو مصیبت پڑي وہ ماہ رجب سنہ ۴۸۴ مین واقع ہوئي ۔ اس حساب سے ان کي مدت ولایت خلع اؤر قید کے وقت تک بیس (۲۰) سـال کي ہوئي ۔ مگر انہون نے اسي عرصہ مین ایسے ایسے مآثر جمع کرلئے ' جو کوئي اؤر شخص سـؤ برس یا اس سے بھي زیادہ مین جمع نہ کر سـکتا ۔ ان مین (خدا ان پر رحمت کرے) وہ باتین تھین ' جن سے ان کي تعریف ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقي رہ گئي *

منجملہ انکے شعراء کے ایک صاحب مرسیہ کے رہنے والے عبد الجلیل بن وہبون نامي تھے ۔ وہ بہت اچھا شـعر کہتے تھے اؤر بہت خوب مضامین پیدا کرتے اؤر لطیف معاني نہایت نفاست سے نکالتے تھے ۔ ایک روز المعتمد کے سامنے حاضرین مین کسي نے عبد الجلیل بن وہبون کے یہ دو شعر پڑھے ' جو انہون نے المعتمد کي خدمت مین حاضر ہونے سے پہلے کہے تھے :—

۱ قلّ الوفاء فما تلقاہ في احد ولا یمر لمخلوق علي بال
و صار عندھم عنقاء مغربۃ او مثل ما حدّثوا عن الف مثقال

۱ ترجمہ :— وفا کمیاب ھی ' اور تو اُسے کسی مین بھی نہ پائیگا ' نہ کسی مخلوق کے دل مین اُس کا خیال گزرتا ھی ۔
وہ اُن کے لئے مثل عنقاء مغرب کے ھوگئی ھی ' یا مانند اُس کے جیسے لوگ ہزار مثقال کی باتین کرین ۔ (مترجم)

المعتمد کو ان اشعار نے تعجب مین ڈال دیا، اور اُنھون نے پوچھا کہ "یہ اشعار کس کے ہین؟" حاضرین نے بتایا کہ "یہ عبد الجلیل بن وھبون کے ہین جو حضور کے خدم مین سے ہین۔ المعتمد نے کہا کہ "وائے بد بختی کہ ایک شخص ہمارے خدام مین سے ہو، ہم پر بھروسہ کرنے والا ہو اور پھر یہ کہے کہ "یہ ایسی بات ہے کہ جیسے لوگ ایک ہزار مثقال کا ذکر کیا کرتے ہین"! کیا کوئی شخص ہمارے متعلق اس سے بھی بد تر بات کہہ سکتا ہے؟" اور یہ کہہ کر حکم دیا کہ عبد الجلیل کو ایک ہزار مثقال دے دئے جائین۔ جب عبد الجلیل پھر اُن کی خدمت مین شکریہ ادا کرنے کے لئے باریاب ہوئے تو اُنھون نے پوچھا کہ "ابو محمد! اب تو تم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ وہ خبر سچ ہے؟" کہا کہ "واللہ حضور! دیکھ لیا": اور المعتمد کے طول بقا کی دعا کی۔ جب اُنھون نے واپس جانے کا ارادہ کیا، تو اُنھون نے کہا کہ "ابو محمد! اب کچھ شعر شاعری کی باتین کرو اور اُس (یعنی ایک ہزار مثقال) کا ذکر نہ کرو"۔

خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے، اُن کے ایسے بہت سے اشعار ہین، جن مین وہ اکثر شاعرون سے بڑھ گئے ہین اور غضب کے شعر نکالے ہین۔ ہم اُن کے حالات کی تحریر کے دوران مین اُن کے ایسے ایسے حالات بیان کرینگے، جو صاحبان تمییز کے لئے اُن کے کمال کی شہادت ہونگے۔ اُن کے اشعار مین سے مین نے یہ اقوال انتخاب کئے ہین:—

١ علّل فوادك قدابلّ عليل　　واغنم حياتك فالبقاء قليل

---

١ ترجمہ:- اب کہ مریض اچھا ہوگیا ہے، اپنے دل کو کسی اور طرف مشغول کرو، اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو، کیونکہ زندگی تھوڑی ہی ہے۔

اگر تم کو ایک ہزار سال کامل کی بھی عمر دی جائے، تب بھی یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ زندگی طویل ہی۔

کیا تم کو غم و اندوہ اسی طرح موت کی طرف لے جاتی ہی؟ حالانکہ عود عود ہی رہتا ہی اور باد شمال بھی وہی باد شمال۔

رنج و غم تمہارے نفس کو سختی سے کہین نہین لے جا سکتا، حالانکہ پیالہ تمہارے ہاتھ مین ایک شمشیر صیقل کی طرح ہی۔

غم و اندوہ عقل ہی کی وجہ سے دل پر حاوی و طاری ہوجاتے ہین؛ اس لئے مین اسی کو عقل سمجھتا ہون کہ عقلین زائل ہوجائین۔ (مترجم)

لو ان عمرك الف عام كامل　　ما كان حقا ان يقال طويل
اكذا يقود بك الاسي نحو الردي　　والعود عودٌ والشمول شمول
لا يستبيك الهم نفسك عنوة　　والكاس سيف في يديك صيقل
بالعقل تزدحم الهموم علي الحشا　　فالعقل عندي ان تزول عقول

اُن کے چلنے — نہین بلکہ اُڑنے — والے اشعار مین سے وہ اشعار ہین جو اُنہون نے ایک چھوٹے سے غلام کے متعلق کہے تھے، جو اُنکي خدمت مین رہا کرتا تھا۔ اُس کو صاحب طلیطلہ نے اُن کي خدمت کے لئے پیش کیا تھا، اوٗر اُسکا نام "سیف" تھا۔ وہ اشعار یہ ہین :—

سموہ سیفا و في عینیه سیفان　　هذا لقتلي مسلول و هذان
اما کفت قتلة بالسیف واحدة　　حتي اتیح من الاجفان ثنتان
اسرتُه و ثناني غنج مقلته　　اسیره فکلانا آسر عان
یا سیف امسك بمعروف اسیر هوي　　لا یبتغي منك تسریحا باحسان

اُن کے رشیق و ملیح اوٗر ہلکے پھلکے اشعار مین سے ذیل کے اشعار بھي ہین جو سلاست مین آب روان ہین اوٗر ملاست مین سنگ تابان۔ یہ اشعار بھي اُنہون نے اُسي غلام کے متعلق کہے تھے اوٗر بہت ہي خوب کہے تھے :—

۱ تم له الحسن بالعذار　　و اقترن اللیل بالنهار
اخضر في ابیض تبدّي　　ذلك آسي وذا بهاري
فقد حوي مجلسي تماما　　ان کان من ریقه عقاري

ایک دن وہ اپنے قبہ مین بیٹھے ہوئے کچھ لکھ پڑھ رہے تھے اوٗر اُن کے پاس اُن کي ایک خواص کھڑي تھي۔ ایک روزن مین سے اُن پر

---

۱ ترجمة :— حسن اُس کے رخسارون مین کامل ہوگیا ھی۔ اُس مین رات اور دن دونون مل گئے ھین۔
سفید مین سبز اس طرح ظاهر ہو رہا ھی، جیسے ایک گلشن مین گل آس اور گل بہار۔
میری تمام مجلس بھر گئی ھی۔ کاش کہ اُسکا آب دھن میری شراب ھوتا۔ (مترجم)

دھوپ آ گئي ' تو وہ خواص اس طرح کھڑي ہو گئي کہ اُن پر دھوپ نہ پڑے • اس پر اُنہون نے (خدا اُن پر رحمت کرے) في البدیہہ کہا کہ :—

۱ قامت لتحجب ضوء الشمس قامتها عن ناظري حجبت من ناظر الغير
علما لعمرك منها انها قمر هل تكشف الشمس الاصورة القمر

اسي وقت اُن کے خواص مین سے ایک اوٗر لڑکي اُن کے پاس کھڑي ہوئي اُن کو شراب پلاتي جاتي تھي : پیالہ اُس کے ہاتھہ ہي مین تھا کہ بجلي چمکي ' جس سے وہ کانپ اُٹھي • یہ کیفیت دیکھہ کر اُنہون نے (رحمہ اللہ) في البدیہہ کہا کہ :—

۲ ریعت من البرق وفي كفها برق من القهوة لماع
عجبت منها وهي شمس الضحى كيف من الانوار ترتاع

ان کے علاوہ اُن کے اوٗر بھي قطعات ہین ' جو اُنہون نے اپني مجالس اُنس مین یا اپنے اپنے خاص جلساء کي استدعاء پر کہے ہین • وہ اشعار مجھے بہت کم یاد رہ گئے ہین ' اس لئے مین اُن کو نقل نہین کر سکتا • عنقریب اُن کے وہ اشعار نقل کئے جائینگے جو اُنہون نے اپني مصیبت کے زمانے مین کہے ہین اوٗر جو پتھرون کو پگھلا دیتے اوٗر پہاڑون کو پارہ پارہ کر دیتے ہین •

المعتمد صرف ایسے ہي شخص کو اپنا وزیر بناتے تھے جو شاعر و ادیب ہوتا تھا • اس لئے اُن پاس اتنے وزیر شعراء جمع ہو گئے تھے کہ اُن سے پہلے کسي کے پاس نہ تھے • اُنکے وزراء مین سے ایک وزیر اجل ذو الریاستین ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن زیدون بھي تھے • وہ ایک ادیب با کمال اوٗر شاعر رائع تھے ' اندلس کے بڑے زبردست اوٗر نفیس القول شعراء مین سے تھے •

---

۱ ترجمہ :— وہ اس لئے کھڑی ہوئی ھی کہ اُس کا قد آفتاب کی ضیا کو میری آنکھہ سے روک دے اور وہ اغیار کی نگاہ سے محفوظ ھی •
قسم ھی تمھاری جان کی کہ وہ جانتی ھی کہ وہ خود چاند ھی • اور سواء چاند کی صورت کے آفتاب کو کون پوشیدہ کر سکتا ھی ؟ (مترجم)

۲ ترجمہ :— وہ بجلی سے ڈر گئی ' حالانکہ اُس کے ھاتھہ مین برق شراب ھی •
مجھے تعجب ھی کہ وہ خود آفتاب چاشت ھوکر بھی روشنیون سے ڈرتی ھی • (مترجم)

نسب کي تعریف کرتے تو لوگ کُثیّر کو بھول جاتے تھے، مدح کرتے تو زھیر کو مات کرتے تھے، اؤر فخریه اقوال مین امرؤ القیس بھي گرد ھو جاتا تھا۔ چنانچه جو قطعات اُن کي جودت طبع اؤر اتقان صنعت پر شاھد ھین، اُن مین سے اُن کے یه اشعار بھي ھین :—

۱ بیني و بینك ما لو شئت لم یضع ‌ ‌ ‌ سر اذا ذاعت الاسرار لم یذع

یا بائعاً حظه مني ولو بُذلت ‌ ‌ ‌ لي الحیاة بحظي منه لم ابع

یکفیك انك ان حمّلت قلبي ما ‌ ‌ ‌ لا تستطیع قلوب الناس یستطع

تِهْ احتمِلْ واستطِلْ اصبِرْ وعِزّ اَهُنْ ‌ ‌ ‌ وولِّ اُقبِلْ وقلْ اَسمَعْ ومُر اُطِع

المعتمد کي وزارت کرنے سے قبل وہ بنو جہور کے ھان وزیر تھے، کیونکه اُن کي اصل شہر قرطبه سے تھي۔ مگر جب بنو جہور کے ھان اُن کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، تو وہ اُن کو چھوڑکر قرطبه کو خیر باد کہہ کر المعتمد کے ھان اشبیلیه پہنچے، جہان اُن کا رتبه بلند ھوا۔ پھر بھي اُنکو بنو جہور کي طرف سے ایسي ایسي باتین پہنچتي رھین جن سے اُنکو رنج ھوتا تھا اؤر قرطبه سے بیش از پیش نفرت ھوتي جاتي تھي۔ اُنھون نے (خدا اُن پر رحم کرے) بنو جہور کو مخاطب کرتے ھوئے یه اشعار کہے ھین :—

۲ بنو جهور احرقتموا بجفائکم ‌ ‌ ‌ فوادي فما بال المدائح تعبق

---

۱ ترجمه :— میرے اور تمھارے درمیان مین وہ بات ھی که اگر تم چاھتے تو وہ ضائع نه ھوتی. گوکه تمام اسرار فاش ھو جاتے ھین، مگر وہ راز فاش نه ھوتا.

ای میری طرف سے اپنے حظ کو فروخت کرنے والے! اگر میری حیات بھی بدل جاتی تب بھی مین اُس کی طرف سے اپنے حظ و نصیب کو فروخت نه کرتا.

تمھارے لئے یہی کافی ھی که تم میرے دل کو اُس بار سے لاد دو که جسے اور قلوب برداشت نہین کر سکتے مگر وہ برداشت کرے.

تم تکبر کرو، مین برداشت کرتا ھون؛ تم ظلم کرو، مین صبر کرتا ھون؛ تم چیرہ دستی کرو مین ذلت برداشت کرونگا؛ تم رو گردانی کرو، مین پیش قدمی کرونگا؛ تم کہو، مین سنونگا؛ تم حکم دو، مین امتثال امر کرونگا؛ (مترجم)

۲ ترجمه :— ای بنو جہور! تم نے میرے دل کو اپنے ظلم و جفا سے جلا دیا ھی. پھر کیا وجه ھی که تعریفین پھیل رھی ھین؟

تم نے مجھے عنبر ورد سمجھا: کیونکه اُس کے انفاس کی خوشبو تم تک جب ھی پہنچتی ھی که وہ جلایا جائے. (مترجم)

تعدونني كالعنبر الورد انما تفوح لكم انفاسه حين يحرق

اُن کے تشبیب کے اشعار کي يه کيفيت تهي که وه اپني رقت مين روح سے اۋر لطافت مين اجزاء ہوا سے مماثل و مشابه تھے ۔ چنانچه اُن کے تشبیب و تغزل کي مثال اُن کے اُن اشعار مين ملتي ہي' جو اُنہون نے اشبيليه کے قيام کے دوران مين المهدي کي لڑکي ولاده کي محبت مين لکھے ہين جو قرطبه مين مقيم تهي : اۋر وه يه ہين :—

(۱) بِنتم و بِنا فما ابتلّت جوانحنا شوقا اليكم ولا جفّت مآقينا

(۲) نكاد حين تناجيكم ضمائرنا يقضي علينا الاسي اولا تأسّينا

(۳) حالت لفقدكم ايامُنا فغدت سودا وكانت بكم بيضاً ليالينا

(۴) اذ جانب العيش طلق من تالفنا و مورد اللهو صافٍ من تصافينا

(۵) و اذ هصرنا غصون الانس دانية قطوفها فجنينا منه ماشئنا

(۶) لِيَسْق عهدكم عهدُ السرور فما كنتم لارواحنا الا رياحينا

(۷) من مبلغ مُلبسينا بانتزاحهم حُزناً مع الدهر لا يبلي و يبلينا

ترجمه :—

(۱) تم اور هم جدا هوگئے . نه هماری پسلیان تمهاری محبت کے مرض سے شفایاب هوئین ' نه همارے گوشهائے چشم خشک هوئے .

(۲) جب همارے دل تم سے سرگوشی کرتے هین ' تو همارا یه حال هو جاتا هی که گویا غم و اندوه عنقریب هم پر حکم لگانے والے هین . اگر هم کو تسلی نه هو جاتی .

(۳) تمهاری گم گشتگی کے سبب سے همارے دن سیاه هوگئے هین ' حالانکه تمهاری محبت مین وه سفید تھے .

(۴) جب که خوش عیشی هماری الفت و محبت سے آزاد هوگئی ' حالانکه چشمهٔ لهو و لعب هماری آپس کی صفائی سے صاف تها .

(۵) جب که هم نے اُنس کی قریب پهل والی شاخون کو جهکاکر اپنے قریب کیا ' اور اُس مین جو کچھ هم چاهتے تھے هم نے چن لیا .

(۶) زمانهٔ سرور کو چاهئے که تمهارے عهد و دیدار کو سیراب کرے ' کیونکه تم هماری روحون کے لئے بمنزله ریاحین کے تھے .

(۷) کون هی جو هماری طرف سے اُن لوگون کو ' جنهون نے هم کو ایسے زمانے مین رنج و غم کا لباس پهنا دیا هی ' جو بوسیده نهین هوتا ; مگر هم بوسیده هوتے جا رهے هین ; یه پیغام پهنچادے که :—

(۸) آنّ الزمان الذي مازال يُضحكنا انساً بقربهم قد عاد يُبكينا

(۹) غيظ العدي من تساقينا الهوى فدعوا بان نَغَصّ فقال الدهر آمينا

(۱۰) فانحلّ ما كان معقود بانفسنا و انبتّ ما كان موصول بايدينا

(۱۱) وقد نكون و ما يُخشى تفرّقنا فاليوم نحن وما يُرجى تلاقينا

(۱۲) يا ساري البرق غاد القصر فاسق به من كان صرف الهوى والود يسقينا

(۱۳) و يا نسيم الصبا بلغ تحيّتنا من لو على البعد حيّا كان يحيينا

(۱۴) لا تحسبوا نايكم عنا يغيّرنا ان طال ما غيّر النأي المحبّينا

(۱۵) والله ما طلبت اهواؤنا بدلا منكم ولا انصرفت عنكم امانينا

(۱۶) يا روضة طال ما اجنت لواحظنا وردا جناه الصبا غضا و نسرينا

(۱۷) و يا حياة تملانا بزهرتها مُنى ضروبا و لذات افانينا

ترجمة :-

(۸) وهی زمانه جو اُن کے قرب کی وجه سے هم کو برابر هنساتا رهتا تها ، اب ایسا هوگیا هی که هم کو رلاتا رهتا هی .

(۹) هم نے جو ایک دوسرے کو محبت سے سیراب کیا ، اُس پر همارے اعداء کو غصه آگیا اور اُنهون نے دعا کی که هماری زندگی تلخ هو جائے : چنانچه زمانے نے اس پر آمین کهی .

(۱۰) نتیجه یه هوا که هم مین جو دلبستگی تهی وه ختم هوگئی اور جو چیز که همارے هاتهون مین رهتی تهی وه منقطع هوگئی .

(۱۱) حالانکه هم ایسے تهے که همارے جدا هو جانے کا کبهی خوف نه تها . مگر آج هم هی ایسے هین که اب همارے ملنے کی اُمید نهین پڑتی .

(۱۲) ای برق دار ابر شب ! تو صبح کو قصر کی طرف جا اور وهان اُس شخص کو سیراب کر جو هم کو عشق و محبت پر متصرف رکهتا تها .

(۱۳) اور ای نسیم صبا ! اُس شخص کو همارا سلام پهنچادے ، جو گو که دور هی سے سلام کرتا هی مگر ایک وقت تها که همین زنده رکهتا تها .

(۱۴) تم یه نه سمجهنا که تمهارا بعد هم کو بدل دیگا . دوری اگرچه طویل هی هو پهر بهی عاشقون مین تغیر نهین پیدا کرتی .

(۱۵) خدا کی قسم هماری خواهشون نے کبهی تمهارے عوض کسی اورکو نهین طلب کیا ، اور نه هماری آرزوئین ختم هوئی هین .

(۱۶) ای باغ ! عرصة هوگیا هی که هماری نگاهون نے وه گلهاے رنگین اور وه نسرین نهین چنے جن کو محبت نے سخت محنت کے بعد چنا تها .

(۱۷) ای وه زندگی ! جس کی آرزوؤن کے شگوفون اور طرح طرح کی لذات سے هم اپنے آپ کو پر سمجهتے هین !

(۱۸) لسنا نسمّيك اجلالا و تكرمة فقدرك المعتلي عن ذاك يغنينا

(۱۹) اذا انفردت فما شوركت في صفة فحسبك الوصف ايضاحا و تبيينا

(۲۰) كاننا لم نبت والوصل ثالثنا والسعد قد غض من اجفان واشينا

(۲۱) سران في خاطر الظلماء يكتمنا حتي يكاد لسان الصبح يفشينا

(۲۲) يا جنة الخلد ابدلنا بسلسلها والكوثر العذب زقّوما و غِسلينا

(۲۳) انا قرانا الا سي يوم النوي سُوَرا مكتوبة و اخذنا الصبر تلقينا

میں نے اس قصیدے کو بر سبیل انتخاب نقل کیا ہي نه که مطابق نسق • ممکن ہي که میرے ترک کردہ اشعار مین سے اکثر اِن اشعار سے اچھے ہون جن کو مین نے یہان نقل کیا ہي • حق یہ ہي که مین نے جو اختصار بیان کي شرط کي ہي اُس وعدے کي ایفاء نے مجھے اس قصیدے کے بالتمام والکمال نقل کرنے سے باز رکھا ہي • خدا اُنپر رحم کرے' اُن کے بچپن کے زمانے کے نظم کئے ہوئے اشعار مین سے یہ ہین :—

ترجمہ :—

(۱۸) ہم اجلال اور مکرمت کے لحاظ سے تمہارا نام نہین لیتے ' کیونکہ تمہارا مرتبہ عالی ہم کو اس سے غنی کر دیتا ہی .

(۱۹) جب تم منفرد ہو اور کسی صفت مین کسی کے شریک نہین ہو' تو تمہاری یہی صفت از روئی ایضاح و صراحت کافی ہی .

(۲۰) ایسا معلوم ہوتا ہی که ہم نے کبھی ایسی حالت مین شب باشی ہی نہین کی که وصل ہم مین ثالث ہو' اور خوشی نے تو گویا ہمارے چغل خورون کی آنکھون کو بندھی کردیا ہی .

(۲۱) ہم گویا ایسے تھے که جیسے دو اسرار ہین جن کو رات چھپائے رہتی ہی اور بالاخر صبح ہمارا افشا کرتی تھی .

(۲۲) ای جنت خلد ! جس نے ہم کو اپنے چشمون اور کوثر کے بدلے زقوم اور غسلین دے رکھا ہی '

(۲۳) ہم نے جدائی کے دن رنج و غم کی سورتین کی سورتین پڑھی تھین اور اُن سے صبر کا سبق اخذ کیا تھا . (مترجم)

۱ اخذتُ ثلث الهوي ولي ثلث و للمحبين فيما بينهم ثُلث
تالله لو حلف العشاق انهم موتي من الوجد يوم البين ما حنثوا
قوم اذا هجروا من بعد ما وصلو ماتوا فان عاد من يهوونه بعثوا
تري المحبّين صرعي في عراصهم كفتية للكهف ما يدرون ما لبثوا

ان اشعار مین سے' جو انہون نے المہدي کي مذکورہ بیٹي کے عشق مین اۋر اس کے ایام ملاقات اۋر قرطبه کي یاد مین کہے ہین اۋر ان کو متنبي کے قصیدۂ کافوریه کے پہلے شعر :—

بما التعلل لا اهل ولا وطن ولا نديم ولا كاس ولا سكن

[یعني :— نه یہان اهل ہین' نه وطن ہي' نه ندیم ہي' نه جام شراب ہي' نه سکون ہي؛ پھر آخر کس طرح تسلي هو! (مترجم)]

سے تضمین کیا ہي' ایک قصیدہ ہي جس کے شروع کے اشعار یه ہین :—

۲ هل تذكرون غريباً عاده سجن من ذكركم و جفا اجفانه الوسن

---

۱ ترجمه :- مین نے عشق کا ایک تہائی حصه حاصل کیا، ایک تہائی میرے هی پاس تها، اور باقي ایک تہائی دیگر تمام عشاق مین هی.

قسم به خدا که اگر عشاق یه قسم اُٹھالین که وہ جدائی کے دن غم سے مرجائینگے، تو وہ هرگز اُس قسم کو فسخ نه کرین.

وہ لوگ ایسے هین که اگر وہ وصل سے با مراد هونے کے بعد اپنے محبوبون سے جدا هو جائین، تو وہ مرجاتے هین: لیکن اگر زمانۂ وصل پھر عود کرے تو پھر جی اُٹھتے هین.

تم دیکھوگے که عشاق اپنے میدانون مین اسی طرح مردہ پڑے هین جس طرح اصحاب کہف تھے که وہ یہی نہین جانتے تھے که کتنے عرصے سے سو رهے هین. (مترجم)

۲ ترجمه :- کیا تم کبھی اُس غریب کو بھی یاد کرتے هو جو هر وقت تمھاری یاد کے قید و غم مین مبتلا رهتا هی اور جس کی آنکھون پر نیند نے ظلم ڈھا رکھا هی؟

نیند اُس کی سوزشون کو چھپاتی هی اور شوق اُسے ظاهر کرتا هی. اس طرح اُس کے لئے پوشیدگی اور اظہار دونون برابر هین.

هائے! کیا اُس کا دل اُس کی پسلیون مین رہ گیا هی؟ حالانکه وہ پہاڑیون اور ٹیلون کے هاتھ مین گرو هی!

رات کی مستقل تاریکی مین ایک کبوتری، جسے - اور مجھے بھی - غم نے لاغر و نزار کر رکھا هی، میری آنکھ کو بیدار رکھتی هی.

اب حال یه هی که ایک طرف مین ایک طرف اپنی شاخ ایکه پر وہ کبوتری رات بسر کرتے هین، اور شاخ بھی همارے مابین آرام کے خیال سے هلتی اور پھڑکتی هوئی رات گزارتی هی.

هائے! کیا مین کبھی اُن لوگون مین پھر بھی بیٹھ سکونگا جن سے مین محبت کرتا هون؟ ایک وقت تھا که اُن مین اور هم مین ایک عہد تھا، مگر اب وہ کینه توز هوگئے هین.

یا کیا تم اُن عہدون کو محفوظ رکھوگے جن کو مین ضائع نہین کرتا؟ بزرگ لوگون کا امتحان عہد کی حفاظت هی سے هوا کرتا هی. (مترجم)

تخفي لواعجه و الشوق يفضحه فقد تساوي لديه السر والعلن
يا و يلتاه ابقي في جوانحه فواده وهو بالاطلال مرتهن
و ارّق العين و الظلماء عاكفة ورقاء قد شفّها او شفّني حزن
فبتّ اشكو و تشكو فوق ايكتها و بات يهفو ارتياحا بيننا الغصن
يا هل أجالس اقواما احبّهم كنا و كانوا علي عهد فقد ظعنوا
او تحفظون عهودا لا اضيّعها ان الكرام بحفظ العهد تمتحن

اسي قصيدے مين سے يه اشعار بهي هين :-

۱ ان كان عادكم عيد فرب فتي بالشوق قد عاده من ذكركم حزن
و افردته الليالي من احبته فبات ينشدها مما جني الزمن
بما التعلل لا اهل ولا وطن ولا نديم ولا كاس ولا سكن

منجمله ان كے اور وزراء كے ايك وزير ابو بكر محمد بن عمار بهي تهے ' جو ايک نهايت ذكي النفس اور راسخ العلم بزرگ تهے . وه اندلس كے زبردست شعراء مين سے تهے ' اور ابو القاسم محمد بن هاني اندلسي كے رنگ مين شعر كهتے تهے : بلكه اكثر اشعار ابن هاني سے بهي زياده لطيف و شيرين هين . ان كا ديوان شعر اندلس مين هاتهون هاته پهرتا هي . مين نے اپنے هم عصر علماء آداب مين كسي كو ايسا نهين پايا جو ان كے شعر كي تقديم و تاثير كا قائل نه هو . بلكه اكثر اوقات ان مين سے بعض اس قدر غلو كرتے هين كه ابن عمار كو ابو الطيب متنبي اور هيهات سے تشبيه ديتے هين . ان كے نهايت نفيس و لطيف قصائد مين سے ايک وه قصيده هي ' جو انهون نے سرقصطه مين اس وقت لكها تها جب المعتضد بالله نے ان كو المعتمد سے الگ كر ديا تها ؛ كيونكه

۱ ترجمة :- اگر تمهارے هان عيدين باربار آتی هون تو آتی هون ؛ مگر بهت سے جوان ايسے هين جو تمهاری محبت اور ياد كی وجه سے هروقت غم و اندوه مين مبتلا رهتے هين ' جن كو راتون نے أن كے محبوبون سے جدا كرديا هي اور وه زمانے كی سختيون كی وجه سے أن راتون كی هجو كرتے هوئے رات بسر كرتے هين . (مترجم)

موخرالذکر اپنے اکثر امور کو چھوڑ چھاڑکر ان ہي کے ساتھ مشغول رہتے تھے : اؤر وہ یہ ہي :—

* علي و إلا ما بكاء الغمائم و في و الا ما نياح الحمائم
و عني اثار الرعد صرخة طالب لثار و هز البرق صفحة صارم
و ما لبست زهر النجوم حدادها لغيري ولا قامت له في مآتم

اسي قصیدہ مین وہ المعتضد بالله کي مدح کرتے ہوئے کہتے ہین :—

ابي ان يراه الله الا مقلدا حميلة سيف او حمالة غارم

[یعني :— الله اُس کو صرف اس حالت مین دیکھنا چاهتا ہي کہ وہ دوال شمشیر سے کمر باندھے ہوئے ہو یا کسي تاوان بردار کا بوجھ برداشت کرے ۔ (مترجم)]

ان کے تغزل کي ایک عمدہ مثال ان کے اِس قصیدے مین ملتي ہي ' جو انہون نے المعتضد بالله کي مدح مین کہا تھا :—

(۱) جاه الهوي فاستشعروه عاره و نعيمه فاستعذبوه اواره
(۲) لا تطلبو في الحب عزا انما عبدانه في حكمه احراره
(۳) قالوا اضرّ بك الهوي فاجبتهم يا حبذاه و حبذا اضراره

---

* ترجمہ :- ابر کا رونا اگر مجھ پر نہین تو اور کس پر هی ? کبوتریون کا نوحہ اگر میرے بارے مین نہین هی تو کس کے لئے هی ?

مجھ هی سے تو رعد نے ایک بدلہ لینے والے کی طرح غل مچانا سیکھا هی ' اور مجھ هی سے تو برق نے تلوار کا پہلو چمکانا لیا هی !

سیارهائے درخشندہ نے میرے لئے هی تو یہ سوگ کے کپڑے پہنے هین اور ماتم کرنے کو کھڑے ہوئے هین ' نہ کہ کسی اور کے لئے ! (مترجم)

ترجمہ :-

(۱) اُنھون نے جاہ محبت کو عار سمجھا ' اور اُس کی گرمی کو عذاب جانا ۔

(۲) عشق مین عزت نہ طلب کرو ؛ کیونکہ وهان یہہ حال هی کہ آزاد اُس کے غلام هوتے هین ۔

(۳) لوگون نے مجھ سے کہا کہ " تم کو عشق نے تکلیف دی هی " . مین نے جواب دیا " سبحان الله ! عشق اور اُس کے ضرر وهی کیسے اچھے هین ! "

(۴) قلبي هو اختار السقام لجسمه زيًّا فخلوه و ما يختاره

(۵) عيّرتموني بالنحول و انما شرف المهند ان ترقّ شفاره

(٦) و شمتّم لفراق من آلفته و لربما حجب الهلالَ سراره

(۷) احسبتم السلوان هبّ نسيمه او ان ذاك النوم عاد غراره

(۸) ان كان اعيي القلب عن حرب الجوى خذلته من دمعي اذاً نصاره

(۹) من قد قلبي اذ تثني قده و اقام عذري اذ اطل عذاره

(۱۰) ام من طوي الصبح المنير نقابه و احاط بالليل البهيم خماره

(۱۱) غصن و لكن النفوس رياضه رشأ و لكن القلوب عراره

(۱۲) سخرت ببدر التم غرته كما ازرت علي آفاقه ازراره

(۱۳) مازال ليل الوصل من فتكاته تسري الي بعرفه اشجاره

ترجمہ :-

(۴) " میرے ہی دل نے امراض کو اپنے جسم کا لباس بنایا ہی . مہربانی کرکے وہ جو کچھ چاہے اُسے اختیار کرنے دو " .

(۵) " تم مجھ پر نزار و نحیف ہونے کا عیب لگاتے ہو : ذرا یہ تو سمجھو کہ ایک ہندی تلوار کی بڑائی اسی مین ہی کہ اُس کی دھار باریک ہو ! "

(٦) " تم میرے محبوب و مالوف کے فراق سے خوش ہوتے ہو : حالانکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہی کہ مہینے کی آخری تاریخ مین چاند چھپ جایا کرتا ہی ! "

(۷) "کیا تم سمجھتے ہو کہ تسلی و بے غمی کی ہوا چل پڑی ہی ؟ یا یہ کہ وہ نیند ہی جو اونگھ کی صورت مین آئی ہی ؟ "

(۸) " اگر دل سوزش عشق کا مقابلہ کرنے سے عاجز و درماندہ ہو گیا ہو ، تو خدا کرے کہ اسی کے مددگار یعنی میرے آنسو اُسے بے یار و مددگار چھوڑ دین ! "

(۹) وہ کہ جس کے قد کے نگاہ کے سامنے سے ہٹ جانے نے میرے دل کو پارہ پارہ کر دیا ہی ، اور جس کے طول رخسار سے میرا عذر قائم ہوا ہی .

(۱۰) یا وہ کہ جسکے نقاب نے صبح روشن کو پا مال کر دیا ہی ، اور جسکے دوپٹہ نے شب تاریک کو احاطہ کر لیا ہی .

(۱۱) وہ ایک شاخ ہی ، مگر جانین اس کا باغ ہین ; وہ ایک آھو برہ ہی ، مگر دل اس کے لئے بمنزلہ درختان عرار کے ہین .

(۱۲) اُس کی پیشانی بدر کامل پر ہنستی ہی ، بعینہ جیسے کہ اُس کے تکمہ ہائے قمیص آفاق کو حقیر سمجھتے ہین .

(۱۳) اُس کے اشجار شبہائے وصل مین خوشبو کے ساتھ اُس کی بے باکیون اور خونریزیون کو لئے ہوئے میرے پاس آیا کرتے تھے .

(۱۴) ویجود روض الحسن من وجباته ... فیندي رنده و بهاره
(۱۵) حتي سقاني الدهر کاس فراقه فسکرت سکرا لا یفیق خماره
(۱۶) و وقفت فی مثل المحصّب موقفا للبين من حب القلوب جماره
(۱۷) حيران اعمي الطرف وهوسماؤه و اذاب فيه القلب وهو قراره
(۱۸) و لئن يذبه وهو مثواه فکم قد احرقت عود العفارة ناره
(۱۹) ان يهنه اني اذعت لحبه قلبي و ذاعت عنده اسراره
(۲۰) فليهن قلبي ان شکاه وشاحه لسواره فاقتص منه سواره
(۲۱) فوحسنه لقد انتدبت لوصفه بالنجل لولا ان حمصا داره
(۲۲) بلد رمتني بالمني اغصانه و تفجرت لي بالندي انهاره

اِن ابن عمار کو المعتمد کے ساتھہ عجیب واقعات پیش آئے ۔
اہل اندلس نے اُن کے جمع کرنے میں اعتنا کیا ہی ' اور میں انشاء اللہ

ترجمہ :-
(۱۴) میرے آنسو ٹپک ٹپک کر باغ حسن کو سیراب کرتے ہیں ' جس سے اُس کے گلہائے رند و بہار تر و تازہ ہو جاتے ہیں ۔
(۱۵) آخر زمانے نے مجھے اپنا جام فراق پلا دیا ' جس سے میں ایسا مد ہوش ہوگیا کہ اس مد ہوشی سے کبھی افاقہ نہیں ۔
(۱۶) اور میں مقام محصب کی طرح کھڑا رہ گیا ' کہ دلوں کی محبت اُس پر جدائی کے سنگریزے برساتی ہی ۔
(۱۷) حیران اور کور چشم ' حالانکہ وہ اس کا آسمان ہی ۔ اس نے اس میں دل کو پگھلا دیا ہی ' حالانکہ وہی اس کا مقر تھا ۔
(۱۸) اور اگر اُس نے اُس کو اُس کی قرارگاہ میں پگھلا دیا ' تو یہ کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی ' کیونکہ اس کی آگ اکثر عفارہ درخت کی لکڑی کو جلا دیا ہی ۔
(۱۹) اگر وہ اس سے خوش ہوتا ہی کہ میں نے اس کی محبت میں اپنے دل کو پگھلا دیا ہی اور اس کے پاس اسی کے راز فاش ہوگئے ہیں '
(۲۰) تو میرے دل کو خوش ہونا چاہئے ' اگر اس کا ہار اس کی شدت اور تیزی کی شکایت کرے ' کہ اس کی شدت کم ہوگئی ۔
(۲۱) قسم ہی اس کے حسن کی کہ اگر شہر حمص اس کا گھر نہ ہوتا تو میں اُسے ضرور بیابان کہتا ۔
(۲۲) وہ ایک ایسا شہر ہی جس کی شاخوں نے میرے دل کو آرزومند کر دیا ہی اور جس کے دریاوں نے مجھے پانی سے سیراب کر دیا ہی ۔ (مترجم)

اُن مین سے مجھے جو کچھ یاد ہي یہان درج کرونگا : مگر اُسي شرط کے ساتھ جس کا مین نے التزام کیا ہي ' اؤر اس حد سے نه گزرونگا جو مین نے مقرر کي ہي ۰ وجه یه ہي که مین نے شروع شباب مین ابن عمار کے ان حالات کي طرف ' جو المعتمد کي صحبت مین آداب کے متعلق گزرے ' خاص توجه کي تهي ۰ مین نے اپنے حافظه کے خزانے کو تلاش کیا ' تو ان مین سے بہت کم کو موجود پایا ' اؤر وهي مین انشاء الله عز و جل یہان بهي درج کرتا هون *

اِن کا نام محمد بن عمار اؤر کنیت ابوبکر ہي ۰ ان کي اصلیت شہر شلب کے اعمال مین سے شنبوس نامي ایک قریه سے ہي ۰ ان کا اؤر ان کے والد کا مولد یهي مقام ہي ۰ ان کا خاندان ایک گمنام خاندان تها ۰ ان کو یا ان کے اسلاف کو زمانهٔ قدیم یا خود ان کے ایام مین کوئي ریاست یا شہرت حاصل نه تهي ' نه اس زمانے مین ان مین سے کسي کا ذکر کیا گیا ہي ۰ ابن عمار ابهي طفلي ہي مین تهے که شلب مین وارد هوئے ۰ وهین بڑهے اؤر وهین علماء کي ایک جماعت سے ' جن مین ابو الحجاج یوسف بن عیسي الاعلم بهي شامل ہین ' علم ادب حاصل کیا ۰ پهر قرطبه گئے ۰ وهان بهي علم ادب حاصل کیا ' شعر و شاعري مین مہارت پیدا کي اؤر اسي کو اپنا ذریعهٔ معاش بنایا ۰ وہ اندلس بهر مین اسي سے فائدہ اٹهاتے پهرتے تهے ۰ وہ سوا بادشاهان اندلس کے اؤر کسي بادشاہ کي مدح کي خصوصیت نہین کرتے تهے ۰ وہ اسکي پرواہ نه کرتے تهے که ان کو کوئي بادشاہ عطیه دیتا ہي یا معمولي بازاري آدمي ۰ اس کے متعلق ان کا ایک عجیب لطیفه ہي : وہ یه که وہ اپنے مختلف اسفار مین سے ایک کے دوران مین شلب گئے ۰ اس وقت ان کي یه حالت تهي که ان کے پاس سواہ ایک سواري کے جانور کے اؤر کچھ نه تها ؛ اؤر طرہ یه که اس جانور کے لئے بهي چارہ تک نه تها ۰ انہون نے بازاریون مین سے ایک بڑے آدمي کي شان مین چند اشعار

کہہ کر اس کے پاس بھیج دئے ۔ اس شخص نے ان کي یہ قدر کي کہ جو کا توبرہ بھرکر ان کے پاس بھیج دیا، اور انہون نے اس کو بہت ہي بڑا صلہ اور بہترین انعام سمجھا ۔ پھر یہ اتفاق ہوا کہ ابن عمار کے حال مین ترقي ہوتي چلي گئي، قسمت نے ان کي مساعدت کي اور بخت نے یاوري ۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت آئي کہ المعتمد نے صاحب امر ہوتے ہي ان کو شہر شلب اور اس کے اعمال کا حاکم مقرر کردیا ۔ چنانچہ وہ اپنے بہت سے سوار، غلام اور حشم لیکر وہان پہنچے؛ اور ایسي نخوت دکھلائي کہ المعتمد علي اللہ نے اپنے والد المعتضد باللہ کي طرف سے وہان کا حاکم مقرر ہونے کے وقت نہ ظاہر کي تھي ۔ ابن عمار نے سب سے پہلي بات جو وہان جاکر دریافت کي وہ اپنے جو عطا کرنے والے شخص کے متعلق تھي ۔ اُنہون نے دریافت کیا کہ "وہ شخص کیا کرتا ہي؟ زندہ بھي ہي؟" لوگون نے کہا "ہان" ۔ یہ سنکر انہون نے وہي توبرہ، جو اس نے جو سے بھرکر بھیجا تھا، درھمون سے بھرکر اُسکے پاس بھیج دیا اور اپنے قاصد کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ "اگر تم اِس کو گندم بھرکر بھیجتے تو ہم سونا بھرکر دیتے" ۔ غرض کہ ابن عماریون ہي پریشان حال رہے، جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین، تمام اندلس مین طالب جود و عطف مین سرگردان پھرتے رہے، تا آنکہ ان کي المعتضد باللہ ابو عمر تک رسائي ہوگئي اور انہون نے ان کي مدح مین اپنا وہ مشہور و معروف قصیدہ پڑھا، جس کي ابتداء یون ہوتي ہي کہ :—

۱ ادر الزجاجة فالنسيم قد انبري والنجم قد صرف العنان عن السرا
والصبح قد اهدي لنا كافوره لما استرد الليل منا العنبرا

اسي قصیدے مین المعتضد کي مدح مین کہتے ہین کہ :—

---

۱ ترجمہ :— آبگینہ کو گردش دو، کہ نسیم چلنے لگی ھی اور ستارون نے بھی اپنے سفر شبینہ سے باگ موڑی ھی ۔
اور صبح نے اپنا کافور ھم کو دکھا دیا ھی، کیونکہ رات نے اپنا عنبر ھم سے واپس لے لیا ھی ۔ (مترجم)

۱ عباد المخضر نائل کفه   والجوء قد لبس الرداء الاغبرا
قدّاح زند المجد لا ینفك من   نار الوغي   الا   الي   نار القرا
یختار اذ یهب الخریدة کاعبا   والطرف اجرد   والحسام مجوهرا

اسي قصیدے میں ایک واقعہ کي تعریف میں و جو المعتضد کو بربر میں پیش آیا تھا ' کہتے ہیں :-

۲ شقیتْ بسیفك امة لم تعتقد   الا الیهود و ان تسموا بربرا
اثمرت رمحك من رؤوس کماتهم   لما رایت الغصن یعشق مثمرا
وخضبت سیفك من دماء نحورهم   لما عهدت الحسن یلبس احمرا

اس قصیدے میں ایک بیت ہي کہ اُس کا مثیل نہ کسي متقدم نے کہا نہ متاخرنے؛ اور وہ یہ ہي :-

السیف افصح من زیاد خطبة   في الحرب ان کانت یمینك منبرا

[یعني :- تلوار دوران جنگ میں زیاد سے بھي زیادہ فصاحت کے ساتھ تقریر کرتي ہي ' بشرطیکہ آپ کا داهنا هاتھ منبر ہو۔ (مترجم)]

المعتضد نے اس قصیدے کو سن کر بہت پسند کیا ' ابن عمار کو مال اور کپڑے اور سواري عطا کي ' اور حکم دیا کہ اُن کا نام شعراء کے دفتر میں درج کردیا جائے ۔ پھر اُنکا تعلق المعتمد علي اللہ سے ہو گیا '

---

۱ ترجمہ :- عباد ' جس کے هاتھ کی بخشش تر و تازہ رهتی هی ' اور جوء نے غبار آلود چادر اوڑھ لی هی ۔
وہ مجد کے چقماق سے آگ نکالتا هی ' اور آتش جنگ سے علیحدہ هوتا هی تو آتش مہمان نوازی هی کو سوزان کرتا هی ۔
جب وہ کسی کو انعام دینے لگتا هی تو دختر نارپستان ' اسپ اجرد اور شمشیر جواهر نگار کو انتخاب کرتا هی ۔ (مترجم)

۲ ترجمہ :- آپ کی تلوار سے ایک ایسی قوم پر بد بختی ٹوٹ پڑی جو اعتقاداً یہودی هی اور بربر کہلاتی هی ۔
آپ نے اپنے نیزے کو اُن لوگون کے دلاورون کے سرون سے باردار کردیا ' جب آپ نے دیکھا کہ شاخ باردار اچھی معلوم هوتی هی ۔
اور آپ نے اپنی تلوار کو ان کے سینون کے خون سے رنگ دیا ' جب آپ نے دیکھا کہ حسن سرخ رنگ کے لباس سے پیدا هوتا هی ۔ (مترجم)

جو اُن دونون جوان تھے ۔ اُن کي وجہ سے اُن کے حال میں اؤر بھي ترقي هوتي چلي گئي؛ اؤر ان کے طفیل و وسیلہ سے ان کي قربت بھي بڑھہ گئي اؤر مضبوط هوتي گئي ' یہان تک کہ وہ المعتمد کے مقربان خاص مین سے هوگئے اؤر یہہ نوبت آ گئي کہ المعتمد اُن کو اپنے موئے سینہ بھي زیادہ عزیز اؤر اپني حبل ورید سے بھي زیادہ قریب رکھنے لگے ' اؤر دن رات مین کسي وقت اُن سے جدا نہ هوتے ۔ اسکے بعد اتفاق یہ هوا کہ المعتمد علي اللہ اپنے والد کي جانب سے شلب کے حاکم مقرر هوگئے ۔ اُنھون نے ابن عمار کو اپنا وزیر بنالیا اؤر تمام امور کو اُن هي کے هاتھہ مین دے دیا ۔ ابن عمار ان پر اس شدت سے غالب هوگئے کہ دونون کي برائیان سنتے سنتے لوگون کے کان پک گئے ۔ نتیجہ یہ هوا کہ المعتضد نے بھي یہي مُناسب سمجھا کہ دونون کو علیحدہ کردیا جائے ۔ چنانچہ ' جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا هي اُن کو وهان سے نکال دیا گیا ۔ وہ انتہاء بلاد اندلس مین یون هي مُسافرانہ پھرتے رهے ۔ آخر جب المعتضد کا انتقال هوگیا ' تو المعتمد نے ان کو دوبارہ بلاکر پھر مقربان خاص مین شامل کرلیا : یہان تک کہ وہ المعتمد کے ساتھہ ایسے ایسے امور مین شریک تھے کہ جن مین کوئي شخص اپنے بھائي یا باپ کو بھي شریک نہین کرتا ۔ جس زمانے مین یہ دونون شلب مین تھے ' ابن عمار پر ایک عجیب واقعہ گزرا ۔ وہ یہ کہ ایک رات کو المعتمد نے ان کو اپني مجلس اُنس مین بلایا ' جیسا کہ اُن کي عادت تھي ۔ لیکن اُس رات انھون نے ان پر زیادہ اکرام مبذول فرمائے ۔ جب سونے کا وقت هوا ' تو المعتمد نے ابن عمار کو قسم دي کہ وہ ان هي کے تکیہ پر سر رکھہ کر سوئین ۔ چنانچہ ایسا هي هوا ۔ ابن عمار کا بیان هي کہ " خواب مین مئین نے سنا کہ هاتف غیب مجھہ سے کہتا هي کہ " اي مسکین ! اس پر غرہ نہ هونا ۔ یہ شخص تجھہ کو عنقریب قتل کردیگا ' کچھہ هي عرصہ گزریگا ! " مین گھبراکے جاگ اُٹھا اؤر تعوذ کیا ۔ مگر پھر

سویا تو هاتف نے پہلے کی طرح پھر مجھ سے یہی کہا ۔ میں پھر بیدار ہوگیا ؛ اور پھر سویا تو تیسری مرتبہ پھر وہی بات سنی ۔ میں پھر جاگ اُٹھا ' کپڑے اُتار ڈالے اور ایک بوریا اپنے اوپر لپیٹ لیا ۔ پھر یہ ارادہ کیا کہ قصر کے دروازے تک پہنچ جاؤں اور صبح ہو تو پوشیدہ طور پر نکل جاؤں ' ساحل بحر پر پہنچ کر سرحد کو چلا جاؤں ' بربر کے پہاڑوں میں جا رہوں اور وہیں مر جاؤں ۔ اتنے میں المعتمد کی آنکھ کھل گئی ۔ اُنہوں نے مجھے دیکھا تو نہ پایا اور میرے ڈھونڈھنے کا حکم دیا ۔ مجھے قصر کے قریب قریب ڈھونڈھا گیا ۔ وہ خود تلوار پر ٹیکی لگاتے ہوئے نکلے اور ایک شخص اُن کے آگے آگے شمع اُٹھائے ہوئے تھا ۔ آخر اُنہوں نے ہی مجھے ڈھونڈھ نکالا : اور وہ اِس طرح ہوا کہ وہ قصر کے دروازے پر اِس خیال سے آئے کہ یہ دیکھیں کہ آیا دروازہ کھلا ہوا ہے یا نہیں ۔ پھر وہ اُس بورئے کے سامنے آ کھڑے ہوے جس میں مَیں لپٹا ہوا تھا ۔ اتفاق سے میں اُس کے اندر ہل پڑا ' جس سے اُن کو میرا اُسی میں ہونا معلوم ہوگیا ' اور پوچھا کہ " اِس بورئے میں کیا ہے ؟ " اُنہوں نے اُس بورئے کو کھولنے کا حکم دیا ' تو میں اُسکے اندر سے برہنہ جسم صرف پا جامہ پہنے ہوے بر آمد ہوا ۔ المعتمد مجھے دیکھ کر آنسو بھر لائے اور کہنے لگے " ابوبکر ! تم نے یہ حرکت کیوں کی ؟ " مجھے سواء اسکے کچھ چارہ نہیں رہا کہ سچ بولوں ۔ میں نے اپنا تمام قصہ شروع سے آخر تک بیان کردیا ۔ وہ سن کر ہنس پڑے اور بولے کہ " یہ یوں ہی فضول خیال تھا ' جو خمار کی وجہ سے پیدا ہوگیا " ۔ پھر کہنے لگے کہ " میں تم کو کیوں کر قتل کرسکتا ہوں ؟ کیا تم نے دیکھا ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرتا ہے ؟ کیا تم میرے لئے ایسے ہی نہیں ہو جیسے خود میری ذات ؟ " ابن عمار نے اُن کا شکریہ ادا کیا ' اور اُن کے طول عمر کی دعا کی ۔ دونوں اِس واقعہ کو بھول بسر گئے ۔ چند روز اِس پر گزر گئے اور وہ واقعہ پیش آیا ' جس کی طرف عنقریب اشارہ کیا

جائیگا: ابن عمار کا خواب صحیح ہو گیا' اور المعتمد نے بقول اپنے خود ہي کو قتل کردیا *

القصه' جیسا که ہم ذکر کرچکے ہیں' جب المعتمد بادشاہ ہوئے تو ابن عمار نے اُن سے ولایت شلب کي درخواست کي' جو اُن کا شہر تھا اور جہاں اُنہوں نے پرورش پائي تھي. المعتمد نے اُنکي درخواست منظور کي' اور وہاں کا والي مقرر کردیا. وہاں کے تمام امور خارجي و داخلي اُن کے سپرد کردئے. چنانچه وہاں ابن عمار کي ولایت قائم رهي: مگر المعتمد کو اُن سے ملنے کا اس قدر شوق ہوا که صبر نه کرسکے. اُن کو وہاں سے بلایا اور ولایت شلب سے معزول کرکے اپنا وزیر بنا لیا. المعتمد کے ساتھ اُن کي وہي کیفیت ہوگئي' جو ہارون الرشید کي جعفر بن یحیٰی برمکي کے ساتھ تھي. المعتمد اُن بڑے بڑے امور پر متعین کرتے اور مراتب عالیه دیتے رہے. ابن عمار کو بھي جو کام ملتا تھا اُسے بخوبي انجام دیتے تھے. بلاد اندلس میں اُنکي شہرت ہوگئي؛ یہاں تک که ادفنش بادشاہ روم کے سامنے جب کبھي ابن عمار کا نام آتا تو کہتا که وہ "جزیرہ نما والا" ہے. ابن عمار ہي نے اُس کو اشبیلیه' قرطبه' اور اُن دونوں کے اعمال پر حمله کرنے سے روک دیا تھا. اس کا قصه یه ہے که جب ادفنش بہت ضخیم فوج لے کر المعتمد کے ملک پر چڑھائي کرنے نکلا؛ تو لوگ اُس سے ڈرنے لگے' سب پر اُس کا رعب پڑ گیا' اور اُن لوگوں نے اپني کمزوري کي وجه سے یه یقین کرلیا که وہ اُس کو روک نه سکینگے. ابن عمار نے نہایت عمدہ حیلے اور آسان تدبیر سے اُسکو وہاں سے واپس لوٹا دیا. اُس حیلے کي صورت یه تھي که ابن عمار نے ایک شطرنج (بساط اور مہرے) ایسي مضبوط اور عجیب و غریب بنوائي تھي که اُس جیسي کسي بادشاہ کے پاس بھي نه تھي. مہرے آبنوس' عود رطب اور صندل کے تھے' جن پر سونے کا کام تھا. اُس کي بساط بھي بڑي مضبوط تھي. ابن عمار المعتمد کے سفیر بن کر

ادفنش کے پاس گئے ' اؤر بلاد اسلام کے آغاز سرحد ہي مين اُس سے ملاقي ہوئے ۔ ادفنش نے اُن کا بڑي تعظيم کے ساتھہ خير مقدم کيا ' بہت اکرام کيا ' اپنے ارکان دولت کو اُن کي خدمت پر مامور کيا ' اؤر حکم ديا کہ اُن کي تمام ضروريات بہت جلد مہيا کي جائين ۔ ابن عمارنے وہ بساط نکال کر ادفنش کے بعض خواص کو دکہلائي ۔ اُنہون نے اپنے بادشاہ کو اُس کي اطلاع کردي ۔ يہ بے دين يعني ادفنش شطرنج کا بڑا شوقين تہا ۔ جب وہ ابن عمار سے ملا ' تو پوچہنے لگا کہ "آپ شطرنج کيسي کہيل سکتے ہين ؟" ابن عمار کو شطرنج کہيلنے مين نہايت اعلي درجہ کي مہارت تہي ۔ چنانچہ اُنہون نے ايسا ہي کہہ ديا ۔ ادفنش نے کہا کہ "مجہے معلوم ہوا ہي کہ آپ کے پاس ايک عجيب و غريب شطرنج ہي" ۔ ابن عمارنے کہا "ہان" ۔ اُس نے کہا کہ "ہم اُس کو کيون کر ديکہہ سکتے ہين ؟" ابن عمارنے ترجمان سے کہا کہ "کہہ دو کہ مين شطرنج لئے آتا ہون ' مگر اس شرط سے کہ مين تمہارے ساتھہ کہيلونگا ۔ اگر تم نے مجہے ہرا ديا تو شطرنج تمہاري ' اؤر اگر تم ہار گئے تو مين تم سے جو چاہون کر والون ۔" ادفنش نے کہا کہ "شطرنج يہان لے آؤ تا کہ ہم اُسے ايک نظر ديکہہ لين ۔" چنانچہ ابن عمارنے ايک شخص کو بہيجا ' جو جاکر شطرنج لے آيا ۔ جب اُسے اُس بے دين کے سامنے رکہا گيا ' تو اُس نے ازروئي ادب و استعجاب اپنے سينے پر صليب کي شکل بنائي اؤر کہنے لگا کہ "مجہے يہ خيال بہي نہ تہا کہ شطرنج کي درستي اؤر مضبوطي اس حد کو پہنچ سکتي ہي ۔" پہر ابن عمار کي طرف مخاطب ہوکر کہا کہ "آپ کي کيا رائے ہي ؟" اُنہون نے اپنے پہلے ہي کلام کا اعادہ کيا ۔ ادفنش نے کہا کہ "مين آپ کے ساتھہ کسي نا معلوم شرط پر نہ کہيلونگا ۔ خبر نہين آپ مجہہ سے کيا طلب کرين ' اؤر وہ مجہہ سے ممکن نہ ہو" ۔ ابن عمارنے کہا کہ "مين بغير اس شرط کے نہ کہيلونگا ۔" يہہ کہہ کر اُنہون نے شطرنج اُٹہالي ۔ ابن عمارنے ارادے کا

راز ادفنش کے چند ثقہ ارکان دولت کو بتا دیا، اور اُن کو بہت سا مال اس شرط پر دیا کہ وہ ادفنش کو کھیلنے کا مشورہ دین ۔ چنانچہ اُنہون نے یہي کیا ۔ اُس بے دین کا دل بھي شطرنج مین پڑا رھا، اور اس کے خواص دولت نے بھي اُسے وھي مشورہ دیا، جو ابن عمار نے سکھا دیا تھا ۔ اُنہون نے اس معاملے کو اس کے سامنے آسان کرکے ظاہر کیا اور کہا کہ اگر آپ اس پر غالب ھو گئے، تو آپ کے پاس وہ شطرنج آجائیگي جو کسي بادشاہ کے پاس بھي نہ نکلیگي ؛ اور اگر وہ آپ پر غالب آگیا، تو اس کي کیا مجال ہي کہ وہ آپ پر کوئي حکم لگائے ۔ اور یہ بھي ایک عیب ناک امر ہي کہ کوئي شخص بادشاہ سے کچھ طلب کرے اور وہ اپنا عجز ظاھر کرے ۔ اگر ابن عمار نے آپ سے کوئي ایسي بات طلب کي، جس کا اتمام ناممکن ھو، تو ہم اُس کو رد کر دینے کا ذمہ لیتے ہین ۔" غرض کہ اُنہون نے اسي قسم کي باتین کین، یہان تک کہ ادفنش نے منظور کرلیا اور ابن عمار کو بُلا بھیجا ۔ وہ آئے تو اپنے ہمراہ شطرنج بھي لیتے آئے ۔ ادفنش نے اُن سے کہا کہ "مجھے آپ کي شرط منظور ہي ۔" ابن عمار نے کہا کہ "میرے اور اپنے درمیان مین چند گواہ مقرر کردو" جنکے نام اُنہون نے بتا دئے ۔ چنانچہ ادفنش نے اُن لوگون کو بلوا بھیجا ۔ وہ لوگ آگئے ، اور کھیل شروع ھوا ۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہین ، ابن عمار اتنے بڑے شاطر تھے کہ کوئي شخص اُن کے مقابلے مین نہین تھیر سکتا تھا ۔ اُنہون نے تمام حاضرین کے سامنے ادفنش پر ایسا غلبہ پایا کہ اُس بے دین کو اُس مین کسي طرح کي چون و چرا کرنے کي گنجائش باقي نہ رھي ۔ جب غلبہ تسلیم کرلیا گیا، تو ابن عمار نے کہا کہ "اب میرے لئے جائز ہي کہ جو چاھون حکم لگاؤن ۔" ادفنش نے کہا "ھان ۔ بتلائے کیا حکم ہي ۔" ابن عمار نے جواب دیا کہ "یہ ہي کہ تم یہان سے اپنے شہر کو واپس چلے جاؤ ۔" یہ سن کر اُس بے دین کا مُنہہ کالا ھو گیا ۔ وہ کبھي کھڑا ھوتا اور کبھي بیٹھتا تھا ۔ پھر

اُسنے اپنے خواص دولت سے کہا کہ "مین اسي سے ڈرتا تھا۔ تم ہي نے مجھ پر یہ امر آسان کرکے ظاہر کیا تھا۔" اور اسي قسم کي باتین کین۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اپنے عہد و اقرار سے پھر جائے اور اس معاملے سے روگرداني کرے۔ مگر خواص دولت نے اس بات کو قبیح قرار دیا اور کہا کہ "آپ کے لئے ایسا کرنا موزون نہین ہي، کیونکہ آپ اپنے وقت مین تمام نصاري کے بادشاہ ہین۔" غرض کہ وہ لوگ اسي نوع کي باتین کرتے رہے۔ آخر اُسکو تسکین ہو گئي اور کہنے لگا کہ "مین اُس وقت تک یہان سے نہ جاؤنگا کہ جب تک مین اس سال کے علاوہ اور دو سال کے محاصل وصول نہ کرلون۔" ابن عمار نے کہا کہ "ہان ہم یہ سب کچھ تم کو دے دینگے۔" چنانچہ جتنا کچھ ادفنش نے طلب کیا تھا ابن عمار نے اُسے دے دیا: ادفنش اُسے لے کر واپس چلا گیا۔ خدا نے اُس کي شرارت کو روک دیا، اور اپنے فضل و کرم سے اُس کو مسلمانون کے مقابلے سے با حسن الوجوہ دفع کردیا۔ ابن عمار اشبیلیہ واپس چلے گئے، اور المعتمد اُن سے بہت خوش ہوئے *

اس واقعہ کے بعد المعتمد کو مرسیہ اور اس کے اعمال پر، جو تدمیر کے نام سے مشہور تھا، قبضہ جمانے کي ہوس پیدا ہوئي۔ یہ تمام علاقہ ابو عبد الرحمان محمد بن طاہر کے قبضے مین تھا۔ وھي اُسکا مدبر امر بھي تھا۔ المعتمد نے بڑي بڑي فوجین جمع کین اور ابن عمار کو اس امر کا کفیل بنایا کہ وہ ان افواج کو لیکر جائین اور ابن طاہر کو مرسیہ سے خارج کردین۔ چنانچہ ابن عمار نے اپنے اس عہدے کو بخوبي سرانجام دیا، اور ابن طاہر کو وھان سے نکال دیا۔ ابن طاہر وھان سے نکل کر بلنسیہ مین بنو عبد العزیز سے جاملا، اور وھین رھتے رھتے انتقال کیا: (رحمہ اللہ) *

جب، حسب ذکر بالا، ابن عمار بنو طاہر کے دارالملک، مرسیہ، پر قابض ہوگئے، تو ان کي نیت بگڑ گئي۔ اُن کي بد نیتي نے اُن کو

یه سکھایا کہ اس علاقے پر دست درازي کرین اؤر خود قابض ہو جائین ۔ وہ اس کے لئے طرح طرح کے حیلے کرتے رہے : اؤر بعض حیلے کارگر بھي ہوئے ' اؤر مرسیه اؤر اُس کے اعمال اُن کے مطیع ہو گئے ۔ پھر اُن کو ملک بلنسیه کي طمع پیدا ہوئي ۔ آخر ان کے بر خلاف اہل مرسیه مین سے ایک شخص ابن رشیق نامي کھڑا ہوا گیا ۔ ابن رشیق کا باپ افواج مرسیه کا ایک مشہور سپاہي تھا ۔ صورت حال یہ ہوئي کہ ابن عمار اپنے کسي امر کے لئے باہر گئے تھے ۔ ابن رشیق نے اس علاقے پر دعوي کیا ' اؤر عوام الناس اؤر کچھ فوج ان کے ساتھ ہو گئي ۔ ابن عمار نے یہ سنا ' تو وہ یلغار کرتے ہوئے پہنچے : مگر شہر کے دروازے بند تھے ۔ اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو لیکر چند دن تک شہر کا محاصرہ کئے رکھا ۔ مگر شہر نے ان کا مقابلہ کیا ' اؤر وہ اُس مین داخل نہ ہو سکے ۔ اب وہ حیران تھے کہ کیا کرین اؤر کہان جائین ۔ المعتمد کو معلوم ہو چکا تھا کہ ابن عمار اُن کے خلاف ہوکر اطاعت سے نکل چکے ہین ۔ ابن عمار کو سوا اس کے اؤر کوئي چارہ نہ سوجھا کہ وہان سے بھاگ کر کوئي پناہ کي جگہ تلاش کرین ۔ چنانچہ وہ فرار کرکے سرقسطہ مین بنو ہود کے پاس جا پہنچے ' اؤر وہین قیام کیا ۔ آخر وہ اُن پر بھي بار معلوم ہونے لگے : بنو ہود بھي اُن کي فتنہ پردازي سے خائف ہو گئے ' اؤر جو کچھ اُنھون نے اپنے آقا اؤر ولي نعمت کے ساتھ کیا وہ ان کي نگاہ مین کھٹکنے لگا ۔ چنانچہ بنو ہود نے ان کو اپنے بلاد سے نکال باہر کیا ۔ اب یہ کیفیت رہي کہ وہ ایک شہر سے دوسرے کي طرف نکال دئے جاتے تھے اؤر سب بادشاہ اُن کو برا سمجھتے تھے ۔ شدہ شدہ وہ اندلس کے قلعون مین سے ایک قلعہ موسومہ بہ شقورہ مین پہنچے ' جو نہایت مضبوط و محصون تھا اؤر جس پر ایک شخص ' ابن مبارک ' متغلب تھا ۔ اس نے ان کي خوب آؤ بھگت کي اؤر اچھي طرح مہمان نوازي سے پیش آیا ۔ مگر چند دن کے بعد اُسے بھي ایک تدبیر سوجھ گئي '

اؤر اُس نے اُن پر قبضہ پاکر اُن کو قید کردیا اؤر اپنے قید خانے مین محبوس کردیا ۔ جب ابن عمارنے اُس کا یہ سلوک دیکھا ؛ تو اُنہون نے ابن مبارک سے کہا کہ " تمھارے لئے مناسب یہ ہي کہ تم تمام شاھان اندلس کو اس امر کي اطلاع دو کہ مین تمھاري قید مین ھون ؛ اؤر مجھے ان سب کے پاس پیش کرو ۔ اُن مین سے کوئي بھي ایسا نہ ھوگا جو میري خواہش نہ کریگا ۔ جس کو میري طرف زیادہ رغبت ھوگي وہ تمکو انعام دیگا ؛ اؤر تم مجھے اُسي کے پاس بھیج دینا " ۔ ابن مبارک نے یہي کیا ۔ اندلس کے ہر ایک بادشاہ نے ابن عمار کو لینے کي خواہش کي ۔ اُن ہي مین سے المعتمد نے بھي اُن کو بلانے کے لئے لکھا ۔ اسي واقعہ کے متعلق ابن عمار کہتے ہین کہ :—

اصبحت في السوق ینادي علي ۔۔۔ راسي بانواع من المال

والله ما جار علي مالہ ۔۔۔ من ضمّني بالثمن الغالي

[یعني :— میري یہ حالت ھوگئي کہ میرے لئے طرح طرح کے مال و زر کي قیمتین پڑنے لگین ۔ بخدا جس شخص نے میرے لئے بڑي قیمت لگائي اُس نے اپنے مال پر کچھہ ظلم نہین کیا ۔ (مترجم)]

اسي قید کي حالت مین ابن عمارنے کسي سے استنظاف کي غرض سے ایک نورہ (استرا) مانگا ؛ مگر عذر کیا گیا ۔ پھر اُنہون نے موسي مانگا ؛ تو اُس نے لا دیا ۔ اس واقعہ کا وہ یون ذکر کرتے ہین :—

بوسا لشقورة عندي ۔۔۔ اربي علي کل بوسا

فقدت ھرون فیھا ۔۔۔ فظلت اطلب موسی

[یعني :— میرے لئے شقورہ نہایت منحوس تھا ؛ ایسا منحوس کہ اُس کي نحوست سب سے بڑھي ہوئي تھي ۔ وھان مین نے ھارون کو گم کردیا ؛ تو مین موسي کو مانگنے لگا ۔ (مترجم)]

المعتمد علي اللہ نے اپنے چند آدمیون کو زر و مال اؤر گھوڑے دیکر اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ جاکر ابن عمار کو ابن مبارک کے ہاتھہ سے

چهوڑا لائین ؛ اوٗر اُن سے کہہ دیا کہ جب ابن عمار اُن کي سپردگي مین آجائین تو وہ اُن کي احتیاط کرین اوٗر بیڑیان ڈال دین ۔ غرض یہ لوگ اُن کو لیکر نکلے ' اوٗر قرطبہ پہنچے ۔ اتفاق سے اُن دنون المعتمد بهي وهین تهے ۔ ابن عمار بد ترین اوٗر تباہ حال سے قرطبہ مین داخل هوئے ۔ وہ خچر پر سوار تهے ' اوٗر دو هوشیار محافظ ساتهہ تهے ۔ اُن کي بیڑیان لوگون کو صاف نظر آتي تهین ۔ المعتمد نے ہر خاص و عام کو حکم دیا تها کہ سب نکلکر ابن عمار کو اس بد حالي مین دیکهین ۔ اس سے قبل جب ابن عمار قرطبہ مین داخل هوئے تهے ' تو خوشي منائي گئي تهي ؛ رؤساء و اعیان شهر ان کے استقبال کے لئے بر آمد هوئے تهے ' اوٗر اُن مین سے جو ابن عمار کے هاتهہ کو بوسہ دے سکا تها یا جس کے سلام کا اُنهون نے جواب دے دیا تها وہ خود کو خوش نصیب سمجهتا تها ' اوٗر باقي لوگون کا تو یہ حال تها کہ اگر وہ ان کے پاس تک پہنچ بهي سکے تهے تو یا اُن کي رکاب کو چوم سکے تهے یا اُن کے کپڑے کے پلے کو ، بلکہ اس وقت ایسے لوگ بهي رہ گئے تهے ' جو اُن تک نہ پہنچ سکے بلکہ صرف دور ہي سے دیکهہ لیا ۔ پاک ہي اللہ جو احوال کو بدلتا اوٗر دولتون کو گردش دیتا رهتا ہي ! القصہ ابن عمار ' عزت و سرفرازي ' بلندي دولت اوٗر ریاست عالیہ کے بعد ' اُس ذلت و خواري کي حالت مین قرطبہ مین داخل هوئے جو ہم نے بیان کي ہي ۔ وہ ذلیل تهے ' خائف تهے ' فقیر تهے ' اوٗر سوائے اُن کپڑون کے جو اُن کے جسم پر تهے وہ کسي چیز کے مالک نہ تهے ۔ پاک ہي وہ ذات جس نے اپنا دیا هوا اُن سے چهین لیا اوٗر جتنا مال و متاع اُن کے پاس تها اُس سے اُنکو روک دیا !!

ابن عمار کے محافظین مین سے ایک نے اُن کے فرط ذکاوت اوٗر سرعت ذہن کا یہ قصہ بیان کیا ہي کہ " جب ہم قرطبہ کے قریب اس طرح پہنچے کہ لوگ ہمین دیکهہ رهے تهے ' تو ہم نے دیکها کہ ایک سوار شهر سے نکلکر گهوڑا دوڑاتا هوا ہماري طرف آ رہا ہي ۔ جب ابن

عمار نے اُس کو دیکھا ' تو اُنہون نے اپنا عمامہ سر سے اُتار لیا ۔ وہ سوار آیا ' ہم تک پہنچکر ابن عمار کي طرف دیکھا اوٖر ہماري صف مین شامل ہوکر چلنے لگا ۔ ہم نے اُس سوار سے سوال کیا کہ " تم کیون آئے ہو؟ " اُس نے کہا کہ " مین جس کام کے لئے آیا تھا ' وہ اس شخص نے اپنے تک پہنچنے سے پہلے ہي کرلیا ۔ " اُس وقت ہم کو معلوم ہوا کہ یہ سوار اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ ان کا عمامہ ان کے سر سے اُتار دے " ۔

الغرض ابن عمار المعتمد علي اللہ کے سامنے اس حال مین پیش کئے گئے جو بیان کیا گیا : کہ وہ اپني بیڑیان پہنے ہوئے چل رہے تھے ۔ المعتمد نے اُن کے سامنے اپنے عطیات اوٖر نعمتون کو گننا شروع کیا ' اوٖر ابن عمار سر جھکائے ہوئے سب کچھ سنتے رہے ' اوٖر ہمکے تک نہین ۔ جب المعتمد سب کچھ کہہ چکے تو ابن عمار نے صرف یہ ہي جواب دیا کہ " جو کچھ حضور نے (خدا آپ کو سلامت رکھے) فرمایا ہي ' مین اُس سے انکار نہین کرتا ۔ اوٖر اگر انکار کرون بھي تو ناطق چیزین تو ایک طرف رہین ' جمادات تک میرے خلاف شہادت دینگے ۔ مین نے بیجا کیا ' حضور معاف فرمائین ؛ مین نے گناہ کیا ' حضور عفو فرمائین " ۔ المعتمد نے کہا " افسوس ' یہ ایسا گناہ نہین کہ معاف کیا جائے " ۔ اُنہون نے حکم دیا کہ ابن عمار کو کشتي مین بٹھاکر اشبیلیہ لے جائین ۔ چنانچہ ان کو اشبیلیہ مین بھي اُسي حال سے داخل کیا گیا جس سے وہ قرطبہ مین داخل ہوئے تھے ' اوٖر المعتمد کے قصر کے پھاٹک کے ایک جھروکے مین رکھے گئے ۔ اس قصر کا نام " القصر المبارک " تھا ' اوٖر وہ ہمارے وقت تک باقي ہي ۔ ابن عمار وہان مدتون قید رہے ۔ اسي قید کے دوران مین ان سے بہت سے قصائد مذکور ہین ' اوٖر وہ ایسے ہین کہ اگر ان قصائد کے توسل سے زمانے سے مدد مانگي جاتي تو وہ اپنے جور سے باز آجاتا ' اوٖر اگر فلک سے ان کے طفیل سے التجا کي جاتي تو وہ اپنا دور چھوڑ دیتا ۔ مگر وہ قصائد ایسے تعویذ تھے ' جنہون نے کوئي

اثر نہین کیا؛ وہ دعائین تھین، جو قبول نہین ہوئین؛ اور وہ منظر تھے، جنہون نے کوئي نفع نہین دیا۔ چنانچہ ان قصائد مین سے یہ اشعار بھي ہین :—

(۱) سجایاك ان عافیت اندي و اسجح — وعذرك ان عاقبت اجلي و اوضح

(۲) و ان كان بین الخطتین مزیة — فانت الي الادني من الله تجنح

(۳) حنانیك في اخذي برایك لا تطع — عداي ولو اثنوا علیك و افصحوا

(۴) فان رجاي ان عندك غیر ما — یخوض عدوي الیوم فیه و یمرح

(۵) ولم لا و قد اسلفت ودًا و خدمة — یكرّان في لیل الخطایا فیصبح

(۶) و هبني وقد اعقبت اعمال مفسد — اما تفسد الاعمال ثمت تصلح

(۷) اقِلْني بما بیني و بینك من رضي — له نحو روح الله باب مفتح

(۸) و عفّ علي آثار جرم سلكتها — بهبّة رحمي منك تمحو وتمصح

(۹) و لا تلتفت قول الوشاة و رایهم — فكل اناء بالذي فیه یرشح

ترجمہ :—

(۱) اگر آپ معاف فرمائین، تو آپ کے اخلاق و خصائل نہایت با سخا اور نیک ہین : اور اگر آپ سزا دین، تو آپ کا عذر نہایت روشن اور واضح ہی۔

(۲) اگر طریقون کے مابین کوئی مزیت ہو، تو آپ اُس کی طرف مائل ہوتے ہین جو اللہ سے نزدیک ہو۔

(۳) آپ مجھ پر یہ لطف وکرم فرمائے کہ میرے متعلق اپنی رائے کو کام مین لائیے ؛ مگر میرے دشمنون کی بات نہ مانیے، گوکہ وہ آپ کی تعریف کرین اور فصاحت سے کام لین۔

(۴) کیونکہ میری امید وہ نہین ہی جس مین آج میرا عدو خوض کرتا اور اکڑ اکڑکر چلتا ہی۔

(۵) اور کیون نہ ہو، جب کہ مین زمانۂ سلف مین دوستی اور خدمت کا دم بھرتا تھا، جو خطاون مین شب گزارتی تھین اور پھر صبح کرتی تھین۔

(۶) مین نے یہ بھی فرض کیا کہ آپ نے ایک مفسد کے اعمال کی سزا دی ہی۔ لیکن کیا اعمال ایک مرتبہ بگڑکر پھر درست نہین ہوا کرتے ؟

(۷) مجھے اپنے اور میرے مابین کے امور کے لئے معاف فرمائیے اور خوشنودی کو کام فرمائے، جو خوشنودی الٰہی کی طرف ایک کھلا دروازہ ہی۔

(۸) مین نے جو جرم کیا ہی اُس کے آثار کو مٹادیجئے۔ آپ ایک ذرا سے رحم سے اُس کو محو اور بوسیدہ کرسکتے ہین۔

(۹) آپ چغل خورون کی بات اور رائے کی طرف التفات نہ فرمائے ؛ کیونکہ ہر برتن مین سے وہی چیز ٹپکتی ہی جو اُس مین ہوتی ہی۔

(١٠) سياتيك في امري حديث وقد اتي — بزور بني عبد العزيز موشح
(١١) وما ذاك الاما علمت فانني — اذا ثبت لا انفك آسو و أجرح
(١٢) كاني بهم لادرّ لله درهم — اشاروا تجاهي بالشمات وصرحوا
(١٣) و قالوا اسيجزيه فلان بفعله — فقلت و قد يعفو فلان و يصفح
(١٤) الا ان بطشا للموید یرتجی — و لکن حلما للموید یرجح
(١٥) و ماذا عسي الو اشون ان يتزيدوا — سوي ان ذنبي واضح متصحح
(١٦) نعم لي ذنب غير ان لحلمه — صفاة يزل الذنب عنها فيسفح
(١٧) عليه سلام كيف دار به الهوي — الي فيدنوا او علي فينزح
(١٨) و يهنيه ان مُتّ السلوّ فانني — اموت و لي شوق اليه مبرح
(١٩) و بين ضلوعي من هواه تميمة — ستنفع لو ان الحمام يجلح

ترجمة :-

(١٠) عنقریب آپ میرے متعلق کوئی بات سنینگے : بنو عبد العزیز کی رنگین دروغ بافی تو آپ تک پہنچ ہی چکی ہی .

(١١) اور وہ وہی بات ہی جس سے آپ واقف ہین ؛ کیونکہ مین جب کبھی صحت یاب ہو جاتا ہون ، تو پھر غمزدہ اور مجروح ہو جاتا ہون .

(١٢) گویا کہ مین ان کو دیکھ رہا ہون (خدا ان کو سمجھے) کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہین اور صاف صاف کہہ رہے ہین کہ آپ میری اس مصیبت سے خوش ہین :

(١٣) اور وہ کہتے ہین کہ فلان شخص اُسے اسکے فعل بد کا بدلہ دیگا . مگر مین نے کہا کہ نہین فلان معاف کریگا . اور درگزر کریگا .

(١٤) ھان ، ایک موید شخص کے لئے یکبارگی حملے کا اندیشہ ہو سکتا ہی ، مگر ایک موید شخص کے لئے حلم و بردباری مرجح چیز ہی .

(١٥) یہہ بھی ممکن ہی کہ شاید میرے دشمن چغل خور اور بہی باتین بڑھا بڑھا کر کہین ، علاوہ اس کے کہ میری خطا واضح اور یقیناً صحیح ہی .

(١٦) ھان میری خطا ضرور ہی ؛ مگر اس کی برداشت کے لئے ایک صاف و ہموار چٹان بھی ہی ، جس پر سے وہ خطا پھسل جائیگی اور گر جائیگی .

(١٧) اُس پر سلام ہو ، خواہ پھر اُس کی خواہش اُسے میری طرف راغب کرکے مجھ سے قریب کردے یا میرے خلاف کرکے مجھ سے جدا کردے .

(١٨) اگر مین مر جاون تو اُسکا مجھے بھلا دینا مبارک ہو ؛ کیونکہ مین اس حالت مین مرونگا کہ میرے دل مین اُس کے لئے ایک سوزان عشق موجزن ہوگا .

(١٩) میری پسلیون مین اُس کی محبت کا ایک تعویذ ہی . وہ ضرور نفع دیتا ، مگر موت حملے کر رہی ہی . (مترجم)

کے مطابق اختصار الفاظ اور صحت معاني کا لحاظ رکھتے تھے ' مگر اسجاع (جن کو متاخرین نے شروع کیا تھا) کي طرف کبھي التفات نہین کرتے تھے ۔ البتہ چند ایک رسائل ایسے ہین ' جو انہون نے بغیر استدعاء کے لکھے ہین اور جن مین سجع موجود ہي ۔ ورنہ باقي رسائل ' جو المعتمد کي طرف سے لکھے گئے ہین اور مین نے دیکھے ہین ' ان مین وہ صفت موجود ہي جس کي مین تعریف کر رہا ہون ۔ مگر اس وقت مجھے ان مین سے کچھ بھي یاد نہین ہي کہ درج کرون *

پھر ان ابوبکر کے بعد یوسف یا انکے بیٹے کے ہان وزیر اجل ابو محمد عبد المجید ابن عبدون کاتب ہوئے ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہي ' اور اس قدر ہو چکا ہي کہ اب اس کے اعادہ و تکرار کي ضرورت باقي نہین ہي ۔ ان دونون کاتبون سے بھي قبل سیر بن ابي بکر بن تاشفین امیر کے کاتب تھے ۔ وہ اشبیلیہ مین المعتمد علي اللہ کے پاس گئے تھے ' اور اس وقت تک ان ہي کے ہان عہدۂ کتابت پر رہے کہ جب امیر المسلمین کي استدعاء پر ان کے ہان گئے ۔ امیر المسلمین کے نام ان کا ایک خط ہي ' جس مین وہ ان کو شہر شنترین (اعادها اللہ) کي فتح کي خبر دیتے ہین ۔ سیر شہر مذکور کي فتح کے وقت وہان موجود تھے ۔ اسي کا ذکر کرتے ہوے ابو محمد نے یہ خط لکھا ہي :—

" اللہ امیر المسلمین و ناصر الدین ابو الحسن علي بن یوسف بن تاشفین کے امر کو ہمیشہ قائم رکھے ' اس کے عَلم ہمیشہ دین کي مدد مین لہراتے اور اس کے قلمون کے تحریر کردہ احکام اقالیم سبعہ مین جاري رہین !

" از اندرون شہر شنترین — جس کو خدائي تعالیٰ نے آپ کي حسن سیرت اور یُمن طبیعت سے اہل اسلام کے لئے فتح کردیا ہي ۔

" تمام ترین حمد اللہ ہي کے لئے ہي : ایسي حمد ' جس کے معاني تمام الفاظ شارحہ پر حاوي ہین ' جس کي قریب ترین نگاہ بھي

بلند ترین نگاہون پر سبقت لے جاتي ہي؛ جس کے چہرے کو بد دلي نہین پہیر سکتي؛ جسکي کنہ کو کوئي تخصیص محدود نہین کرسکتي؛ جس کو کسي مثال یا اندازہ کا قبض و بسطہ احاطہ نہین کرسکتا؛ جسے نہ کسي خط کے ذریعے محصور کرسکتے ہین، نہ چپ و راست سے محدود؛ نہ کوئي زمانہ اس قدر وسیع ہي کہ اس پر حاوي ہو، نہ ابد مین اتني قوت ہي کہ اس کو پورا کرسکے، اؤر نہ عدد اس کا حساب کرسکتا ہي؛ اؤر ایسي حمد کہ جب اس کے پیش روندگان سبقت لے جاتے ہین تو پس آیندگان آگے آکر مل جاتے ہین۔ صلاۃ و سلام ہو محمد پر، جو اس کے بندے، اس کي وحي کے امانت دار، اس کے اوامر و نواہي کے سرانجام دینے والے، امت کے نظام، ائمہ کے امام، سر اولاد آدم، اؤر فخر دنیا و ما فیہا ہین — صلاۃ تامہ، جسکو ہم پورا کرتے ہین، اؤر تحیۂ عامہ جس کو ہم ادا کرتے ہین، جو ایک پہول کي طرح شگوفہ مین سے کہل کر نکلتي اؤر مشک کي طرح اپنے پردے مین سے پہوٹتي ہي۔ انہون نے اپني توحید کا اظہار کیا ہي؛ وعدہ و وعید پر لوگون کو جمع کیا ہي؛ حق کو واضح کیا ہي، اسے جلا دي ہي؛ خلق خدا سے ہمدردي کي ہي اؤر اس کو ہدایت دي ہي: البتہ وہ لوگ اس سے مستثني ہین، جن کے لئے کلمۂ عذاب واجب ہوگیا ہي اؤر سب سے پہلے ام الکتاب ہي مین ان کي بد بختي کا ذکر ہوگیا ہي!

"خدائے غالب نے (عزت اسماءہ و جلت کبریاؤہ) اپنے مذہب کو تمام مذاہب پر، صلیبیون کے زعم اؤر بتون کے وہم پر فوقیت دي ہي۔ اسنے اپنا وعدہ ہم سے پورا کیا اؤر ہم کو اپنے رسول صلي اللہ علیہ و سلم کے ساتھ اؤر ان کے بعد فتح مند کیا۔ اس نے اس جزیرہ نما مین اسلام کي شکست و برید کے بعد پھر ہماري پریشانیون کو اطمینان کي صورت مین جمع کیا ہي، مشرکین کے مکر و خدع کو با وجود اس کے انتظام اؤر قوت کے قطع کردیا ہي، اہل کتاب مین سے کافر ہو جانے والون کو

ہمارے سامنے ان کے قلعون مین سے اتار دیا ہي اؤر ہم ان کے پاؤن اؤر پیشانیان پکڑتے ہین ۔

" قلعۂ شنتریں (خدا امیر المسلمین کو ہمیشه سلامت رکھے) مشرکین کي نہایت محفوظ جا ھائے پناہ مین سے تھا اؤر مسلمانون کے خلاف نہایت مضبوط مقام تہا ۔ آپ کي سعي کے طفیل سے ٬ جسکي ہم پیروي کرتے تھے ٬ اؤر آپ کي ہدایت کي برکت سے ٬ جس کو ہم کافي سمجھتے تھے ٬ ہم ہمیشه انکے کانٹون کو کاتتے اؤر ان کي جڑون کو اکھاڑتے ہي رھے ۔ ہم ان کو یکے بعد دیگرے حاصل کرتے اؤر وقتاً فوقتاً ان مین ایزاد کرتے جاتے تھے ۔ گھڑي گھڑي بھر کے بعد ہم ان کے سردارون کو قتل کرتے اؤر باربار ان کے بہادر سپاہیون کے پہلوؤن مین دھنس جاتے تھے ۔ ہم انکي جنگ کے غارون مین گھس جاتے اؤر انکي مخالفت کے سمندرون مین کود پڑتے تھے : یہان تک که ان کے موهوم جسمون کو پھیلا دیتے اؤر ان کي ارواح قبض کرلیتے تھے ۔ ہم ان کو نیزون کي طرف لے جاتے تھے اؤر ان کے سینون کو ان کے سرون سے بیندھ دیتے تھے ۔ ہم ان کو آگ کي طرف ڈھکیلتے تھے ٬ جس کے شعلے ان کے سانس هوتے تھے ۔ ہم انہین یمني تلوارون کے ذریعے بھڑکتي هوئي آگ کي جانب بھیجتے تھے ٬ اپني سعي و استعداد سے ان کے خفیه مکر کے پردے کو اٹھا دیتے تھے ٬ اؤر خدائے قدیم و قدیر سے طلب خیر کرکے ان کي طاقت و قوت کي چٹانون کو گرا دیتے تھے ۔ جب ہم نے دیکھا که یه قلعۂ شریفه ٬ جو تمام قلعون مین سب سے زیادہ مناسب اؤر تمام بقاع سلطنت مین بلند ترین ہي مگر اس کي دوا دشوار ہي اؤر مرض بالکل عاجزکن هوگیا ہي ٬ تو ہم نے اس بلندي پر غالب آنے کے لئے الله تعالي سے طلب خیر کیا اؤر اس قصد کي تسہیل کے لئے اس کے سامنے گریه و زاري کي ۔ ہم نے اس سے سوال کیا که وہ ہمین ہمارے نفوس کے حوالے نه کردے ٬ گو که یه امر اس کي صیانت و دیانت مین

مبذول اؤر بذات خود پسنديده و نا پسنديده پر محمول هو۔ پهر هم اس كي طرف چلے، اؤر موت كي طرح يكبارگي اس پر جا پڑے۔ هم ايسے وقت مين وهان پهنچے كه جب تمام راستون كے دروازے بند هو چكے تهے، اؤر خدا كي مدد سے تمام حيلون نے اس قلعه كے اهالي كو عاجز و درمانده كرديا تها۔ زمانے نے اپنا منهه كهول كر دانتون كي كجي دكهادي تهي، اؤر جو لوگ كه دلدلون اؤر سيلابون مين تهے ثابت قدمي كے ساتهه جمے هوئے تهے۔

" الغرض هم قوم كے ميدان مين اترے، اؤر اس دن ان كي صبح نهايت بري صبح هوئي۔ هم برابر ان پر محتسب اؤر مؤجر كي طرح حملے كرتے رهے، اؤر ايسے شخص كي طرح ان كو ٹالتے رهے، جو امر الهي كا منتظر اؤر مرتقب هوتا هي۔ هم هر چهار طرف سے ان كو غارت و برباد كررهے تهے۔ چنانچه جب همارے لشكران كي طرف جاتے تهے، تو بالكل هلكے پهلكے هوتے تهے؛ مگر وهان سے لدے پهندے آتے تهے۔ اس سے اعداء كے دل خوف هراس سے معمور هوگئے، اؤر همارے همراهيون كے هاتهه مال و اسباب سے۔ هم نے حكم ديا كه ان كے قيديون اؤر اموال كا ايك بازار قائم كيا جائے، تا كه ان كے مرد اؤر عورت سب اسے ديكهين۔ اس سے ان كي هوا بالكل رك گئي، اؤر ان كي آگ بجهه گئي۔ اؤر جب محاصره كي تنگي نے ان كو گهير ليا، اؤر هلاكت كي موجين هر جانب سے ان پر آ پڑين، بلا ان پر محيط هوگئي اؤر موت خدائے جبار كے غضب كے ساتهه ان پر ٹوٹ پڑي، جب انكے خوف و هراس كي رات كے لئے كوئي ايسي صبح باقي نه رهي جس كي اميد كي جاتي اؤر ان كي مصيبت كے ورود كے لئے كوئي جائے صدور ايسي نه رهي جس پر تكيه كيا جا سكتا، تو انهون نے ذلت و خواري كو موت پر ترجيح دي، عبوديت كے لئے خود سپردگي اؤر اپنے اهل و عيال كے لئے قبول اسلام پر راضي هوگئے : تا كه اس طرح ان كو كفن كے مدارج اؤر قبور كے ٹهكانون

سے نجات مل جائے ؛ گو کہ وہ نجات ایسے وقت مین نصیب ہوئي کہ وہ جان بلب ہو چکے تھے ۔

"جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین ' ان کے بڑے بڑے سردار اور عمدہ شہسوار قتل ہوچکے تھے ' اس لئے صرف ایک ذرا سا گروہ اور ایک ذلیل سي جماعت باقي رہ گئي تھي ۔ نہ تو انکي حیات سے کسي متوحد کو ضرر پہنچ سکتا تھا اور نہ ان کي نجات سے کوئي ملحد خوش ہوسکتا تھا ۔ ہم نے ان کو موت کے داھنے ھاتھ سے ذلت کے بائین ھاتھ کي جانب ' اور درد ناک محاصرہ سے سخت قید کي طرف منتقل کردیا ۔ انہون نے ہم سے رحم کي درخواست کي تھي ؛ مگر ہم نے اس وقت تک ان کو جواب نہین دیا ' جب تک کہ انہون نے اپنے راز گویندگان کے سامنے عاجزي اور بیچارگي کا صدقہ ادا نہ کرلیا ' اور ہم نے ان مین سے ایک کو دوسرے کے حوالے کردیا ۔ ہم نے ان کو معاف کرکے اورون کے لئے بھي یہ راستہ کھول دیا ؛ خصوصاً ان لوگون کے لئے جنہون نے ان کي طرح دوسرے دن (جب کہ ہم نے خدا کے حکم سے انکا محاصرہ کیا) یہ نیک کام کیا ۔

"یہ قلعہ ' جس کے قرارگاہ کي طرف ہم نے کوچ کیا اور اس کے حصون پر غالب ہوگئے ' وسعت مین تمام شہرون سے زیادہ وسیع اور سرسبز ہي ۔ نہ وہان سے فراخ سالي اور بسیار باراني کبھي دور ہوتي اور ہٹتي ہي ' اور نہ کبھي خشک سالي اور قحط اس کي طرف رخ کرتا ہي نہ وہان تھیرتا ہي ۔ اس کي شاخین ثریا سے بھي بلند تر ہین ' اور اس کي جڑین تحت الثري کے نیچے مضبوطي کے ساتھ جاگزین ہین ۔ آسمان کے ستارے اس کے شگوفون سے مفاخرہ ' اور اس کے اسرار سے جوزا کے کان سرگوشي کرتے ہین ۔ اسکے سواء ہر جگہ باران کے مواقع غبار آلودہ و کف آلودہ ہین ؛ حالانکہ وہ سرسبز اور تر و تازہ رھتا ہي ۔ انوار کے مطالع اس کے سواء باقي ہر جگہ غیر متیقن اور تاریک ہین ؛

مگر وہ ایک ایسی آنکھ ہے جس کی روشنی صاف و شفاف ہے۔ زمانۂ گزشتہ میں اس نے بڑے بڑے قیصروں کو عاجز کردیا تھا، جنھوں نے بارش کے قطروں سے بھی زیادہ تعداد کے لشکروں سے اس پر حملے کئے تھے، اور سمندر سے بھی زیادہ وسیع و وقیع مدد کے ساتھ اس کو گھیرا تھا۔ مگر اس نے ان کی اطاعت سے قطعی انکار کردیا تھا، اور ان کی اطاعت طلبی کے جواب میں پوری نافرمانی اور سرکشی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کی چوٹی تک پہنچنے کی طاقت عطا فرمائی، اور اس کے سواروں کو اس پر سے اتار دیا۔"

اُن کے رسائل "الاخوانیّات" میں ایک خط ہے، جو انھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن ابی الخصال کے نام لکھا ہے، جس میں ان کی محبت و مروت سے خطاب کیا ہے، اور پھر برادرانہ سلوک کی تجدید کی استدعاء کی ہے :—

"میں اپنے عماد اعظم — خدا اس کے علو کو ہمیشہ قائم رکھے! — کے ساتھ ایک مسافر کے مانند ہوں، جس کو جد و جہد گرسنہ کردیتی ہے اور تہامہ میں ایک زمین پست اسے چھپا لیتی ہے؛ جس کی باد بے ابر اور تڑپانے والی گرمی سے اسے کچھ نفع نہیں ہوتا : پھر اس کا غرق کردینے والا سراب اور جھلس دینے والی شراب اسے ایک حمام میں پھینک دیتی ہے، اور وہاں اس دوزخ اور آگ کی بھڑک سے محض خدائے رحیم کی مدد سے، جو اسے موت سے بچاتا ہے، بلند ہوکر محفوظ رہتا ہے : پھر وہ ایک ٹیلے کی طرف پناہ کے لئے بھاگتا ہے اور کوہ فاران سے صبا کا سوال کرتا ہے، تاکہ وہ نجد کی وساطت سے اس صبا کے جھونکوں سے کچھ خنکی حاصل کرے؛ وہ اپنی نمناک ٹھنڈی ہوا اور نرم و نازک نسیم کے ذریعے اس میں جان ڈال دیتی ہے، گویا کہ وہ فی الحقیقت بیمار ہوکر تندرست ہوا ہے۔

"میں نے جو کچھ کہ آپ سے خطاب کیا ہے، اس میں میرا یہ ارادہ نہیں ہے کہ آپ پر فضیلت ابتدا حاصل کروں؛ بلکہ میں تو راہ اقتدا کا سالک اور ہدایت طلبی کی دلیل کا پیرو ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے انوار سے نور حاصل کروں، اور آپ کے آسمان کے ستاروں کو برانگیختہ کروں کہ وہ تاریکیوں میں میری راہبری کریں یا اس کے رجوم کو ابھاردوں کہ سرقۂ کلام سے مجھے باز رکھیں۔ پس اگر جناب نے اس کے جواب سے مجھ پر کرم فرمایا، تو مجھ کو جو کچھ جناب سے حاصل ہوگا اسپر مغالطہ ہوگا، اور میرے پاس قمری اپنا راگ، انصار اپنا حسان، زمانہ اپنی بہار، بنوطی اپنے ولید و حبیب، بنوسعد اپنے خالد و شبیب کو لیکر آئینگے۔ اس نے مجھے جو کچھ فخر و راحت عاریت دیا تھا، میں اس سب سے ناواقف ہوگیا اور میں نے ابوالعتاھیہ کے لئے ثقیلۂ مُغرب اور خفیفۂ مُطرب میں کوئی چیز نہ چھوڑی؛ بلکہ اپنے پہلو کو عبید کے نغموں سے لپیٹ لیا، اور لبید کے اشعار سے روگردانی کی۔ میں نے بلغاء عصر سے جمل مصر کی ضرب المثل کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس پشتے پر تیر اندازی کرو اور اس کو دونیم کردو، اور اس غایت کی طرف جاؤ یا اسکو چھپادو: اگرچہ اس کے چمکتے ہوئے موتی میری ڈبیہ میں نہ رکھے گئے ہوں، اور اسکے درخشندہ ستارے میرے برج میں نہ آئے ہوں۔ میرا ہاتھ اسکے پھلوں کے چننے سے خالی ہے اور میری آنکھ اس کے اقمار کی روشنی سے خشک و بے نور۔ میں اس کے سمندر کے موتی اور اس کے دم سحر کی بازداشت کی وجہ سے دو طرح کے گمانوں میں مبتلا ہوں، جن کی حقیقت کا نشان اور اصلیت کا پتہ مجھے نہیں ملتا۔ ایک تو یہ ہے کہ میں نے یہ کہا کہ اُس نے میرے نام کو اپنے دل میں جاری کیا ہے، مگر اُس نے مجھے نہ تو اپنے دوستوں میں پایا نہ اپنے شہر میں، اور کہنے لگا کہ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے وہ تو مغرب

کي طرف کا باشندہ ہي ' گو کہ وہ اپنے زعم صميم مين خود کو اہل عرب سے سمجھتا ہي ؛ اۇر باقي رہا مغرب ' سو وہ ممالک مين ايسا ہي ہي کہ جيسے سطرون کے لئے مابين السطور۔ اۇر دوسرا گمان يہ ہي کہ وہ اکثر اوقات ايسي باتين کہا کرتا ہي کہ اسے عقلين تسليم نہين کرتين ۔ مين فلان شخص کي طرف سے زرقاء اليمامہ سے بھي زيادہ تيز نظري کے ساتھ نگاہ اتھاکر ايسے شخص کي طرف ديکھتا ہون ' جو عنقا سے بھي زيادہ مرتبہ رکھتا ہي ۔ پھر وہ ابو العلاء بن سليمان شاعر معرة النعمان کا يہ قول پڑھتا ہي کہ :-

" اري العنقاء تکبر ان تصادا "

مجھے قسم ہي پر باران موسم بہار اۇر اس کے اوقات کے ائتلاف کي ' شگوفہ آور بقيع اۇر اس کے مختلف الوان کي ' شباب اۇر اسکي گردش کي ' مضراب اۇر اس کي صولت کي ' مجھے قسم ہي ترانون کي جب وہ گائے جائين ' قسم ہي شيشون کي اۇر اس کي جو اسکے اندر ہوتي ہي - اۇر اگر مين ان مين سے بعض کي قسم کھاۇن ' تو نہ ان کو داهني طرف پاونگا نہ بائين - کہ ميرا نام بڑے بڑے بليغ و فہيم لوگون مين ايسا ہي ہي جيسے کہ عنقا کا نام اۇر نامون مين ؛ يعني ايسا نام ہي کہ جس کے لئے کوئي مسمي ہي نہين ' اۇر ايسا لفظ ہي جو کسي معني پر دلالت ہي نہين کرتا ۔ پس آپ کے ارادے کو مين کہان سے پا سکتا ہون ۔ ميرا خط ميري تعريف يا سرزنش کے مابين گويا ايک قاصد ہي ' جو ميرے گمانون کي سرزمين کو گراتا اۇر ميرے جنون کے تعويذون کو توڑتا ہي ۔ جواب کے بارے مين رائے عالي اسي (آقا و ممدوح) کي ہي ' با وجود اس خطا يا صواب کے جس پر مين اپنے گمان کي وجہ سے قائم تھا ۔ ان شاء اللہ عز و جل ۔ ميرے عماد اعظم اۇر امام پر ميرا عمدہ ترين اۇر کامل ترين سلام ہو! والسلام الاتم الاعم عليہ و رحمة اللہ و برکاتہ ۔"

وزیر ابو عبد اللہ نے اس کے جواب مین ایک خط لکھا تھا، جس کا مثل کبھی نہین لکھا گیا اور جو بہ درجۂ غایت بدیع تھا؛ اگرچہ اس مین کسی قدر تکلف بھی تھا۔ اس کا نام "الرسالۃ الحولیہ" ہی۔ مگر اس کا طول اس کے اس تحریر مین درج کرنے سے مانع ہی۔

ابو محمد عبد المجید مذکور الصدر کے اس قدر احسانات ہین کہ وہ ملک مین ضرب الامثال کی طرح مشہور ہین، اور ان کا ذکر اس مین باد ہائے جنوبی و شمالی کی طرح جاری و ساری ہی۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہی، امیر المسلمین کا حال اسی طرح ایثار غزوات، قلع و قمع ملوک روم اور جزیرہ نمائی اندلس کی حرص و طمع پر جاری رہا، یہان تک کہ انہون نے سنہ ۴۹۳ کے دوران مین وفات پائی۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے علی بن یوسف بن تاشفین قیام امر کے لئے قائم ہوگئے۔ انہون نے بھی اپنے والد کی طرح "امیر المسلمین" ہی کا لقب اختیار کیا اور اپنے ہمراہیون کو "المرابطون" کے نام سے موسوم کیا۔ انہون نے بھی ایثار جہاد، تخویف غنیم اور حمایت بلاد کے بارے مین اپنے والد کے طریقون پر چلنا شروع کیا۔ وہ نیک سیرت، خوش مزاج، پاک نفس اور ظلم سے کنارہ کش تھے: حتی کہ ان کی یہ حالت تھی کہ بجائے اس کے کہ ان کو بادشاہون اور غلبہ حاصل کرنے والون مین شمار کیا جائے یہ زیادہ قرین مصلحت ہی کہ ان کو زہاد اور گوشہ نشینون مین گنا جائے۔ انہون نے نہایت شد و مد سے اہل فقہ اور اہل دین کو ترجیح دینی شروع کی۔ وہ فقہاء سے مشورہ کئے بغیر مملکت کا کوئی کام نہ کرتے تھے۔ چنانچہ جب وہ اپنے قضات مین سے کسی کو والی مقرر کرتے، تو کسی امر کا یا کسی اور چھوٹے یا بڑے معاملہ کا فیصلہ نہین کرتے تھے جب تک کہ چار فقہاء کا محضر پیش نہ ہو۔ اس وجہ سے ان کے زمانے مین فقہاء ایسے زبردست رتبے پر پہنچ گئے تھے کہ فتح اندلس کے زمانۂ اولین مین بھی نہ تھے۔ وہ

جب تک زندہ رہے، فقہاء کے رسوخ و قدرت کی یہی حالت رہی اور مسلمانوں کے تمام امور اور چھوٹے بڑے ہر طرح کے احکام ان ہی کی طرف راجع اور ان ہی پر منحصر رہے۔ اس طرح، جیسا کہ ہم نے کہا ہے، فقہاء کو بڑی عظمت حاصل ہو گئی اور لوگوں کا رخ بھی ان ہی کی جانب ہو گیا۔ اس سے ان کے اموال بکثرت بڑھ گئے اور ان کے مکاسب وسیع ہو گئے۔ اسی امر کے متعلق ابو جعفر احمد بن محمد المعروف بہ ابن البنی، جو جزیرہ نمائی اندلس کے شہر جیان کا باشندہ تھا، کہتا ہے :—

۱ اهلَ الرياء كسبتموا ناموسكم كالذئب أولج في الظلام العاتم
فملكتموا الدنيا بمذهب مالك وقسمتموا الاموال بابن القاسم
وركبتموا شهب الدواب باشهب وباصبغ صبغت لكم في العالم

ان ابیات میں ابو جعفر مذکور نے قاضی ابو عبد اللہ محمد بن حمدین قاضی قرطبہ کی طرف تعریض کی ہے، اور ان سے مقصود بھی وہی تھے۔ اس کے بعد شاعر مذکور نے صریح طور پر ان کی ہجو کہی، جس کے شروع کے ابیات یہ ہیں :—

ادجّال هذا اوان الخروج ويا شمس لوحي من المغرب
يريد ابن حمدين ان يُعتفى وجدواه أنأىَ من الكوكب
اذا سُئل العرف حك استه ليثبت دعواه في تغلب

اسی قسم کے اور اشعار بھی تھے۔ قاضی ابو عبد اللہ بن حمدین خود کو وائل کی بیٹی تغلب کی طرف منسوب کیا کرتے تھے۔

---

۱ ترجمہ :— ای اصحاب ریا! تم نے اس بھیڑیے کی طرح عزت و ناموس کمائی ہے جو سخت تاریکیوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ اس طرح تم نے امام مالک کے مذہب کے ذریعے دنیا پر قبضہ کر لیا ہے اور اموال کو ابن قاسم کی وساطت سے تقسیم کیا ہے۔ تم مردان رسا و ذہین کے طفیل سے سفید سفید سواریوں پر سوار ہوئے، اور اپنے خاص خاص رنگوں میں رنگے گئے۔ (مترجم)

امير المسلمين كے هان سواء ايسے شخص كے جس نے علم فروع ' يعني امام مالك كے فروع مذهب ' كو حاصل كيا هو كبهي كسي كو قرب حاصل نهين هوتا تها ' اؤر نه كوئي ان كا منظور نظر هوتا تها . اس زمانے مين اس مذهب كي تمام كتب ختم كي جاتي تهين ' اؤر ان هي كے مقتضا پر عمل كيا جاتا تها . ان كے سواء باقي اؤر جو كچهه تها برباد كرديا گيا . اس بات كي اس قدر كثرت هوگئي كه كتاب الله اؤر حديث نبوي (صلي الله عليه و سلم) پر غور و خوض كرنا بهي بهلا ديا گيا ؛ اؤر اس زمانے كے مشاهير علماء مين سے كوئي بهي ان دونون كي طرف اعتنا نهين كرتا تها . اگر كوئي شخص علوم كلام مين ذرا بهي غور و خوض كرتا ' تو وه تكفير سے ڈرتا تها ؛ كيونكه فقهاء نے امير المسلمين كے دماغ مين علم كلام اؤر سلف كے عيوب كي تقبيح كو پوري طرح بٹها ديا تها اؤر سمجها ديا تها كه سلف مين اگر كسي شخص سے اس قسم كي كوئي بات صادر هوتي تهي تو اس سے تعلقات ترك كر دئے جاتے تهے ' اؤر يه كه يه امر بدعت في الدين هي اؤر ايسے ايسے اقوال سے اكثر عقائد مين اختلال واقع هو جاتا هي . اس كا يه اثر هوا كه امير المسلمين كے دل مين علم كلام اؤر اهل علم كلام كي طرف سے پوري طرح بغض بيٹهه گيا ' اؤر وه هر وقت نهايت شدت كے ساتهه مختلف بلاد كي طرف ايسي باتون مين غور و خوض كے انسداد كے لئے احكام جاري كيا كرتے تهے ' اؤر جن لوگون كے پاس ايسي كوئي كتاب نكلے ان كو وعيد كرتے تهے . جب ابو حامد الغزالي (رحمه الله) كي كتابين المغرب مين پهنچين ' تو امير المسلمين نے ان كے جلا دينے كا حكم ديا ' اؤر اعلان كرديا كه جس كے پاس ايسي كوئي چيز پائي جائيگي اس سے خونريزي اؤر استيصال مال و اسباب كے ساتهه سلوك كيا جائيگا . يه امر نهايت شديد هو گيا .

امیر المسلمین نے اپنی امارت کے آغاز ہی سے جزیرہ نمائی اندلس کے بڑے بڑے مصنفین کو اپنے ہان بلانا اور ان پر عنایات کو مبذول کرنا شروع کردیا تھا ؛ یہان تک کہ ان کے پاس ایسے ایسے آدمی جمع ہوگئے تھے کہ جو کبھی کسی اور بادشاہ کے ہان نہ ہوئے تھے : مثلاً ابو القاسم بن الجدّ المعروف بہ اجدب ، جو اصحاب بلاغت مین سے تھے ؛ ابو بکر محمد بن محمد المعروف بہ ابن قبطرنہ ؛ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الخصال ، انکے بھائی ابو مروان ؛ اور ابو محمد عبد المجید ابن عبدون ، جن کا ابھی ذکر ہو چکا ہی ۔ غرض یہ ایک جماعت کی جماعت تھی جنکا ذکر بہت طویل ہی ۔ ان سب مین جو امیر المسلمین کی نگاہ مین نہایت بلند اور رتبہ مین نہایت رفیع تھے ، وہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الخصال تھے ؛ اور ان کا حق بھی تھا ، کیونکہ وہ کُتّاب سلطنت مین سے واحد اور آخری شخص تھے جن پر علم ادب ختم ہوگیا ۔ اس کے علاوہ ان کو علم القرآن ، علم الحدیث والاثر اور اس کے متعلقات مین کمال اور یدطولیٰ حاصل تھا ۔ ان کی (رحمہ اللہ) تحریرون مین سے مین نے جو کچھہ انتخاب کیا ہی وہ ان کے اس خط کا کچھہ حصہ ہی ، جو انہون نے اپنے کسی بھائی کے ایک خط کے جواب مین لکھا ہی ، جس مین ان کے بھائی نے ان سے ان کا کچھہ کلام طلب کیا تھا ۔ ان کے بھائی کا نام ابو الحسن علی بن بسّام ہی ، جو "کتاب الذخیرہ" کے مصنف ہین ۔ وہ انتخاب خط یہ ہی :—

"مجھ کو غلامی مین قبول کرنے والے آقا اور مجھہ پر استحقاق رکھنے والے مالک کے پاس سے (خدا اس پر انعام فرمائے ، جس طرح کہ اس نے فضیلت کو اس پر موقوف کر دیا ہی) اس کا بلیغ و پرلطف خط وصول ہوا ۔ اگر اس کا چقماق صرف چٹک کر نہ رہ جاتا ، اس کے افتتاح کی آنکھہ نہ سو جاتی ، اسکے انبساط کا ہاتھہ منقبض نہ ہو جاتا ، اور اس کی خوشی کا سودا نقصان دہ نہ ہوتا ، تو مین اپنی قدر کے مرکز

کو اُسي کے ساتھہ لازم وملزوم کردیتا اوٗر اپنے سینے کے اسرار کو محفوظ رکھتا ۔ لیکن اس کے دمھائے سحر آگین سے بھرے سننے لگتے ہین ' ہاتھون کے نشان مٹ جاتے ہین ' دشوار کام آسان ہو جاتے ہین ' اوٗر چٹانون مین سے دودھہ نکالا جاتا ہي ۔ پس جب اس کا آغاز مجھہ سے یکایک صادر ہونے لگا ' اوٗر اسکي آواز میرے کان مین پڑي ' تو مین خالي الذہن ہوکر فکر مین لگ گیا اوٗر میرا دل امن اوٗر خوف مین متذبذب ہوگیا ۔ مین نے اپنے فقرون کے ذریعے جنگلون مین بھاگ جانے اوٗر گرد مین غائب ہو جانے والے خیالات کا تعاقب کیا ' حالانکہ وہ اپنے ہانکنے والے پر گرد اڑاتے تھے اوٗر اپنا تعاقب کرنے اوٗر پکڑنے والون کي طرف توجہ نہین کرتے تھے ۔ مین سمجھہ گیا کہ یہ چیخ پکار ' خوف و ہراس ' اوٗر درستي و غلطي کے معاملے ہین ؛ تا آنکہ دلون نے مجھہ کو مایوس کردیا ' اوٗر تیز رو گھوڑون نے مجھہ کو پیچھے چھوڑدیا ۔ البتہ ایک ہلکا سا بادل تھا ' جو ایک شریف گھوڑے کا تعاقب کر رہا تھا ' اوٗر زر غیر خالص تھا کہ جو انتقاد کا متحمل نہین ہو سکتا ؛ اوٗر مجھہ جیسے شخص سے ' جس کا دل خوف زدہ اوٗر بضاعت قلیل ہي ' براعت خطاب اوٗر فصاحت تحریر کیسے پیدا ہو سکتي ہي ۔ اگر بیان کے نشانات کا مٹ جانا اوٗر اس حالت پر نیستي کا غلبہ نہ ہوتا ' تو اس مین مجھہ سے شخص کو کبھي کامیابي نہ ہوتي اوٗر نہ اس بازار مین کبھي نفع حاصل ہوتا ۔ مگر وہ ایک خالي فضا اوٗر جہلاء کا میدان ہي ۔ یہ خدا کي حکمت ہي اس کي خلق کے لئے ' اوٗر اس کے تقسیم رزق کي ایک شان ہي ۔

"مین نے (خدا آپ کو عزت دے) اس آخري مقدار قلیل مین سے بہ قدر ایک ذخیرے کے محفوظ رکھہ لیا ہي ' اوٗر مین دیکھتا ہون کہ وہ اپنے انتہا کو پہنچ گیا ہي اوٗر اپني خصوصیات کو پورا کر چکا ہي ' مجھے اندیشہ ہي کہ اس کا قدح و اِخلال آپ کے اختیار مین ہي ۔

یہي وجه ہي که خدا کي قسم میري عادت نہین که جو کچھ مین لکھون اسکو کسي کتاب یا تحریر مین ثبت کردون که وھان سے وہ نقل کیا جا سکے ' اؤر نه وضع مراتب مین ہمارے پاس کوئي مخاطب ہي جس کے ھان ہم جائین اؤر ملین ۔ اصل یہ ہي که یه عفو فکر اؤر ذکر حقیر ہي ۔ عذر یه ہي که (خدا آپ کو عزت دے) مین نے جو کچھ بھي لکھا ہي ایسي حالت مین لکھا ہي که نیند گویا مجھسے توم رھي تھي ' سردي نازل ھو رھي تھي ' اؤر ہوا کي یه حالت تھي که وہ چراغ سے چھیڑ چھاڑ اؤر الحجاج کي طرح حمله کرتي تھي : کبھي اسے نیزے کي طرح سیدھا کردیتي ' کبھي زبان کي طرح ہلاتي ' کبھي (۱) حُبابه کي طرح لپیٹ دیتي ' کبھي گیسوؤن کي مانند پھیلا دیتي ' کبھي اس شعله کي سوئي بناکر سیدھا کھڑا کردیتي اؤر پھر بدل کر طلائي دانۂ گندم یا نیش عقرب بنا دیتي ' کبھي اسے کسي معشوقۂ نازنین کي ابرو کي طرح قوسي کردیتي ' کبھي اسکو اپني بتي پر مسلط کردیتي اؤر کبھي روغن سے دور کردیتي ' کبھي اسے ستارون کا سا خلعت پہنادیتي اؤر ایک چنگاري کي طرح بڑھا دیتي ' کبھي اس کي روح کو اس کي بتي مین سے نکال لیتي اؤر دوبارہ بحال کر دیتي ' کبھي اس کي لو کسي شریف النسب گھوڑے کے کان کي سي اؤر اس کي نوک تذري کي آنکھ کي سي ھو جاتي ' اس کا وجود ایسا تھا جیسے باریک کاغذ پر حروف ' کبھي وہ اپني روشني سے اپنے قندیل کو بوسه دیتي اؤر اپني مندیل کو اس کے پہلو مین رکھ دیتي ۔ غرض که نه تو اس سے آنکھ کو کچھ فائدہ تھا ' اؤر نه اس کے ذریعے ھاتھون کو کاغذ پر کسي طرح کي ہدایت ھوتي تھي ۔ اؤر رات کي یه کیفیت تھي که وہ زنگي کي طرح سیاہ تھي ' جس کو ستارون نے چمکا رکھا تھا ۔ اس کي آبنوسي سیاہي ہم پر حاوي اؤر اس کي موجین ہم پر محیط

(۱) حبابه ایک چھوٹے سے آبی جانور کا نام هی ۔ (مترجم)

تهین ۔ نه تو دیکهنے کي مجال تهي' نه بولنے کا یارا ۔ اگر کوئي تیز نگاه عورت اس کو دیکهتي تو اس کے سرمه لگ جاتا ' اؤر اگر اس سے سفید بالون پر خضاب کیا جاتا تو اس کا رنگ نه اترتا ۔ کتے کي ناک اسکي دم سے جا ملي تهي ' اؤر وه خیمے اؤر اسکي طنابون کو نهین پهچانتا تها ۔ اس پر گهرے کے چابک پڑرهے تهے ' جس سے اسکا سانس اکهڑا جاتا تها ۔ ایسي حالت مین اس کي حفاظت جائز تهي ۔ نه وه بهونکتا تها نه غراتا تها ۔ آگ ایسي تهي جیسے شراب یا کوئي عزیز دوست ۔ وه دونون عنقاء مُغرب یا نجم مغرب کي طرح مفقود تهے ۔ اس سے دونون کے فرق مین استوا هوگیا ۔ اؤر آپ کے لئے تمام فضائل هین ۔ والسلام ۔"

ان هي ابو عبد الله کا ایک دیوان رسائل بهي هي ' جو ادبائي اندلس کے هاتهون مین رهتا هي اؤر جس کو انهون نے بطور ایک مثال اؤر امام کے قائم کرلیا هي جس کي وه نقل اؤر پیروي کرتے هین ۔ اس دیوان مین سے مین ضرور کچهه نقل کرتا ؛ مگر اس کي بے جا طوالت اؤر زیادتي کے خوف سے چهوڑدیا ۔ یه ابو عبد الله اؤر ان کے بهائي دونون امیر المسلمین کے کاتب رهے ' یهان تک که امیر المسلمین نے ابو مروان کو عهدهٔ کتابت سے علیحده کردیا ؛ کیونکه امیر المسلمین ان سے ناراض هوگئے تهے ۔ اس نا رضامندي کي وجه یه تهي که انهون نے انکو اؤر ان کے بهائي کو حکم دیا تها که وه دونون بلنسیه کے لشکر کو خط لکهین جب که وه لوگ بالکل سست اؤر ضعیف و کمزور هوگئے تهے ۔ اسکا انجام یه هوا که ابن رُذمیر (لعنه الله) نے انکو سخت هزیمت دي اؤر اکثر کو قتل کردیا ۔ ابو عبد الله نے وه مشهور و معروف خط لکها ' جس کو تمام اهل اندلس اؤر سب چیزون سے بڑهه کر حفاظت سے رکهتے تهے ۔ مگر اس کا طول اس کي نقل سے مانع هي ۔ اسي طرح ابو مروان نے بهي اسي غرض سے ایک خط لکها ' جس مین انهون نے المرابطون کو ضرورت سے زیاده

سخت سست کہا اور برے الفاظ مین یاد کیا ۔ چنانچہ اسی خط مین یہ بھی ہی :—

" اي بد بختون کے بچو اور اي ہزیمت کے گدھو! پرکھنے والا تم کو کب تک غیر خالص ٹھہرائیگا اور ایک واحد سوار تمھین لوٹاتا رھیگا؟ کاش کہ تمھارے گھوڑے باندھنے کے ساتھ ساتھ تمھارے پاس بھیڑ بکریان ھوتین اور انکے دوھنے والے ھوتے! اب وہ وقت آ پہنچا ہی کہ ہم تم کو سزا دین اور تم چہرون کو نقاب مین نہ لپیٹو ۔ وقت آگیا ہی کہ ہم تم کو تمھارے صحراء کي طرف واپس کردین اور جزیرہ نما کو تمھارے وجودون سے پاک کردین ۔" اور اسي قبیل کي اور باتین تھین ۔ اس سے امیر المسلمین خفا ھوگئے ۔ انہون نے ان کو کتابت سے علیحدہ کردیا' اور ان کے بھائي ابو عبد اللہ سے کہا کہ "ابو مروان کو المرابطون سے جو بغض ہي ہم کو اب تک اس مین شک ہي تھا' مگر اب یقین ھوگیا ۔"
جب ابو عبد اللہ نے یہ دیکھا تو انہون نے استعفا دے دیا ۔ امیر المسلمین نے ان کو خدمت سے الگ کردیا' اور جب ان کے بھائي ابو مروان نے مراکش مین انتقال کیا تو وہ قرطبہ کو واپس چلے گئے اور المرابطون کے پہلے فتنے مین اپنے ہي مکان مین شہید ھو جانے تک وھین مقیم رھے ۔

سنہ ٥٠٠ کے بعد امیر المسلمین کے حالات مین اختلال شدید واقع ہوگیا' اور ان کے ملک مین بہت سي خرابیان پیدا ھوگئین' جس کا سبب المرابطون کے اکابر کا استیلاء اور دعوئ استبداد تھا ۔ اس کي انتہائي نوبت تصریح تک پہنچ گئي : یعني ان مین سے ہر شخص یہ دعوی کرتا تھا کہ مین امیر المسلمین سے بہتر اور ان سے زیادہ حق دار ھون ۔ عورتون نے بھي حالات پر غلبہ حاصل کرلیا اور امور ان کي طرف مبذول ھونے لگے ۔ چنانچہ لمتونہ اور مسوفہ کي ہر عورت تمام فسادیون' شریرون' راھزنون' شرابیون اور کنجر خانون پر حاوي ھوگئي ۔ امیر المسلمین

يه سب حالات ديكهتے تهے؛ مگر ان كي غفلت مين زيادتي هوتي جاتي تهي' زعف بڑهتا جاتا تها اؤر وه صرف امير المسلمين كے نام اؤر خراج كي آمدني پر قابض تهے • هر وقت عبادت اؤر گوشه نشيني مين رهتے تهے : چنانچه تمام رات نماز پڑهتے اؤر دن بهر روزه ركهتے تهے • ان كي يه حالت مشهور تهي • انهون نے امور رعيت كو غايت درجه اهمال كے ساتهه چهوڑ ركها تها • اس سبب سے بلاد اندلس مين سے اكثر خلل پذير هوگئے' اؤر قريب تها كه وه پهر اپنے پهلے هي حال پر آجائين' بالخصوص اس وقت كه جب ابن تومرت نے سوس مين دعوت شروع كردي تهي •

ذکر قیام محمد ابن تومرت المتسمي به المهدي

سنه ٥١٥ مین سوس مین محمد بن عبد الله بن تومرت آمر بالمعروف و ناهي عن المنكر بن کر ظاہر ہوے • یه محمد اہل سوس مین سے تھے • ان کي ولادت وھین ایک گاؤن مین ہوئي تھي' جس کا نام ایجلي آن وارغن تھا • ان کے قبیله کا نام ھرغه تھا' جو ایسر غیٔن نام کي قوم مین سے تھا' جس کے معني المصامده کي زبان مین "شرفاء" کے ہوتے ہین • محمد بن تومرت کا نسب حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب (رضي الله عنهم) سے ملتا ہي' جیسا که انکي تحریر سے پایا جاتا ہي • وہ طلب علم کي غرض سے سنه ٥٠١ کے دوران مین مشرق کو گئے تھے • وھان سے بغداد گئے' اور ابوبکر شاشي سے اصول فقه اور اصول دین اخذ کئے' اور المبارک بن عبد الجبار اور ان جیسے دیگر محدثین سے حدیث پڑھي • بیان کیا جاتا ہي که وہ ابو حامد غزالي سے ان کے تزهد کے زمانے مین ملے تھے *

کہا جاتا ہي که امام غزالي سے بیان کیا گیا که ان کي جو کتابین المغرب مین پہنچي تھین ان کے ساتھ امیر المسلمین نے ایسا اور ایسا سلوک کیا' اور ان کو جلا دیا اور برباد کر دیا • ابن تومرت اس مجلس مین موجود تھے • جب امام غزالي کو یه خبر ملي' تو انہون نے کہا که "اس کا جو تھوڑا بہت ملک باقي رہ گیا ہي وہ بھي اس کے ھاتھ سے نکل جائیگا اور اس کا بیٹا قتل ہوگا؛ اور مین نہین سمجھتا که اس کام کو سواء اس شخص کے اور کوئي کریگا جو اس وقت ہماري مجلس مین موجود ہي"• ابن تومرت ان پر حمله کرنے کے متعلق دل ہي دل مین طرح طرح کي باتین سوچا کرتے تھے • انکي طمع بڑھ گئي • وھان سے واپس ہوکر وہ اسکندریه پہنچے' جہان اپنے قیام کے دوران مین کبھي کبھي فقیه ابوبکر طرطوشي کي مجلس مین شامل ہوا کرتے تھے•

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق انکے ساتھ وہاں کئی واقعات پیش آئے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ متولی اسکندریہ نے ان کو ان بلاد سے خارج کر دیا ، اور وہ سمندر مین سفر کرنے لگے ۔ مجھے معلوم ہوا ہی کہ انہون نے جہاز مین بھی اپنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عادت جاری رکھی ، اور آخر کار جہاز والون نے بھی ان کو سمندر مین پھینک دیا ۔ وہ نصف یوم سے زیادہ سمندر مین پڑے رہے ، مگر انہین کسی طرح کا گزند نہین پہنچا ۔ جہاز والون نے یہ کیفیت دیکھ کر ایک شخص کو پانی مین اتارا ، جو ان کو جہاز مین لے آیا ۔ اس واقعہ سے اہل جہاز کے دلون مین ان کی بہت کچھ عظمت بیٹھ گئی ، اور وہ برابر ان کی تعظیم کرتے رہے ، تا آنکہ وہ بلاد مغرب مین پہنچ کر بجایہ مین اترے ۔ وہان بھی انہون نے تعلیم و تدریس اور وعظ و نصیحت کا کام شروع کر دیا ۔ آدمی جمع ہونے لگے ، اور ان کے قلوب انکی طرف مائل ہو گئے ۔ جب صاحب بجایہ کو ان کے افعال سے خوف ہوا ، تو اس نے ان کو وہان سے نکل جانے کا حکم دیا ۔ چنانچہ وہ وہان سے نکل کر مغرب کی طرف روانہ ہوئے ، اور ملّالہ نام کے ایک گاؤن مین اترے ، جو بجایہ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر واقع تھا ۔ وہان ان کی ملاقات عبد المومن بن علی سے ہوئی ، جو اس وقت طلب علم کے لئے مشرق کی طرف جا رہے تھے ۔ ابن تومرت نے ان کو دیکھتے ہی ان علامات کے ذریعے ، جو ان کو معلوم تھین ، پہچان لیا ۔ یہ ابن تومرت علم خط الرمل مین اپنے زمانے کے وحید روزگار شخص تھے ۔ اس کے علاوہ مشرق مین ان کو منجمون کا بنایا ہوا ایک کپڑا مل گیا تھا ، اور انہون نے وہین خلفاء بنو عباس کے خزانون کے چند کوئین بھی پائے تھے ۔ ان اشیاء کو انہون نے بڑی محنت کے بعد حاصل کیا تھا ، اور وہ اپنے دل مین برابر ایسی ہی باتین سوچتے رہتے تھے ۔ مجھے صحیح طریقون سے یہ معلوم ہوا ہی کہ جب وہ ملّالہ گاؤن مین (جس کا ذکر ہو چکا ہی) پہنچے ، تو وہ

بار بار لفظ ملاله کو اپني زبان سے دهراتے تهے اؤر اس کے حروف پر غور کرتے تهے • اس کي وجه يه تهي که انهون نے رمل کے ذريعے سے يه معلوم کيا تها که انکا امر ايسے مقام سے شروع هوگا' جس کے نام کا سر حروف ميم هي اؤر جس مين حرف لام دو مرتبه آتا هي • الغرض' جيسا که هم نے ابهي کها هي' وه اس نام کو بار بار دهراتے تهے؛ مگر بار بار يهي کهتے تهے که "نهين يه وه جگه نهين هي". وه وهان کئي ماه تک مقيم رهے: چنانچه ان کے نام سے آج تک ايک مسجد وهان باقي هي • مجهے معلوم نهين که وه ان هي کے عهد مين بنائي گئي تهي يا ان کے بعد بني هي • انهون نے عبد المومن کو طلب کيا' اؤر خلوت مين ان سے ان کے اؤر ان کے والد کا نام' ان کے نسب' اؤر ان کے مقصد کے متعلق سوالات کئے • انهون نے سب کچهه بتايا اؤر کها که "مين طلب علم کے لئے مشرق جا رها هون". ابن تومرت نے کها که "اچها اگر مين تم کو اس سے اچهي بات بتاؤن تو کيسا ؟"

عبد المؤمن :— وه کيا هي ؟

ابن تومرت :— دنيا اؤر آخرت کا شرف' بشرطيکه تم ميرے همراه رهو اؤر امور منکر کي بربادي' احياء علم اؤر غارت بدعت کے لئے مين جو جو کچهه کرنا چاهتا هون' اس مين ميري مدد کرو".

عبد المؤمن نے ان هي کے ارادے کے مطابق ان کو جواب ديا • بعد ازان ابن تومرت ملاله مين چند ماه ٹهير کر وهان سے روانه هوگئے • ان هي کے خاندان کا ايک شخص مسمي عبد الواحد ان کے همراه تها' جسے المصامده عبد الواحد مشرقي کهتے هين • عبد المومن کے بعد وه پهلا شخص تها' جو ان کے همراه هوا • مختصر يه که ابن تومرت وهان سے مغرب کي طرف چلے *

ايک بيان يه بهي هي که عبد المومن انکو اس مقام مين ملے تهے جس کو فنزاره کهتے هين اؤر جو بلاد متيجه مين سے هي' اؤر يه که وه

اسي گاؤن کے لڑکون کو پڑھایا کرتے تھے • جب ابن تومرت انکو علامتون سے پہچان گئے (جیسا کہ اوپر ذکر هوا) تو ان سے صحبت، حصول تعلیم اور اعانت کا سوال کیا • اس قریہ مین ان کے قیام کے متعلق ایک عجیب و غریب قصہ بیان کیا جاتا ہي • وہ یہ ہي کہ جس زمانے مین وہ وهان تھے، انہون نے خواب مین دیکھا کہ وہ امیر المسلمین علي بن یوسف کے ہمراہ ایک ہي پیالہ مین کھانا کھا رہے ہین • ان ہي کا بیان ہي کہ "مین علي سے زیادہ دیر تک کھاتا رہا، اور مین نے محسوس کیا کہ میرا نفس کھانے کي طمع کرتا ہي • کھاتے کھاتے مین نے وہ پیالہ اس کے سامنے سے اچک لیا اور اس مین سے اکیلا ہي کھانے لگا"• جاگنے کے بعد انہون نے ایک شخص کو، جس سے وہ پڑھا کرتے تھے، یہ خواب سنایا • (اس شخص کا نام عبد المنعم بن عشیر اور کنیت ابو محمد تھي) • جب وہ خواب کے آخري حصے تک پہنچے، تو اسنے کہا کہ "بیٹا عبد المومن! ضروري ہي کہ خواب تمہارے لئے ہي هو؛ کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کے حق مین ہي، جو حملہ آور هو اور امیر المسلمین پر دھاوا کرکے ان کے ملک کے کچھ حصے مین ان کا شریک هوجائے، اور بعد مین اس تمام ملک پر غلبہ حاصل کرکے اکیلا ہي اسکا مالک هوجائے"• اسي طرح ان کو وهان اور بھي عجیب عجیب اتفاقات سے سابقہ هوا، جو ایسے امور مین شامل ہین جن مین الفاظ عین مقدر کے مطابق منہ سے نکلتے ہین: مثلاً یہ کہ الملک العزیز ابن منصور صنہاجي، صاحب بجایہ و قلعہ، کے امراء مین ایک شخص تھا، جس سے بادشاہ موصوف ناراض هوگئے • وہ خوف زدہ هوکر وهان سے بھاگا اور اسي قریۂ مذکور مین پہنچا، جس مین عبد المومن تھے • وهان پہنچ کر وہ بھي ان کے ساتھ مل کر لڑکون کو پڑھانے لگا • رفتہ رفتہ اس شخص کي حالت افلاس تک پہنچ گئي • بعد مین اتفاق سے اسکا آقا اس سے راضي هوگیا، اور جب اس امر کي خبر اس شخص

کو ملي تو وہ بجایہ جاکر بادشاہ کي خدمت مين حاضر ہوا ۔ اس نے پوچہا کہ "تم اس تمام زمانے مين کہان رہے؟" اس شخص نے اپنا قصہ سنایا اور یہ بھي بتا دیا کہ کس طرح وہان کے لڑکون نے اسے ٹکڑے دے دے کر زندہ رکہا ہي ۔ یہ سن کر بادشاہ ہنس پڑا اور کہا کہ "اچھا وہ گاؤن اور جو کچھ اس مين ہي سب تمہارا ہي"۔ پھر حکم دیا کہ اسے مال اور سواري اور کپڑے بھي دئے جائين ۔ وہ شخص وہان سے نکل کر مع اپنے خیل و رجال کے اس گاؤن مين پہنچا ۔ وہان کے باشندے اس سے ملنے کے لئے گاؤن سے باہر آئے ۔ لڑکے عبد المومن کے پاس گئے ۔ اس وقت وہ مسجد کے صحن مين بیٹھے ہوئے تھے : لڑکون نے ان سے پوچھا کہ آپ پہچانتے ہين یہ کون صاحب ہين' جن کي آمد کي خوشي مين یہان کي زمين بھي جھومي جاتي ہي؟"

عبد المومن :— نہين ۔

لڑکے :— یہ فلان صاحب ہين جو آپ کے ساتھ ہم کو پڑھایا کرتے تھے ۔

عبد المومن :— اگر اس شخص کي حالت اس حد کو پہنچ سکتي ہي' تو کچھ بعید نہين کہ مين بھي ایک دن امیر المومنين ہوجاون *

چنانچہ جیسا انہون نے کہا تھا ویسا ہي ہوا؛ اور ان کے الفاظ عین مقدر کے مطابق ثابت ہوئے *

جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہي' ابن تومرت مغرب کي جانب روانہ ہوئے' اور سفر کرتے کرتے شہر تلمسان پہنچے' جہان اپني عادت کے موافق شہر کے باہر ایک مسجد مين قیام پذیر ہوئے' جس کو مسجد عبّاد کہتے تھے ۔ کچھ قدرتي بات تھي کہ نفوس کو ان سے ہیبت ہوتي تھي' اور ان کي عظمت دلون مين بیٹھ جاتي تھي ۔ چنانچہ جو شخص ان کو دیکھ لیتا تھا خوف زدہ ہو جاتا تھا ۔ اسي طرح ان کا امر روز بروز ترقي پذیر رہا ۔ وہ نہایت درجہ خاموش اور منقبض مزاج آدمي تھے : جب مجلس سے اٹھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب

ایکٹ لفظ بھي نه بولینگے ۔ مجھ سے تلمسان کے ایکٹ شیخ نے کہا ہي
که "ایکٹ مرد صالح میرے ساتھ مسجد عبّاد مین معتکف تھا ۔ ایکٹ
مرتبه رات کے وقت وه عشا کي نماز سے فارغ هوکر ہم سے ملنے کو آیا ۔
اس نے پہلے ہمین غور سے دیکھا ' پھر ایکٹ شخص سے ' جو اسکے ہمراه
تھا ' یه سوال کیا که فلان شخص کہان ہي ؟ کہا گیا که وه قید مین
ہي ۔ یه سنکر وه اسي وقت اُتھا اۆر ہم مین سے ایکٹ شخص سے کہا
که " میرے آگے آگے چلو " ۔ وه اسے ساتھ لیکر سیدھا شہر پناه پر پہنچا '
اۆر بڑے زور سے دروازه کھٹکھٹاکر دربان کو دروازه کھولنے کا حکم دیا ۔
دربان نے فوراً بلا درنگٹ و سستي اتھ کر دروازه کھول دیا ۔ اگر امیر شہر
بھي هوتا تو شاید وه کھولنے مین کچھ عذر کرتا ؛ مگر اس شخص سے
کچھ نه کیا ۔ غرض که دروازے مین داخل هوکر وه اندر گیا اۆر سیدھا
قید خانے کي طرف چلا ۔ وهان کے منتظمین اۆر حراس اس کي طرف
دوڑے ۔ اس نے پکارکر کہا که " اي فلان ! " اس نے جواب دیا " هان " ۔
اس نے کہا که " نکل آؤ " ۔ وه شخص نکلا ' اۆر منتظمین حبس کي
یه کیفیت تھي که وه خاموش دم بخود کھڑے هوئے دیکھ رهے تھے '
گویا ان پر کسي نے گرم گرم پاني ڈال دیا تھا ۔ وه اپنے اس ہمراہي کو
ساتھ لیکر وهان سے مسجد عباد کو آ گیا ۔ " اصل یه ہي که وه جو کچھ
کرنا چاھتے تھے اس مین ان کي یہي عادت تھي ۔ ان کو کسي مراد
یا مقصد کے حاصل کرنے مین نه کبھي کوئي رکاوٹ پیش آئي نه کسي
تکلیف کا سامنا هوا ۔ رعیت کو تو انہون نے گویا تسخیر ہي کرلیا تھا ۔
بڑے بڑے جبابره انکے مطیع و منقاد تھے ۔ وه جب تکٹ تلمسان مین
رهے ' امیر سے لیکر مامور تکٹ وهان کے سب باشندے ان کي تعظیم
کرتے رهے ۔ جب وه وهان کے سردارون کو اپني طرف مائل اۆر انکے قلوب
کو اپنے قبضے مین لا چکے ' تو شہر فاس کو روانه هوئے ۔ وهان پہنچکر
انہون نے پھر اپنے علمي خیالات کا اظہار اۆر اسي موضوع پر تقریر و گفتگو

شروع کي • وه ہر امر مين لوگون کو عقائد اشعریه کي پیروي کرنے کي دعوت دیتے تھے • مگر، جیسا که ہم نے ذکر کیا ہي، ان ہي علوم سے اہل مغرب کو نفرت تھي اؤر جو شخص اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتا تھا اس کے دشمن ھو جاتے تھے • یه معلوم کرکے والي شہر نے فقہاء کو بلایا اؤر ان کو بھي دعوت دي • چنانچه مناظره شروع ہوا، جس مین غلبه اؤر کثرت و فوقیت ان ہي کے ہاتھ رہي ؛ کیونکه وه دیکھتے تھے که ان کے مناظرین بمنزله ایک خالي خولي چٹیل میدان کے ہین، تمام علوم نظریه سے عاري ہین اؤر سوا علم الفروع کے اؤر کچھ نہین جانتے • جب فقہاء نے انکي گفتگو سني، تو والي شہر سے ان کو اس بناء پر خارج البلد کردینے کا اشاره کیا که مبادا عوام الناس کي عقلون مین فتور و فساد واقع ہو • چنانچه والي شہر نے ان کو شہر بدر ہو جانے کا حکم دیا، اؤر وه وہان سے مراکش کے جانب روانه ہوئے • اُدہر امیرالمسلمین علي بن یوسف کو ان کے حال سے اطلاع دي گئي • وه شہر مین داخل ہوئے، تو ان کو امیرالمسلمین کے سامنے پیش کیا گیا، اؤر فقہاء کو ان سے مناظره کرنے کے لئے طلب کیا گیا • مگر ان سب مین سے ایک بھي تو ان کا مطلب نه سمجھ سکا، اؤر سمجھا تو صرف ایک شخص، جو اندلس کا باشنده تھا • اس کا نام مالک بن وھیب تھا، اؤر وه تمام علوم مین ان کا شریک و سہیم تھا • مگر وه بھي کبھي سوا ان خیالات کے جو اس زمانے مین رائج تھے کسي اؤر خیال کا اظہار نه کرتا تھا، حالانکه اسے متعدد علوم و فنون مین دسترس تھا • چنانچه مین نے اسکي ایک کتاب "قراضة الذہب في ذکر لئام العرب" دیکھي ہي، جس مین زمانہائے جاہلیت و اسلام کے لئام عرب کے حالات درج ہین اؤر جو دیگر آداب وغیره اس کے متعلق ہین وه بھي اسي مین شامل و منضم ہین • مختصر یه که وه ایک بے نظیر کتاب ہي، اؤر مین نے اسے بنو عبد المومن کے ذخیرهٔ کتب مین دیکھا ہي • اسي مالک بن وھیب

کو بعض اجزاء فلسفه مین زبردست تحقیق حاصل ہي • مین نے خود
اسي کے هاتهہ کي لکهي هوئي اس کي تصانیف "کتاب الثمرة لبطلمیوس
في الاحکام" اور "کتاب المجسطي في علم الهیئة" دیکهي هین •
موخرالذکر پر ان کے حواشي اور تقییدات بهي تحریر هین، جو اس زمانے
کي هین جب وه اسے ایک اہل قرطبه موسوم به حمد الذہبي کو پڑهایا کرتے
تهے • الغرض جب مالکؒ نے محمد بن تومرت کا یه کلام سنا، ان کي
حدت نفس کي کثرت، ذکاوت خاطر اور وسعت عبارت کو بخوبي
سمجهہ گیا اور امیرالمسلمین سے انکے قتل کے لئے کہا اور کہا کہ "یه شخص
فسادي ہي • اس کے مکر و فریب سے بے خوف نه رهنا چاهئے • جو
شخص اسکا کلام سنیگا ضرور اسکي طرف مائل هو جائیگا • اگر المصامده
کے ملک کي یه حالت هوگئي، تو ان کے هان سے ایک شر کثیر ہم پر
یکبارگي توت پڑیگا •" مگر امیرالمسلمین نے ان کے قتل کا حکم دینے
مین توقف کیا، کیونکه ان کا مذہب ان کو ایسا کرنے سے مانع تها •
گو که وه ایک صالح، مستجاب الدعوات، قائم اللیل اور صائم النهار
شخص تهے، مگر خرابي یه تهي که وه خود بهي ضعیف تهے اور دوسرون
کو بهي ضعیف خیال کرتے تهے • یهي وجه تهي که ان کے آخري زمانے
مین ملک مین بہت سي خرابیان پیدا هوگئین، اور چونکه عورتون نے
حالات حاضره پر استیلاء پالیا تها اور امور مین استبداد اور خود رائي
سے کام کرتي تهین، اس لئے فواحش شنیعه کا بهي ظهور هوا : حتی
که ہر ایک بد معاش، چور اور رهزن کسي نه کسي عورت کي طرف
منسوب کیا جاتا تها جسے اس نے اپنا ملجا و ماوا بنا رکها تها • یه سب
کچهہ ہم پهلے ہي بیان کرچکے هین • غرضیکه جب مالک قتل ابن
تومرت کے ارادے کے پورے هونے سے مایوس هوگیا، تو اس نے امیرالمسلمین
سے کہا که "اسے موت کے وقت تک کے لئے قید کردیا جائے •" مگر
امیرالمسلمین نے کہا که "ہم کسي مسلمان آدمي کو بلا ایسي وجه

کے ' جسکي ہم نے تعيين بھي نہين کي ہي ' کس طرح قيد کرسکتے ہين ؟ اۋر اصل تو يہ ہي کہ قيد موت کي بہن ہي ۔ ليکن خير ' ہم يہ حکم ديتے ہين کہ وہ ہمارے شہر سے نکل جائے اۋر جہان اس کا جي چاہے چلا جائے ۔ " چنانچہ ابن تومرت اۋر ان کے ہمراہي وہان سے نکل کر سوس کو چلے ۔ وہان پہنچکر تينملل نام کے ايک مقام مين فروکش ہوئے ۔ وہين سے ان کي دعوت کا آغاز ہوا ' اۋر وہين ان کي قبر بھي ہي ۔ ان لوگون کے وہان نازل ہوتے ہي المصامدہ کے سردار وہان جمع ہو گئے ۔ انہون نے تعليم و تدريس اۋر دعوت الي الخير شروع کردي ' مگر اپنا اصلي امر ظاہر نہين کيا ؛ اۋر نہ بادشاہ نے ان کو طلب کيا ۔ انہون نے وہين کي زبان مين ' جس مين وہ اپنے زمانے کے فصيح ترين شخص تھے ' اپنا عقيدہ سمجھايا ؛ اۋر جب وہ لوگ اس عقيدے کے مطالب و معاني کو سمجھ گئے ' تو انہون نے ان کي بہت تعظيم و تکريم کي ' اۋر ان کي محبت ان کے قلوب اۋر اطاعت انکے جسمون مين جاگزين ہو گئي ۔ جب ابن تومرت کو ان پر پورا پورا اعتماد ہو گيا ' تو انکو اپنے ساتھ قيام کي دعوت دي اۋر شروع شروع مين اس دعوت قيام کو صرف امر بالمعروف اۋر نہي عن المنکر تک محدود رکھا اۋر ان لوگون کو سختي کے ساتھ خونريزي کرنے سے منع کرديا ۔ عرصے تک وہ يہي کرتے رہے ۔ بعد ازان انہون نے چند اشخاص کو ' جن کي عقلين صلاحيت پذير ہوچکي تھين ' آغاز دعوت اۋر رؤساء قبائل کي استمالت قلوب کرنے کا حکم ديا ۔ پھر انہون نے يہ کرنا شروع کيا کہ وہ ان لوگون کے سامنے امام مہدي عليہ السلام کا ذکر کرتے ' ان کو شوق دلاتے ' اۋر امام مہدي کے متعلق جسقدر احاديث وارد ہوئي ہين ان کو سناتے ۔ جب امام مہدي کي فضيلت اۋر ان کے نسب و تعريف نے ان لوگون کے دلون مين اچھي طرح گھر کرليا ' تو ابن تومرت نے خود مہدي ہونے کا دعوي کيا اۋر کہا کہ " مين محمد بن عبد اللہ ہون ۔ " اپنے نسب

کو حضور نبي کریم صلي الله علیه و سلم سے ملا دیا ' اؤر خود اپنے ہي لئے دعوت عصمت کي تصریح کرکے کہا کہ " مین ہي مہدي معصوم ہون ؛ " بلکہ اس دعوت کے ثبوت کے لئے بہت سي احادیث بھي بیان کین ۔ آخر ان لوگون کو یقین ہو گیا کہ ابن تومرت ضرور مہدي ہین ۔ انہون نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا ' اؤر سب لوگون نے ان سے بیعت کرلي ۔ انہون نے کہا کہ " مین اسي چیز پر بیعت لیتا ہون جس پر رسول الله صلي الله علیه و سلم کے اصحاب نے رسول الله صلي الله علیه و سلم سے بیعت کي تھي ۔ " پھر انکے لئے مختلف علوم کي کئي کتابین تصنیف کین ' جن مین سے ایک کتاب کا نام " اعز مایطلب " تھا ۔ اسیطرح چند کتب اصول دین اؤر عقائد پر بھي تصنیف کین ۔ وہ اکثر مسائل مین ابو الحسن اشعري کے مذہب کے پیرو تھے ؛ مگر مسئلۂ اثبات صفات کي نفي اؤر چند دیگر مسائل مین معتزله کے موافق تھے ۔ علي هذا القیاس وہ تشیع کو بھي کسي قدر چھپائے رکھتے تھے ' صرف فرق یہ تھا کہ وہ عوام الناس کے سامنے اس کا اظہار نہین کرتے تھے ۔ انہون نے اپنے پیروان کو طبقات مین تقسیم کیا ' اؤر ان کي دس مختلف جماعتین قائم کین ' جن مین سے اولین جماعت مہاجرین کي تھي جنہون نے ان کي دعوت کو سرعت کے ساتھ قبول کیا تھا ۔ انکو وہ " الجماعت " کہا کرتے تھے ۔ پھر انکي جماعت مین " الخمسین " تھے ' جو طبقۂ دوم مین تھے ۔ یہ تمام طبقات کسي ایک ہي قبیلے مین سے نہ تھے ' بلکہ مختلف قبائل کے افراد پر مشتمل تھے ۔ ان سب کو وہ " مؤمنین " کہا کرتے تھے ' اؤر ان سے کہتے تھے کہ " تمام روئے زمین پر کوئي شخص تم لوگون کا سا سچا اؤر حقیقي ایمان نہین رکھتا ۔ تم ہي وہ جماعت ہو جو آن حضرت علیه السلام کے اس قول مبارک مین معین ہو چکي ہي کہ " سرزمین مغرب مین ایک جماعت حق کي حمایت مین برابر ظاہر ہوتي رهیگي ' اؤر انہین

کوئي شخص جو ان سے جدا هو جائے ضرر نه پہنچا سکیگا ؛ یہان تک که امر خداوندي آپہنچے ۔" تم هي وه جماعت هو ؛ جسکے ذریعے سے الله فارس اؤر روم کو فتح اؤر دجال کو قتل کرائیگا ۔ تم هي مین سے وه امیر بهي هي ؛ جو حضرت عیسيٰ بن مریم علیه السلام کي نماز ادا کرتا هي ۔ تا قیام قیامت یه امر تم هي مین رهیگا ۔" مزید بر آن وه ان کو اؤر جزئیات کي بهي خبر دیا کرتے تهے ؛ جن مین سے اکثر واقع بهي هوئین ۔ وه کہا کرتے تهے که " اگر مین چاهون تو تمهارے تمام خلفاء کے نام بهي ایک ایک کرکے بتا دون ۔" اس وجه سے یه فتنه اؤر بهي زیاده هوگیا ؛ اؤر ان لوگون نے بیش از پیش اظهار اطاعت کیا ۔ اس تمام امر کي تخلید کے متعلق هم نے جو کچهه ابن تومرت کے قول کے مطابق بیان کیا هي ؛ اسے ایک شخص نے نظم مین ادا کیا هي ؛ جو اهل الجزائر مین سے تها اؤر اعمال بجایه کے ایک شهر کا باشنده تها ۔ وه تینملل مین امیر المؤمنین ابو یعقوب کے پاس گیا تها ؛ اؤر وهان الموحدون کي ایک جماعت کے ساتهه ابن تومرت کي قبر پر کهڑے هوکر اس نے ایک قصیده پڑها تها ؛ جس کے شروع کے اشعار یه هین :—

(١) سلام علي قبر الامام الممجّد   سلالة خیر العالمین محمد
(٢) و مشبهه في خلقه ثم في اسمه   و في اسم ابیه والقضاء المسدد
(٣) و محیی علوم الدین بعد مماتها   و مظهر اسرار الکتاب المسدد
(٤) أتینا به البشري بان یملأ الدنا   بقسط و عدل في الانام مخلد
(٥) و یفتح الامصار شرقا و مغربا   و یملك عُربا من مُغیر و مُنجِد

ترجمه :—
(١) سلام هو اس صاحب مجد امام کی قبر پر. جو دونون جهان کے بهترین فرد محمد (صلی الله علیه و سلم) کی اولاد مین سے هی !
(٢) و (٣) اور اپنے اخلاق ، اپنے اور باپ کے نام مین اور اپنی قضاء محکم مین اس سے مشابه هی ؛ جو علوم دین کی موت کے بعد ان کو دوباره زنده کرنے والا اور کتاب محکم کے اسرار کو ظاهر کرنے والا هی !
(٤) و (٥) هم کو اس سے یه خوشخبری ملی هی که وه مخلوق مین اپنے عدل و انصاف پاینده سے دنیا کو پُر کردیگا ، وه مشرق و مغرب مین هر طرف کے شهرون کو فتح کریگا اور عرب کے تمام نشیب و فراز کے باشندون کا مالك هوگا ۔

(٦) فمن وصفه اقني و اجلي و انه   علاماته خمس تبين لمهتدي
(٧) زمان و اسم و المكان و نسبة   و فعل له في عصمة و تايد
(٨) و يلبث سبعا او فتسعا يعيشها   كذا جاء في نص من النقل مسند
(٩) فقد عاش تسعا مثل قول نبيّنا   فذالكم المهدي بالله يهتدي
(١٠) و تتبعه للنصر طائفة الهدي   فاكرم بهم اخوان ذي الصدق احمد
(١١) هي الثلة المذكور في الذكر امرها   و طائفة المهدي بالحق تهتدي
(١٢) و يقدمها المنصور والناصر الذي   له النصر حزب اذ يروح و يغتدي
(١٣) هو المنتقي من قيس عيلان مفخرا   و من مُرة اهل الجلال الموطّد
(١٤) خليفة مهدي الاله و سيفه   و من قد غدا بالعلم والحلم مرتدي
(١٥) بهم يقمع الله الجبارة الالي   يصدون عن حكم من الحق مرشد

ترجمه :-

(٦) وہ کہ جس کی توصیف نہایت صاف و واضح ھی ؛ اسکی پانچ علامتین ھین ' جو ایک ھدایت طلب کے لئے ظاھر ھین :-

(٧) زمانہ ' نام ' مکان ' نسب ' اور اس کا وہ فعل جو گناہ سے مبرا اور خدا کی مدد سے بہرہ ور ھی .

(٨) معتبر نقل کی نص مین یہ لکھا ھی کہ وہ سات یا نو سال زندہ رھیگا .

(٩) چنانچہ وہ ھمارے نبی (صلی اللہ علیہ و سلم) کے فرمان کے مطابق نو سال زندہ رھا . یہی ھی تمھارا وہ مہدی جو اللہ کی طرف سے ھدایت یافتہ تھا .

(١٠) اس کی مدد کے لئے ایک ھدایت یافتہ جماعت اس کی پیروی کرتی ھی . وہ صاحبان صدق کس قدر کریم و قابل ستائش ھین !

(١١) یہی ھی وہ جماعت جس کے امر کا قرآن شریف مین ذکر ھی . یہی ھی مہدی کا وہ گروہ جو حق سے ھدایت کرتا ھی '

(١٢) اور جس کا امام وہ منصور و ناصر شخص ھی کہ فتح و نصرت شام و پگاہ پرا باندھے اس کے ھمراہ رھتی ھی .

(١٣) ازروئے فخر وہ بنو قیس عیلان اور صاحب جلال بنو مرہ مین ایک برگزیدہ شخص ھی .

(١٤) وہ خدا کے مہدی کا خلیفہ اور اس کی تلوار ھی . وہ وہ ھی جس نے علم وحلم کی چادر اوڑھ لی ھی .

(١٥) ان ھی کے ذریعے سے خدا ان جابرون کا قلع قمع کریگا ' جو ایک برحق اور ھدایت دھندہ حکم سے روگردانی کرتے ھین '

(۱۶) و یقطع ایام الجبابرة التي اباد من الاسلام کل مشیّد
(۱۷) فیغزون اعراب الجزیرة عنوة ویعرون منها فارساً ...... *
(۱۸) و یفتتحون الروم فتح غنیمة و یقتسمون المال بالترس عن ید
(۱۹) و یغدون للدجال یغزونه ضحا یذیقونه حد الحسام المهند
(۲۰) و یقتله في باب لدّ و تنجلي شکوک امالت قلب من لم یوحد
(۲۱) و ینزل عیسی فیهم و امیرهم امام فیدعوهم لمحراب مسجد
(۲۲) یصلي بهم ذاك الامیر صلاتهم بتقدیم عیسی المصطفی عن تعمد
(۲۳) فیمسح بالکفین منه وجوههم و یخبرهم حقا بغر محدد
(۲۴) وما ان یزال الامر فیه و فیهم الی آخر الدهر الطویل المسرمد

ترجمة :-

(۱۶) اور ان ظالمون کے زمانے کا خاتمہ کریگا، جنہون نے اسلام کے ہر مضبوط و محکم امر کو برباد کیا هی۔

(۱۷) وہ الجزیرہ کے اعراب پر سختی سے حملہ کرینگے اور ...

(۱۸) وہ روم کو فتح غنیمت کے طور پر فتح کرینگے، اور ڈهال کے ذریعے اپنے هاتهون سے مال تقسیم کرینگے۔

(۱۹) وہ دجال کے مقابلے مین دن دهاڑے جنگ کرینگے اور اس کو هندی تلوار کی دهار کا مزا چکهائینگے۔

(۲۰) وہ اسے مخاصمت کے باب مین قتل کریگا، اور ان غیر موحد لوگون کے وہ شکوک مٹ جائینگے جنہون نے ان کے دلون کو اپنی طرف مائل کر رکها هی۔

(۲۱) حضرت عیسی ان مین نازل هونگے، اور ان کا امیر و امام ان کو مسجد کی محراب کی طرف بلائیگا۔

(۲۲) ان کا وہ امیر حضرت عیسی کی تقدیم کے ساتھ ان کو نماز پڑهائیگا۔

(۲۳) وہ اپنے دونون هاتهون سے ان کی چہرون پر مسح کریگا اور ان کو حق کے ساتھ شمشیر تیز کی خبر دیگا۔

(۲۴) اور یہ امر اس مین اور ان مین همیشہ همیشہ باقی رهیگا۔

* قلمی نسخے مین جو الفاظ کاتب نے پہلے لکھے تھے مٹا دئے گئے هین، اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان کی جگہ اس نے کیا الفاظ رکھے هین۔ معلوم ایسا هوتا هی کہ اس نے وکان قد لکها هی۔ مگر کان کے نون کے اوپر ایک ہ بنی هوئی هی۔ (دوزی)

(۲۵) فابلغ امیر المؤمنین تحیة علي النای مني والوداد المأكد

(۲۶) علیه سلام الله ما ذر شارق و ما صدر الوراد عن ورد مُورد

کہتے ہیں کہ اس قصیدہ کا انشا کرنے والا خود اس قبر پر حاضر نہ تھا اور اس نے خود یہ قصیدہ نہیں پڑھا، کیونکہ کبر سني اور بعد مقام اس کو ایسا کرنے سے مانع تھا؛ بلکہ اس نے یہ قصیدہ بھیج دیا تھا، اور اسے امام کي قبر پر پڑھ دیا گیا تھا۔ اس وقت عبد المومن زندہ تھے۔ واللہ اعلم *

یہ ایک طویل قصیدہ ہے۔ میں نے جو کچھ یہاں نقل کیا ہے، یہ صرف اس کا انتخاب ہے؛ اور میں نے ان اشعار کو یہاں اس وجہ سے نقل نہیں کیا ہے کہ وہ اشعار عمدہ ہیں، بلکہ اس خیال سے کہ ان سے پہلے جو بیان ہے یہ اس سے متعلق ہیں *

المصامدہ اسي طرح روز افزون کیفیت کے ساتھ ابن تومرت کے مطیع ہوتے رہے۔ انکا فتنہ ابن تومرت کے بل پر زیادہ شدید اور انکا ادب و احترام ان کے قلوب میں زیادہ راسخ و مضبوط ہوتا گیا، اور رفتہ رفتہ اس حد کو پہنچ گیا کہ اگر وہ ان میں سے کسي کو اسکے باپ، بھائي یا بیٹے کو بھي قتل کرنے کا حکم دیتے تو وہ فوراً بلا درنگ ایسا کرتا۔ اصل یہ ہے کہ چونکہ وہ لوگ خونریزي کو ایک نہایت معمولي بات سمجھتے تھے اس لئے ان کي ایسي طبیعت بھي ان کو اس کام میں مدد دیتي اور اسے آسان کردیتي تھي۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ کام ان کي فطرت و جبلت ہي میں تھا اور ان کے ملک کے جائے وقوع کا

ترجمہ:-

(۲۵) امیر المومنین کو باوجود میری دوری کے میری پختہ دوستی کا سلام پہنچا دو۔

(۲۶) اللہ کا اس پر سلام ہو، جب تک آفتاب روشن ہی اور جب تک کہ کسی چشمے پر اس کے متلاشی وارد ہوتے ہیں۔ (مترجم)

بهي يهي اقتضا تها . ابو عبيد بكري اندلسي قرطبي اپني كتاب " المسالك والممالك" مين ايك شخص كي زباني يه حكايت بيان كرتا هي كه " بلاد مغرب مين كسي جگه سكندر كے پاس ايك گهوڑا پيش كيا گيا ' جس سے زيادہ بهاگنے اوٖر سبقت لے جانے والا كوئي گهوڑا پيدا نهين هوا تها . اس مين سوا اس كے كه اس كو كبهي هنهناتے هوے نهين سنا گيا اوٖر كوئي عيب نه تها . جب سكندر دورہ كرتا هوا كوہ هاے درن مين پهنچا ' جو بلاد مصامدہ مين واقع تها ' تو اس كا وہ گهوڑا اس زور سے هنهنايا كه پهاڑ تك هل گيا . سكندر نے اپنے حكيم كو لكهكر اس كا سبب دريافت كيا . اس نے جواب مين لكها كه " وہ شر و فساد اوٖر سختي و درشتي كا ملك هي . وهان سے جلد نكل آؤ ." غرض كه انكے ملك كا يه حال هي . باقي رها يه امر كه وہ خونريزي كو ايك معمولي سي بات جانتے تهے ' اس كي كيفيت مين نے خود اس زمانے مين ديكهي جب مين سوس مين تها ؛ اوٖر وہ بهي عجيب قصه هي *

سنه ٥١٧ مين انهون نے تينملل كے تمام مصامدہ اوٖر ان لوگون كا ' جو سوس سے آكر ان كے ساتهه شامل هو گئے تهے ' ايك لشكر جرار تيار كيا اوٖر ان سے كها كه " ان كافرون اوٖر مذهب كو بدلنے والون كي طرف جاؤ ' جنكو المرابطون كهتے هين . ان كو بد افعالي كي غارت گري ' عمل نيك كے احياء ' ازالۀ بدعت اوٖر امام مهدي معصوم كے اقرار كي دعوت دو . اگر وہ تمهاري دعوت كو قبول كرلين ' تو وہ تمهارے بهائي هونگے اوٖر تمهارا اوٖر ان كا ماله و ما عليه ايك هي هو جائيگا . ليكن اگر وہ ايسا نه كرين تو ان سے لڑو . سنت نبوي (صلي الله عليه و سلم) نے ان سے جنگ آزمائي تمهارے لئے حلال كردي هي " . انهون نے عبد المومن كو امير لشكر بناكر كها كه " تم لوگ مومنين هو اوٖر يه تمهارے امير هين " . اس دن سے عبد المومن كو امير المومنين كے نام كا استحقاق حاصل هو گيا . وہ لوگ مراكش كي طرف روانه هوئے ' اوٖر ابهي اس كے قريب

ہی پہنچے تھے کہ ان کو بحیرہ نام ایک مقام پر المرابطون کا ایک لشکر ضخیم ملا، جس میں لمتونہ کے سردار شامل تھے اور زبیر بن علی بن یوسف بن تاشفین ان کا سپہ سالار تھا۔ جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں، تو المصامدہ نے ابن تومرت کے حکم کے مطابق تمام مذکورہ بالا امور کی دعوت کے لئے ان لوگوں کے پاس پیغام بھیجا۔ مگر انہوں نے اسے نہایت بری طرح رد کردیا۔ عبد المومن نے امیر المسلمین علی بن یوسف کو ایک خط لکھا، جس میں وہ تمام باتیں شامل تھیں جو محمد ابن تومرت نے ان سے کہی تھیں۔ امیر المومنین نے اس کے جواب میں ان کو تفرقۂ جماعت سے خوف دلایا۔ اور خونریزی اور فتنہ انگیزی کے بارے میں خدا یاد دلایا۔ مگر عبد المومن نے اسکی کچھ پرواہ نہ کی؛ بلکہ وہ المرابطون کے اور بھی زیادہ حریص ہوگئے اور انہیں انکے ضعف کا یقین ہوگیا۔ فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ جنگ میں المصامدہ کو ہزیمت ہوئی، اور ان کے بہت سے آدمی بھی کام آئے۔ مگر عبد المومن اور چند اور آدمی بچ گئے۔ جب ابن تومرت کو یہ خبر ملی، تو انہوں نے پوچھا "کیا عبد المومن بھی نہیں بچے؟" کہا گیا "ہاں بچ گئے۔ ابن تومرت نے کہا "تب تو گویا کوئی بھی ضائع نہیں ہوا!" جب فوج کے باقی ماندہ افراد ان کے پاس پہنچے، تو انہوں نے انکی پسپائی کو محض معمولی واقعہ کرکے دکھایا، اور انکے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ ان کے مقتولین شہید ہوے، کیونکہ وہ دین الٰہی کو خرابی سے بچانے والے اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ و سلم) کے مظہر تھے۔ اس سے ان لوگوں کی اپنے امر میں بصیرت اور بھی بڑھ گئی، اور وہ اپنے دشمن سے جنگ و قتال کرنے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ آمادہ و تیار ہوگئے۔ اسی وقت سے المصامدہ نے نواحی مراکش کو تاخت و تاراج کرنا، وہاں کے سامان معیشت و آسائش کو منقطع کرنا شروع کردیا۔ وہ قتل اور قید کرتے تھے، اور جس جس شخص پر ان کا

قابو چلتا تھا اس پر کبھي رحم نه کرتے تھے ۔ اس طرح ان کي اطاعت مين داخل هونے اۋر اۋرون سے توت کر انکي طرف آنے والون کي تعداد مين کثرت هوتي گئي ؛ اۋر اس تمام عرصے مين ابن تومرت نے زهد ورزي اۋر قلت دنيا داري کو اۋر بهي چمکا ديا تها ' اۋر خود کو صلحاء سے مشابه کرنے اۋر سنت اۋلي کي طرح حدود شرعي کي نگراني مين تشدد کرنے پر تلے هوئے تھے ۔

مجهه سے ايک معتبر شخص نے بيان کيا هي که وه لوگون کو شراب خواري پر کهجور کي چهال اۋر رسي ' اۋر پاپوشون سے سزا ديا کرتے تھے ' جيسا که صحابهٔ کرام کيا کرتے تھے ۔ ايک شخص ' جو موقعه پر موجود تها ' مجهه سے بيان کرتا هي که ايک مرتبه ايک آدمي حالت سکر مين ان کے پاس لايا گيا ۔ انهون نے اسے سزا کا حکم ديا ۔ اسپر اسکے ايک ذي مرتبه همراهي ' يوسف بن سليمان ' نے کها که " اگر هم اس پر اس وقت تک برابر سختي کئے جائين جب تک که وه يه نه بتائے که اسنے کهان سے شراب پي هي ' تو يقين هي که اس علت کي بيخ کني هو جائيگي " ۔ مگر ابن تومرت نے منهه پهير ليا ۔ يوسف نے پهر يهي کها ' اۋر ابن تومرت نے پهر روگرداني کي ۔ جب اسنے تيسري مرتبه ايسا هي کها ' تو انهون نے جواب ديا که " اگر ملزم نے يه کها که ' مين نے يوسف بن سليمان هي کے گهر مين شراب پي هي ' تو هم کيا کرينگے ؟ " اس سے يوسف بن سليمان شرمنده هوکر ساکت هو گيا ۔ بعد مين اس امر کا يون انکشاف هوا که يوسف هي کے نوکرون نے اسے شراب پلائي تهي ۔ اۋر يه واقعه بهي منجمله ان واقعات کے هوگيا ' جس سے يه فتنه اۋر بهي ترقي پذير هوگيا ؛ اۋر ابن تومرت کو جو خبرين ملتي تهين اۋر لفظ به لفظ صحيح هوتي تهين ' ان کي وجه سے ان کي تعظيم و تکريم مين اۋر بهي زيادتي هوگئي ۔

يه باتين يون هي هوتي رهين ؛ ابن تومرت کے احوال برابر نيکي کے ساتهه جاري رهے ' ان کے اصحاب غلبه ياب هوتے رهے ' اۋر المرابطون کے

حالات مین اختلال بڑھتا گیا اؤر ان کي دولت و سلطنت ٹوٹتي چلي گئي ـــ تا آنکه ابن تومرت نے سـنه ۵۲۰ء کے دوران مین وفات پائي ۔ اس وقت تک وہ تاسـیس امور اؤر احکام تدبیر کر چکے تھے ؛ اؤر اپنے ساتھیون کو اچھي طرح بتا چکے تھے که انکو کیا کیا کرنا چاھئے ۔

ذکر ولایت عبد المومن

ابن تومرت کے بعد عبد المومن بن علي نے قیام امر کیا ۔ المصامدہ نے ان سے بیعت کرلي ؛ اؤر الجماعت نے بھي ان کي تقدیم و امارت کو قبول کرلیا ۔ جن لوگون نے ان کي تقدیم کے لئے سعي کي اؤر ان کو اس پر فائز کرایا وہ "الجماعت" کے تین افراد تھے :—

(۱) عمر بن عبد الله صنھاجي ؛ جو انکے ھان عمر ازناج کھلاتے تھے ۔

(۲) عمر بن وُمزال ؛ جن کا نام اس وقت سے قبل فصکه تھا مگر ابن تومرت نے عمر نام رکھا اؤر عمر اینتي کھنے لگے تھے ؛ اؤر

(۳) عبدا لله بن سلیمان ؛ جو تینملل کے باشندہ اؤر قبیلۂ مسکاله مین سے تھے ۔

تمام اہل الجماعت ؛ اہل خمسـین اؤر باقي کے تمام الموحدون نے ان سے اس امر مین اتفاق کیا ؛ جس کي وجه یه تھي که ابن تومرت نے اپني وفات سے کچھ عرصه پھلے ان لوگون کو جو "الجماعت" کے نام سے موسـوم تھے اؤر اہل خمسـین کو اپنے پاس بلایا ۔ (اؤر ہم پھلے ہي ذکر کرچکے ہین که یه لوگ متفرق قبائل کے افراد تھے اؤر ان مین کوئي چیز سوا ان کے نام "المصامدہ" کے مشـترک نه تھي ۔) جب وہ آئے تو ابن تومرت تکیه لگائے بیٹھے تھے ۔ ان کو دیکھ کر کھڑے ھوگئے ؛ اؤر الله کے شایان شان حمد و ثنا ؛ اس کے نبي محمد صلي الله علیه وسلم

پر صلات و سلام اوٖر خلفائے راشدون کے لئے طلب رضائے الهي کرنے کے بعد ان کے ثبات دين اوٖر عزم امر کا ذکر کيا اوٖر بتايا که ان حضرات مين سے کوئي بهي خدا کي طاعت اوٖر رضا جوئي مين کسي ملامت گر کي ملامت کي پرواه نه کرتے تهے ۔ پهر وه واقعه بيان کيا که حضرت عمر رضي الله عنه نے اپنے صاحبزادے کو شراب خواري کي سزا دي تهي، اوٖر حق پر کس قدر سختي اوٖر پختگي سے قائم تهے ۔ بعد ازان اسي قسم کي اوٖر باتين بيان کين اوٖر کہا که "وه جماعت گزر گئي — خدا ان کے چهرون کو تر و تازه رکهے؛ ان کے مساعي کا اجر دے؛ اوٖر امت نبوي کي طرف سے ان کو جزائے خير عطا کرے! — اوٖر لوگون کو ايک فتنه نے مخبوط الحواس کرديا، جس نے حليم الطبع آدمي کو حيران اوٖر عالم کو متجاہل و متذاہل کرديا ۔ علماء نے اپنے علم سے کوئي فائده نہين اٹهايا، بلکه بادشاہون کے هان پہنچے اوٖر اس علم کے ذريعے سے دنيا حاصل کي، لوگون کو اپني طرف مائل کيا، اوٖر اسي قسم کي باتين کرتے رهے ۔ يه سب يون ہي هوتا رہا ۔ پهر اي لوگو! تم پر خدائے سبحانه و تعالي نے (اوٖر اسي کے لئے تمام تعريف ہي) يه احسان فرمايا که تمهاري تائيد کي اوٖر اس زمانے والون مين اپني حقيقت توحيد کے لئے تم ہي کو مخصوص فرماديا؛ حالانکه اس نے تم مين سے ہزارون کے لئے گمراہي مقدر مين لکه دي تهي ۔ تم کسي کي ہدايت کو تسليم نہين کرتے تهے ۔ تم اندهے تهے اوٖر کچه ديکه نه سکتے تهے ۔ نه تم نيکي کو نيکي سمجهتے اوٖر نه بدي کو بدي جانتے تهے ۔ تم مين بدعتين پهيل گئي تهين ۔ بيہوده اوٖر باطل باتون نے تم کو اپنا گرويده کرليا تها ۔ شيطان نے تمهارے لئے گمراہي کو مزين کرديا تها ۔ اوٖر اسي قسم کي نامعقول اوٖر خرافات باتين تهين، جن کے ذکر سے مين اپنے نطق کو بے لوث اوٖر الفاظ کو دور ہي رکهتا هون ۔ غرض که الله نے تم کو گمراہي کے بعد ہدايت اوٖر کوري کے بعد بينائي عطا فرمائي؛ تم کو متفرق هوجانے کے

بعد مجتمع کیا؛ ذلت کے بعد عزت دي؛ تم پر سے ان نا مسلمان مسلمانون کا غلبه اتھا لیا؛ اۏر عنقریب تم کو ان کي زمین اۏر ان کے ملک کا وارث بنائیگا ۔ یه سب کچھ اسي کے سبب سے ہي؛ جو کچھ که انکے ھاتھون نے کمایا اۏر ان کے دلون نے چھپایا؛ وما ربك بظلام للعبید ۔ لہذا اب تم الله سبحانه کے لئے اپني نیتون کي تجدید کرو؛ اۏر اپنے قول و فعل سے اس طرح اس کا شکر ادا کرو که اس سے تمہارے مساعي کا تزکیه ھو؛ تمہارے اعمال قابل قبول ھون؛ اۏر تمہارا امر پھیل جائے ۔ نا اتفاقي؛ اختلاف قول اۏر پریشاني رائے سے ڈرو اۏر اپنے دشمن کے لئے بمنزله ایک دست واحد کے ھو جاؤ؛ کیونکه اگر تم نے ایسا کیا؛ تو لوگ تم سے ہیبت کرینگے؛ تمہاري اطاعت قبول کرنے مین جلدي کرینگے؛ تمہارے پیروان کي تعداد مین اضافه ھو جائیگا؛ اۏر خداء تعالی حق کو تمہارے ھاتھ سے ظاہر فرمائیگا ۔ اۏر اگر تم نے ایسا نه کیا؛ تو ذلت تم کو پریشان کردیگي؛ خواري تمہارے لئے عام ھو جائیگي؛ عوام الناس تم کو حقیر جانینگے؛ اۏر خاصان قوم تم کو بد حواس کرڈینگے ۔ اپنے تمام امور مین رحم کو درشتي سے اۏر نرمي کو سختي سے ملادو؛ اۏر یه بھي خوب سمجھ رکھو که اِس قوم کا انجام کار صرف اسي بناء پر درست ھوگا جس پر اس کا آغاز امر درست تھا ۔ ہم نے تمہارے لئے ایک شخص کو انتخاب کیا ہي اۏر اس کو تم پر امیر بنا دیا ہي ۔ اۏر یه بھي ہم نے اس وقت کیا ہي که جب ہم نے اس کے تمام احوال؛ اس کے لیل و نہار اۏر اس کي آمد و شد کو آزما لیا ہي؛ اسکے باطني و ظاہري حالات و کوائف کو جانچ لیا ہي؛ اۏر ان تمام باتون سے معلوم کرلیا ہي که وه اپنے مذهب پر ثابت قدم اۏر اپنے امر مین متبصر ہي ۔ مجھے امید ہي که اس کے بارے مین کبھي اختلاف کا خیال نه پیدا ھوگا ۔ وه مشار الیه عبد المومن ہین ۔ جب تک که وه اپنے پروردگار کے مطیع و منقاد ہین؛ تم بھي به سمع و طاعت ان کي فرمانبرداري

کرو۔ اگر وہ بدل جائین، یا پھر جائین، یا اپنے امر مین شک کرین، تو خدا کے فضل سے الموحدون مین ـــ خدا ان کو عزت دے! ـــ برکت اؤر خیر کثیر موجود ہي؛ اؤر امر امر الہي ہي، وہ جس کو چاھے اس سے سرفراز فرمائے"۔

بعد ازان سب لوگون نے عبد المؤمن سے بیعت کي۔ ابن تومرت نے ان کے لئے دعا کي اؤر ہر ہر فرد کے چہرے اؤر سینے پر ھاتھ پھیرا۔ یہ ہي سبب عبد المومن کے امیر المومنین ھوجانے کا۔ اس کے تھوڑے ہي عرصے کے بعد ابن تومرت نے وفات پائي، اؤر المصامدہ کا امر بالاجتماع عبد المومن پر وارد ھوا۔

فصل

عبد المومن مذکور کا نام عبد المومن بن علي بن علوي الکومي ہي۔ ان کي والدہ بھي کُومیہ اؤر ایک شریف و آزاد خاتون تھین۔ ان کي قوم بنو مُجبر کہلاتي تھي۔ عبد المومن کي ولادت اعمال شہر تلمسان کے ایک موضع مین ھوئي جس کو تاجرا کہتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہي کہ جب ان کے سامنے کُمیہ کا ذکر ھوتا تھا تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ "مین ان لوگون مین سے نہین ھون۔ بلکہ ہم لوگ قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان مین سے ہین۔ کُمیہ کا ہم پر یہ حق ہي کہ ہم ان کے ھان پیدا ھوئے اؤر بڑے ھوئے، اؤر اس لحاظ سے وہ ہمارے اخوال ہین۔ علیٰ ہذا القیاس مین انکي اولاد اؤر اولاد کي اولاد مین سے بھي جن جن سے ملا ھون انھون نے بھي خود کو قیس عیلان بن مضر ہي سے منسوب کیا۔ اس وجہ سے خطباء نے یہ طریقہ اختیار کرلیا ہي کہ جب کبھي وہ ابن تومرت کے بعد ان کا ذکر کرتے ہین، تو ان کو شرافت نسب مین ان کا ہمسر بتاتے ہین۔ ان کي پیدایش یوسف بن تاشفین کے زمانے مین سنہ ۴۸۷ کے آخر مین ھوئي، اؤر وفات

سنه ۵۵۸ کے ماہ جمادي الاخر مين ۔ جس وقت سے کہ امير المسلمين علي بن يوسف کے انتقال يعني سنه ۵۳۷ سے ان کے امر کو استحکام اؤر مضبوطي حاصل هوئي ' تب سے ان کي وفات کي تاريخ مذکورہ تک علي التحقيق ان کي ولايت کا زمانه اکيس سال کا هوا۔ ان کا رنگ سفيد ' بدن دهرا اؤر تيز سرخ رنگ کا تها ؛ بال سياہ ' قد معتدل ' چهرہ روشن اؤر آواز بلند تهي ۔ وہ فصيح اللفظ اؤر بسيار گو تهے ۔ لوگون مين عموماً پسند کئے جاتے تهے ۔ کوئي شخص ايسا نه تها که ان کو ديکهہ لے اؤر از خود رفته هوکر ان سے محبت نه کرنے لگے ۔ مجهے معلوم هوا هي که ابن تومرت ' جب کبهي ان کو ديکهتے تهے ' يه اشعار پڑها کرتے تهے :—

تكاملت فيك اخلاق خُصصت بها　　فكلنا بك مسرور و مُغتبط
فالسن ضاحكة والكف مانحة　　والصدر منشرح والوجه منبسط

[يعني :— تجهہ مين تمام اخلاق ' جو تيرے هي لئے مخصوص هين ' کمال کو پهونچ گئے هين ' اؤر هم سب تجهہ سے خوش هين اؤر تجهہ پر رشک کرتے هين ۔ تيرے دانت خندان هين ' هاتهہ سخي هين ' سينه کُشادہ ' اؤر چهرہ پُر از انبساط هي ۔ (مترجم)]

ان کي اولاد

ان کي اولاد مين سوله (۱۶) لڑکے تهے ' جن کے نام يه هين :—

(۱) محمد ' جو سب سے بڑا اؤر ولي عهد تها ۔ اس سے خلع کرايا گيا ۔

(۲) علي ؛ (۳) عمر ؛ (۴) يوسف ؛ (۵) عثمان ؛ (۶) سليمان ؛ (۷) يحيیٰ ؛ (۸) اسماعيل ؛ (۹) حسن ؛ (۱۰) حسين ؛ (۱۱) عبد الله ؛ (۱۲) عبد الرحمان ؛ (۱۳) عيسيٰ ؛ (۱۴) موسيٰ ؛ (۱۵) ابراهيم ؛ اؤر (۱۶) يعقوب ۔

ان کے وزراء

عبد المومن کے آغاز امر سے لے کر ان کے استمرار و استقلال تک ابو حفص عمر از ناج وزیر رہے ۔ اس کے بعد ان کو معزول کردیا گیا، کیونکہ انکو ان سے زیادہ رتبے کے آدمی مل سکتے تھے ۔ چنانچہ ابو حفص کی جگہ ابو جعفر احمد بن عطیہ کو وزیر بنا دیا ۔ وہ وزیر بھی تھے اور کاتب بھی ۔ اسی وجہ سے ان کا شمار کتاب اور وزراء دونوں میں ہوتا ہی ۔ عبد المومن نے بجایہ کی فتح تک یہ دونوں عہدے ان ہی کے پاس رہنے دئے ۔ بعد میں اپنے ہی خاندان میں سے ایک زبردست کاتب کو کتابت کا عہدہ دیا ۔ اس کا نام ابو القاسم قالمی تھا ۔ اس کا ذکر عبد المومن کے کتاب کی فصل میں آئیگا ۔ ابو جعفر کی وزارت اس وقت تک قائم رہی کہ جب عبد المومن نے انہیں سنہ ۵۰ کے دوران میں قتل کرا دیا، اور ان کا مال و اسباب ضبط کرلیا ۔ ان کے بعد عبد السلام کومی وزیر ہوا ۔ چونکہ عبد المومن کے ہاں اسے بہت کچھ قرب حاصل تھا، اس لئے اسے "المقرب" کہتے تھے ۔ اس کی وزارت اس وقت تک جاری رہی کہ جب عبد المومن نے سنہ ۵۵ کے دوران میں ایک آدمی بھیج کر اس کا گلا گھٹواکر مروا ڈالا ۔ اس کے بعد خود ان کا بیٹا عمر وزیر ہوا، اور ان کی وفات تک وزیر رہا ۔

ان کے کُتّاب

(۱) ابو جعفر احمد بن عطیہ :—

ان کا ابھی وزراء میں ذکر ہوچکا ہی ۔ عبد المؤمن کے دربار میں پہنچنے سے قبل وہ دولت لمتونیہ میں علی بن یوسف کے ہاں ان کے آخری ایام میں عہدۂ کتابت پر رہ چکے تھے، اور بعد میں تاشفین بن علی بن یوسف کے بھی کاتب رہے تھے ۔ جب ان لوگوں کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو وہ وہاں سے بھاگے، اور اپنی ہیئت بدل کر ایک

لشکري کا بهيس بدلا۔ وہ تير اندازي اچهي جانتے تهے، اور اس لشکر مين شامل تهے جو سوس کي طرف اس حمله آور سے جنگ آزمائي کے لئے گيا تها جو وهان پيدا هوگيا تها۔ اس لشکر کے سپه سالار ابو حفص عمر اينتي (جن کا پہلے ذکر هوچکا هي) تهے اور اہل "الجماعت" کو اپنے همراہ لئے هوئے تهے۔ جب اس حمله آور کے همراهيون کو هزيمت هوئي اور وہ جماعتين برباد هوگئين، تو ابو حفص کو ايک ايسے شخص کي ضرورت هوئي جو اس تمام واقعه کي خبر بذريعۂ تحرير مراکش کے الموحدون کو پهنچادے۔ لوگون نے ابو جعفر کا نام ليا اور انکي عظمت قدر کي تعريف کي۔ ابو حفص نے ان کو بلايا، اور ابو جعفر نے انکي جانب سے الموحدون کو ايک خط لکها جس مين انهون تمام حال کي شرح کي اور اس کا بيشتر حصه نهايت خوبي سے لکها۔ مگر اس خط کا طول اس کے يهان نقل کرنے سے مانع هي۔ جب وہ خط عبد المومن کے پاس پهنچا، تو انهون نے بهت تعريف کي اور ابو جعفر کو بلاکر پهلے کتابت کا عهده ديا، اور جب انهون نے ان کي شجاعت قلب اور کمال عقل کو ديکها تو اس پر عهدۂ وزارت کي ايزاد کي۔ جيساکه هم نے ابهي ذکر کيا هي، وہ اس تاريخ تک وزير رهے جب عبد المومن نے ان کو قتل کرا ديا۔ انکے قتل کا سبب، جيساکه مجهے معلوم هوا هي، يه تها که ان کے پاس ابوبکر بن يوسف بن تاشفين کي بيٹي تهي جس کو بنت الصحراويه کها کرتے تهے، جس کا بهائي يحيیٰ المرابطون کا ايک مشهور شهسوار تها۔ وہ بهي يحيیٰ بن الصحراويه کهلاتا تها۔ اس يحيیٰ نے الموحدون کے هان رہ کر خوب ترقي کي تهي، اور ان کي جانب سے لمتونه کے موحدين کا سردار بنا ديا گيا تها۔ وہ الموحدون کے هان هميشه وجيه و عزيز رها۔ اس کے افعال و اقوال کے متعلق چند باتين عبد المومن تک پهنچ گئين، جن کي وجه سے وہ اس سے ناراض هوگئے۔ عبد المومن نے ان مين سے چند باتين اپني مجلس مين بيان کين اور بعض اوقات يحيیٰ کو گرفتار کرلينے کا

بھي ارادہ کیا ۔ مگر ابو جعفر کو یہ خیال آیا کہ دونون مصالح یعني امیر المومنین کي خیر خواہي اۋر اپنے برادر زن کي تحذیر کو جمع کر دیا جائے ۔ چنانچہ انہون نے اپني زوجہ ' یعني یحیی کي ہمشیرہ ' سے کہا کہ "تم اپنے بھائي سے کہو کہ وہ اپني حفاظت کا سامان کرلین ۔ جب ہم کل انکو طلب کرین ' تو ان کو چاهئے کہ علالت کا بہانہ اۋر مریض ہونے کا اظہار کرین ۔ اۋر اگر فرار کرنے پر قادر ہون اۋر جزیرہ میرقہ کو جا سکین تو ضرور ایسا ہي کرین" ۔ چنانچہ یحیی کي بہن نے اسے اس بات کي اطلاع دے دي ؛ اۋر اس نصیحت کے مطابق یحیی نے مریض ہونے کا بہانہ کیا اۋر ظاہر کیا کہ اسے کفتہ پائي کي شکایت ہي ۔ اس کے چند عزیز دوست اس سے ملنے کو گئے اۋر اس سے مرض کا حال دریافت کیا ۔ اس نے ان مین جس جس کو نہایت قابل اعتماد دوست سمجھا اس سے وہ تمام ماجرا کہہ دیا ' جس کي خبر اسے وزیر سے ملي تھي ۔ ان احباب مین سے ایک شخص اٹھکر عبد المومن کي اولاد مین سے ایک شخص کے پاس پہنچا اۋر اسے پورا پورا واقعہ سنا دیا ۔ ابو جعفر مذکور کے قتل کا سب سے بڑا سبب یہي تھا ۔ امیر المومنین عبد المومن نے یحیی کي گرفتاري کا حکم دیا ' اۋر قید کر دیا ۔ چنانچہ وہ اپني موت تک برابر قید ہي مین پڑا رہا *

(۲) ابو جعفر کے بعد ابو القاسم عبد الرحمان قالمي کاتب ہوا ۔ وہ قالم نام کے ایک موضع کا باشندہ تھا ' جو شہر بجایہ کے اعمال مین سے تھا *

(۳) قالمي کے ساتھہ ساتھہ دوسرا کاتب ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش بھي تھا ' جو اہل قرطبہ مین سے تھا *

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو محمد عبد اللہ بن جبل ' جو اعمال تلمسان کے شہر وهران کے رهنے والے تھے *

(۲) عبد الله بن عبد الرحمن المعروف به مالقي • یه عبد المومن کي وفات کے بعد بهي ابو یعقوب کي خلافت کے ابتدائي زمانے تک قاضي رهے *

عبد المومن اهل علم کو عزیز رکهتے تهے ' ان سے محبت اور ان پر احسانات کرتے تهے ؛ انهین دیگر ممالک سے بلا بلاکر اپنے هان رکهتے اور اپنے دربار مین قرب دیتے تهے ؛ ان کے لئے بڑي بڑي تنخواهین مقرر کرتے اور بہت قدر و منزلت اور عزت کرتے تهے • انهون نے طلبه کو دو جماعتون مین تقسیم کر رکها تها —

(۱) طلبة المؤحدین ' اور (۲) طلبة الحضر

یه اس وقت عمل مین آیا تها جب ابن تومرت نے المصامده کو " المؤحدون " کے نام سے موسوم کیا ' کیونکه ان لوگون کے سوا اس زمانے مین اور کوئي فرد بشر کبهي علم الاعتقاد مین غور و خوض نهین کرتا تها *

عبد المومن بذات خود قوي همت ' پاک نفس ' اور سخت گیر تهے ؛ گویا که یه بات انهون نے اپنے بزرگون سے یکے بعد دیگرے ورثه مین پائي تهي • وه معالي امور کے سوا اور کسي بات کے لئے راضي نه هوتے تهے • مجهے فقیه متفنن وزیر ابو القاسم عبد الرحمان بن محمد بن ابي جعفر نے اپنے والد کي زباني یه واقعه سنایا که ان کے دادا یعني وزیر ابو جعفر بیان کرتے تهے که " مین ایک مرتبه عبد المومن کے پاس گیا • اس وقت وه اپنے باغ مین بیٹهے هوئے تهے • باغ کے پهل پخته اور شگوفے شگفته تهے • پرندے درختون کي شاخون پر پهدکتے پهرتے تهے • غرضیکه هر جهت سے وه باغ اپنے کمال حسن پر تها ؛ اور وه اس مین ایک بلند گنبد مین بیٹهے هوئے تهے • مین سلام کرکے بیٹه گیا ' اور اس باغ کے حسن سے متعجب هوکر مین اس کے سعد و نحس پر غور کرنے لگا • انهون نے مجه سے کها که " ابو جعفر ! مین دیکهتا هون که تم اس باغ کو بڑے غور سے

دیکھ رہے ہو"۔ میں نے عرض کیا کہ "خدا امیر المومنین کو بقاء طویل عطا فرمائے۔ بخدا یہ منظر نہایت عمدہ ہے"۔

عبد المومن :— کیا واقعی یہ نظارہ نفیس ہے؟

میں :— جی ہاں *

پھر وہ خاموش ہوگئے، اور مجھے کچھ جواب نہیں دیا۔ اس واقعہ کے دو یا تین دن بعد حکم دیا کہ افواج کو معاینہ کے لئے پیش کیا جائے اور سب سپاہی ہتھیار لگائے ہوئے ہوں۔ چنانچہ وہ خود ایک بلند مقام پر بیٹھ گئے، اور فوج ایک ایک قبیلہ اور دستہ دستہ ہوکر ان کے سامنے سے گزرنے لگی۔ کوئی دستہ ایسا نہ گزرتا تھا، جو اسلحہ کی خوبی، گھوڑوں کی فربہی اور ظہور قوت میں سابق دستہ کی بہ نسبت بہتر نہ ہو۔ یہ دیکھ کر انہوں نے میری طرف ملتفت ہوکر کہا کہ "ابو جعفر! دیکھو یہ منظر عمدہ ہے نہ کہ وہ تمہارے اثمار و اشجار!"

ابن تومرت کے انتقال کے بعد عبد المومن مختلف ممالک کو ایک ایک کرکے فتح اور بلاد کو تاخت تاراج کرتے رہے، تا آنکہ بلاد ان کے سامنے عاجز ہوگئے اور لوگوں نے اطاعت قبول کرلی۔ المرابطون کا آخری شہر، جس پر وہ قابض ہوئے، شہر مراکش تھا، جو امیر المسلمین ناصر دین یعنی علی بن یوسف بن تاشفین کا دار السلطنت تھا۔ یہ واقعہ امیر المسلمین مذکور کے سنہ ۵۳۷ کے دوران میں طبعی طور پر وفات پانے کے بعد ہوا۔ وہ اپنی حیات ہی میں اپنے بیٹے تاشفین کو ولی عہد مقرر کر چکے تھے۔ مگر اس فتنے نے ان کے تمام امور کو روک دیا، اور ان کو اپنے بیٹے تاشفین کو مستقل طور پر تخت نشین کرنے وغیرہ کی جو امیدیں تھیں، ان میں سے ایک بھی نہ پوری ہوئی۔ تاشفین اپنے باپ کی موت کے بعد تلمسان گیا؛ مگر وہاں کے باشندوں سے وہ جو کچھ چاہتا تھا کچھ بھی نہ ہوسکا۔ بعد ازاں وہ شہر وہران کو گیا، جو تلمسان سے تین منزلوں کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہاں الموحدون نے

اس کا محاصرہ کرلیا ؛ اور جب محاصرہ اس پر سخت گزرنے لگا ، تو وہ مع اپنے اسلحہ کے ایک سفید گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا اور سمندر مین کود کر ہلاک ہوگیا ۔ کہتے ہین کہ الموحدون نے اس کو سمندر مین سے نکال کر پہلے پھانسی دی اور پھر جلا دیا ۔ واللہ اعلم یہ کہان تک درست ہی ۔ اس تاشفین کی ولایت اپنے باپ کی موت کے دن سے اپنی موت کے دن تک (جو ہمارے مندرجہ بالا بیان کے مطابق شہر وھران مین واقع ہوئی) دو ماہ کم تین سال کی ہوئی ۔ اسکی موت سنہ ۵۴۰ مین ہوئی ۔ اس ولایت و حکومت کے تمام عرصے مین نہ اسے کبھی قرار نصیب ہوا ، اور نہ کبھی خود اس کی حالت کو استقامت ہوئی ۔ آئے دن کوئی نہ کوئی شہر حکومت مین سے نکل جاتا تھا ، اور لوگ روز بروز اس سے زیادہ متنفر ہوتے جاتے تھے ۔ اس کی یہی حالت رہی ، بلکہ انجام کار وہ نوبت پہنچی جو ہم بیان کر چکے ہین ۔ عبد المومن (رحمہ اللہ) کے دخول مراکش کے بعد امیر المسلمین کی قبر کو تلاش کیا گیا ، اور خود انھون نے بھی بہت کوشش کی کہ مل جائے ۔ مگر خدا نے جس طرح انہین ان کی زندگی مین چھپائے رکھا ، اسی طرح موت کے بعد بھی پوشیدہ ہی رکھا ؛ اور خدائے تعالیٰ صالحین و مصلحین کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتا ہی ۔ امیر المسلمین اور ان کے بیٹے کی موت سے المغرب مین بنوعباس کی دعوت و سلطنت کا خاتمہ ہوگیا ۔ اس دن سے آج تک ان کا نام کسی منبر پر سے نہین لیا گیا ۔ البتہ افریقیہ مین چند سال تک ان کی سلطنت رہی ؛ کیونکہ یحییٰ بن غانیہ نے جزیرۂ میرقہ سے اس پر حملہ کرکے قبضہ کرلیا تھا ، جس کا بیان عنقریب آگے آئیگا ۔ المرابطون کے دخول مراکش ، اور امیر المسلمین اور ان کے بیٹے کی موت پر ان کی دولت کے یکبارگی خاتمہ تک ، المرابطون کا کل زمانۂ حکومت چھہتر (۷۶) سال کا ہوا ۔

جب مغرب اقصیٰ کے تمام ممالک' جن پر ہمارے مذکورہ بالا بیان کے مطابق المرابطون قابض تھے' عبد المومن کے قبضے مین آ گئے اور ان کے باشندے بھی ان کے مطیع ہو گئے' تو انہون نے ایک لشکر عظیم تیار کیا' اور مراکش سے نکل کر یحییٰ بن عزیز بن منصور بن منتصر صنہاجی کی مملکت کی طرف روانہ ہوئے' جس نے بجایہ اور اس کے اعمال پر موضع سیوسیرات سے قبضہ جما رکھا تھا۔ یہی مقام اس کے اور لمتونہ کے مابین سرحد تھا۔ تو جیسا کہ ہمنے کہا' عبد المومن نے سنہ ٥٤٠ مین اس کا رخ کیا اور بجایہ کا محاصرہ کرلیا؛ اور نہایت درجہ سختیان کرنی شروع کین۔ جب یحییٰ بن عزیز نے دیکھا کہ اس مین تاب مدافعت نہین رہی اور وہ لوگ اسکے روکے نہین رک سکتے' تو وہ سمندر کی راہ سے فرار کرکے شہر بونہ پہنچا' جو بلاد افریقیہ کی پہلی حد ہی۔ پھر وہان سے نکلکر قسطنطینۃ المغرب کو گیا۔ عبد المومن (رحمہ اللہ) نے اس کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کئے' جو اسے ان کے پاس پکڑ لائے۔ اس سے پہلے عبد المؤمن نے وعدہ کرلیا تھا کہ یحییٰ اور اس کے اہل و عیال کو امان دی جائیگی۔ عبد المومن نے بجایہ مین داخل ہوکر اسپر قبضہ کرلیا' اور ساتھ ہی قلعۂ بنو حمّاد پر بھی تصرف کرلیا' جو صنہاجہ کا زبردست قلعہ اور نہایت محفوظ مامن تھا۔ اسی مین انکی سلطنت کا نشو و نما ہوا تھا' اور وہین سے انکا امر پھیلا تھا۔ یہ یحییٰ' اس کا باپ عزیز' اس کے دادا منصور اور منتصر' اور اس کا جد اکبر حمّاد' سب کے سب بنو عبید کی جماعت مین سے تھے' ان ہی کے پیرو تھے اور ان ہی کی دعوت کو لیکر اٹھے تھے۔ ان ہی صنہاجہ کے بلاد سے بنو عبید کی دعوت کا آغاز ہوا تھا' اور انہون نے ہی ان کو ظاہر کیا' پھیلایا اور مدد دی۔ بنو حماد کی حکومت مستمر و قائم رہی' ان کا امر نافذ رہا' اور کوئی شخص انکے مقبوضات کے بارے مین ان سے تنازع نہین کرتا تھا' حتیٰ کہ ابو محمد عبد المومن بن

علي نے تاریخ مذکورہ بالا مین ان کا تمام ملک لے لیا اؤر اپنے مقبوضات مین منضم کرلیا *

جب عبد المومن بجایه ٬ قلعه ٬ اؤر ان کے دونون کے اعمال پر قابض هو گئے ٬ تو انہون نے الموحدون کي ایک جماعت اس غرض سے تیار کي که وہ ان بلاد کي حمایت و حفاظت اؤر اس سے غنیم کي مدافعت کرے ؛ اؤر اپنے بیٹے عبد الله کو اس پر حاکم مقرر کرکے خود ٬ اپنے لشکر ٬ یحیی بن عزیز بادشاہ صنہاجه ٬ اؤر اس کے اعیان دولت کو ہمراہ لیکر مراکش کو واپس چلے گئے ۔ وهان پہنچکر انہون نے ان لوگون کے لئے وسیع مکانات ٬ عمدہ سواریان ٬ لباس هائے فاخرہ اؤر اموال وافرہ مہیا کرنے کا حکم دیا ؛ اؤر یحیی کے لئے اس سے بھي زیادہ ٬ بیش قیمت اؤر نفیس اشیاء مخصوص کردین ۔ یحیی نے ان کے هان رتبۂ عالیه اؤر زبردست قدر و جاہ حاصل کي ٬ اؤر عبد المومن نے اس پر اس قدر عنایات کین جن سے زیادہ هونا ممکن نه تھا ۔ مجھے متعدد ذرائع سے معلوم هوا ہي که ایک دن یحیی ٬ عبد المومن کي مجلس مین بیٹھا هوا تھا که خرچ کي تنگي کا ذکر آیا ۔ یحیی نے کہا که "مجھے اس وجه سے کلفت شدید کا سامنا کرنا پڑتا ہي ۔ میرے غلام آئے دن ان ہي تکالیف کا ذکر کرتے رهتے ہین ٬ اؤر کہتے ہین که ان کے اکثر حوائج قلت زر کي وجه سے پورے نہین هوتے ۔ وجه یه ہي که بلاد مغرب مین عادت ہي که وہ لوگ درهم کے نصف اؤر چوتھائي اؤر آتھوین حصے کے سکے اؤر خراریب بھي بناتے ہین ٬ جن سے لوگون کو آرام ملتا ہي ۔ وہ سکے ان کے هاتھ مین رهتے ہین ٬ اؤر وہ بہت سي چیز خرید سکتے ہین ۔" جب یحیی بن عزیز اس مجلس سے اتھکر چلا گیا ٬ تو عبد المومن نے اس کے پیچھے پیچھے تین تھیلیان بھیجین ٬ اؤر قاصد سے کہا که "اس سے کہہ دینا که جب تک تم ہمارے پاس رهوگے انشاءالله تم کو خرچ کي کبھي تکلیف نه هوگي" ۔

بعد ازان عبد المومن مراکش مین مقیم رهکر امور مملکت کي ترتیب و تدبیر مین مصروف رهے : مثلاً مکان بنوائے ' محل تیار کرائے ' فوج مین اضافه کیا ' مجرمون کو سزائین دین ' راستون مین امن وامان قائم کیا ' اۆر رعایا کے ساتهه نیکیان کین *

فصل

جزیرہ نمائے اندلس کے حالات

امیر المسلمین ابوالحسن علي بن یوسف کے عهد کے آخري حصے مین جزیرہ نمائے اندلس کے حالات مین سخت خلل واقع هوگیا تها ' جس کي وجه یه تهي که المرابطون ضعف و سستي کا شکار هوگئے ' ناز و نعمت کي طرف مائل هوکر آرام و آسائش مین پڑ گئے اۆر عورتون کي اطاعت کرنے لگے ' اهل جزیرہ نما ان کو بے عزت سمجهنے لگے ' وہ ان کي نگاهون مین حقیر و ذلیل هوگئے ' دشمن ان کے خلاف جرات کرنے لگے ' اۆر نصاری کو ان کے قرب و جوار کے اکثر بلاد پر استیلاء حاصل هوگیا . علی هذا القیاس ان کے اختلال کے اسباب مین ایک امر یه بهي شامل تها که ابن تومرت ' سوس مین نمودار هوئے ' اۆر علي بن یوسف ' بجائے اس کے که ملک کي حالت پر اعتنا کرتے ' ابن تومرت کے کوائف کے مطالعه مین لگ گئے . جب جزیرہ نما کے مختلف بلاد کے اعیان و سرداران نے المرابطون کا یه ضعف دیکها ' تو انکے والي هر طرف سے نکل نکلکر ان کے شهرون پر قابض هوگئے اۆر استبداد کرنے لگے . قریب تها که اندلس پهر اپني اسي پهلي حالت پر پهنچ جائے ' جو بنو امیه کے انقطاع دولت کے وقت تهي *

بلاد افراغه کے حالات

بلاد افراغه پر بادشاہ ارغن (لعنه الله) غالب آگیا ' اۆر ان کے ساتهه هي وہ سرقسطة (اعادها للمسلمین) اۆر اس علاقے کے کئي اعمال پر بهي قابض هوگیا *

جس وقت یہ قصیدہ المعتمد کے پاس پہنچا اور ان کے سامنے پڑھا گیا، اس وقت ان کی مجلس میں ایک بغدادی شخص موجود تھا۔ وہ اس شعر پر کہ "وبین ضلوعی ... الخ" اعتراض کرنے اور یہ کہنے لگا کہ "شاعر کی اس قول سے کیا مراد ہے؟" المعتمد نے جواب دیا کہ "اگر خدا نے اس سے مروت اور وفاداری نہ سلب کرلی ہوتی، تو وہ اپنی فطنت و ذکاوت کو بھی گم نہ کرتا۔ بات یہ ہے کہ اس نے ہذلی کے اس شعر کو اچھی طرح آنکھیں کھول کر نہیں پڑھا کہ :—

و اذا المنیة انشبت اظفارها الفیت کل تمیمة لا تنفع

[یعنی :— جب موت، اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے، تو میں نے دیکھا ہے کہ کسی طرح کا تعویذ کام نہیں دیا کرتا۔ (مترجم)]

یہ ابن عمار برابر المعتمد کی قید میں رہے اور آخر سنہ ۴۸۹ کے دوران میں نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے۔ ان کے قتل کے حالات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کے قید کی مدت بہت بڑھ گئی تو انہوں نے المعتمد کے پاس ایک قصیدہ لکھکر بھیجا۔ المعتمد کا دل کچھ نرم ہوا، اور انہوں نے ایک رات اپنی ایک بے تکلف مجلس کے دوران میں ابن عمار کو بلا بھیجا۔ وہ اپنی بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوے آئے۔ المعتمد نے ان کے سامنے اپنے احسانات و عطیات گننے شروع کئے۔ ابن عمار نہ کوئی جواب دے سکے نہ عذر کرسکے؛ بلکہ رونے لگے، المعتمد کے سامنے گڑگڑانے اور ایسے الفاظ کہنے لگے کہ جن سے المعتمد کے دل میں مہربانی پیدا ہو۔ چنانچہ اس میں انکو کسی قدر کامیابی بھی ہوئی، اور ان باتوں نے ان کی زمانۂ سابق کی مہربانی اور قدیم حرمت و عزت کو پھر پیدا کردیا۔ المعتمد نے ان سے ایسی باتیں کیں جو عفو پر متضمن تھیں؛ مگر وہ بھی تعریضاً نہ کہ تصریحاً۔ پھر ان کو قید خانہ میں لے جانے کا حکم دیا۔ ابن عمار نے یہ کیا کہ فوراً ان میں

اؤر المعتمد مین جو باتین هوئي تهین سب انکے بیٹے الراضي بالله کو لکهہ دین . جس وقت یہ خط الراضي کے پاس پہنچا اس وقت ان کے پاس ایسے لوگ بیٹھے هوئے تھے جن کو ابن عمار سے عداوت قدیمہ تهي . الراضي نے خط پڑھکر ان سے کہا کہ "مجهے یہ معلوم هوتا هي کہ ابن عمار بہت جلد رها هو جائینگے" . ان لوگون نے پوچھا کہ "حضور کو یہ کیسے معلوم هوا ؟" انهون نے جواب دیا کہ "ابن عمارنے اپنے اِس خط مین لکھا هي کہ مولانا المعتمد نے ان سے رها کردینے کا وعدہ کیا هي" . یہ سن کر ان لوگون نے بہ ظاهر تو خوشي کا اظهار کیا ؛ مگر دل مین رنجیدہ هوئے ' اؤر جب الراضي کي مجلس سے اُتھے تو ابن عمار کے متعلق بري بري باتین مشہور کردین ' بلکہ ان مین اؤر بهي قبیح زیادتیان کین ' جن سے مین نے اپني اِس کتاب کو محفوظ و مصئون رکھا هي . المعتمد کو اس امر کي اطلاع هوئي ' تو انهون نے ابن عمار سے پوچھہ بهیجا کہ "کل جو کچھہ میرے اؤر تمهارے مابین باتین هوئي تهین ان سے تم نے کسي اؤر کو بهي مطلع کیا هي ؟" ابن عمارنے قطعي انکار کیا . المعتمد نے قاصد سے کہا کہ "اس سے جاکر یہ کہو کہ تم نے جو مجهہ سے کاغذ کے دو اوراق مانگے تھے ' ایک پر تو تم نے قصیدہ لکھا تھا ' دوسرا ورق کیا کیا ؟" ابن عمارنے کہا کہ "دوسرے پر مین نے قصیدہ کو صاف کرکے لکھا تھا" . المعتمد نے کہا کہ "اس کا مسودہ پیش کرو" . ابن عمار کو اِس کا کوئي جواب نہ ملا . المعتمد غصہ مین اُتھے اؤر تبر هاتهہ مین لیکر نکل کھڑے هوئے ' اؤر جس جهروکے مین ابن عمار مقید تھے اس پر چڑھ گئے . ابن عمار ان کو دیکھتے هي جان گئے کہ وہ ضرور ان کو قتل کر ڈالینگے . وہ اپني گران بار بیڑیون کو گھسیٹتے هوئے چلے اؤر المعتمد کے قدمون پر جا گرے اؤر قدمبوسي کرنے لگے . مگر المعتمد نے ایک بهي پرواہ نہین کي ' اؤر اسي تبر سے اتنا مارا کہ ابن عمار ٹھنڈے هوگئے . المعتمد نے واپس جاکر ابن عمار کے غسل و تکفین کا

حکم دیا' ان پر نماز پڑھي اؤر قصر مبارک مین دفن کرا دیا • ابن عمار کے یہ حالات ہین' جو ہم تک پہنچے ہین' اؤر جو کچھہ مجھے یاد تھا مین نے بطریق اختصار بیان کردیا ہي *

المعتمد اسي طرح اپني تمام مدت ولایت مین حکومت کرتے رهے • زمانه ان کا مساعد رها اؤر جو کچھه وه چاهتے تھے اس مین انکا هاتھه بٹاتا اؤر مدد کرتا رها • هوتے هوتے ان کي سلطنت مین اتنے بلاد اندلس شامل هوگئے که ان سے قبل کسي اؤر بادشاه (یعني متغلب) کي حکومت مین نه تھے • اندلس کے ایسے ایسے شهران کي اطاعت مین داخل هوگئے تھے که جن سے اؤر بادشاه عاجز و درمانده ره گئے تھے • ان کي مملکت بڑھتے بڑھتے مرسیه تک پهنچ گئي تھي • یهي وه شهر ہي جسکو تدمیر کهتے ہین • اس مین اؤر اشبیلیه مین تقریباً باره مراحل کا فاصله ہي' اؤر ان دونون کے مابین وسیع شهر اؤر بڑے بڑے قصبے آباد تھے • انهون نے سنه ۴۷۱ مین ماه صفر کے اختتام سے سات دن قبل سه شنبه کے دن قرطبه پر قبضه جماکر ابن عکاشه کو وهان سے نکال باهر کیا' اؤر اپنے بیٹے عباد کو المامون کا لقب دیکر وهان چھوڑا اؤر خود اشبیلیه واپس چلے آئے • المامون اُن کا سب سے بڑا بیٹا تھا • وه اُن کے والد المعتضد کي حیات مین پیدا هوا تھا' اؤر ان ہي نے اسکا نام عباد رکھا تھا • المعتضد اکثر اسے اپنے سینے سے لگاکر کها کرتے تھے که "اي عباد! کاش مجھے معلوم هوتا که قرطبه مین کون قتل هوگا' مین یا تو" • چنانچه قرطبه مین عباد اپنے والد المعتمد کي زندگي ہي مین اس سال قتل هوا جس سال ان کے هاتھه سے ملک نکلا *

سنه ۴۷۹ مین المعتمد براه دریا یوسف ابن تاشفین سے ملنے کے لئے مراکش گئے تا که ان سے اهل روم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مدد طلب کرین • یوسف ان سے خوب گھرے ملے' اکرام کے ساتھه اپنے هان تھیرایا' اؤر ان سے ان کي حاجت دریافت کي • المعتمد نے کها که

"میین چاهتا هون که اہل روم سے جنگ کرون اوٗر اس جنگ مین گھوڑون اوٗر آدمیون کي مدد خود آپ ہي سے لینا چاهتا هون" ۔ امیر المسلمین مذکور فوراً اس پر آمادہ ہوگئے ' اوٗر المعتمد سے کہا کہ "اس دین کي مدد کے لئے مین سب سے پہلے آمادہ ہون ' اوٗر اس مہم پر سواء میرے اوٗر کوئي شخص مامور نہ کیا جائیگا" ۔ امیر المسلمین کے وعدۂ امداد سے خوش ہوکر المعتمد اندلس کو واپس چلے گئے اوٗر یہ نہ سمجھے کہ اس تدبیر مین خود ان ہي کي تباہي مقصود ہي ' اوٗر وہ تلوار جو میان سے نکلي ہي اوٗر جسے وہ اپنے حق مین مفید سمجھتے ہین وہ خود ان ہي کے خلاف ہي ۔ چنانچہ ویسا ہي ہوا جیسا کہ ابو فراس کہتا ہي کہ :-

اذا كان غير الله للمرء عدة اتته الرزايا من وجوه الفوايد
كما جرت الحنفاء حتف حذيفة و كان يراها عدة للشدائد

[یعني :- جب انسان سواء خدا کے کسي اوٗر پر تکیہ کرتا ہي ' تو اس کے فائدے کي باتون سے بھي اس پر مصیبتین ٹوٹ پڑتي ہین ؛ جس طرح حذیفہ کي موت اس کے گھوڑے حنفاء کي وجہ سے ہوئي ' حالانکہ وہ اسے شدائد کے وقت مین کارآمد سمجھتا تھا ۔ (مترجم)]

سال مذکور کے ماہ جمادي الاولی مین امیر المسلمین یوسف بن تاشفین نے جزیرہ نمائي اندلس مین جانے کا قصد کیا ' اوٗر افسران فوج اوٗر عمائد قبائل بربر مین سے جتنے آدمي ان سے جمع کئے گئے جمع کرلئے ۔ چنانچہ سات ہزار کے قریب سوار اوٗر ایک کثیر تعداد مین پیدل سپاہي مہیا کرکے اس تمام لشکر ضخیم کو ہمراہ لیکر شہر سبتہ کے راستے سے سمندر کو عبور کیا اوٗر مشہور شہر جزیرۂ خضرا مین جاکر اترے ۔ المعتمد اپنے ارکان دولت کو ہمراہ لیکر وہان ان سے ملاقي ہوئے ' اوٗر امیر المسلمین کا وہ اعزاز و اکرام کیا کہ ان کے خیال مین بھي نہ تھا اوٗر ایسے ایسے شاہانہ تحفے ' ہدئے اوٗر ذخائر پیش کئے کہ یوسف کو خیال

بهي نه تها كه كسي بادشاه كے پاس ايسے هو بهي سكتے هين ۔ ان هي اشياء كو ديكهكر ان كے دل مين جزيرہ نمائي اندلس كو اپنے قبضے مين كرليني كا خيال پيدا هوا تها ۔ غرض اس كے بعد وہ جزيرۂ خضراء سے اپني فوج ليكر شرقي اندلس كے ارادے سے نكلے ۔ المعتمد نے ان سے اپنے دار السلطنت اشبيليه مين چلنے ' چند ايام آرام كركے سفر كي تكان دور كرنے اور پهر اپنا قصد پورا كرنے كي درخواست كي ۔ مگر انهون نے انكار كيا اور كها كه "مين يهان دشمن سے جهاد كرنے كے لئے آيا هون ۔ جهان كهين دشمن هوگا ' اسي طرف جاونگا" ۔ ان دنون ادفنش (لعنه الله) مسلمانون كے ايك قلعه مسمي به حصن اللبط كا محاصرہ كئے هوئے پڑا تها ۔ جب اسے يه معلوم هوا كه اهل بربر عبور كر آئے هين ' تو وہ قلعه چهوڑ كر اپنے بلاد كي طرف اس ارادے سے واپس هوا كه فوج جمع كركے اهل بربر كا مقابله كرے ۔ يوسف ابن تاشفين اُسي محصور قلعه كو جانے كي نيت سے مشرقي اندلس كي طرف روانه هوئے ۔ ان كا يه بهي ارادہ تها كه المعتمد علي الله اور اس شخص كے درميان صلح كرادين ' جو مرسيه پر قابض هو بيٹها تها اور جس كا نام ابن رشيق تها ۔ اُس كا ذكر ابن عمار كے حال مين آ چكا هي ۔ امير المسلمين يوسف نے ان دونون مين اس شرط پر صلح كرادي كه ابن رشيق مرسيه چهوڑدے اور خود ان كے مقرر كردہ سال كي مقدار المعتمد اس كو دے دين اور اشبيليه مين كسي علاقه كا حاكم بنادين ۔ ابن رشيق نے تسليم كيا ' اور المعتمد مرسيه اور اس كے اعمال پر قابض هوگئے ۔ امير المسلمين يوسف ان بادشاهون سے ملتے گئے ' جو انكے راستے مين پڑے : مثلاً صاحب اغرناطه ' المعتصم بن صمادح صاحب مريه ' ابن عبد العزيز ابوبكر صاحب بلنسيه ۔ پهر يوسف مذكور نے اپني فوج كو حصن لرقه كي طرف بهيجا ' اور انهون نے اپنے اهل فوج كي وہ باتين ديكهين جن سے وہ خوش هوگئے ۔ انهون نے المعتمد علي الله سے كها كه " آئيے اب اس كام كي طرف چلين

جسکے لئے ہم آئے تھے' یعني جہاد اؤر دشمن کا قصد". وہ جزیرہ نماي اندلس مین تھہیرنے کا افسوس اؤر مراکش کا شوق ظاہر کرتے رھے اؤر برابر اندلس کي بے قدري کا اظہار بھي کرتے رھے. اکثر اوقات کہا کرتے تھے کہ "جب تک ہم نے اس جزیرہ نما کو نہین دیکھا تھا اس کي قدر ہماري نگاہ مین بہت بڑي تھي. لیکن اب کہ ہم نے اس کو دیکھہ لیا ہي تو تعریف کے خلاف پاتے ہین". اؤر حقیقت یہ تھي کہ انکے دل مین کچھہ اؤر تھا' مگر ظاہر کچھہ اؤر کرتے تھے. الغرض المعتمد انکے آگے آگے طلیطلہ کے قصد سے روانہ ھوئے. انکے پاس بھي تمام اقطار اندلس سے بہت بڑي فوج جمع ھو گئي' اؤر لوگ ہر طرف سے جہاد کے لئے توت پڑے. ان کے علاوہ جزیرہ نمائي اندلس کے بادشاھون نے بھي جہان تک ان سے ممکن ھو سکا اپني طرف سے سوارون' پیادون اؤر اسلحہ سے المعتمد اؤر یوسف کي مدد کي. اس طرح تقریباً بیس ہزار ایسے مسلمانون کي جماعت جمع ھو گئي جن مین تنخواہ دار اؤر بلا تنخواہ کے آدمي شامل تھے. وہ سب بلاد روم کے آغاز سرحد پر دشمن سے مقابل ھوئے. ادفنش (لعنہ اللہ) نے سب چھوتے بڑون کو جمع کر رکھا تھا' اؤر اپنے ملک کے دورترین حصون سے بھي ہر اس شخص کو اپنے ساتھہ لے لیا تھا' جو جنگ کے قابل تھا. غرض کہ وہ جھاڑ جھنکاڑ تک کو ہمراہ لے کر چلا. اس کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اہل بربر کو جزیرہ اندلس سے بد دل کرکے ان پر اپني ہیبت جمادے. شاھان اندلس مین سے کوئي بھي ایسا باقي نہ رہا تھا جس نے اس کا ھاتھہ نہ بٹایا ھو' اؤر وہ سب کو حقیر سمجھتا تھا اؤر اس قابل نہین جانتا تھا کہ ان کے ساتھہ مل کر چلے. جب مسلمانون اؤر عیسائیون کي افواج ایک دوسرے کے مقابل ھوئین' تو یوسف بن تاشفین اؤر ان کے ہمراہیون کو یہ مہم بہت ہي بڑي معلوم ھوئي. ان لوگون کي کثرت تعداد' اسلحہ کي عمدگي' اؤر ان کے گھوڑون اؤر ان کي قوت کے ظہور سے ان کے دلون مین

وضحتْ و قد فضحتْ ضياءَ النير فكانما التحفتْ ببشر مبشّر
و تبسمت عن جوهر فحسبته ما قلدته محامدي من جوهر
و تكلمْت فكان طيب حَدْيثها مُتّعتُ منه بطيب مسك اذفر
هزت بنغمة لفظها نفسي كما هزت بذكراه اعالي المنبر
اذْنبتُ واستغفرتها فجرت على عاداتها في المذنب المستغفر
جادت عليّ بوصلها فكانه جدوي يديه علي المقل المفقر
ولثمت فاها فاعتقدتُ بانني من كفه سُوِّغتُ لثم الخنصر
سمحتْ بتعنيقي فقلت صنيعة سمحت علاه بها فلم نتعذر
نهد كقسوة قلبه في معرك و حشاً كلين طباعه في محضر
و معاطف تحت الذوائب خلتها تحت الخوافق ماله من سمهري
حسنت امامي في خمار مثل ما حسن الكميّ امامه في مغفر
و توشّحت فكانه في جوشن قد قام عنبره مقام العثير
غمزت ببعض قسيّة من حاجب ورنت ببعض سهامه من محجر
آومت بمصقول اللحاظ فخلته يومي بمصقول الصفيحة مُثهر
وضعت حشاياها فويق ارائك وضع السروج علي الجياد الضمر
مْن رامة او رومة لاعلم لي أ آتت عن النعمان ام عن قيسر
بنت الملوك فقل لكسري فارس تُعزي و الا قل لتبّع حمير
عاديت فيها عز قومي فاغتدوا لا ارضهم ارضي ولاهم معشري
و كذلك الدنيا عهدنا اهلها يتعافرون علي الثريد الاعفر
طافت علي بجمرة من خمرة فرايت مريخاً براحة مشتري
فكان انملها سيوف مبشر وقد اكتست علق النجيع الاحمر
ملك ازرة بُرده ضمت علي باس الوصي و عزمة الاسكندر

يهي هي جو كچهه كه مين نے اس قصيدے مين سے انتخاب كيا هي • اس كي مليح اور خفيف الروح تشبيب كا نمونه ان اشعار مين پايا جاتا هي ٬ جن سے وه اسي مبشر كي تغزل كرتا اور مدح كهتا هي :—

١ هلا ثناك عليّ قلب مشفقُ — فترى فراشا في فراش يحرق
قد صرت كالرمق الذي لا يرتجي — و رجعت كالنفس الذي لا يلحق
و غرقت في دمعي عليك وغمتي — طرفي فهل سببٌ به اتعلقُ
هل خدعة بتحية فخفية — في جنب موعدك الذي لا يصدق
انت المنية والمني فيك استوي — طَلّ الغمامة والهجير المحرق
لك قدّ ذابلة الوشيج ولونها — لكن سنانك اكحل لا ازرق
و يقال انك ايكة حتي اذا — غنيت قيل هو الحمام الاورق
٢ يا من رشقت الي السلو فردني — سبقت جفونك كل سهم يرشق
لو في يدي سحر و عندي أُخذة — لجعلت قلبك بعض حين يعشق

١ ترجمة :- کیا تجھے تیرے مہربان دل نے میری طرف نہین پھیرا کہ تو دیکھتی کہ ایک صاحب فراش فرش پر پڑا جل رہا ھی ؟

مین رمق کی طرح ھوگیا ھون ، جس کی کوئی امید نہین ھو سکتی ، اور ایک ایسا سانس ھوگیا ھون جس سے کوئی چیز ملحق نہین ھو سکتی . مین تیری محبت کی وجہ سے اپنے آنسوون مین غرق ھوگیا ھون ؛ میری آنکھہ میرا بادل ھی : تو کیا کوئی ایسا ذریعہ ھی جس پر مین سہارا پا سکون ؟

کیا تیرے غیر صادق وعدون کے پہلو مین کسی پوشیدہ سلام و پیام کا دھوکہ بھی ھی ؟

تو موت ھی ؛ اور تیرے متعلق جو آرزوئین ھین ، ان مین بادلون کا پانی اور جلا دینے والی دو پہر دونون یکسان ھین .

تیرا قد دبلے پتلے بوٹے کا سا ھی اور رنگ بھی ویسا ھی ھی ؛ مگر تیرا سنان سرمگین ھی نہ کہ ازرق .

کہتے ھین کہ تو ایکہ کا درخت ھی ؛ لیکن جب تو گاتی ھی ، تو کہا جاتا ھی کہ تو قمری ھی .

٢ ترجمة :- ای وہ کہ جسنے مجھے تسلی اور فراموشی کی طرف جانے سے روک دیا . تیری پلکین ھر اس تیر سے سبقت لے گئی ھین جو کسی پر چلایا جائے .

کاش کہ میرے ھاتھہ مین جادو ھوتا اور مجھہ مین طاقت گرفت ھوتی ! تو مین تیرے دل کو ایسا کردیتا کہ کسی وقت اسے ضرور عشق ورزی کرنی پڑتی ، تا کہ تو بھی سوزش و فراق کے اس الم کا ذائقہ چکھہ سکتا جو مین چکھہ رھا ھون ، اور تا کہ تو میری حالت کو دیکھکر نرم دل اور شفیق ھو جاتی .

میرا جسم تیرے بارے مین اعداء مین سے ھی ، کیونکہ وہ ایک ناظر آنکھہ سے افاقہ حاصل نہین کرتا .

تیرے خیال شبینہ کو میرے بسترکے مقام کی خبر نہین ھوئی ، تو مین نے اس کو معذور سمجھا کہ وہ کبھی آتا ھی نہین .

تیری وجہ سے میرے منابت و منابع خشک ھوگئے ھین . آنسو بہتا ھی اور شوق و محبت بے نیل مرام واپس آتے ھین . (مترجم)

لتذوق ما قد ذقت من الم الجوي و ترقّ لي مما تراه و تشفق
جسدي من الاعداء فيك لانه لا يستفيق لطرف طيف يرمق
لم يدر طيفك موضعي من مضجعي فعذرته في انه لا يطرق
جفت عليك منابتي و منابعي فالدمع يفشغ و الصبابة تورق
و كانّ اعلام الامير مبشر نشرت علي قلبي فاصبح يخفق

اسي قصيدے مين يوم مهرجان مين اسطول كے كهيل كي تعريف كرتے هوئے كهتا هي كه :-

بشري بيوم المهرجان فانه يوم عليه من احتفائك رونق
طارت بنات الماء فيه و ريشها ريش الغراب و غير ذلك شوذق
و علي الخليج كتيبة جرارة مثل الخليج كلاهما يتدفق
و بنو الحروب علي الجواري التي تجري كما تجري الجياد السبّق
ملأ الكماة ظهورها و بطونها فاتت كما ياتي السحاب المُغدق
خاضت غدير الماء سابحةً به فكانما هي في سراب اينق
عجبا لها ماخلت قبل عيانها ان يحمل الاسد الضواري زورق
هَزت مجاديفا اليك كانها اهدابُ عين للرقيب تحدق
و كانها اقلام كاتب دولة في عرض قرطاس تخط و تمشق

اس مين اس نے اؤر بهت سي نزاكتين دكهائي هين ٠ اس كا ايک اؤر قصيده هي ' جس مين يون تغزل كرتا هي :-

فوادي معنّي بالحسان معنّتٌ و كل موقي في التصابي موقّتُ
ولي نفس يخفي و يخفت رقةً ولكن جسمي منه اخفي واخفت
و بي ميّت الاعضاء حتي دلاله غرامي به حي و صبريَ ميت
جعلت فوادي جفن صارم جفنه فيا حر ما يصليِ به حين يصلت
اذل له في هجره و هو ينتمي و اسكن بالشكوي له و هو يسكت
وما انبت حبل منه اذ كان في يدي لريحان ريعان الشبيبة منبت

اس کے بہترین اشعار میں سے وہ قصیدہ بھی ہے، جو اس نے مبشر ناصرالدولہ کی مدح میں کہا ہے اور جس کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ :—

راق الربيع و رقّ طبع هوائه فانظر نضارة ارضه و سمائه
واجعل قرين الورد فيه سلافة يحكي مشعشعها مصعّد ماءه
لولا ذبول الورد قلت بانه خد الحبيب عليه صبغ حياءه
هيهات اين الورد من خد الذي لا يستحيل عليك عهد وفاءه
الورد ليس صفاته كصفاته والطير ليس غناؤها كغناءه
يتنفس الاصباح والريحان من حركات معطفه و حسن رواءه
و يجول في الارواح رَوح ما سرت رياه من تلقائه بلقاءه
صرف الهوي جسمي شبيه خياله من فرط خفّته و فرط خفاءه

اس کے جو اشعار مجھے یاد ہیں ان میں سے بہترین اس کے یہ دو اشعار ہیں، جن میں وہ ایک خال رخسار کی تعریف کرتا ہے :—

بدا علي خده خال يزينه فزادني شغفا فيه الي شغف
كانّ حبة قلبي عند رويته طارت فقال لها في الخد منه قف

[یعنی :— اس کے رخسار پر ایک خال ہے، جو اسے زینت دیتا ہے اور جس نے میرے شغف و محبت کو بہت بڑھا دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے دیکھکر میرے دل کی محبت اس کی طرف سے ہٹ گئی، تو اس خال نے اس سے کہا کہ اس معشوق کے رخسار میں ٹھیرجا۔ (مترجم)]

اس ابن اللبانہ کے بہت سے عمدہ عمدہ اشعار ہیں۔ مگر خوف طوالت، اور نیز یہ امر کہ یہ کتاب اس کام کے لئے موضوع نہیں، مجھے ان کے نقل کرنے سے روکتا ہے۔ البتہ اس کتاب میں ایسے اشعار نقل کئے جائینگے جو بیانات کے لحاظ سے ضروری ہونگے۔

اب ہم پھر المعتمد علي اللہ کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ بنو عباد پر اس مصیبت عظمیٰ کے واقع ہونے سے

چند ماه پیشتر ایک شخص نے شهر قرطبه مین یه خواب دیکها که ایک شخص آکر منبر پر چڑھ گیا اۋر لوگون کي طرف متوجه هوکر به آواز بلند یه اشعار پڑھے :—

رب رکب قد اناخوا عیسهم في ذري مجدهم حین بسق
سکت الدهر زمانا عنهم ثم ابکاهم دما حین نطق

[یعني :— کئي قافلے ایسے ہین جنہون نے اپنے مجد و شرف کي بلندي کے دوران مین اپنے شتران سفید کو بٹھایا ۔ زمانه کچھ عرصه ان سے بالکل خاموش رها؛ مگر جب بولا، تو ان کو خون رلایا ۔ (مترجم)]

چنانچه چند هي ماه گزرے تھے که بنو عباد پر جو آفت آني تھي آ گئي اۋر، حسب قول بالا، زمانے نے ان کو رلا دیا ۔

اغمات مین المعتمد علي الله کے حالات کے متعلق یه بهي معلوم هوا هے که ان کي ایک نهایت مرجع، منظور نظر اۋر بزرگ ترین بیٹي کي حالت سقیمه اِس نوبت کو پهنچ گئي تھي که وه لوگون سے غزل کي استدعا کرتي تھي، تا که وه اس کي اجرت سے اپني بد حالي اۋر اختلال زندگي کو درست کرسکے ۔ منجمله اۋر غزلون کے جو اس کے پاس پهنچین ایک غزل بنت عریف یعني اس کے والد کے ایک کوتوال شهر کي لڑکي کي تصنیف تھي ۔ یه وه کوتوال تھا، جو بادشاه کي سواري کے نکلنے کے اوقات مین انتظام و اهتمام کیا کرتا تھا اۋر سوا اس خاص دن کے کبهي نهین دکھائي دیتا تھا ۔

اسي اثناء مین یه اتفاق هوا که سیدهٔ کبريٰ علیل هو گئین ۔ اس وقت وزیر ابو العلاء زهر بن عبد الملک بن زهر مراکش مین تھے اۋر امیر المسلمین کي استدعا پر ان کے معالجه مین مشغول تھے ۔ المعتمد نے ان کو ایک خط لکھ کر سیده کے علاج کے لئے خواهش ظاهر کي اۋر لکھا که وه خود آکر سیده کے حالات کا مطالعه کرین ۔ وزیر نے اس خط کا جواب لکھا، جس مین انهون نے اپنا حق پوري طرح ادا کیا اۋر بادشاه کي طلب کے موافق حاضر هونے کا اظهار کیا ۔ انهون نے اپنے خط مین

بادشاہ کو طول بقاء کی دعا بھی دی، جس کو پڑھکر المعتمد نے یہہ اشعار کہے :—

۱ دعالي بالبقاء و كيف يهوي	اسير ان يطول به البقاء
اليس الموت اروح من حياة	يطول علي الشقيّ بها الشقاء
فمن يك من هواه لقاء حِبّ	فان هواي من حتفي اللقاء
اارغب ان اعيش اري بناتي	عواري قد اضر بها الحفاء
خوادم بنت من قد كان اعلي	مراتبه اذا أبدوا النداء
و طردُ الناس بين يدي ممري	و كفهم اذا غص الفناء
و ركض عن يمين او شمال	لنظم الجيش ان رُفع اللواء
يعنيه امام او وراء	اذا اختل الامام او الوراء
ولكن الدعاء اذا ادعاه	ضمير خالص نفع الدعاء
جزيت ابا العلاء جزاء بر	..... * ... و صاحبك العلاء
سيُسلي النفس عن مافات علمي	بانّ الكل يدركه الفناء

۱ ترجمة :- اس نے میرے لئے بقاء کی دعا کی ھی ؛ مگر یہ کیسے ھو سکتا ھی کہ ایک قیدی شخص اپنی زندگی کے طول کی خواھش کرے ۔

کیا موت ایسی زندگی سے زیادہ آرام دہ نہین ھی، جس مین کسی بد بخت کی بد بختی مین اور بھی طول اور اضافہ ھو جائے ؟

اس کی خواھش تو وہ کرے، جس کو اپنے معشوق سے ملاقات کی آرزو ھو : مجھے تو صرف موت ھی سے ملاقی ھونے کی تمنا ھی ۔

کیا میری یہ خواھش ھو سکتی ھی کہ مین زندہ رھون، اور اپنی بیٹیون کو اس حال مین دیکھون کہ وہ برھنہ ھین اور برھنہ پائی کے ساتھہ پھرنے سے انہین تکلیف ھوتی ھی، اور یہ کہ وہ خادمہ ھو جائین اُس شخص کی بیٹی کی، جس کا بلند ترین مرتبہ یہ تھا کہ جب وہ (میری لڑکیان) نکلا کرین تو لوگون کو ھٹانے کے لئے آواز لگائے اور میرے راستے مین سے لوگون کو ھٹاکر علیحدہ کرے اور جب تمام صحن آدمیون سے پر ھو جائے، تو ان کو چپقلش کرنے سے باز رکھے، اور علم برداری کے وقت لشکر کے انتظام کے لئے چپ و راست بھاگتا پھرے، اور آگے اور پیچھے بھی دوڑے جب کبھی ان اطراف مین کچھہ خلل واقع ھو ۔

مگر جب دعا ایک خالص دل سے نکلتی ھی، تو ضرور نفع دیتی ھی ۔

ای ابو العلاء ! تجھے اس کا اچھا اجر ملے ...... اور علوشان تیری ھمدم رھے !

مگر چونکہ مین جانتا ھون کہ آخر الامر ھر چیز کو فنا ھونا ھی، اس لئے نفس کو کچھہ تلسی ھو جاتی ھی ۔ (مترجم)

* یہان کے الفاظ علامہ دوزی سے قلمی نسخے مین نہین پڑھے گئے اس لئے چھوڑ دئے گئے ۔ (مترجم)

متقدم الذکر ابوبکر بن اللبانه ایفاء وعده اور اداء شکر نعمت کے لئے اغمات مین المعتمد کي خدمت مین حاضر هوا ۔ المعتمد اس کے ورود سے بہت خوش هوئے ' اور جب ابن اللبانه نے واپسي کا قصد کیا تو المعتمد نے اپني وسعت کے مطابق اس کے لئے خرچ کیا ۔ چنانچه اس کے پاس بیس (٢٠) مثقال اور دو کپڑے بهیجے ' جن کے همراه ذیل کے اشعار بھي تھے :—

١ الیک النزر من کف الاسیر ۔۔۔ فان تقبل تکن عین الشکور
تقبّل ما یذوب له حیاء ۔۔۔ و ان عذرته حالات الفقیر
ولا تعجب لخطب غضّ منه ۔۔۔ الیس الخسف ملتزم البدور
و رجّ لجبره عقبي یداه ۔۔۔ فکم جبرت یداه من کسیر

---

١ ترجمه :— یه حقیر چیزین ایک قیدی کے هاتھ سے تمهارے پاس آتی هین ۔ اگر ان کو قبول کرلو ' تو عین شکریه کا باعث هی ۔
قبول کرلو ایک ایسی چیزکو جس کے لئے حیا بھی پگھلی جاتی هی ؛ اگرچه ایک فقیر کے حالات اس کو معذور رکھتے هون ۔
ایسے حادثه سے تعجب نه کرو ' جس سے وه تنگ آگیا هو ۔ کیا چاند کے لئے گرهن لازمی نهین هی ؟
اسکے هاتھون کے مآل کار سے ترمیم و درستی کی امید رکھو ' کیونکه اسکے هاتھون نے بہت سے شکستگان کو درست کیا هی ۔
اس کی بلندی نے اکثر اشخاص کو گڑھے سے نکال کر بلندی پر پهنچایا هی ' اور بہت سے امیرون کو اس کی تلوار کی دھارون نے گرا دیا هی ۔ بہت سے منبرون اور تختون نے آرزو کی هی که اس کے اعلی جائے نشست بن جائین ۔
اس وقت که جب شریف النسل گھوڑے دونون طرف سے هلاک کن موت لیکر اسپر چڑھ آئے ' منحوس آنکھون نے اس کی طرف دیکھا اور ایک معدوم النظیر شخص کو تباه کردیا ۔
خوش انجامی کے وقت وه منحوس هوگئین ۔ خدائے قدیرکی قدرتین یون هی گردش کیا کرتی هین ۔
بہت سے منظور نظر آدمیون کو اس کی رضا مندی نے خوش اور با اقبال کردیا ' اور بہت سے مشهور اشخاص کو اسی کی علو منزلت نے مشهور کیا ۔
اس وقت که جب زمانے پر ظلم کرنے والے بادشاه اس کے ملک مین حصه حاصل کرنے کی خواهش کرنے لگے ' اور جب که خوف و هراس سے جری اور بهادر اشخاص حواس باخته هوجاتے اور اس کو کوه ثبیر سے بھی گران پاتے هین ۔ (مترجم)

و كم اعلت علاه من حضيض | و كم حطت ظباه من امير
و كم من منبر حنت اليه | اعالي مرتقاه و من سرير
زمان تزاحفت عن جانبيه | جياد الخيل بالموت المبير
فقد نظرت اليه عيون نحس | مضت منه بمعدوم النظير
نحوس كن في عقبي سعود | كذاك تدور اقدار القدير
و كم احظي رضاه من حظي | و كم شهرت علاه من شهير
زمان تنافست في الحظ منه | ملوك قد تجور علي الدهور
بحيث يطير بالابطال ذعر | و يلفي ثم ارجح من ثبير

ابن اللبانه نے ان اشیاء کو قبول کرنے سے انکار کیا ، اور ان کو واپس کرتے ہوئے ان اشعار مین جواب دیا :—

* (۱) سقطت من الوفاء علي خبير | فذرني والذي لك في ضميري
تركت هواك وهو شقيق ديني | لئن شقت برودي عن غدور
ولا كنت الطليق من الرزايا | لئن اصبحت أجحف بالاسير
اسير ولا اصير الي اغتنام | معاذ الله من سوء المصير
اذا ما الشكر كان و ان تناهي | علي نعمي فما فضل الشكور
جذيمة انت والايام خانت | وما انا من يقصر من قصير
(۷) انا ادري بفضلك منك اني | لبست الظل منه في الحرور
(۸) غني النفس انت و ان الحت | علي كفيك حالات الفقير
(۹) تصرف في الندي حيل المعالي | فتسمح من قليل بالكثير

* مین ضروری نہین سمجھتا کہ ان تمام اشعار کا ترجمہ دیا جائے . بنظر تلخیص مضمون چیدہ چیدہ اشعار کا ترجمہ کئے دیتا ہون :-

(۱) تم وفا کے حقیقت کار کے واقف تک پہنچے ہو ؛ پس مجھکو اور ان خیالات کو جو میرے دل مین تمھارے لئے موج زن ہین ، الگ رہنے دو .

(۷) مین جانتا ہون کہ تمھارا فضل و احسان میرے لئے ایک سایہ ہی کہ مجھے اس باد گرم سے محفوظ رکھتا ہی .

(۸) تم غنی النفس ہو ، اگرچہ فقیرانہ حالات تم کو گھیر ہوئے ہین .

(۹) تم معالی کے حیلون کو تصرف مین لاتے ہو ، اور ذرا سی بات پر بڑی سخاوت دکھاتے ہو .

(۱۰) أحدّث منك عن نبع عريب — تفتّح من جنازهر نضير

(۱۱) و اعجب منك انك في ظلام — و ترفع للعفاة منار نور

(۱۲) رويدك سوف توسعني سرورا — اذا عادك ارتقاءك للسرير

(۱۳) و سوف تحلّني رتب المعالي — غداة تحل في تلك القصور

تزيد علي ابن مروان عطاءً — بها و انيف ثمّ علي جرير

(۱۵) تاهب ان تعود علي طلوع — فليس الخسف ملتزم البدور

المعتمد نے اس کا ان اشعار سے جواب دیا :—

* ردّ برّي بغيا عليّ و برّا — و جفا فاستحق لوما و شكرا

حاط يزري اذ خاف تاكيد ضري — فاستحق الجفاء اذ حاط نزرا

فاذا ما طويت في البعض حمدا — عاد لومي في البعض سرا و جهرا

ترجمة :-

(۱۰) مین تمهارا اس طرح ذکر کرتا هون که گویا تم ایک خالص نبع هو، جس مین تر و تازه شگوفه ظاهر هوتا هی ۔

(۱۱) اس سے بهی عجیب تر بات یه هی که گوکه تم خود تاریکی مین هو، لیکن اپنے سائلین کے لئے نور کی مینار بلند کرتے هو۔

(۱۲) ذرا اور تهیر جاو؛ تم کو عنقریب سرور کی وسعت حاصل هوگی، جب که تم دوباره تخت پر بلندی حاصل کروگے ۔

(۱۳) اور جب تم ان محلون مین پهنچ جاوگے تو عنقریب مجهکو بلند مراتب پر سرفراز کروگے ۔

(۱۵) طلوع کی طرف عود کرنے کے لئے تیار هو جاو. چاند کے لئے گرهن کچه لازمی امر نهین هی ۔ (مترجم)

* خلاصۀ اشعار یه که تمهارے اس طرز عمل پر مین تمهارا شکریه بهی ادا کرتا هون اور تمکو قابل ملامت بهی سمجهتا هون ۔ شعر ما قبل آخر مین کهتے هین که "ای ابوبکر! تم ایک مسافر و بے کس شخص کے وفا دار هو ۔ خدا نه کرے که هم تم جیسے ایک خزانے کو مغرب مین گم کردین ۔" آخری شعر مین کهتے هین که "ایک برادر شقیق کی احتیاط بهلا کس کام آ سکتی هی ۔ مین تو مصیبت مین مر هی رها هون، پهر مصیبت سے کیون ڈرون ۔" (مترجم)

يا ابابكر الغريب وفاءً لا عدمناك في المغارب ذخرا
اي نفع يجدي احتياط شقيق مُت ضراً فكيف ارهب ضرا

ابن اللبانه (رحمه الله) نے یوں جواب دیا :-

(۱) ايها الماجد السميدع عذْرا صرفي البر انما كان برّا
(۲) حاش لله ان اجيع كريما يتشكي فقرا و كم سدّ فقرا
لا ازيد الجفاء فيه شقوقا غدر الدهر بي لئن رمتُ غدرا
ليت بي قوة اواوي لركن فتري للوفاء مني سرا
(۵) انتَ علّمتني السيادة حتي ناهفت همتي الكواكب قدرا
ربحت صفقة ازيل برودا عن اديمي بها والبس فخرا
(۷) و كفاني كلامك الرطب نيلا كيف الفي درّا و اطلب تبرا
(۸) لم تمتْ انما المكارم ماتت لا سقي الله بعدك الارض قطرا

ترجمه :-

(۱) ای صاحب مجد ، ای مهتر و بزرگ ، ای بسیار عطا ، ای میرے ساتھ نیکی کرنے والے ، جو خود هی نیکی هی !

(۲) حاشا و کلا که مین اس مرد کریم کی موت چاهون ، جو فقر کا شاکی هی ، حالانکه اس نے اکثر فقر کو روکا هی .

(۵) تم نے هی تو مجھے سیادت سکھاکر اس قابل کیا هی که مین همت مین کواکب سے مقابله کرتا هون .

(۷) تمهارا کلام شیرین هی میرے لئے بطور انعام کے کافی هی . اگر وہ نه هو تو مجھے موتی اور سونا کهان سے ملے ؟

(۸) تم کو موت نهین آئی ، بلکه مکارم هی مرگئے . خدا نه کرے که تمهارے بعد زمین کو ایک قطرے سے بھی سیرابی نصیب هو . (مترجم)

المعتمد نے اپنی موت کے وقت جو اشعار کہے تھے اور حکم دیا تھا کہ ان کو قبر پر لکھوا دیا جائے ، ان میں سے ذیل کے اشعار ہیں :—

* قبر الغريب سقاك الرائح الغادي — حقًا ظفرت بأشلاء ابن عباد
بالحلم بالعلم بالنعمي اذا اتصلت — بالخصب ان اجدبوا بالري للصادي
بالطاعن الضارب الرامي اذا اقتتلوا — بالموت أحمر بالضرغامة العادي
بالدهر في نقم بالبحر في نعم — بالبدر في ظلم بالصدر في النادي
نعم هو الحق حاباني به قدر — من السماء فوافاني لميعادي
ولم اكن قبل ذاك النعش اعلمه — ان الجبال تهادي فوق اعواد
كفاك فارفق بما استودعت من كرم — روّاك كل قطوب البرق رعاد
يبكي اخاه الذي غيّبت وابله — تحت الصفيح بدمع رائح غادي
حتي يجودك دمع الطل منهمر — من اعين الزهر لم تبخل باسعاد
ولا تزل صلوات الله دائمة — علي دفينك لا تحصي بتعداد

---

* ترجمة :—

ای مسافر کی قبر! خدا کرے کہ تجھ کو صبح و شام کے ابر سیراب کریں ، اس حق کی بناء پر کہ تو ابن عباد کے جسم پر حاوی هی . تو کامیاب هوئی هی حاوی هونے مین حلم اور علم اور نعماء پر جب وہ گو کہ خشک هین ، ایک پیاسے کو سیراب کرنے کے لئے مل جاتے هین ؛ ایک نیزہ زن ، شمشیر زن ، تیر افگن اور شیر ژیان پر جو جنگ کے وقت سرخ هو جاتا هی ؛ زمانے پر نقمت مین ، بحر پر نعمتون مین ، بدر پر تاریکیون مین اور محفل کے صدر پر .

هان یہ وہ حق هی کہ قضا و قدر آسمانی نے مجھ کو دیا تھا ، مگر اب میعاد کے پورا هوجانے پر مجھ پر آ پڑے .

اس نیکو حالی سے پہلے مین نہین جانتا تھا کہ پہاڑ تختون پر بھی گر پڑا کرتے هین .

تیرے لئے کافی هی . تجھ کو جو کچھ ودیعت دی گئی هی اسی کو اچھی طرح رکھ . خدا کرے کہ هر برق دار اور گھنگھور بادل تجھے سیراب کرے ! جو صبح شام اپنے اس بھائی کے لئے آنسو بہاتا هی ، جس کی بارش کو تونے پتھرون کے نیچے چھپا دیا هی : حتیٰ کہ شگوفون کی آنکھون سے تری کے آنسو بہتے هین ، مگر تجھ کو نیک بخت نہین بناتے .

اور خدا کرے کہ تیرے اندر مدفون شخص پر همیشہ همیشہ خدا کی بے شمار رحمتین نازل هوتی رهین . (مترجم)

اِن المعتمد علي الله کا ایک بیٹا تھا، جس کا لقب فخر الدولہ تھا۔ انہوں نے اس کو اپنے بعد حکومت کرنے کے لئے تربیت دي تھي؛ پھر اپنا ولي عہد بناکر "المؤید بنصر الله" کے لقب سے ملقب کیا تھا۔ مگر اس فتنہ نے ان کو اپني مراد تک نہ پہنچنے دیا، اؤر قضا و قدر اس کے اصدار و ایراد مین حائل ہوگئي۔ اس فتنہ کے بعد یہ فخر الدولہ برابر گردش ایام مین مبتلا رہا۔ آخر اس نے خود کو بازار کے سپرد کردیا اؤر مختلف صنائع مین سے صوّاغي کي صنعت سیکھي۔ ایک مرتبہ متقدم الذکر محمد ابن اللبانہ، اس کے باپ کا شاعر، اس کے پاس سے گزرا اؤر اس کي حالت پر یہ اشعار کہے :—

(۱) اذکي القلوب اسي ابکي العیون دما … خطب وجدناک فیہ یشبہ العدما
(۲) افراد عقد المنٰي منا قد انتثرت … و عَقد عروتنا الوثقي قد انفصما
(۳) شکاتُنا فیک یا فخر العلي عظمت … والرزء یعظم فیمن قدرہ عظما
(۴) طُوّقت من نائبات الدهر مخنقة … ضاقت علیک و کم طوّقتنا نعما
(۵) و عاد کونک في دکان قارعة … من بعد ما کنتَ في قصر حکي اِرَما
(٦) صرِّفتَ في آلة الصواغ انملة … لم تدر الا الندي والسیف والقلما

ترجمہ :-

(۱) اس حادثہ نے، جس مین هم تم کو مبتلا پاتے هین اور جو عدم سے مشابہ هی، دلون مین غم و اندوہ کی آگ بھڑکادی هی اور آنکھون کو خون رلایا هی۔

(۲) هماری تمناون کے هار کے افراد بکھر گئے هین، اور همارے مضبوط دستے کی گرہ کھل گئی هی۔

(۳) ای فخر علا! تمهاری وجہ سے هماری شکایات بڑھ گئی هین، کیونکہ جس کا مرتبہ بلند هو، اس کی طرف سے جو مصیبت پڑتی هی وہ بھی بڑی هی هوتی هی۔

(۴) زمانہ کے مصائب اس طرح تمهارے گلے کا هار هو گئے هین کہ دم گھٹا جاتا هی اور ضیق پیدا هوگیا هی، حالانکہ تم نے اکثر هماری گردنون مین نعمت و احسان کے هار ڈالے هین!

(۵) و (٦) اس کے بعد کہ تم ارم نما قصرون مین رهتے تھے، اب تمهاری هستی ایک کوٹنے والے کی دکان مین رہ گئی هی؛ اور تم نے اپنی ان انگلیون سے، جو سواے جود و کرم اور کچھ نہ جانتی تھین آلۂ صواغی مین کام لینا شروع کیا هی۔

(٧) يد عهدتُك المتقبيل تبسطها — فتستقل الثريا ان تكون فما

(٨) يا صائغاً كانت العليا تصاغ له — حليا و كان عليه الحلي منتظما

(٩) للنفخ في الصور هول ما حكاه سوي — هول رأيتك فيه تنفخ الفحما

(١٠) وددت اذ نظرتْ عيني اليك به — لو ان عيني تشكو قبل ذاك عما

(١١) ما حطك الدهر لما حط من شرف — ولا تحيّف من اخلاقك الكرما

(١٢) لُحْ في العلي كوكبا إن لم تلح قمرا — و قم بها ربوة ان لم تقمْ علما

(١٣) واصبر فربتما احمدت عاقبة — من يلزم الصبر يحمدْ غِبّ مالزما

(١٤) والله لو انصفتك الشهب لا نكسفت — ولو وفي لك دمع المزن لانسجما

(١٥) بكي حديثك حتي الدرحين غذا — يحكيك رهطا والفاظا و مبتسما

(١٦) و روضة الحزن من ازهارها عريت — حزنا عليك لان اشبهتها شيما

ترجمة :-

(٧) وہ ھاتھ ، جس کو مین نے دیکھا ھی کہ تم بوسہ لینے کے لئے پھیلایا کرتے تھے اور اگر ثریا بھی کسی کا منہہ بن جاتا تو تم اسے حقیر سمجھتے تھے !

(٨) و (٩) ای وہ ڈھالنے والے ، جس کے لئے بلند مراتب ڈھالے جاتے تھے اور جسپر زیور نہایت عمدگی سے آراستہ ہوتے تھے ! نفخ صور مین جو ھول و دھشت پنہان ھی ، وہ صرف اسی ھول کی مانند ھی جو مجھہ پر تم کو کوئلے پھونکتے ھوے دیکھکر طاری ھوتی ھی .

(١٠) جب میری نگاہ تم پر پڑی ، تو میرا جی یہ چاھا کہ کاش کہ اس سے پہلے ھی میری آنکھہ اندھی ھوجاتی .

(١١) جب زمانے نے تم کو شرف سے گرایا ، تو تم کو پست نہین کیا اور نہ تمھارے اخلاق مین سے کرم کو مٹایا .

(١٢) اگر تم بلندی مین قمر ھوکر نہین تو ستارہ ھوکر ھی چمکو ، اور اگر جائے نشان مند مین نہین تو مقام بلند ھی مین کھڑے ھو جاو .

(١٣) صبر کرو ، کیونکہ تمھارے امور کے انجام اکثر قابل تعریف ھی ھوے ھین . جو شخص صبر کو لازم پکڑتا ھی ، وہ اس کے لزوم کے بعد ضرور قابل ستائش ھوتا ھی .

(١٤) بہ خدا اگر شہاب ھاے ثاقب تم سے انصاف کرتے ، تو چاھئے تھا کہ وہ ڈوب جاتے ؛ اور اگر بارش کے آنسو تم سے وفا کرتے ، تو ان کو جم جانا چاھئے تھا .

(١٥) تمھاری باتین بھی روتی ھین ، حتیٰ کہ مروارید ، جب کہ وہ گروہ ، الفاظ اور تبسم مین تمھاری نقل کرتے ھین .

(١٦) چونکہ تم خصلت مین شگوفہ کی مانند تھے ، اس لئے تمھارے غم مین مرغزار کے باغات بھی اپنے شگوفون سے عاری ھوگئے ھین .

(١٧) بعد النعيم ذوي الريحان حين راي   ريحانك الغض يذوي بعد ما نعما

(١٨) لم يرحم الدهر فضلا انت حامله   من ليس يرحم ذاك الفضل لا رحما

(١٩) شقيقك الصبح ان اضحي يشارقه   و انت في ظلمة فالصبح قد ظلما

فصـل

ہم نے المعتمد علي الله کے حالات اور انکے متعلقات کا یہ مختصر سا بیان، گوکہ وہ ہمارے مقصد سے خارج ہے، اس لئے قلمبند کیا ہے کہ ہم نے اس سے پہلے ان کے فضل، غزارت ادب اور ایثار کے باب مین جو کچھ بیان کیا ہے، اس پر دلیل ہو۔ اسي طرح اب ہم مملکت اندلس کے ان حالات کے نسق کو المرابطون یعني اصحاب یوسف بن تاشفین کے کوائف سے متصل کرینگے۔ اس امر کي ایک اور تیسري وجہ یہ ہے کہ المعتمد مذکور کے حال کو جس امرنے نباہت سے خمول، بلندي سے پستي اور بسط سے قبض تک پہنچایا، وہ منجملہ ان عبرتون کے ہے، جو زمانے نے ہم کو دکھائین، اور ان مواعظ مین سے ہے جس سے دنیا اصحاب فہم کي نگاہ مین ذلیل و خوار معلوم ہوتي ہے *

المعتمد پر قبضہ پانے کے بعد یوسف بن تاشفین کے لئے اندلس کا معاملہ بالکل مجتمع ہوگیا؛ کیونکہ وهي اسکے سر لشکر، عین الاعیان اور بمنزلۂ واسطۂ نظم کے تھے۔ یوسف بن تاشفین کے ہمراہي اسي طرح ایک ایک ملک کرکے تمام ممالک کو سمیٹتے رہے، تا آنکہ تمام

ترجمہ :-

(١٧) جب ریحان نے دیکھا کہ تمھارا ریحان ناز و نعم کے بعد پژمردہ ہوگیا ھی، تو ریحان بھی خوش عیشی کے بعد پژمردہ ہوگیا۔

(١٨) زمانے نے ان فضائل پر رحم نہین کیا، جن کے تم حامل ہو۔ جو اس فضیلت پر رحم نہین کرتا، اس پر رحم نہین کیا جاتا۔

(١٩) صبح گویا تمھاری توام ھی، جس وقت وہ روشن ہوتی ھی۔ مگر چونکہ تم تاریکی مین ہو، اس لئے صبح بھی تاریک ھی۔ (مترجم)

جزیرہ نما ان کا مطیع ہوگیا ۔ ان کے امر کے آغاز ہي مین دشمن کي گوشمالي، مسلمانون سے مدافعت غنیم اؤر حمایت حدود مین اس قسم کے امور ظہور پذیر ہوئے، جن کي لوگون کے خیالات نے تصدیق کي، اؤر ان کے دلون کو سرور ہوا اؤر آنکھون کو ٹھنڈک پہنچي ۔ اس طرح اہل اندلس کو ان سے اؤر بھي زیادہ محبت ہوگئي اؤر ملوک روم بھي بیش از پیش خائف ہوگئے ۔ یوسف بن تاشفین اس تمام عرصے مین دم بہ دم لشکر پر لشکر اؤر فوج پہ فوج بھیج بھیج کر ان کي مدد کر رہے تھے، اؤر اپني ہر مجلس مین کہا کرتے تھے کہ "ہماري غرض اس ملک مین آنے سے یہ تھي کہ ہم اسے اہل روم کے ہاتھون سے خلاصي دلادین ۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اس ملک کے اکثر حصے پر ان کا غلبہ ہوگیا ہي، اؤر اس کے بادشاہ غافل، جنگ آزمائي مین سست، اؤرون کے دست نگر اؤر ان کے سامنے ذلیل ہین، آرام طلبي کو ترجیح دیتے ہین، ہر ایک کي ہمت اسي مین صرف ہوتي ہي کہ وہ جام شراب نوش کرے، کسي مغنیہ کا گیت سنے اؤر لہو و لعب مین اپنے دن تیر کرے ۔ اگر مین زندہ رہا تو ان تمام ممالک کو، جن پر اس فتنے کے دوران مین اہل روم نے قبضہ کرلیا ہي، دوبارہ مسلمانون کے ہاتھ مین پہنچا دونگا ۔ مین اہل روم کے خلاف اس ملک کو سوارون اؤر پیادون سے بھردونگا ۔ نہ ان کو ناز پروري کا موقعہ ملیگا، نہ خوش عیشي کا علم تک ہوگا : بلکہ ان کي ہمت گھوڑون کو سدھانے اؤر ماہر کرنے اسلحہ کي درستي اؤر دعوت جنگ کا جواب دینے مین صرف ہوگي"۔ اؤر اسي قبیل کي اؤر باتین کہا کرتے تھے ۔ اس کي خبر نصاريٰ کے بادشاہون تک پہنچي، تو ان کا خوف و ہراس اؤر بھي بڑھ گیا، اؤر مسلمانون کے، بلکہ یون کہئے کہ خود ان کے، حالات حاضرہ سے ان کي نا امیدي اؤر بھي زیادہ قوي ہوگئي *

جب یوسف امیر المسلمین نے جزیرہ نمائي اندلس پر قبضہ کرلیا، اؤر وہ تمام ملک انکا مطیع و منقاد ھوگیا اؤر کسي طرح کا اختلاف باقي نہ رھا، تو وہ اسي دن سے شاھان اندلس مین شمار ھونے لگے اؤر بادشاہ کے نام کے مستحق ھوگئے ۔ وہ اؤر ان کے ہمراہي "المرابطون" کے نام سے موسوم ھوگئے ۔ وہ اؤر انکا بیٹا اکابر ملوک مین شمار ھونے لگے؛ کیونکہ جزیرہ نمائي اندلس مغرب اقصیٰ کے سامنے واقع ہي، اس کے لئے بمنزلہ ام القریٰ کے ہي اؤر معدن فضائلؔ ہي ۔ چنانچہ عموماً ہر قسم کے علماء اسي سے منسوب ہین اؤر اسي مین محسوب ھوتے ہین ۔ وہ ملک علوم کے شموس و اقمار کے طلوع کا مقام ہي، فضائل کا مرکز اؤر قطب ہي، ہوا کے لحاظ سے تمام اقالیم کے مقابلے مین معتدل ترین ہي، اس کا آسمان صاف ترین، اس کا پاني نہایت شیرین، اس کي روئیدگي نہایت خوشبو، اس کي پہاڑیان بہ کمال سرسبز، اس کي صبحین نہایت پاکیزہ اؤر شامین بہ غایت پر لطف ہین ۔ (ابیات) :—

وہ ایک ایسي سرزمین ہي کہ اس کي آرام گاہ اؤر اسکے باشندون کے شوق سے میرا دل اڑکر وھان جانا چاھتا ہي ۔ وہ ایسے لوگ ہین، جن کے ذکر ہي سے گویا مین گلہائے تر چن رھا ھون ۔ کیا ان کي ملاقات سے مین گلہائے آس بھي چن سکونگا ؟

تمام جزیرہ نما سے ہر علم کے بہترین علماء ٹوٹ ٹوٹ کر امیر المسلمین کے پاس آ گئے اؤر انکا دربار ایسا ھوگیا جیساکہ عین عروج سلطنت کے زمانے مین بنو عباس کا تھا ۔ انکے اؤر انکے بیٹے کے ھان ایسے ایسے زبردست مصنف اؤر فصیح و بلیغ اشخاص جمع ھوگئے تھے کہ شاید کبھي کسي زمانے مین ایسا اتفاق نہ ھوا ھوگا ۔ چنانچہ امیر المسلمین کے کتّاب مین سے ایک صاحب ابوبکر المعروف بہ ابن القصیرہ تھے، جو المعتمد علي اللہ ابوبکر کے کاتب تھے ۔ وہ فصحاء مین سے تھے اؤر میدان بلاغت مین دیگر فضلاء پر سبقت رکھتے تھے ۔ وہ قدیم کاتبون کے طریقے

ہول بیٹھ گیا ۔ یوسف نے المعتمد سے کہا کہ "اِس پر خدا کي پھٹکار ہو‘ مین نہین سمجھتا تھا کہ یہ سؤر اس حد تک پہنچ جائیگا"۔ یوسف نے اپنے آدمیون کو جمع کرکے ایسے لوگ مقرر کئے جو ان کے سامنے پند و نصیحت کرین اؤر بہادري کے قصے یاد دلائین ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے ان لوگون کي صدق نیت‘ شوق جہاد اؤر شہادت کو محض آسان سمجھنے کا حال معلوم کرکے یوسف اؤر مسلمان خوش ہوگئے ۔ دونون افواج ۱۲ رمضان کو جمعرات کے دن ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئین تھین ۔ پھر فریقین مین آغاز جنگ اؤر تیاري کا دن مقرر کرنے کے متعلق رسل و رسائل دوڑے ۔ ادفنش (لعنه الله) نے کہا کہ "جمعه تمہارا مبارک دن ہي اؤر سبت (شنبه) یہودیون کا دن ہي‘ جو ہمارے وزراء اؤر کتاب ہین اؤر ہم ان کو نظر انداز نہین کر سکتے ۔ اس لئے مناسب یہ ہي کہ دو شنبه کے دن ہم لوگ اپنے مقصد کا کام شروع کرین"۔ درحقیقت اس کا اصلي مطلب مسلمانون کو دھوکا دینا تھا؛ مگر وہ اپنے ارادے مین کامیاب نہین ہوا ۔ جب جمعه کا دن آیا‘ تو مسلمانون نے نماز جمعه کي تیاري کي ۔ اس وقت تک ان کے ہان کسي شخص کو امارت جنگ پر مامور کرنے کا اہتمام نه ہوا تھا؛ اؤر یوسف بن تاشفین نے اس خیال کي بناء پر امارت کو قائم کیا تھا کہ بادشاہ غدر نہین کیا کرتے : غرض که وہ اؤر ان کے ہمراہي لباس فاخرہ پہن کر نماز کے لئے نکلے ۔ لیکن المعتمد نے حزم و احتیاط سے کام لیا‘ اؤر وہ اؤر انکے ہمراہي پوري طرح مسلح ہوکر بر آمد ہوئے ۔ انہون نے امیر المسلمین سے کہا کہ "آپ اپنے آدمیون کے ساتھ نماز ادا کیجئے‘ کیونکه آج کے دن میرا کچھ جي نہین خوش ہوتا ۔ مین آپ کے پیچھے ہون‘ اؤر میرا خیال ہي کہ اِس سؤر نے اپنے دل مین مسلمانون کو اچانک قتل و غارت کرنے کا ارادہ کر رکھا ہي"۔ چنانچہ یوسف اؤر انکے ہمراہي نماز مین مشغول ہوگئے ۔ ابھي ان کي پہلي ہي رکعت تھي کہ ان کے سامنے عیسائیون

کي طرف سے سوار نظر آئے ' اۋر ادفنش (لعنه الله) نے اپنے رفقاء کو لے کر دهاوا کر دیا ؛ کیونکه اسے یه خیال تها که اسے اچهي فرصت هاتهه آ گئي هي ۔ یکایک المعتمد اۋر ان کي فوج ان لوگون کے پیچهے سے اُن پر جا پڑي ۔ اس دن انهون نے وہ کمال کرکے دکهایا که کبهي کسي دن نه دیکها گیا تها ۔ المرابطون نے بهي اپنے اسلحه سنبهال لئے اۋر گهوڑون پر سیدهے سوار هو گئے ۔ دونون فوجین آپس مین خلط ملط هو گئین ۔ یوسف ابن تاشفین اۋر ان کے ساتهیون نے وہ صبر اۋر عزم و ثبات دکهایا که جس کا المعتمد کو گمان تک نه تها ۔ الله نے دشمن کو هزیمت دي ' اۋر مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا اۋر ان کو هر طرف قتل کرنے لگے ۔ مگر ادفنش (لعنه الله) اپنے نو عدد رفقاء کے ساتهه بچ گیا ۔ اندلس کي ان مشهور فتوح مین سے ایک فتح یه بهي تهي جس مین الله نے اپنے دین کو غالب اۋر اپنے کلمه کا بول بالا کیا ؛ اۋر ادفنش (لعنه الله) کي طمع جزیرہ نمائي اندلس سے منقطع هو گئي ' حالانکه وہ اس سے پہلے یه سمجها کرتا تها که وہ اس کا مال هي اۋر وهان کے رؤسا اس کے غلام هین ۔ یه سب کچهه امیر المسلمین کے حُسن نیت کا نتیجه تها ۔ یه جنگ واقعۂ زلاقه کے نام سے موسوم هي ۔ جیسا که هم لکهه چکے هین ' مسلمانون نے سنه ۴۸۰ مین ماہ رمضان کي تیرهوین تاریخ کو عیسائیون سے یه جنگ کي تهي ' اۋر وہ جمعه کا دن تها ۔

یوسف ابن تاشفین اۋر ان کے همراهي اُس میدان جنگ سے مظفر و منصور واپس آئے ۔ فتح ان هي کے لئے اۋر ان هي کے هاتهون هوئي تهي ۔ اهل اندلس اس سے بہت خوش هوئے ' اۋر اس فتح کو امیر المسلمین کے یمن و برکت پر محمول کیا ۔ منبرون پر اۋر مسجدون مین ان کے لئے بہت دعائین هوئین ' اۋر تمام جزیرہ نمائي اندلس مین ان کي ثنا و توصیف اس قدر پهیلي که ان کو اندلس کي اۋر بهي زیادہ طمع هو گئي ۔ وجه یه تهي که ان سے پہلے نصاري هر جگه غلبه پذیر هو گئے تهے

اۋر اندلس کے تمام بادشاهون سے انهون نے اپني اطاعت کرالي تهي ۔ جب الله نے دشمن پر قهر ڈهايا اۋر اس کو امير المسلمين کے هاتهہ سے هزيمت دي، تو لوگون نے ان کي عظمت ظاهر کي اۋر ان کي محبت دلون مين جاگزين هوگئي ۔ تب تو انکو يه خيال آيا که سير و تفريح کے طور پر اندلس مين گهومين : حالانکه انکا قصد کچهہ اۋر هي تها ۔ چنانچه انهون نے چکر لگايا، اۋر جو کچهہ چاهتے تهے حاصل کرليا ۔ پهر اس تمام عرصے مين وه برابر المعتمد کي تعظيم و تکريم هي ظاهر کرتے رهے، اۋر صاف طور پر يه کها کرتے تهے که "هم تو اس شخص کے مهمان اۋر اس کے حکم کے ماتحت هين ۔ وه جب تک چاهيگا هم اس کے پاس تهيرينگے"۔ شاهان جزيره نما مين سے جس کو امير المسلمين سے اختصاص پيدا هوگيا تها، جس کا اُن کو لحاظ تها اۋر جس کو ان سے تقرب حاصل تها، وه ابويحيىٰ محمد بن معن بن صمادح المعتصم، صاحب مريه، تها ۔ يه المعتصم هميشه المعتمد سے دشمني کرتا تها، اۋر قديم زمانے سے ان کا حاسد تها ۔ ملوک جزيره نما مين اس کے سواء کوئي اۋر شخص ايسا نه تها جو المعتمد کو برا سمجهتا هو ۔ ان دونون کے درميان مين بعض اوقات بري بري خط و کتابت هوا کرتي تهي ۔ المعتصم اپني مجالس مين المعتمد کي عيب چيني کيا کرتا تها ۔ ادهر المعتمد کي يه کيفيت تهي که وه اپني مروت، نزاهت نفس، پاکيزگي سيرت اۋر شدت ملوکيت کي وجه سے ايسا کرنے سے باز رهتے تهے ۔ امير المسلمين کے ورود سے چند عرصه پيشتر المعتمد مشرقي اندلس مين دوره کرنے اۋر اپنے عمال و رعيت کي حالت معلوم کرنے کے لئے گئے تهے ۔ جب وه المعتصم کے بلاد کے پاس پهنچے، تو وه اپنے ارکان دولت کو لے کر ان سے ملنے کے لئے آيا تها، اۋر المعتمد سے يه چاها تها که وه اس کے بلاد مين داخل هون ۔ مگر المعتمد نے انکار کيا ۔ آخر کار بهت کچهہ درخواست اۋر خواهش پر دونون نے اس پر اتفاق کيا که وه المعتصم کي

حدود بلاد کے شروع اؤر المعتمد کے بلاد کي حدود کے آخر مين ايک دوسرے سے ملين ۔ چنانچه ايسا هي هوا ' اؤر دونون مين به ظاهر صلح هو گئي ۔ المعتصم نے ان کے اکرام کے لئے ايک مجلس منعقد کي ؛ اؤر ايسے ايسے آلات سلطانيه اؤر ذخائر شاهانه دکهلائے ' جو ايسے موقعون کے لئے موزون هوتے هين ' اؤر يه سمجها که اس سے المعتمد کو رنج و غم هوگا ۔ مگر الله نے المعتمد کو اس سے محفوظ رکها ' اؤر ان کے خلق کريم نے ان کو بچا ليا ' اؤر خدا کے فضل سے وه اس طرح محفوظ ره گئے ۔ المعتمد تين هفتے ان کے مهمان ره کر اپنے ملک کو واپس آ گئے ' اؤر بعد ازان مراکش چلے گئے ۔ امير المسلمين کے آنے تک ان دونون کے درميان يهي کيفيت جاري رهي ' جيسا که هم ذکر کر چکے هين ۔ المعتصم هدايائي فاخره اؤر تحفه هائے گران لے کر امير المسلمين سے ملے ' ان کي خدمت مين بهت سرگرمي دکهائي ' تا آنکه يوسف نے ان کو اپنا نهايت درجه مقرب بنا ليا ' اؤر اپنے رفقاء سے ان دونون کي نسبت يه کها کرتے تهے که "يه دونون (يعني المعتمد اؤر المعتصم) اس جزيره نما کے خاص آدمي هين"۔ المعتصم کے مقرب بن جانے کي بڑي وجه يه تهي که المعتمد نے امير المسلمين سے اس کي بهت ثنا کي تهي ' اؤر اسے تمام فضائل سے متصف بتايا تها ۔ حق تو يه هي که وه اوصاف المعتصم سے بهت دور نه تهے ' جو المعتمد نے اس کي نسبت بيان کئے تهے ۔ جب المعتصم کو امير المسلمين کے مزاج مين بهت درخور هو گيا تو اس نے يه کوشش شروع کي که کسي طرح ان کا دل المعتمد کي طرف سے پهير کر دونون مين فساد برپا کردے ۔ اس کي سوء رائے ' نا پاک سيرتي اؤر انجام بيني کے لئے ضعف بصيرت نے اس کے دل مين يه بات پيدا کردي ۔ اصل يه هي که خدائے تعالي جو کچهه کرنا چاهتا هي اسے پورا کرکے رهتا هي ' جو کچهه مقدر هوتا هي وه ضرور اپنے وقت پر هوکر رهتا هي ؛ اؤر جب الله کسي کام کو پورا کرنا چاهتا هي تو اس کے اسباب پيدا

کر دیتا ہي ۔ المعتصم کا جو کچھ ارادہ تھا ' اسکي تدابیر اس نے شروع کردین ؛ مگر وہ یہ نہ سمجھا کہ وہ خود بھي اسي کنوین مین گرنے والا ہي جو وہ کھود رہا ہي ' اؤر ان اسلحہ سے خود ہي قتل ہونے والا ہي جو اس نے تیز کئے ہین ۔ جہان اس نے اؤر باتین امیر المسلمین تک پہنچائین ' ان ہي مین سے ایک یہ بھي اظہار کیا کہ المعتمد اپني ذات سے سخت مغرور و متکبر ہي اؤر یہ کہ وہ کسي کو اپني برابر نہین سمجھتا: بلکہ ان سے ایک مرتبہ یہ بھي کہہ دیا تھا کہ المعتمد نے یہ کہا کہ "یہ شخص (یعني امیر المسلمین) بہت عرصے سے جزیرہ نما مین پڑا ہوا ہي ۔ اگر مین اپني انگلي بھي ہلاؤن ' تو وہ ایک شب بھي یہان نہین تھہر سکتا اؤر نہ اسکے ہمراہي رہ سکتے ہین ۔ (گویا کہ آپ المعتمد کي دشمني سے ڈرتے ہین) آخر یہ بچارہ اؤر اس کے ساتھي ہین کیا چیز! یہ لوگ اپنے ملک مین اپني ہستي کے قیام کي کوشش کرتے رہتے تھے اؤر بھوکے مرے جاتے تھے ۔ ہم ان کو اس ملک مین کھلانے پلانے کے لئے لے آئے ہین ۔ جب انکے پیٹ بھر جائینگے ' تو پھر ان کو ان ہي کے ملک کي طرف نکال دینگے ۔" غرض اسي نوع کے اؤر تحقیر کے کلمے المعتمد کي طرف منسوب کئے ۔ اس امر مین امراء اندلس نے بھي المعتصم کي اعانت کي ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس طرح وہ لوگ چاہتے تھے اسي طرح یوسف امیر المسلمین کا دل المعتمد کي طرف سے پھیر دیا ۔ في الاصل امیر المسلمین نے اپنے اؤر اپنے ہمراہیون کے قیام اندلس کے لئے ایک خاص وقت اؤر حد مقرر کردي تھي ۔ اس سے زیادہ وہ وهان نہ تھہرتے ۔ ان کے وهان جانے کي غرض صرف یہ تھي کہ المعتمد کي دلجوئي اؤر تسکین خاطر ہوجائے ۔ جب وہ مدت گزر گئي اؤر ان کے جانے کا وقت قریب آ گیا ' تو امیر المسلمین اس کیفیت کے ساتھ سرحد کي طرف چلے گئے کہ انکا دل دشمني سے بھر گیا تھا اؤر مزاج متغیر ہو چکا تھا ۔

و ما النفس الا نطفة في قرارة اذا لم تکدر کان صفوا غدیرها

پھر یہ تمام باتین علاوہ اس کے تھین کہ ان کو جزیرہ نما کي طمع اؤر اس پر قبضہ پانے کا بیحد شوق تھا ۔ قبل اس کے کہ امیر المسلمین وھان سے روانہ ھون ' المعتمد کو بہت سي ایسي باتین معلوم ھوگئي تھین جن سے انھون نے یہ سمجھہ لیا تھا کہ یوسف کا دل ان کي طرف سے بدل گیا ہي *

غرض کہ امیر المسلمین مراکش کو واپس چلے گئے ' اؤر ان کے دل مین جزیرہ نمائي اندلس کے متعلق سخت بے چیني لگي رھي ۔ مجھے معلوم ھوا ہي کہ انھون نے اپنے عمائد اصحاب مین سے ایک ثقہ شخص سے یہ کہا کہ " مین سمجھتا تھا کہ میرے پاس بھي کچھہ ہي ۔ مگر جب مین نے اس ملک (یعني اندلس) کو دیکھا ' تو میري نگاہ مین میري مملکت حقیر معلوم ھونے لگي : اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا حیلہ کرنا چاھئے ? " ان کي اؤر ان کے اصحاب کي یہ رائے قرار پائي کہ المعتمد سے خط و کتابت کرکے اس امر کي اجازت طلب کي جائے کہ ان کے ھان کے صلحاء اندلس مین جاکر جہاد کي نیت سے اقامت کرین ' دشمن سے جنگ کرین اؤر ان چند قلعون مین مدت تک رھین جو عیسائیون کے قبضے مین ہین ۔ چنانچہ انھون نے ایسا ہي کیا : کہ المعتمد کو لکھا ؛ اؤر المعتمد نے ابن الافطس المتوکل ' بادشاہ سرحد ' کے اتفاق کرنے پر ان کو ایسا کرنے کي اجازت دے دي ۔ اصل یہ ہي کہ اس سے یوسف اؤر ان کے اصحاب کا منشا یہ تھا کہ ان کے حمایتي اندلس کے شہرون مین پھیلے رھین ' اؤر جب ان کے قیام دعوت یا اندلس پر اظہار حکومت کرنے کا موقعہ آئے تو ان کو ہر شہر مین اپنے مددگار مل جائین ۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین ' اہل اندلس کے دل یوسف اؤر ان کے اصحاب کي محبت کا شربت پي چکے تھے ۔ امیر المسلمین نے اپنے چیدہ چیدہ ارکان سلطنت کو انتخاب کیا اؤر اپنے رشتہ دارون مین سے بلجین نام ایک شخص کو ان سب کا سردار

مقرر کر دیا ۔ اس شخص کو انہون نے خفیه طور پر اپنا دلي منشا بتا دیا تھا ۔ بلجین روانه هوا ' اور جزیرہ نما کے باقي بادشاهون کو چھوڑکر سیدھا المعتمد کے هان پہنچا اور ان سے پوچھا که " آپ مجھے کہان جانے کا حکم دیتے ہین ؟ " المعتمد نے اپنے چند آدمي اس کے ساتھ کر دئے ' جنہون نے اسے ایک قلعه مین جاکر ٹھیرا دیا جو انہون نے اس کے لئے منتخب کر رکھا تھا ۔ چنانچه وہ اور اس کے ساتھي جہان ٹھیرائے گئے تھیر گئے ' اور اس وقت تک وهین مقیم رهے که جب المعتمد کے خلاف فتنه برپا هوا ۔ اور وہ سنه ۴۸۳ کے ماہ شوال مین اس طرح شروع هوا که ' بغیر کسي ایسے ظاهري سبب کے جو ایسا کرنے پر آمادہ کرے ' سرحدي شہر طنجه کے مقابل کے جزیرۂ طریف پر قبضه کرلیا گیا ۔ ان کي جماعتین پراگندہ هوگئین ' اور ان لوگون کي طبیعتین کھیل کود مین لگي هوئي تھین ۔ ان کے بلاد بکھر گئے ' جہان کے باشندون کے دلون مین ان کي محبت جاگزین هوچکي تھي ۔ جب المرابطون نے جزیرہ طریف لے لیا اور اس مین امیر المسلمین کي دعوت کا اعلان هوگیا ' تو بلاد اندلس مین اس امر کي شہرت هوگئي اور وہ لوگ جن کا ہم ذکر کرچکے ہین که مختلف قلعون مین ٹھیرائے گئے تھے ' اٹھ کھڑے هوئے اور جاکر قرطبه کا محاصرہ کرلیا ۔ وهان عباد بن المعتمد الملقب به المامون مقیم تھا ' جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہي ' اور جو المعتمد کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۔ باغي شہر مین داخل هوگئے ' اور عباد کو قتل کردیا ۔ مگر عباد نے بھي مرنے سے پہلے خوب خوب بہادریان دکھلائین ۔ یه سنه ۴۸۴ مین ماہ صفر کے شروع کا واقعه ہي ۔ اس طرح دشمني اور تکالیف بڑھ گئین اور فتنه و فساد برابر اپني تیزي مین ترقي کرتا رہا ۔ ایک جمعیت جنگ کے لئے اشبیلیه پہنچ گئي ۔ المعتمد کو اس گروہ کے حالات و ارادات سے اطلاع دي گئي ۔ ان پر دشمنون کي اصلي مراد کھلي ' اور ان کي بد طینتي ظاهر هو گئي ۔

ان کو ان لوگون کے چھڑون کي آواز کي حرص و آز هوي ؛ وہ ان لوگون کي خونريزي اؤر اُن کے ہتک حريم اؤر کشف حرم پر آمادہ هوئے ۔ مگر ان کے مجد اثيل ' رائي اصيل اؤر مذہب جميل نے ان کو ايسا کرنے سے باز رکھا ؛ اؤر خدا نے ان کو حسن يقين اؤر صحت عقل و دين سے جو بهرہ عطا فرمايا تها اس نے ان کو اس کام سے روک ديا ۔ آخر ان لوگون کو ان کے غرہ نے سال مذکور کے ماہ رجب کے نصف مين سہ شنبہ کے دن قيام پر مجبور کيا ' اؤر وہ اپني فوج بے نصرت اؤر اپنا دستہ فوج ' جس کے عقب مين کچھ نہ تها ' همراہ ليکر آگے بڑھے ۔ المعتمد اپنے قصر سے تلوار هاتھ مين لئے هوئے نکلے ۔ زير جامہ کے نيچے ان کا شاماکچہ چمک رہا تها ۔ نہ انکے هاتھ مين ڈهال تهي ' نہ بدن پر زرہ ۔ انهون نے شہر کے ايک دروازے موسوم بہ باب الفرج پر ايک سوار کو داخل هوتے ديکها جو اپني شجاعت مين مشہور تها اؤر اس وقت پوري طرح مسلح تها ۔ اس سوار نے ان پر ايک چهوٹے سے لچک دار اؤر لمبي اني کے گرہ دار نيزے سے حملہ کيا ' جو ان کے شاماکچہ مين سے گزرتا هوا بغل مين سے نکل گيا ۔ الله نے المعتمد کو اس سے بچا ليا اؤر اپنے فضل سے اسے ان سے دور کر ديا ۔ انهون نے اس سوار کے شانہ پر اپني تلوار کا ايک ايسا هاتھ ديا جس سے اس کي پسليون تک جسم شق هو گيا ' اؤر وہ تيورا کر گر پڑا ۔ ان جماعتون کو هزيمت هوئي ' اؤر ان فصيلون پر يکبارگي حملہ کرنے والے وهان سے اتر گئے ۔ اهل اشبيليہ کو يہ خيال هوا کہ اب اُس گلوگيري سے نجات حاصل هوئي ۔ جب اسي دن عصر کا وقت هوا تو لوٹ پهر واپس آئے ۔ شہر پر وادي کي طرف سے حملہ هوا ' اؤر وهان کے باشندون کي اميدين ٹوٹ گئين ۔ حاسد و دشمن کو اس سے اؤر بهي اميد بندھ گئي ' اؤر انکے بد خواهون مين آگ بهڑک اٹهي ۔ اس وقت ان کي اميدين تو ايک طرف ' منھ سے بات نکالني بهي محال تهي اؤر هاتھ پاؤن ڈهيلے هو گئے تهے ۔ جن

لوگون نے خشکي کي طرف سے آکر حملہ کیا تھا ان مین امیر المسلمین یوسف کا ایک آدمي حُدیر بن واسنوا بھي تھا ؛ اؤر وادي کے لوگون میں سے ایک اؤر شخص تھا جسے "سپہ سالار ابو حمامہ" کہا کرتے تھے اؤر بنو سجوت کے موالي مین سے تھا ۔ چند دن تک یہ معاملہ اسي طرح معرض التوا مین رہا ۔ آخر امیر سیر ابن ابي بکر بن تاشفین ' یعني امیر المسلمین کا بھتیجا ' ایک زبردست فوج اؤر اپني رعیت کي جماعت کثیرہ کے ساتھ آ پہنچا ۔ ان ایام کے دوران مین پریشاني نے لوگون کو دیوانہ کررکھا تھا اؤر خوف و ہراس ان کے دلون مین جا گزین ہوگیا تھا ۔ لوگ دور دور کي مسافتین طے اؤر دریاؤن کو عبور کرکے آرہے تھے ۔ انکو گندے نالے پار کرنے پڑتے تھے اؤر اونچي اونچي فصیلون پر چڑھنا پڑتا تھا ۔ اؤر غرض صرف یہ تھي کہ اپني جانین بچالین ' اپنے وعدون کو پورا کرین اؤر خالص دوستي پر قائم رھین ۔ چنانچہ وہ لوگ اس دن تک ثابت قدم رہے کہ سنہ مذکور کي اکیسوین رجب اؤر یکشنبہ کو واقعۂ عظمي اؤر نظارۂ رستخیز پیش آیا ۔ اس دن امر واقع نے نہایت شدت اختیار کرلي اؤر بات ھاتھ سے نکل گئي ۔ لوگ وادي کي طرف سے شہر مین داخل ھوگئے اؤر شہري اؤر دیہاتي سب ہي پر مصیبت ٹوٹ پڑي ۔ فریقین نے جنگ و قتال مین نہایت سرگرمي سے کام لیا اؤر دونون جماعتین جان توڑکر لڑین ۔ المعتمد کي مدافعت ' شجاعت اؤر جانبازي سے یہ بات ظاھر ھوگئي کہ اس سے زیادہ بہادري غیر ممکن الوقوع ہي اؤر کسي سے رونما نہین ھو سکتي ۔ اسي واقعہ کے متعلق المعتمد نے ' اس وقت کہ جب وہ مقید اؤر درماندہ ھوکر سرحد پر اترے ہین ' یہ اشعار کہے ہین :-

۱ لما تما سكت الدموع و تنهنه القلب الصديع
قالوا الخضوع سياسة فليبد منك لهم خضوع
والذ من طعم الخضو ع علي فمي السم النقيع
ان تستلب عني الدني ملكي و تسلمني الجموع
فالقلب بين ضلوعه لم تسلم القلب الضلوع
لم أستلب شرف الطبا ع ايسلب الشرف الرفيع
قد رمت يوم نزالهم الا تحصنني الدروع
و برزت ليس سوي القميـ ـص عن الحشي شئ دفوع
و بذلت نفسي كي تسيـ ـل اذا يسيل بها النجيع
اجلي تاخر لم يكن بهواي ذلي والخشوع
ما سرت قط الي القتا ل و كان من املي الرجوع
شيم الالي انا منهم والاصل تتبعه الفروع

---

۱ ترجمہ :- نہ آنسو رکے اور نہ پارہ پارہ شدہ دل باز رہا .
لوگ کہتے ہین کہ عاجزی اچھی تدبیر ہی ؛ لہذا چاھئیے کہ تم بھی ان کے سامنے عجز کا اظہار کرو . مگر (حق یہ ہی کہ) مجھے عجز و خضوع کے ذایقہ سے زھر ھلاھل زیادہ لذیذ معلوم ہوتا ہی .
اگر دنیا نے مجھہ سے میرا ملک چھین لیا اور فوج نے مجھہ کو چھوڑ دیا ،
تو دل تو ابھی اپنی پسلیون مین موجود ھی اور پسلیون نے تو دل کو نہین چھوڑا ھی ؛
نہ مجھہ سے شرافت نفس غصب کی گئی ھی . کیا کبھی شرافت رفیعہ بھی چھینی جا سکتی ھی ؟
جنگ کے دن مجھہ پر تیر اندازی ہوی ، اور مین جانتا تھا کہ زرھین بھی مجھہ کو نہ بچائینگی .
اور مین اس حالت مین جنگ کے لئے نکلا تھا کہ میرے جسم کو محفوظ رکھنے کے لئے سوا قمیص کے اور کچھہ نہ تھا .
اور مین نے اپنے جسم کو اس طرح سپرد سنان کیا کہ اگر بہے تو خون خالص بہے .
میری موت مین تاخیر ہوگئی ھی . مگر ذلت اور خشوع کی مجھے کبھی خواھش نہ تھی .
مین کبھی اس امید سے جنگ کو نہین گیا کہ وھان سے واپس بھی آونگا .
یہ ان لوگون کی خوبیان ھین جن کی مین اولاد مین سے ھون ؛ اور شاخین جڑھی کی پیروی کرتی ھین . (مترجم)

غرض کہ شہر مین قتل و غارت کا بازار گرم رہا، اور اہل بوبرنے کسي اہل شہر کے پاس ایک تنکا تک نہین رہنے دیا۔ المعتمد کے محلون کو بري طرح لوٹا گیا، اور وہ خود بهي گرفتار هو گئے۔ انکو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے دونون بیٹون المعتد بالله اور الراضي بالله کو خط لکهین۔ وہ دونون اندلس کے دو مشہور قلعون مین تهے، اور اگر یہ چاهتے تو وهان اس طرح محفوظ رہ سکتے تهے کہ ان تک کوئي شخص نہ پہنچ سکے۔ ایک قلعہ کا نام رندہ تها اور دوسرے کا مارتُلہ۔ چنانچہ المعتمد (رحمہ الله) اور سیدۂ کبریٰ نے، جو ان دونون کي والدہ تهین، ان دونون سے استعطاف و استرحام کرتے اور یہ بتاتے هوئے خط لکهے کہ ان دونون هي کے ثبات پر سب کا خون مرهون هے۔ مگر ان دونون بهائیون نے اس ذلت کو پسند نہ کیا، اور اس سے انکار کر دیا کہ وہ اپنے والدین کے بعد کسي کے هاتهہ مین هاتهہ دین۔ اس کے بعد سیدہ نے ان سے رحم کي درخواست کي اور دوبارہ لکها کہ ان کو والدین کے حقوق کا خیال کرنا چاهئے، جو الله عز و جل کے حق کے برابر هین۔ تب تو دونون بهائي اپنے فرض کو پورا کرنے کے لئے کمر بستہ هو گئے، اور دنیا کو الگ پهینک کر اپنے قلعون سے نکل پڑے اور نہایت پختہ عہد اور محکم وعدے کئے۔ المعتد بالله کا تو یہ هوا کہ جو افسر فوج انکي طرف گیا تها اس نے انکي تمام مملوکہ چیزون پر قبضہ کر لیا۔ باقي رهے الراضي بالله: وہ اپنے قصر سے نکلتے وقت دهوکے سے قتل کر دئے گئے، اور ان کي لاش چهپا دي گئي۔

استیصال حالات کے بعد المعتمد اور ان کے خاندان کو وهان سے روانہ کر دیا گیا۔ ان کے پاس ذرا سا بهي زاد راہ نہ تها۔ وہ کشتي پر سوار هوئے، اور سرحد پر پہنچ کر نہایت گمنامي کے عالم مین وهان مقام طنجہ مین کچهہ عرصہ مقیم رهے۔ وهین ان سے حُصري شاعر ملا، جو اپني دریوزہ گري اور کثرت سوال کي قبیح عادات کي وجہ سے ان کے ساتهہ ساتهہ هو گیا۔ اس نے اپنے پرانے اشعار، جو المعتمد کي مدح مین

تھے ' ان کے سامنے پیش کئے ؛ اور ان ہي اشعار کے ساتھ اس نے اس قصیدہ کا بھي اضافہ کیا ' جو اس نے المعتمد کے وہان پہنچنے پر کہا تھا ۔ جہان تک مجھے معلوم ہوا ہي ' اس وقت المعتمد کے پاس چھتیس مثقال سے زیادہ زاد راہ نہ تھا ۔ المعتمد نے وھي رقم اسکے پاس بھیج دي ' اور اس کے ساتھ ہي ایک قطعۂ اشعار لکھ کر حصري سے تحریراً معذرت کي کہ ان کے پاس مال کي قلت ہي ۔ وہ قطعہ میرے ذہن سے اتر گیا ہي ۔ حصري کو جو کچھ ملا اس نے اسے حقیر سمجھ کر جواب نہین دیا ۔ یہ شخص ' یعني حصري ' نا بینا تھا ۔ شعر بہت جلد کہتا تھا ؛ مگر وہ کچھ زیادہ نفیس نہ ہوتے تھے ۔ المعتمد علي اللہ نے ایک اور قطعہ لکھ کر ' جس کے ابتدائي اشعار ذیل مین درج ہین ' اس سے جواب کي تحریک کي :—

قل لمن قد جمع العلـ   م وما احصي صوابہ
كان في الصرة شعر   فتنظرنا جوابہ
قد اثبناك فهلا   جلب الشعر ثوابہ

جب شعراء کي جماعت اور اہل دریوزہ کے حلقہ کو اس واقعہ کي خبر ہوئي کہ المعتمد نے حصري سے کیسا سلوک کیا ہي ' تو وہ لوگ ہر طرف سے المعتمد کے گرد جمع ہونے اور ہر گمنام گڑھے سے ان کے پاس آنے لگے ۔ اس کے متعلق المعتمد (رحمہ اللہ) کہتے ہین کہ :—

۱ شعراء طنجة كلهم والمغرب   ذهبوا من الاعراب ابعد مذهب

---

۱ ترجمہ :— طنجہ اور المغرب کے تمام شعراء عربون سے بھی کچھ بڑھے ہوے ھی ھین :

وہ لوگ ایک قیدی شخص سے ایک مشکل چیز کا سوال کرتے ھین ' حالانکہ خود وھی شخص ان سے سوال کرنے کا زیادہ حق رکھتا ھی ۔ تعجب سا تعجب ھی !

اگر حیا اور لخمی عزت نہ ہوتی ' جس نے دل کو گھیر رکھا ھی ' تو وہ بھی امر طلب مین ان ھی کے برابر ہوتا ۔

ایک زمانہ تھا کہ اُس کی یہ حالت تھی کہ اس سے بخشش طلب کی جاتی تھی ' تو وہ بہت کچھ دے نکلتا تھا اور جب اسکے دروازے پر کھڑے ہوکر پکارا جاتا کہ " سوار ہوجاو " تو وہ سوار ہوجاتا تھا ۔ (مترجم)

سئلو العسير من الاسير و انه بسؤالهم لاحق فاعجب و اعجب
لولا الحياء و عزة لخمية طي الحشا ساواهم في المطلب
قد كان ان سئل الندي يجزل و ان نادي الصريخ ببابه اركب يركب

اسي معني مين کہتے ہين کہ :—

۱ قبّح الدهر فماذا صنعا كلما اعطي نفيسا نزعا
قد هوي ظلما بمن عادته ان ينادي كل من يهوي لعا
من اذا الغيث همي منهمرا اخجلته كفه فانقطعا
من غمام الجود من راحته عصفت ريح به فانقشعا
من اذا قيل الخنا صمّ و ان نطق العافون همسا سمعا
قل لمن يطمع في نائله قد ازال الياس ذاك الطمعا
راح لا يملك الا دعوة جبر الله العفاة الضيّعا

المعتمد (رحمه الله) اسي حال مين، جسکا ذکر پہلے گزر چکا ہي، چند دن طنجہ مين قيام پذير رهے • پهر وهان سے شہر مکناسه مين منتقل هوے، اؤر چند ماه وهان تهيرے • بالاخر حکم هوا که ان کو شہر اغمات مين پهنچا ديا جائے • چنانچه وه لوگ المعتمد (رحمه الله) کے دم مرگ تک وهين مقيم رهے • ان کو وهين دفن کيا گيا، اؤر ان کي قبر وهان مشهور ہي • ان کي وفات سنه ۸۷ يا بقولے سنه ۸۸ کے کسي

---

۱ ترجمه :— زمانے کا برا هو، اس نے کیا کیا! جب کبهی اسنے کوئی عمده چیز دی، ضرور چهین لی .

اس نے اس شخص پر ظلم ڈهایا هی، جس کو عادت تهی که کسی کو گرتا هوا دیکهتا تو فوراً "یا الهی خیر!" پکار اٹهتا تها؛ جس کا یه عالم تها که جب موسلا دهار بارش هو رهی هوتی تهی، تو اس کے هاتهه کی جود و عطا اسے شرما دیتی تهی اور بارش بند هوجاتی تهی؛ جس کی یه حالت تهی که اگر بری بات کهی جاتی، تو بهره هو جاتا، اور اگر سوال کرنے والے بالکل نا معلوم طور سے بهی بولتے تو وه سن لیتا تها .

جو شخص اب اسکی جود و عطا کی طمع رکهتا هی، اس سے کهه دو که اب یاس نے وه طمع و خواهش دور کردی هی؛ اور اب اسکی یه حالت هوگئی هی که سواء دعوت کے اب وه کسی چیز کا مالک نهین رها: خدا هی سوال کرنے والے تباه حال لوگون کی حالت کو درست کرے تو هو! (مترجم)

مهینے مین هوئي ۔ والله اعلم ۔ وفات کے وقت ان کي عمر اکاون (٥١) سال کي تهي ۔ مجهه تک پهنچے هوے بهترین اشعار مین وه بهي هین جو ابن اللبانه کے مرثیۂ المعتمد علي الله مین سے منتخب هین ' اور جس کے شروع کے اشعار یه هین :—

لکل شیيء من الاشیاء میقات و للمني من منا یا هن غایات
والدهر في صبغة الحرباء منغمس الوان حالاته فیها استحالات
و نحن من لعب الشطرنج في یده و ربما قمرت بالبیدق الشاة
فانفض یدیك من الدنیا و ساکنها فالارض قد اقفرت والناس قد ماتوا
و قل لعالمها الارضي قد کتمت سریرة العالم العلوي اغمات
طوت مظلتها لا بل مذلتها من لم تزل فوقه للعز رایات
من کان بین الندي والباس انصله هندیة و عطایاه هنیدات
انکرت الا التواء للقیود به و کیف تنکر في الروضات حیات
و قلت هن ذوابات فلم عکست من راسه نحو رجلیه الذوابات
راوه لیثا فخافوا منه عادیة عذرتهم فلعدوي اللیث عادات

اسي شاعر کا ایک اور قصیده هي ' جس مین وه ان لوگون کا مرثیه کهتا هي ۔ وه نهایت عمده هي ' اور اس کے شروع کے اشعار یه هین :—

تبکي السماء بدمع رائح غادي علي البها لیل من ابناء عباد
علي الجبال التي هدت قواعدها و کانت الارض منهم ذات اوتاد
والرابیات علیها الیانعات ذوت انوارها فغدت في حفض اوهاد
عریسة دخلتها النائبات علي اساود لهم فیها و آساد
و کعبة کانت الامال تعمرها فالیوم لا عاکف فیها ولا باد
تلك الرماح رماح الخط ثقفها خطب الزمان ثقافا غیر معتاد
والبیض بیض الظبا فلت مضاربها ایدي الردي و ثنتها دون اغماد
لما دنا الوقت لم تخلف له عدة و کل شیيء لمیقات و میعاد
کم من دراريّ سعد قد هوت ووهت هناك من درر للمجد افراد

نُور و نُور فهذا بعد نعمته ذوي و ذاك خبي من بعد ايقاد
يا ضيف اقفر بيت المكرمات فخذ في ضمّ رحلك و اجمع فضلة الزاد
ويا مؤمّل واديهم ليسكنه خَفَّ القطين و جَفَّ الزرع بالوادي
ضلت سبيل الندي بابن السبيل فسر لغير قصد فما يهديك من هادي

اسي قصيدے مين کهتا هي كه :—

لنسيت الا غداة النهر كونهم في المنشئات كاموات بألحاد
والناس قد ملئو العبرين و اعتبروا من لؤلؤ طافيات فوق ازباد
حُطَّ لقناع فلم تستر مخدَّرة و مُزقت اوجه تمزيق ابراد
تفرقوا حيرة من بعد ما ...... * اهلا باهل و اولادا باولاد
حان الوداع فضجَّتْ كل صارخة و صارخٍ من مفداة و من فاد
سارت سفائنهم والنوح يتبعها كانها ابل يحدو بها الحادي
كم سال في الماءمن دمع وكم حملت تلك القطائع من قطعات اكباد
من لي بكم يا بني ماءِ السماء اذا ماء السماء ابي سقيا حشي الصاد

يه قصيده نهايت طويل هي ۔ مين نے اس مين سے صرف ان اشعار كو منتخب كيا هي ۔ اِس ابن اللبانه كا نام ابوبكر محمد بن عيسي هي ۔ وه شهر دانيه كا باشنده تها، جو ساحل بحر رومي پر واقع هي ۔ مجاهد عامري اور اس كا بيتا علي الموفق اس شهر پر قابض تهے، جيسا كه پهلے بيان هو چكا هي ۔ اِس ابن اللبانه كا ايک بهائي عبد العزيز نام بهي تها ۔ يه دونون بهائي شاعر تهے ۔ مگر عبد العزيز نے شعر كو صنعت اور كمائي كا ذريعه نهين بنايا تها : وه سوداگرون مين سے تها ۔ ابوبكر نے البته شعر كو اپني بضاعت اور ذريعهٔ معاش بنا ركها تها ۔ اس نے بهت اشعار لكهے تهے، اور ان كو ليكر وه بادشاهون تک پهنچتا، ان پر انعام

* يهان كے الفاظ اصلی قلمی نسخے مين نهين پڑهے جا سكے ۔ علامه دوزی نے يه جگه خالی چهوڑدی هی ۔ (مترجم)

وصول کرتا اۆر ان ہي کے ذریعے سے ان لوگون کے ھان بڑے بڑے مراتب حاصل کرتا تھا ۔ اس کے اشعار کا ماخذ بلند اۆر طریق حسین اۆر روشن ھوتا تھا ۔ اشعار مین سہولت الفاظ ' نزاکت ' جودت معاني اۆر لطافت جمع ھوتي تھي ۔ وہ المعتمد ہي کے پاس رھا کرتا تھا اۆر انکے دیگر شعراء کے زمرہ مین شامل تھا ۔ چونکہ وہ ان کے آخري زمانے مین ان کے پاس پہنچا تھا ' اس لئے المعتمد کي مدح مین اس کے اشعار کم ہین ۔ خدا اس پر رحم فرمائے ' با وجود سہولت اۆر کثرت اشعار کے اسے اسالیب و وجوہ اشعار سے کم ہي واقفیت تھي ۔ اس نے علوم اشعار پر زیادہ غور و خوض نہین کیا تھا ؛ بلکہ صرف اپني جودت طبع اۆر قوت ذہانت پر اعتماد کرتا تھا ۔ چنانچہ اس کے ایک قصیدے مین ایک شعر اس امر کي کافي دلیل ہي ' اۆر اس کا کچھ انتخاب اپنے موقعہ پر آئیگا ۔ (وہ کہتا ہي کہ) :—

من کان ینفق من سواد کتابہ   فانا الذي من نور قلبي انفق

جب المعتمد علي اللہ کو تخت سے اتارکر اشبیلیہ سے خارج کر دیا گیا ' تو ابوبکر شہر بہ شہر مارا مارا پھرتا رھا ' تا آنکہ وہ جزیرۂ میرقہ پہنچا ' جس پر مبشر عامري الملقب بہ الناصر قابض تھا ۔ ابن اللبانہ کو وھین فروغ ھوا ' اۆر اسي کي صحبت مین اس کے حالات ترقي پذیر ھوئے ۔ الناصر کي مدح مین اس کے کئي قصائد ہین جن مین وہ اپنے مطالب کو نہایت خوبي سے ادا کرتا ہي ۔ ان ہي مین سے ایک قصیدہ ہي ' جس مین اس نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہي ' جو مین نے کبھي کسي متقدم یا متاخر شاعر کے متعلق نہین سنا : یعني یہ کہ اس نے تمام قصیدے مین شروع سے آخر تک ہر شعر کے شروع کے حصہ مین تغزل اۆر دوسرے مین مدح ممدوح کي ہي ؛ اۆر یہ بات مین نے کسي کے اشعار مین نہین سني ۔ قصیدہ کي ابتداء یون ھوتي ہي :—

چونکه وہ جانتے تھے کہ ابو الحسن بڑے رتبے کا شخص ہي اؤر حالات
سے خوب واقف رهتا ہي، انہون نے بھي اپنے خیمے اکھاڑنے شروع کردئے۔
نتیجه یه هوا که لوگون نے کچھ تو اس خیال سے که هجوم هو جائیگا،
اؤر کچھ اس نیت سے که قیام کے لئے بهترین جگه مل جائے، جلد جلد
خیمے اکھاڑے اؤر لاد لاد کے چل دئے۔ اسي طرح فوج کا اکثر حصه دریا کو
عبور کر گیا، اؤر صرف وہ لوگ باقي رہ گئے جو امیر المومنین کے خیمون کے
قریب قریب رهتے تھے۔ وہ لوگ رات بھر وهین رهے، اؤر امیر المومنین
کو بھي مطلق علم نه هوا که فوج مین کیا کچھ هو رها ہي۔ اُدہر جب
رومیون نے دیکھا که لشکر اسلام دریا کو عبور کرکے واپس جا رها ہي، اؤر
یقین کر لیا که ابو یعقوب اؤر ان کے مسلمان ہمراہي کوچ کر رهے ہین،
تو ان کے انتشار و افتراق کو دیکھ کر موقع کو غنیمت جانا اؤر یکبارگي
مسلمانون پر ٹوٹ پڑے۔ اپنے قریب کے مسلمانون کو شکست دیتے
هوئے وہ امیر المومنین کے خیمون تک پہنچ گئے۔ دروازون پر جو سرداران
لشکر تعینات تھے، وہ اؤر اکثر اعیان اندلس جو وهان موجود تھے سب
شہید هوئے اؤر ابو یعقوب اکیلے رہ گئے۔ ان پر حمله کیا گیا۔ غنیم کے
ایک شخص نے ان کي ناف کے نیچے ایک نیزہ مارا، جس سے وہ
چند ایام کے بعد فوت هو گئے۔ آخر مسلمانون نے مقابله شروع کیا، اؤر
رومیون کو ہزیمت کھا کر مجبوراً اپنے شہر کي طرف بھاگنا پڑا۔ ادھر
مسلمانون نے امیر المومنین کو اسي طرح زخم کي حالت مین ہمراہ
لیکر دریا کو عبور کیا، اؤر ان کو ایک محافے مین لٹاکر سفر کرنے لگے۔
امیر المومنین نے لوگون کي اس نقل بیجا کا سبب دریافت کیا، جس
کي وجه سے ان کو یه روز بد دیکھنا پڑا تھا۔ چنانچه جو کچھ ابو الحسن
مالقي نے کیا تھا ان کو بتایا گیا۔ اس کے جواب مین انہون نے صرف
یه تہدیدي فقرہ کہا که "انشاء الله وہ اس کا پھل پائیگا"۔ ابو الحسن
کو امیر المومنین کے اس فقرے کي اطلاع هوئي تو وہ بھاگ کھڑا هوا،

اؤر سیدھا شنتریں جاکر وھان کے بادشاہ ابن الریق کے ھان پناہ گزین ھو گیا ۔ اس نے ابو الحسن کی ہر طرح خاطر و مدارات اؤر عزت افزائی کی اؤر رزق وسیع مہیا کردیا ۔ وہ مدت تک وھان اسی طرح عزت و آبرو کے ساتھ رھا ۔ اس عرصے مین پھر شیطان نے انگلی دکھائی ' اؤر اس نے الموحدون کو ایک خط لکھا ' جس مین ان سے رحم کی درخواست کی ' اؤر جن اعیان سلطنت سے وہ واقف تھا ان سے سفارش چاہی ۔ اسی ضمن مین اس نے شہر شنتریں کے ضعف کا بھی ذکر کیا اؤر لکھا کہ " اگر تم اب کے پھر ایک رات کے لئے بھی آکر محاصرہ کرلو تو ضرور فتح پاؤ " ۔ اسکے علاوہ وھان کی چند اؤر خفیہ باتین بھی تحریر کین ' جن سے وہ اس وقت تک آگاہ نہ تھے ۔ یہ سب کچھ لکھ لکھا کر وہ ابن الریق کے پاس گیا ' اؤر کہا کہ " میرا ارادہ ہے کہ اپنے اہل و عیال کو ایک خط لکھون ' جس مین ان کو اپنی صحت و سلامت اؤر اس عزت و مکرمت اؤر احسان کی خبر دون جو آپ مجھ پر فرما رھے ہین : تاکہ ان لوگون کو میری خیر و عافیت وغیرہ کی طرف سے اطمینان ھو جائے ۔ اؤر مین چاھتا ھون کہ آپ ایک شخص میرے ہمراہ کردین جو اس خط کو بلاد مسلمین کی ابتداء حد تک لیجائے " ۔ ابن الریق نے منظور کرلیا ' اؤر ابو الحسن نے اپنا خط تیار کرلیا ۔ ایک کافر شخص ' جو ابو الحسن کی خدمت اؤر تہیۂ ما یحتاج کے لئے مقرر کیا گیا تھا ' عربی زبان جانتا تھا ؛ مگر اس نے اس مین کبھی گفتگو نہ کی تھی ' البتہ عربی تحریر پڑھ سکتا تھا ۔ ایک مرتبہ ابو الحسن اپنے کسی ضروری کام کے لئے کہین گیا ؛ مگر اس خط کو اسی طرح کھلا ھوا چھوڑ گیا اؤر اسے مطلق خیال نہ آیا کہ یہ کافر عربی جانتا ہے ' ممکن ہے کہ وہ خط پڑھ لے ۔ وہ تو اُدھر گیا ' اِدھر اس کافر نے وہ خط دیکھا اؤر اس مین وہ عبارت پڑھی جس پر خط کا اصل مقصود موقوف تھا ۔ جب وہ خط کی اصلی غرض سے واقف ھو گیا ' تو وھان سے سیدھا

بادشاہ کے پاس گیا اؤر کچا چٹھا کہہ سنایا ۔ اس اثناء میں وہان ابو الحسن نے خط بند کرکے مہر لگائي اؤر اپنے ایک غلام کو دیا کہ لے جائے ۔ وہ غلام خط لے کر روانہ ہوا ؛ مگر ابھي ایک منزل بھي طے نہ کرنے پایا تھا کہ اسے وھین رک جانے کا حکم ہوا اؤر خط اس سے لے لیا گیا ۔ جب وہ خط بادشاہ کے پاس پہنچا ، تو اس نے شہر کے مسلمانون کو جمع کرکے ان کو دکھایا اؤر کہا کہ پڑھو اس مین کیا لکھا ہي ۔ ابو الحسن بھي پیش کیا گیا ، اؤر بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ " اس سے پوچھو کہ تم نے میرے انعام و اکرام اؤر جود و احسان کے بدلے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہي اس کے بارے مین تم کیا کہتے ہو؟ " ابو الحسن نے جواب دیا کہ " تیرا احسان و اکرام مجھے اس بات سے مانع نہین ہي کہ مین اپنے اہل دین کي خیر خواہي کرون اؤر جو کچھ ان کے لئے مصلحتاً بہتر ہو اس سے ان کو آگاہ کرون " ۔ انہون نے کہا کہ " بہتر ہي کہ اسے جلوا دیا جائے " ۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے جلوا دیا *

اُدھر امیر المومنین یعقوب کا یہ ہوا کہ اہل فوج ان کو حالت زخم ہي مین لے کر روانہ ہوئے ۔ زخم کي تکلیف برابر رو بہ شدت تھي ۔ ابھي دو یا تین شبانہ روز ہي سفر کرنے پائے تھے کہ انہون نے انتقال کیا : رحمہ اللہ ۔ ایک شخص نے ، جو سفر مین ان کے ہمراہ تھا ، مجھ سے بیان کیا ہي کہ مغرب اؤر عشا کے مابین لشکر مین یہ آواز سني گئي کہ " الصلاۃ علي الجنازۃ ! جنازۃ رجل ! " سب نے نماز جنازہ ادا کي ؛ مگر خواص دولت کے سوا کسي کو علم نہ تھا کہ کس پر نماز پڑھي جا رھي ہي ۔ پھر ان کو اشبیلیہ لے گئے ، اؤر حصول صبر کے بعد ان کو ایک تابوت مین رکھ کر ان کے غلام کافور کے ہمراہ تینملل کو بھیج دیا ، جہان وہ اپنے والد عبد المومن اؤر ابن تومرت کے قریب مدفون ہوئے ۔ ان کي وفات غروب آفتاب سے کچھ پہلے ہي ساتوین رجب سنہ ۵۸۰ مین بروز شنبہ واقع ہوئي ۔ مجھے انکے بیٹے ابو زکریا یحیٰي (رحمہ اللہ)

سے معلوم ہوا کہ وہ اپني وفات کے چند ماہ پیشتر سے اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے :—

طوي الجديدان ما قد كنت انشره
و انكرتني ذوات الاعين النُجُل

ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن

ان کا نام یعقوب بن یوسف بن عبد المومن بن علي ' اور کنیت ابو یوسف تھي ۔ ان کي والدہ ایک رومیہ خاتون تھین ' جن کا نام ساحِرْ تھا ۔ ان کے والد کي حین حیات اور ان ہي کے حکم سے ان سے بیعت کي گئي تھي ۔ جس وقت امر حکومت ان کے سپرد ہوا ہي اس وقت ان کي عمر بتیس سال کي تھي ۔ ان کے والد کي وفات سے لیکر خود ان کي وفات (ماہ صفر سنہ ٥٩٥) تک ' ان کي حکومت کا زمانہ سولہ سال ' آتھہ ماہ اور چند ایام کا ہوا ۔ اُس وقت ان کي عمر ارتالیس سال کي تھي ' اور کبر سني انکے خط و خال پر اپنا رنگ جما چکي تھي *

ان کي صفات

ان کا چہرہ نہایت صفائي کے ساتھہ گندم گون اور کسي قدر طول لئے ہوئے خوبصورت تھا ۔ چشم و دہن فراخ تھے ' جسم کا رنگ کھلا ہوا سرخ تھا ' آنکھین شدید سرمگین تھین ' داڑھي گول ' اور اعضا ضخیم و مضبوط تھے ۔ وہ بلند آواز ' بسیار گفتار ' صحیح اللہجہ اور حسین الکلام آدمي تھے ۔ ان کا ذہن صحت امور کي طرف اس طرح منتقل ہوتا تھا کہ کسي امر کے متعلق ان کو جو کچھہ خیال ہوتا تھا انجام کار وھي صحیح ثابت ہوتا تھا ۔ وہ تمام معاملات مین وسیع تجربہ رکھتے تھے ' اور شر و خیر کے اصول و فروع کو بخوبي سمجھتے تھے ۔ اپنے والد کے زمانے

مین اس عمدگي سے وزارت کرتے تھے که امور سلطنت مین شافي و کافي طور پر بحث کرتے تھے • عُمال ' ولاة ' قضاة اوٗر دیگر تمام اہم ملازمین کے احوال کا مطالعه نہایت حسن لیاقت سے کرتے تھے ' اوٗر ان سے جو جو تجربے حاصل ھوتے تھے ان کي بناء پر کمال حسن تدبیر سے کام لیتے تھے • اوٗر یہي وجه تھي که ان کي وزارت کے دوران مین تمام امور مملکت اقتضاء زمانه کے مطابق راست و مستقیم اوٗر اقتضاء ملک کے موافق چست و درست ھوگئے تھے *

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین محمد (جو ولي عہد تھے اوٗر جن کي ولادت اوٗر وفات وغیرہ کا ذکر بعد مین ھوگا) ' ابراہیم ' عبد الله ' عبد العزیز ' ابوبکر ' زکریا ' ادریس ' عیسيٰ ' موسيٰ ' صالح ' عثمان ' یونس ' سعد ' مساعد ' حسن ' اوٗر حسین ایسے تھے جو ان کي وفات کے بعد تک زندہ تھے • مگر ان کي حیات ہي مین چند لڑکے انتقال کرگئے تھے • ان کے علاوہ لڑکیان بھي بکثرت تھین •

ان کے وزراء

(۱) ابو حفص عمر بن ابي زید ہنتاتي • یه اپني موت تک وزیر رھے • ان کے بعد

(۲) ابو بکر بن عبد الله بن ابي حفص عمر اینتي وزیر ھوئے • یه اس وقت تک وزیر رھے که جب انہون نے بلاد روم مین جام شہادت نوش کیا ' جس واقعه کا ذکر بعد مین ھوگا *

ان کي موت کے بعد امر وزارت کچھ متذبذب حالت مین رہا ' اوٗر آخرالامر

(۳) ابو عبدالله محمد بن ابو بکر بن الشیخ ابو حفص کا انتخاب عمل مین آیا • ان کو اُن کے ھان عموماً "الفیل" (ھاتھي) کے لقب

سے یاد کیا جاتا تھا، اور یہ وزیر شہید مذکور کے چچیرے بھائی تھے ۔ انہون نے چند ایام وزارت کرنے کے بعد اپنے ہی اختیار سے عہدے کو ترک کرکے نواحي اشبیلیه کا راستہ لیا، اور اپنا عام لباس اتار کر ایک عباء پہن لي اور زہد اختیار کر لیا ۔ ایک شخص کو ان کي تلاش مین روانہ کیا گیا، جو ان کو واپس تو لے آیا ؛ مگر پھر عہدۂ وزارت ان کے سپرد نہین ہوا بلکہ

(۴) ابو زید عبد الرحمان ابن موسي ابن یُوُجّان ہنتاتي کو دیا گیا، جو امیر المومنین ابو یوسف کي وفات کے بعد انکے بیٹے ابو عبد الله کے عہد مین کچھ عرصہ تک وزیر رہنے کے بعد معزول کئے گئے *

ان کے حاجب

(۱) ان کا غلام، عنبر خصي ؛ پھر (۲) ریحان خصي ۔ یہ بھي ان کا غلام ہي تھا اور اپنی موت تک حاجب رہا ۔ اس کے بعد امیر المومنین نے (۳) اپنے بیٹے عبد الله کو حاجب بنایا، اور وہ آخر وقت تک حاجب رہا *

ان کے کُتّاب

(۱) جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہي، ابوالفضل جعفر المعروف بہ ابن محشوہ ان کے والد کے ہان کاتب تھے ۔ وہ براعت تحریر، وسعت روایت، غزارت حافظہ اور ذکاوت نفس کي صفات کے جامع تھے ؛ اور اپني موت تک کاتب کے عہدے پر رہے ۔ ان کے بعد

(۲) ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمان بن عیاش کاتب ہوئے، جو بلاد اندلس مین اعمال مریہ کے شہر برشالہ کے رہنے والے تھے ۔ الموحدون کے قیام امر کے زمانے سے اس وقت تک کوئي کاتب ایسا نہین ہوا جو ابو عبد الله بن عیاش کي طرح اپنے بادشاہون کے طریقون سے واقف ہو، جو کچھ ان کے دل مین ہو وہي ادا کرے اور ان کے اصلي

رویه کے مطابق چلے ؛ کیونکہ ان بادشاهون کے طریقے کچھہ اس نوعیت کے تھے کہ کاتبون کے طریقون کے خلاف پڑتے تھے • ابن عیاش کے بعد جس قدر کاتب آئے ' چونکہ وہ ان کے طریق کو بہ خوبی سمجھہ گئے تھے اس لئے ' انہون نے بھي وهي مسلک اختیار کیا • ابو عبد الله ابن عیاش نے نہ صرف ابو یوسف یعقوب کے هان کتابت کي ' بلکہ ان کے بیتے محمد اور ان کے پوتے یوسف کے زمانے مین بھي یہي خدمت انجام دي • جب مین سنہ ٦١۴ مین ان مقامات سے روانہ هوا هون تو وہ زندہ تھے • بعد مین سنہ ٦١٩ مین مجھے ان کے انتقال کي خبر معلوم هوئي ' جب کہ مین ملک مصر مین تھا *

یہ دونون کاتب صرف کاتب انشاء تھے • کُتاب جیش مین سے ایک شخص تھا ' جو الکباشي کہلاتا تھا • مین اس کا نام بھولتا هون • اور اس سے پہلے ابو الحسن بن مُغن کاتب تھا • الکباشي امیر المومنین ابو یوسف کي وفات تک کاتب الجیش رہا *

ان کے قضاۃ

(١) ابو جعفر احمد بن مُضاء ' جن کا ذکر پہلے هوچکا هي ' تا دم مرگ قاضي رہے • ان کے بعد

(٢) ابو القاسم احمد بن محمد قاضي هوئے ' جو فقیہ و محدث بقي بن مخلد کي اولاد مین سے تھے ' جو امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے تھے • ان کا ذکر دولت اموي کے بیان مین امیر محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن هشام بن عبد الرحمان بن معاویہ کے عہد حکومت مین هو چکا هي • یہ ابو القاسم امیر المومنین ابو یوسف کي وفات تک ' اور بعد ازان ان کے بیتے محمد کے عہد مین بھي کچھہ زمانے تک قاضي رہے *

ان کي بيعت کے حالات کا خلاصه

جيسا که ہم کہه چکے ہين٬ اميرالمومنين ابو يعقوب نے شہر شنترين سے چند مراحل کے فاصلے پر وفات پائي تهي ٠ مگر انکي وفات کو اشبيليه پہنچنے تک پوشيده رکها گيا تها ٠ ايک سواري پر اميرالمومنين کا محافه رکها هوا تها٬ اؤر محافه پر ايک سبز پرده لٹکا هوا تها ٠ ان کے ہمراہي برابر اس محافه کے ساتهه ساتهه چلتے رهے٬ اؤر حسب عادت کبهي پيدل چلتے اؤر کبهي سوار هو جاتے ٠ اشبيليه پہنچکر انهون نے اميرالمومنين ابو يعقوب کي جانب سے يه اعلان کيا که انکے صاحبزادے ابو يوسف سے تجديد بيعت کي جائے ٠ چنانچه المصامده اؤر کل اصناف مختلفه کے آدميون نے ان سے بيعت کي ٠ لوگون کو بيعت کے لئے رغبت دلانے اؤر اس کے سرانجام دينے مين تمامتر سعي ان کے برادر عم زاد ابو زيد عبد الرحمان بن عمر بن عبد المومن ہي کي تهي ٠ مگر سب نے يه سمجهه کر بيعت کي که اميرالمومنين ابو يوسف کے والد کا حکم ہي ٠ جب ابو زيد اپنے ارادے کي تکميل سے فارغ هو چکے٬ تو خواص دولت سے اميرالمومنين ابو يعقوب کي وفات کا اظهار کيا ٠ اس کے بعد ان کي عادت هوگئي که وه لوگ اپنے خلفاء کي موت کو خفيه رکهتے تهے ٠ اؤر بالخصوص اس وقت اخفاء وفات مين يه مصلحت تهي که ابو يوسف کے بهائي اؤر چچا حکومت چاهتے تهے٬ اؤر اس بناء پر ان کو امارت کے لئے اہل نهين سمجهتے تهے که ان کے بچپن کا زمانه بري طرح گزرا تها ٠ چنانچه٬ جيسا که آگے چل کر معلوم هوگا٬ انهين ان لوگون کے هاتهون طرح طرح کي تکاليف سے سابقه پڑا ٠ يه بيعت عامه سنه ٥٨٠ مين هوئي *

جب ان کي امارت بالاستقلال قائم هوگئي٬ تو وه اپنے لشکر کو ليکر عبور بحر کے قصد سے روانه هوئے اؤر شهر سلا مين فروکش هوئے ٠

وهان پهنچ کر ان کي بيعت کا اتمام هوا ' اور ان کے چچاؤن مين سے جنهون نے بيعت مين پس و پيش کيا تها انهون نے بهي بيعت قبول کي ' جس کي اصل وجه يه تهي که ان کو بهت سا مال و زر اور وسيع جائدادين دي گئي تهين • اس کے بعد انهون نے ساحل بحر پر ' اس بلند مقام پر جو مراکش کے قريب هي ' ايک بڑا شهر آباد کرنا شروع کيا • ابو يعقوب رحمة الله عليه اس کي داغ بيل ڈال چکے تهے • اور اس کي حدود مقرر کرکے عمارت کا کام بهي شروع کرديا تها • مگر قضاء مبرم نے ان کو اس کے اتمام سے روک ديا • اس لئے ابو يوسف نے اسے آباد کرنا شروع کيا • اس کي فصيل تيار کي ؛ اس مين ايک ايسي وسيع ' اور زبردست صحن کي مسجد بنائي که اس جيسي مين نے المغرب مين کهين نهين ديکهي • اس مين انهون نے اسکندريه کے مينار کي طرح ايک بلند مادنه بنايا ' جس پر بغير درجون کے چڑھ سکتے تهے • اس پر جانور ' مٹي ' اينٹ ' چونه ' گچ ' اور جس جس چيز کي ضرورت هوتي تهي ' اوپر ليکر جاتے تهے • مگر وه مسجد آج تک مکمل نه هوسکي ؛ کيونکه ابو يوسف کي وفات کي وجه سے اس پر مدد بند کردي گئي ' اور ان کے بعد محمد اور يوسف نے اس مين کچھ بهي اضافه نهين کيا • البته وه شهر ابو يوسف کي زندگي مين پورا هوگيا • اس کي فصيل اور شهر پناهين مکمل هوگئين ' اور اکثر حصه شهر آباد بهي هوگيا • يه شهر اتنا بڑا هي که اس کا طول ايک فرسنگ هي ' مگر عرض کم هي • پهر اس شهر کے مختلف اشغال کو پورا کرکے ' اور المصامده کے چند آدميون کو اس کے خرچ اور ديگر ضروريات کے لئے امين مقرر کرکے ' وه وهان سے مراکش کو چلے گئے • مگر شهر کي آبادي اور مسجد مذکور کي تعمير کا کام برابر جاري رها *

اسي سال ' يعني سنه ۵۸۰ مين ' بنو ابن غانيه اپنے جزيره ميرقه سے نکلکر بجايه پهنچے ' اور اس پر قابض هوکر وهان کے تمام الموحدون کو

خارج کردیا • یہ سال مذکور کي چھتي شعبان کا واقعہ ہي • یہ پہلا اختلال ہي جو المصامدہ مین واقع ہوا ' اور اسکا اثر آج یعني سنہ ۶۲۱ تک باقي ہي *

اس قوم ' یعني بنو غانیہ ' کي مختصر تاریخ یہ ہي کہ امیرالمسلمین علي بن یوسف بن تاشفین نے دو آدمیون کو اندلس بھیجا تھا • ایک کا نام یحیی اور دوسرے کا محمد تھا • دونون قبیلۂ مُسوفہ کے علي نامي ایک شخص کے بیتے تھے اور ' چونکہ ان کي مان کا نام غانیہ تھا اس لئے ' بنو غانیہ کہلاتے تھے • یحیی ' جو ان دونون مین سے بڑا تھا • ایسي ایسي نیک صفات کا جامع تھا جو کسي فرد واحد مین بمشکل جمع ہوسکتي ہین • وہ ایک مرد صالح تھا ' خدائے عز و جل سے ہر وقت ترسان اور اس کي عظمت و جبروت سے ہیبت زدہ رہتا تھا ' اور صلحاء کا بہت احترام کرتا تھا • بہ لحاظ علم و فضل وہ علم فقہ کا ایک عالي درجہ عالم تھا ' اور روایت حدیث مین نظر وسیع رکھتا تھا • مزید برآن وہ ایک بہادر شہسوار بھي تھا ' اور جب سوار ہوتا تھا تو بمنزلہ پانچ سو آدمیون کے خیال کیا جاتا تھا • علي بن یوسف اس سے عظائم امور اور مہمات مملکت مین کام لیتے تھے • اسکي بدولت خدائے تعالی نے جزیرہ نمائے اندلس کو بہت کچھ بہتري و بہبودي عطا فرمائي ' اور کئي مرتبہ اسکے ذریعے سے مسلمانون پر نازل شدہ مصائب کو رفع فرمایا • امیرالمسلمین نے اسے بلنسیہ کا والي مقرر کردیا تھا پھر وہان سے معزول کرکے قرطبہ کي ولایت پر مامور کیا تھا • چنانچہ وہ اپنے انتقال کے وقت تک وہان کا والي رہا • اور وہ وہ زمانہ تھا کہ جب المرابطون کے خلاف فتنہ کا آغاز ہي ہوا تھا • مجھے یہ معلوم نہین کہ اس کے اولاد تھي یا نہین • اس کا بھائي محمد اسي کي جانب سے قرطبہ کے چند اعمال کا والي تھا • جب اس کا انتقال ہوگیا ' تو محمد کے حالات مین اضطراب واقع ہوا ' اور وہ بلاد اندلس مین اِدھر اُدھر

پھرتا رھا ۔ اسي اثناء مين المرابطون کے خلاف فتنه روز افزون بڑھ رھا تھا ' اور المصامدہ کي دعوت پھيل رھي تھي ۔ جب محمد کو زيادہ خوف دامنگير ھوا ' تو وہ شہر دانيه پہنچا اور سمندر عبور کرکے جزيرۂ ميرقه مين اپنے احباب اور اہل و عيال سے جا ملا ۔ اس نے اپنے جزيرے پر اور اس کے ساتھ ہي قريب کے دونون جزائر ' منرقه اور يابسه پر بھي اپنا تسلط جما ليا ۔ ايک بيان يه بھي ہي که امير المسلمين علي بن يوسف نے اسے بطور قيد کے اس جزيرے مين جلا وطن کرديا تھا ۔ والله اعلم *

ديگر تمام جزائر کے مقابلے مين جزيرۂ ميرقه کي زمين نہايت سرسبز ' آب و ہوا نہايت معتدل ' اور آسمان نہايت صاف ہي ۔ اس کا طول و عرض تقريباً تيس فرسنگ ہي ۔ وھان کے باشندے اس امر پر متفق القول ہين که جب سے وہ جزيرہ آباد ھوا ہي ' انہون نے اس مين نه کبھي سانپ بچھو جيسے موذي حشرات الارض ديکھے اور نه درندے کي قسم سے بھيڑيا يا کوئي اور جانور ديکھا ' جس سے کسي طرح کے ضرر يا نقصان کا انديشه ھوتا ۔ ميرقه کے قريب اور جزائر ہين ' جن کے نام ' جيسا که اوپر ذکر ھوا ' منرقه اور يابسه ہين ۔ وہ بھي سرسبزي و شادابي مين ميرقه کي مانند ہين *

محمد نے ان تينون جزائر پر قبضه جماکر اپني مستقل حکومت قائم کرلي ' اور لمتونۂ اول کي طرح بنو عباس کے لئے دعوت ديتا رھا ۔ اس کي اولاد مين عبد الله ' اسحاق ' زبير اور طلحه اور چند بيٹيان تھين ۔ اس نے اپني زندگي ہي مين اپنے بڑے بيٹے عبد الله کو اپنا ولي عہد بنايا ۔ مگر اسکے بھائي اسحاق کو رشک ھوا ؛ اور وہ اپنے لشکر اور غلامون کي ايک جماعت ليکر عبد الله پر چڑھ آيا اور اسے قتل کرديا ۔ بعض کہتے ہين که وہ اپنے باپ کے سامنے ہي قتل ھوا ' اور بعض کا خيال ہي که بعد مين ھوا ۔ بہر کيف ابو ابراہيم نہايت عمدگي کے ساتھ مستقل طور پر ملک پر قابض ھوگيا ۔ اس کي حالت دن بدن

بهتر هوتي گئي ' اۋر لمتونه کے باقي لوگ بهي وهان آنے اۋر بادشاه کي حسب مقدرت احسانات و انعامات کے مورد هونے لگے • پهر کيا تها ' ان کو هر وقت يهي دهن رهتي تهي که جنگ کي جائے ' اۋر هر آن اسي کي تياريان هوتي تهين • وه هر سال دو مرتبه بلاد روم کا سفر کرتا ' ان کے ملک کو لوتتا ' باشندون کو قيد کرتا اۋر سخت سخت اذيتين پهنچاتا تها • اس طرح اس نے اپنے همراهيون کو خوب مالا مال کرديا • ان ذرائع سے اس کو بهت قوت حاصل هوگئي ' اۋر اس نے بادشاهون سے تشبه شروع کرديا • اسکي تمام عمر يهي کيفيت رهي ؛ اۋر سنه ۷۹ کے اوائل ' يعني ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن کے اواخر ايام مين ' فوت هوگيا • وه الموحدون سے خط و کتابت کيا کرتا تها ' اۋر ان کو تحفے تحائف بهيجا کرتا تها • ان کے ساته مصالحانه طور پر رهتا ' اۋر جو کچه لوت يا قيد کرکے لاتا اس مين سے عمده اۋر نفيس مال و اشياء ان کو بهي بهيجتا تها • اس ترکيب سے اس نے الموحدون کو اپنے ملک مين دخل دينے يا اس پر غلبه حاصل کرنے سے باز رکها تها • اُدهر الموحدون کا يه عالم تها که وه اس جزيره کو حقير سمجه کر اس کي طرف التفات نهين کرتے تهے • مگر سنه ۵۷۸ کے دوران مين الموحدون نے اس کو بار بار خطوط لکه کر اپني اطاعت کے لئے دعوت دي اۋر منبرون پر سے اپنے نام کا خطبه پڑهنے کو کها ؛ بلکه ان امور کے ترک پر سزا کي دهمکي بهي دي • اس نے ان سب باتون کا وعده تو کرليا ' مگر اپنے اصحاب سے مشوره کيا که کيا کيا جائے • ان مين سے اکثر نے اسے يه مشوره ديا که "يهين بيتهے انکے دخل کو روک دو ' اۋر جن امور کي وه تم کو دعوت ديتے هين ان سے باز رهو" • يه اختلاف ديکه کر اس نے کچه عرصه حالات و کوائف کا رخ ديکها ؛ پهر بلاد روم کا راسته ليا ' اۋر وهين شهيد هوا : رحمه الله • يه بهي کها جاتا هي که وهان اس کے حلق مين ايک نيزه لگا تها ' جس سے وه وهين شهيد نهين هوا ' بلکه اسے لے آئے تهے اۋر

اس نے اپنے قصر میں انتقال کیا ۔ واللہ اعلم ۔ اسکي اولاد مين علي (جو سب سے بڑا تھا' اور اس کے بعد اس کے امور کا منتظم ھوا)' یحییٰ' ابو بکر' سیر' تاشفين' محمد المنصور' اور ابراہیم تھے ۔ ابراہیم نے دمشق مين انتقال کیا' جہان وہ سلطان الملک العادل سے ملنے کو گیا تھا *

جب ابو ابراہیم اسحاق بن محمد مذکور کا انتقال ھو گیا' تو قیام امر اسکے بڑے بیٹے علي کے سپرد ھوا' جس کو اس نے ولي عہد بنا دیا تھا ۔ علي نے ایک بیڑا تیار کیا' اور سیدھا بجایہ کا قصد کیا ۔ کہتے ہین کہ اس سے پہلے بجایہ کے اعیان کي ایک جماعت نے اسے شہر پر قبضہ کرنے کي دعوت دي تھي ؛ کیونکہ اگر ایسا نہ ھوتا تو وہ ہرگز اپنے جزیرہ سے نکلنے کي جرأت نہ کرتا ۔ علاوہ اس کے اسے ان وجوہ سے بھي ایسا کرنے کي ہمت ھوئي کہ اس وقت الموحدون اندلس مين تھے' ابو یعقوب کي وفات کي خبر شائع ھو چکي تھي' اور وہ لوگ ابو یوسف کي بیعت کے اتمام و اکمال مين مشغول تھے ۔ اسے خیال ھوا کہ اس وقت ان لوگون کي حالت پریشان ہي اور ضروري ہي کہ ان کے آپس مين اختلاف پھیلے ۔ یہ وجہ تھي کہ اس نے میرقہ سے نکلنے کي جرأت کي ؛ کیونکہ اگر یہ تمام کوائف' جو ہم نے بیان کئے ہین' موجود نہ ھوتے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرسکتا ۔ غرضیکہ وہ شہر بجایہ مين فروکش ھوا' اور اس کے چند باشندون سے جنگ کرنے کے بعد سنہ مذکور کي چھٹي شعبان کو دو شنبہ کے دن شہر کے اندر داخل ھوا ۔ اس وقت ابو موسیٰ عیسیٰ بن عبد المومن وهان موجود تھا ۔ وهان کا والي وہ نہ تھا' بلکہ ابو الربیع سلیمان بن عبد اللہ بن عبد المومن تھا ؛ اور ابو موسیٰ اس وقت افریقیہ سے واپس آتے ھوئے وهان سے صرف گزر رہا تھا' کیونکہ وہ اور اس کا بھائي حسن اپنے بھائي ابو یعقوب کي جانب سے افریقیہ کے والي تھے ۔ افریقیہ کے بعض نواحي مين عربون نے فساد مچایا ۔ یہ دونون

بھائي ' ابو موسي اؤر حسن ' المصامدہ ' عرب اؤر دوسري افواج کو ہمراہ
لیکر ان مفسد عربون کي سرزنش کے لئے نکلے ۔ مگر افریقیہ کے لشکرنے ان
کو شکست دي ' اؤر دونون بھائیون کو گرفتار کرلیا ؛ اؤر ان کو وھین
رھنا پڑا ۔ یہ خبر ابو یعقوب تک پہنچي ۔ انہون نے عربون کے پاس پیغام
بھیجا ۔ مگر عربون نے نہایت سختي کے ساتھ مال و اسباب کا طول طویل
مطالبہ کیا ۔ آخر کار ان کے اؤر الموحدون کے مابین چھتیس ہزار مثقال
پر معاملہ تھیرا ۔ لیکن جب اس فیصلے کي خبر ابو یعقوب کو معلوم
ھوئي ' تو انہون نے اس رقم کو بھي زیادہ خیال کیا اؤر کہا کہ " یہ ایک
اؤر مصیبت ہي ۔ اگر ہم ان کو اتنا مال و زر دے دینگے تو وہ لوگ اؤر
بھي زیادہ قوي ھو جائینگے اؤر زیادہ فساد مچائینگے " ۔ آخر اس امر
پر اتفاق رائے ھوا کہ ان لوگون کے لئے پیتل کے دینار بناکر ان پر سونے کي
قلعي کردي جائے ۔ چنانچہ اسي طرح کے دینار بناکر ان کو بھیج دئے گئے ؛
اؤر انہون نے ابو علي ' ابو موسي ' اؤر ان کے تمام حشم و خدم کو رھا
کردیا ۔ تو یہ وجہ تھي کہ ابو موسي اس وقت بجایہ مین تھا ۔ مگر اب
وہ عربون کي قید سے رھا ھوکر میرقیون کے ھاتھون مین پھنس گیا ۔
علي بن اسحاق بجایہ مین سات دن تھیرا ۔ اس نے وھین جمعہ کي
نماز ادا کي ' اؤر بنو عباس ' بالخصوص امام ابو العباس احمد الناصر '
کے لئے خطبے مین دعا کي ۔ اس کا خطیب ابو محمد عبد الحق بن
عبد الرحمان ازدي اشبیلي فقیہ و محدث تھا ' جو کتاب " الاحکام "
وغیرہ مختلف کتب کا مؤلف تھا ۔ امیر المومنین ابو یوسف یعقوب
کو اس کي یہ حرکت سخت ناگوار ھوئي ' اؤر انہون نے اس کے قتل کا
ارادہ کرلیا ۔ مگر اللہ نے اسے محفوظ رکھا ' اؤر وہ بیمار ھوکر طبعي موت
مر گیا ۔ علي بن اسحاق تاسیس امور کے بعد وھان سے نکلا ' اؤر قلعۂ
بنو حماد پر حملہ آور ھوکر اس پر اؤر اس کے تمام نواحي پر قابض ھوگیا ۔
امیر المومنین یعقوب کو اس واقعہ کي خبر ملي ' تو وہ الموحدون کو

همراه لے کر بجایه کي طرف روانه هوئے ۔ علي بن اسحاق یه اطلاع پاکر واپس هوا٬ اؤر بلاد الجرید کي طرف چلا ۔ ادهر امیر المومنین بجایه کے قریب نازل هو چکے تهے ۔ وہ اهل بجایه سے نهایت خنده پیشاني اؤر خوش کلامي سے پیش آئے٬ اؤر ان سے اس طرح گفتگو کي که ان کے دل خوش هوگئے اؤر ان کي وحشت انس سے بدل گئي ۔ اهل بجایه انکے سلوک اؤر کلام سے نهایت متعجب هوئے؛ کیونکه وہ سمجهتے تهے که معامله اس کے برعکس هوگا ۔ امیر المومنین نے الموحدون کے ایک شخص٬ محمد ابن ابو سعید جنفیسي٬ کو وهان کا عامل مقرر کیا اؤر وهان سے روانه هوکر تونس پهنچے٬ جهان ایک زبردست فوج تیار کرکے عمر بن عبد المومن کے ایک بیٹے یعقوب کو اس کا سپه سالار بنایا ۔ اس کي وجه یه تهي که ان کے پاس ایک کپڑا تها٬ جس پر یه لکها تها که ان کو یعقوب نام کے ایک شخص کي همراهي مین وطا عمره نام ایک مقام پر هزیمت اٹهاني پڑیگي ۔ الغرض یه یعقوب بن عمر اپني فوج لے کر روانه هوا٬ اؤر تونس مین فروکش هوا ۔ وهان جنگ هوئي٬ اؤر حسب تحریر بالا اسي کو هزیمت هوئي ۔ سبب یه هوا که جب یعقوب بن عمر اؤر علي بن غانیه کي فوجون مین مڈبهیڑ هوئي تو الموحدون کو سخت هزیمت هوئي٬ اؤر جب یه لوگ بهاگتے هوئے نظر آئے تو عربون اؤر بربریون نے انکا تعاقب کیا اؤر جس جس طرح بنا ان کو قتل کرنا شروع کیا ۔ اس طرح الموحدون مین سے اکثر پیاس سے مر گئے٬ اؤر جو باقي بچے وہ تونس کو واپس هوئے٬ جهان امیر المومنین موجود تهے ۔ مگر انهون نے ان لوگون کو کسي طرح کي زجر و توبیخ نهین کي٬ بلکه ان کي بد حالي پر اظهار همدردي کیا اؤر تسکین دي ۔ پهر انهون نے خود به نفس نفیس وهان سے نکل کر حامة دقیوس پر علي ابن غانیه کا مقابله کیا ۔ ذرا سي دیر هي مین علي کے همراهیون کے قدم اکهڑ گئے٬ اؤر چونکه صرف علي هي میدان مین رہ گیا تها اؤر حملون کي

زد میں تھا، وہ بار بار زخمی ہوتے ہوتے بالکل سست و مضمحل ہوگیا، اور وہاں سے جوں توں بھاگ کے ایک اعرابی بڑھیا کے خیمے میں پناہ گزین ہوا، بلکہ وہیں مرگیا۔ جس وقت وہ میرقہ سے روانہ ہوا ہی، اس کے بھائی عبد اللہ، یحییٰ، سیر اور ابوبکر بھی اسکے ہمراہ تھے۔ مگر اب علی کی موت سے یہ چاروں بھائی بے دست و پا ہوگئے۔ آخر انہوں نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یحییٰ میں شہامت اور شجاعت نفس کی صفات موجود ہیں لہذا اس کو امیر بنایا جائے۔ بعد ازاں وہ صحرا میں جاکر وہاں کے عربوں کے ہمراہ رہنے سہنے لگے؛ اور امیر المومنین وہاں سے واپس چلے گئے *

اسی سفر کے دوران میں شہر قفصہ نے بھی نقض عہد کیا، اور ان کی اطاعت و فرمان برداری سے آزاد ہوکر میرقیوں کو دعوت دی۔ امیر المومنین نے ان کا شدت کے ساتھ محاصرہ کیا، اور پھر شہر میں داخل ہوکر اس کے باشندوں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کیا۔ چنانچہ میں نے سنا ہی کہ انہوں نے اکثر کو ذبح کیا اور شہر کی فصیلوں کو منہدم کرا دیا۔ میرے ایک کاتب دوست ہیں، جن کا نام ابراہیم اور عرف زویلی ہی۔ وہ ایک طویل قصیدے میں امیر المومنین ابویوسف کی مدح کرتے ہوئے قفصہ اور اس پر منجنیق سے سنگباری ہونے کا یوں ذکر کرتے ہیں :—

سائل بقفصة هل كان الشقي لها   بعلا و كانت له حمالة الحطب
تبت يدا كافر بالله الهبها   فكان كالكافر الاشقي ابي لهب

اسی قصیدے میں ایک جگہ کہتے ہیں کہ :—

لما زنت وهي تحت الامر محصنة   حصبتموها إتباع الشرع بالحصب

خدا ان پر رحم کرے، انہوں نے مجھے یہ قصیدہ شروع سے آخر تک لفظ بہ لفظ سنایا۔ جب وہ اس شعر پر پہنچے کہ "لما زنت .... الخ" تو میرے ذہن میں اس کے کچھ ایسے برے معنی آئے کہ میں

ہنس پڑا اور اپنا چہرہ چھپالیا ۔ انہون نے کہا " یہ تمھین کیا ہوگیا ؟ "
مگر مجھ سے سوا قہقہے کے اور کچھ نہ ہو سکتا تھا ۔ ان کا مزاج متغیر
ہوگیا ' اور جب مین نے دیکھا کہ وہ خفا ہوتے جاتے ہین ' تو جو معنی
میرے ذہن مین آئے تھے مین نے ان سے بیان کردئے ۔ یہ سن کو انہون نے
مجھے گالیان دینی شروع کردین اور کہا کہ " تم بھی خاصے بنے بنائے
شیطان ہو ۔ تمھاری طبیعت بہت بری ہی ' اور تمھین ہر وقت
مذاق ہی سوجھتا ہی ۔ " پھر انہون نے آخر تک قصیدہ سناکر پورا کیا ۔
یہ ابو اسحق زوبلی شیوخ کُتاب اور ظریف شعراء مین سے تھے ۔ مین
اور وہ سید اجل ابو زکریا یحیی بن یوسف بن عبد المومن کی مجالس
مین جمع ہوا کرتے تھے ' اور وہان ان کی ظرافت طبع اور بداہت کے
ساتھ پر گوئی کے ایسے ایسے عجیب و غریب نمونے دیکھنے مین آئے کہ
تعجب ہوتا ہی *

القصہ جب ابو یوسف افریقیہ کے کام سے فارغ ہوگئے ' تو وہ المغرب
کی طرف واپس چلے گئے ۔ یحیی بن غانیہ تو اپنے مرحوم بھائی کے
امور کی نگھبانی مین مصروف رہا ' اور عبد اللہ جزیرۂ میورقہ کو مراجع
ہوا ۔ وہان پہنچ کر اس نے یہ حالت دیکھی کہ وہان کے باشندون نے ان
سے نقض عہد کرلیا ہی اور الموحدون کے لئے دعوت برپا ہی ۔ یہ سب
کچھ اسکے بھائی ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق کا کیا دھرا تھا ۔ جب
عبد اللہ جزیرہ مین پہنچ گیا ' تو ایک عیسائی شخص مسمی نجاح نے '
جو اس کے باپ کا دوست تھا ' اس کا ساتھ دیا ۔ نہ نجاح نے نقض
عہد کیا تھا ' نہ طاعت سے سرتابی کی تھی ؛ بلکہ وہ ایک قلعہ مین
قلعہ گزین تھا ۔ اس کے ساتھ موالی اور لشکر کی ایک جماعت تھی
جو اس کی ہم خیال تھی ۔ عبد اللہ کے وہان پہنچنے پر وہ سب اس
سے ملے ۔ پھر جزیرہ کے بادیہ نشینون کی بھی جماعتین کی جماعتین
اس سے ملنے کو آنے لگین ' جن مین فلاحین اور گڈریئے شامل تھے ۔

عبد الله ان سب کو ہمراہ لیکر شہر کو گیا ۔ وہان نہ کسي نے مدافعت کي ' نہ کوئي اندر آنے سے مانع ہوا ۔ ان لوگون نے دروازہ کہول دیا ' اۏر اس نے اپنے تمام ہمراہیون کي معیت مین اندر داخل ہوکر اپنے بہائي محمد کو گرفتار کیا اۏر اندلس کي طرف جلا وطن کردیا ۔ محمد نے المصامدہ کے ہان بہت کچہہ اقتدار حاصل کیا ۔ چنانچہ وہ ان کي جانب سے شہر دانیہ کا حاکم ہوگیا ' اۏر تا دم مرگ حاکم رہا ۔ ادہر عبد الله نے میرقہ پر تسلط جمایا ' اۏر اپنے باپ کي طرح جنگ آزمائي اۏر تخویف عدو مین مشغول ہوگیا ۔ چنانچہ وہ اس وقت تک ایسا ہي کرتا رہا کہ جب سنہ ۵۹۹ مین الموحدون نے اس پر فوج کشي کي ' جس کا بیان آگے آئیگا ۔ افریقیہ مین یحیی کي حکومت کي یہ کیفیت تہي کہ کبہي تو اسے اقتدار حاصل ہوجاتا ' اۏر کبہي پہر وہ قعر گمنامي مین جا پڑتا ۔ اس کا تمام قصہ ایک طول طویل سرگزشت ہي ' اۏر اس کي تفصیل ہمارے مقصد سے باہر *

جن دنون امیر المومنین ابو یوسف وجوہ مذکورہ بالا کي بناء پر غیر حاضر تہے ' انکے بہائي ابو حفص عمر (جو خود کو الرشید کے لقب سے ملقب کیا کرتے تہے) اۏر ان کے چچا سلیمان بن عبد المومن نے حکومت کي طمع کي ۔ ان مین سے ایک اندلس کے مشرق مین شہر مرسیہ مین تہا اۏر دوسرا بلاد صنہاجہ کے مقام تادلا مین ۔ ابو الربیع سلیمان کو تو ان کے نفس نے یون دہوکا دیا اۏر سوء رائے نے یہ سبز باغ دکہائے کہ انہون نے قبائل صنہاجہ کو جمع کرکے اپنے لئے دعوت دینے پر آمادہ کیا اۏر اس امر کي تصریح بہي کردي ۔ پہر ان کے شیوخ کو بلایا ' اۏر ان سے اپنے ارادے کا اظہار کیا ۔ مگر اس حرکت سے ان کو اس سے زیادہ اۏر کوئي فائدہ نہ ہوا کہ ملک ان کے خلاف پراگندہ و پریشان ہوگیا ' اۏر یہ زشت حرکت عام طور پر مشتہر ہوکر امیر المومنین کے کانون تک پہنچ گئي ۔ رہے عمر ؛ انہون نے یون ابتداء کي کہ علي رؤس الاشہاد '

صاف و صریح طور پر ٬ امیر المومنین ابو یوسف سے نقض عہد کیا اؤر اپنے خاص خاص آدمیون کے ذریعے اعیان اندلس تک یہ بات پہنچادي ۔ اؤر انتہا یہ کي کہ مرسیہ کے قاضي و خطیب ٬ ابن ابي جمرہ ٬ کو قتل کردیا ۔ کہتے ہین کہ انہون نے اپني تلوار کے دستے کو قاضي موصوف کے سینے پر رکھہ کر اس بري طرح دبایا کہ چند ایام کے بعد اسي کے صدمے سے ان کا انتقال ہوگیا ۔ یہ خبر بھي امیر المومنین تک پہنچي ٬ اؤر وہ نہایت پریشان اؤر برانگیختہ ہوئے ۔ وہ جس قدر سرعت سے کام لے سکتے تھے ٬ فوراً صرف سترہ مقامات پر منزل کرتے ہوئے بجایہ سے فاس پہنچے ۔ جب ابو الربیع سلیمان اؤر عمر نے ان کي آمد کي خبر سني ٬ تو دونون ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھے ۔ ایک طرف سے عمر سمندر کو عبور کرکے پہنچے ٬ اؤر دوسري جانب سے سلیمان اپنے آدمیون کو ہمراہ لیکر تادلا سے آئے ۔ عمر شہر مکناسہ کے قریب امیر المومنین سے ملاقي ہوے ۔ ان کو دیکھہ کر حسب عادت سلام کرنے کے لئے گھوڑے سے اتر آئے ۔ مگر جب اؤر قریب ہوئے تو دونون مین کسي قسم کا کلمہ کلام نہین ہوا ؛ بلکہ امیر المومنین کے حکم سے ان کو دست و پا بستہ گرفتار کرکے شہر سلا کو روانہ کردیا گیا ۔ پھر امیر المومنین نے اپنے چچا سلیمان سے ملکر بھي یہي سلوک کیا ۔ انکو اپنے ساتھہ لیکر سلا پہنچے ٬ اؤر ان دونون پر ایک شخص کو نگہبان مقرر کرنے اؤر زنجیرون مین جکڑ دینے کے بعد مراکش چلے گئے ۔ وہان پہنچتے ہي ان کے نگران کو یہ حکم لکھا کہ ان دونون کو قتل کرکے با قاعدہ تجہیز و تکفین کي جائے اؤر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردیا جائے ۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق اس نگران نے انکو قتل کرکے دفن کردیا ٬ اؤر امیر المومنین کو ایک اطلاعي خط لکھہ دیا ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے امیر المومنین کو یہ لکھا تھا کہ "مین نے ان کي قبرین سنگ مرمر اؤر سنگ خارا کي بنائي ہین" : اؤر ان قبور کي خوبصورتي کي بھي تعریف کي تھي ۔ مگر امیر المومنین نے

یه جواب دیا کہ "ہم کو ظالمون کے دفن سے کوئي خاص غرض نہین ہي • وہ دونون معمولي مسلمان اشخاص تھے • ان کو اسي طرح دفن کرو جیسے عام مسلمان دفن هوتے ہین" • ان دونون کے قتل کے بعد امیر المؤمنین کے تمام قرابت دار ان سے ڈرنے لگے ؛ حالانکہ اس واقعے سے پہلے وہ لوگ انکو انکے بچپن کے افعال کي بناء پر حقیر اور معمولي آدمي سمجھتے تھے • ان دونون کا قتل سنہ ۵۱۳ مین واقع هوا *

اس واقعہ کے بعد انہون نے زهد و تقشف اختیار کر لیا • موٹا جھوٹا لباس پہننے اور معمولي کھانا کھانے لگے • صلحاء ' گوشہ گیر ' اور علماء حدیث کا آوازہ دن بدن بلند هونے لگا اور ان کي قدر و منزلت اور عظمت و شان بڑھنے لگي • امیر المومنین برابر اسي طرح متفرق ملکون سے صلحاء کو بلاتے ' ان سے دعا کرواتے ' اور ان کو بڑے بڑے انعام و اکرام دیتے رهے • ان کے عهد مین علم الفروع بالکل منقطع هو گیا • فقہاء ان سے خائف رهتے تھے • ان کے حکم سے تمام بلاد مین ایسي کتابین آگ کي نذر کردي گئین جن مین حدیث نبوي اور قرآن شریف سے مذہب کو علیحدہ کردیا گیا تھا • چنانچہ سحنون کي مدوّنہ ' ابن یونس کي کتاب ' ابن ابي زید کي نوادر اور اس کا خلاصہ ' البراذعي کي کتاب التهذیب ' ابن حبیب کي واضحۃ ' اور اسي قسم کي اور تمام کتب جلاکر راکھ کردي گئین • مین ان دنون شہر فاس مین تھا • مین نے دیکھا کہ کتابون کے پشتارے کے پشتارے چلے آتے ہین ' اور ان کو رکھ کر آگ لگادي جاتي ہي • انہون نے لوگون کو حکم دیا کہ علم رائے اور اس کے مطالعہ کو یک قلم ترک کردین ؛ اور ایسا نہ کرنے کي صورت مین سزائے شدید کي دھمکي دي • انکے پاس جو ایک جماعت علماء محدثین کي رهتي تھي ' ان کو حکم دیا کہ صحیحین ' ترمذي ' مؤطا ' سنن ابي داؤد ' سنن نسائي ' سنن بزار ' مسند ابن ابي شیبہ ' سنن دارقطني ' سنن بیهقي في الصلاۃ ' اور ایسي ہي دیگر کتب احادیث

سے "طہارت" کے متعلق تمام احادیث کا اسي طرح استخراج کریں
جس طرح ابن تومرت کے زمانے میں کیا گیا تھا ۔ چنانچہ ان لوگوں نے
حکم کے مطابق تمام مطلوبہ احادیث نکال کر یکجا جمع کردیں ۔
امیرالمومنین خود وہ احادیث سب کو لکھواتے اور ان کے حفظ کي
تاکید کرتے تھے ۔ احادیث کا یہ مجموعہ المغرب کے تمام اطراف میں
پھیل گیا ، اور عوام و خواص سب نے حفظ کرلیا ۔ جو لوگ کُل احادیث
کو حفظ کرلیتے تھے ، امیرالمومنین ان کو بیش بہا لباس اور مال و زر
انعام دیتے تھے ۔ اس تمام کام سے ان کا حقیقي مقصد یہ تھا کہ امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو سرزمین مغرب سے یکبارگي ہمیشہ
کے لئے دور کردیا جائے ؛ بلکہ اسے متاکر لوگوں کو قرآن مجید اور حدیث
شریف کے ظاہري معنوں کے اخذ کرنے پر آمادہ کیا جائے ۔ ان کے والد
اور جد بزرگوار کا بھي بعینہ یہي مقصد تھا ؛ مگر انہوں نے اس کو کبھي
ظاہر نہیں کیا ۔ آخر وہ ظاہر ہوا ، اور امیرالمومنین یعقوب کے ہاتھوں
ہوا ۔ میرے خیال میں یہ ان لوگوں کي صداقت قول کي کافي شہادت
ہے جو وقتاً فوقتاً حافظ ابوبکر بن جد سے ملاقي ہوئے تھے ۔ حافظ
موصوف نے ان اشخاص سے یہ بیان کیا تھا کہ "جب میں شروع شروع
میں ابو یعقوب (مرحوم) کے پاس گیا ہوں ، تو میں نے ان کے سامنے
ابن یونس کي کتاب رکھي ہوئي دیکھي تھي ۔ انہوں نے مجھ سے کہا
کہ "ابوبکر! میں اس کتاب میں وہ تمام شاخ درشاخ آراء دیکھ رہا
ہوں ، جو دین خداوندي میں نمودار ہوگئي ہیں ۔ آپ نے کبھي کوئي
ایسا مسئلہ بھي دیکھا ہے جس میں چار ، پانچ یا اس سے بھي زیادہ
اقوال موجود نہ ہوں ؟ آخر ان تمام اقوال میں سے کونسا قول درست ہے ،
اور مقلد کے لئے کس قول کا اخذ و تسلیم کرنا بجا ہے ؟" میں نے انکے
اِس اشکال کو رفع کرنے کے لئے کچھ کہنا شروع کیا ہي تھا کہ انہوں نے
میري بات کاٹ کر کہا کہ "ابوبکر! آخر جو کچھ بھي ہے ، وہ یا تو

(قرآن شریف کي طرف اشـارہ کرکے) یہ ہي ' یا (اپنے داھنے ھاتھ کي طرف سنن ابي داود کي جانب اشارہ کرتے ھوئے) یہ ہي ' یا (تلوارکي طرف اشارہ کرکے ' جو ان کے بائین ھاتھ کو رکھي ھوئي تھي) یہ ہي ''• انجام کار یعقوب کے زمانے مین وہ باتین ظاہر ھوئین ' جو ان کے باپ اور دادا کے ایام مین خفیہ تھین ''• علم حدیث کے طلبہ کو ان کے ھان اس قدر اقتدار حاصل تھا کہ کبھي ان کے باپ دادا کے دنون مین بھي نہ ھوا تھا • پھر ان کے ساتھ ان کے حسن سـلوک اور قدردانی کي انتھا یہ ھوگئي تھي کہ ایک دن امیرالمومنین نے تمام الموحدون کے سـامنے (جو سب کچھ سن رھے تھے ' اور جن کے بارے مین انکو یقین ھو چکا تھا کہ وہ طلبۂ حدیث کي قدر افزائي اور تقرب کي وجہ سے ان سے حسد رکھتے ہین) ان سے یہ کہا کہ '' اي موحدین ! تم متفرق قبائل کے افراد ھو • جب تم کو کسي طرح کا حادثہ پیش آتا ہي ' تو تم اپنے قبائل کو چلے جاتے ھو • مگر یہ لوگ (یعني طلبۂ علم حدیث) کسي خاص قبیلے کے نہین ہین ' بلکہ میرے ہین • لہذا ان پر جب کبھي کوئي مصیبت آئیگي ' تو مین ہي ان کا ملجا و ماوا ھونگا • وہ میري ہي پناہ مین آئینگے ' اور خود کو مجھ سے ہي منسوب کرینگے ''• اس دن سے طلبۂ حدیث کي قدر و منزلت مین اور بھي اضافہ ھوگیا ' اور الموحدون ان کے احسان و اعزاز مین مبالغہ کرنے لگے *

سنہ ۵۸۵ مین بطرو ابن الریق (لعنہ اللہ) نے جزیرہ نمائے اندلس مین شہر شلب کا قصد کیا ' اور اپني فوجین لےکر اس پر جا پڑا • سمندر کي طرف سے اہل فرنگ نے اسے گھوڑون اور اونٹون وغیرہ سے مدد بہم پہنچائي • اس سے قبل اس نے اہل فرنگ کو اس غرض سے دعوت دي تھي کہ وہ آکر اہل شہر کو گرفتار کرنے مین مدد دین • چنانچہ انھون نے ایسا ہي کیا کہ خشکي اور تري دونون طرف سے شہر پر حملہ آور ھوئے ' اور اس پر قابض ھوکر اہل شـہر کو گرفتار کرلیا • اس طرح ابن الریق

(لعنہ اللہ) شہر کا مالک ہوگیا ۔ اُدھر امیر المومنین نے ایک زبردست فوج تیار کرکے سمندر کو عبور کیا ' اور اپنی دھن میں سیدھے شلب پہنچے ۔ رومیوں میں مدافعہ کرنے کی طاقت نہ تھی ؛ اس لئے وہ شہر اور اس کے تمام حاصل کردہ اعمال وغیرہ کو چھوڑکر چل دئے ۔ مگر امیر المومنین نے صرف اس کو ہی کافی نہ سمجھا ' اور ان کے معرکۃ الآرا قلعہ ' طُرّش ' کو فتح کرکے مراکش کو واپس گئے *

شلب سے واپسی کے بعد وہ اس شدت سے بیمار ہوئے کہ جان کے لالے پڑگئے ۔ انہوں نے اپنے بھائی ابویحیی کو مقرر کیا ۔ مگر وہ اس طمع سے پس و پیش میں لگ گیا اور اندلس جانے میں دیر کرتا رہا کہ امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو میں خود امیر بن جاؤں ۔ اور امیر المومنین کا یہ حال تھا کہ ان کو جب کبھی مرض سے ذرا بھی افاقہ ہوتا تو وہ یہی پوچھتے کہ " ابویحیی عبور بحر کرکے اندلس گئے کہ نہیں ؟ " آخر جب ابویحیی کو معلوم ہوا کہ امیر المومنین ان کے جلد روانہ ہوجانے کے خواہشمند ہیں ' تو وہ جلد جلد سمندر کو عبور کرکے اندلس پہنچا ۔ مگر اسے برابر یہی یقین تھا کہ اسے سب سے پہلے یہی خبر ملیگی کہ امیر المومنین نے وفات پائی ۔ بلکہ اسی خیال سے اس نے اندلس کے شیوخ کی استمالت قلوب کرکے خود اپنے لئے دعوت دی ' اور کہا کہ " میں نے امیر المومنین کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ آج موئے اور کل دوسرا دن ۔ اور ان کے پاس سوا میرے اور شخص بھی نہیں ہے جسے وہ اپنے بعد امیر بنائیں ۔ " شیوخ اندلس نے اس معاملے کو ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے پر ٹالنا شروع کیا ۔ اسی طرح مختلف شہر بھی یکے بعد دیگرے ٹالتے رہے ؛ حتی کہ مرسیہ کی باری آئی ۔ اہل مرسیہ نے اپنی جانوں کے خوف سے یہ کیا کہ امیر المومنین کے نام خطوط لکھے ' جن میں اس تمام معاملے کا ذکر کردیا ۔ اتنے میں امیر المومنین اپنے مرض سے شفایاب ہوکر اطباء سے سفر کا مشورہ پا چکے

تھے ۔ چنانچہ وہ ایک محافے مین ' جو دو خچرون پر رکھا ہوا تھا ' بیٹھکر فاس کي طرف روانہ ہوئے ۔ اثناء راہ مین ان کو ابویحیی مذکور کے کل معاملے کي خبر ملي ' اور اہل اندلس کے خطوط اور محضر بھي ان کے پاس پہنچے ۔ جب ابویحیی نے ان کے نقل و حرکت کي خبر سني ' تو وہ عذر خواہي کے لئے سمندر کو عبور کرکے شہر سلا مین امیرالمومنین کي خدمت مین حاضر ہوا ۔ امیرالمومنین نے اسے دیکھتے ہي اپنے قریب کے ہمراہیون سے کہا کہ " دیکھو وہ بد بخت آیا ! " اور ابویحیی کو گرفتار کرلیا ۔ پھر شیوخ اندلس کو بلایا ۔ انھون نے ابویحیی کے خلاف شہادتین دین ۔ اس کے بعد ابویحیی کو بلایا اور کہا کہ " مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے اس قول مبارک کے مطابق تم کو قتل کرتا ہون کہ " جب کسي سر زمین مین دو خلفاء سے بیعت کي جائے ' تو ان مین سے دوسرے شخص کو قتل کرڈالو ۔ "" چنانچہ امیرالمومنین کے حکم کے مطابق ابویحیی کي گردن ماردي گئي ۔ یہ کام ان کے چچا عبدالرحمان بن یوسف نے بہت سے آدمیون کي موجودگي مین سرانجام دیا ۔ پھر امیرالمومنین اس کے کفن دفن کا حکم دیکر اپنے قرابت دارون کي طرف متوجہ ہوئے ' اور ان کو خوب سا سخت و سست کہہ کر حکم دیا کہ " ان سب کو برہنہ سر اور برہنہ پا بدترین حال کے ساتھہ یہان سے خارج کردیا جائے " ۔ چنانچہ وہ سب کے سب وہان سے نکل گئے ' اور ہر شخص کو یقین تھا کہ وہ ضرور قتل ہوگا ۔ اس روز سے ان کے قرابت دار بالکل گمنامي اور گم حالي مین پڑگئے ' اور آخر تک اسي حالت مین رہے ؛ حالانکہ اس سے قبل ان مین اور خلیفہ مین سوا نفوذ علامت کے اور کسي طرح کا فرق نہ تھا ۔ اس طرح امیرالمومنین یعقوب نے اپنے قرابت دارون مین سے دو بھائیون اور ایک چچا کو قتل کیا *

سنہ ۹۰ مین امیر المومنین نے وہ عہد توڑ دیا ' جو انکے اور ادفنش کے مابین تہا ۔ اس کے جواب مین ادفنش کے سواروں نے نکلکر بلاد کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا ' اور تمام اندلس مین کثرت سے شر و فساد پہیلایا ۔ امیر المومنین نے ایک سنگین فوج تیار کی ' اور ماہ جماد الاخر سنہ ۵۹۱ مین اسے ہمراہ لیکر اشبیلیہ پہنچے ۔ مگر وہان انہون نے صرف اس قدر قیام کیا کہ لشکر کو پہیلا دیا ' اور اموال تقسیم کئے ۔ پہر وہ بلاد روم کی طرف روانہ ہوگئے ۔ ادفنش نے ان کی آمد کی خبر پاکر ایک ضخیم جماعت تیار کی ' اور مقابلے کے لئے نکلا ۔ فحص الحدید کے مقام پر دونون کا سامنا ہوا ۔ اس مرتبہ ادفنش نے اس قدر کثیر التعداد فوج جمع کی تہی کہ اس سے قبل کبہی نہ کی تہی ۔ مقابلہ کے وقت الموحدون اسقدر زبردست جماعت کو دیکہکر خوف زدہ ہوگئے اور کبہرا گئے ۔ امیر المومنین کی یہ حالت تہی کہ برابر دعا مین مصروف تہے ' اور صلحاء سے طلب خیر کرتے تہے ۔ آخر تیسری شعبان کو چہار شنبہ کے دن مسلمانون اور ان کے اعداء مین مقابلہ ہوا ۔ خدائے تعالیٰ نے الموحدون کی مدد کی ' اور انہین صبر و استقلال اور اہل روم پر غلبہ عطا کیا ۔ ادفنش اور اس کے ہمراہیون پر ایک بلا تہی کہ نازل ہوئی ۔ وہ خود اور اس کے صرف تیس سالاران فوج جان بر ہوئے ' باقی سب فنا ہوگئے ۔ لیکن الموحدون اور ان کے دیگر ہمراہیون کے بہی بہت سے اعیان شہید ہوئے ۔ جن مین ابو یوسف کے وزیر نامور ابو یحیی ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی حفص بہی تہے ۔ بعد ازان امیر المومنین وہان سے بہ نفس نفیس قلعۂ ریاح کو گئے ' اور اسے اہل قلعہ سے خالی پاکر اس مین داخل ہوگئے ۔ اور اس کے گرجا کو مسجد بنانے کا حکم دیا ۔ بلکہ مسلمانون نے اس مین نماز بہی ادا کی ۔ اس کے بعد وہ طلیطلہ کے قرب و جوار کے قلعون پر قبضہ کرکے فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ اشبیلیہ کو واپس ہوئے ۔ یہ ہزیمت زلاقہ کی ہزیمت جیسی تہی '

جس کا بیان امیر المرابطین یوسف بن تاشفین کے عہد حکومت مین ہو چکا ہي *

امیر المومنین سنہ ۵۹۱ کے بقیہ حصے مین اشبیلیہ ہي مین مقیم رهے ۔ سنہ ۵۹۲ مین اپني افواج کے ساتھہ شہر طلیطلہ پر حملہ آور هوئے' درختون کو کات ڈالا' سامان خور و نوش بند کردیا' مقامہائے آب کو خشک کردیا' اور اہل روم کو سخت سخت تکلیفین دین ۔ اسي طرح سال آئندہ' یعني سنہ ۳' مین بهي کیا' اور بلاد روم مین اتني دور تک چلے گئے جہان کوئي مسلمان بادشاہ کبهي نہ گیا تها؛ اور پهر اشبیلیہ کو واپس آ گئے ۔ ادفنش (لعنہ اللہ) نے ان کے پاس صلح کا پیغام بهیجا' جس کي بناء پر انہون نے دس سال کے لئے اس سے صلح کرلي ۔ پهر جزیرہ نمائے اندلس کي نگہباني اور ترتیب امور کے لئے ایک شخص کو مقرر کرکے سنہ ۵۹۴ مین مراکش چلے گئے ۔ مجهے معلوم هوا ہي کہ انہون نے الموحدون سے صریح طور پر مشرق کي طرف حملہ آور هونے کا ارادہ ظاہر کیا اور بلاد مصر کي قبیح باتون اور بدعتون کا ذکر کرکے کہنے لگے کہ "انشاء اللہ ہم اسے پاک و صاف کردینگے"۔ مگر ان کا یہ ارادہ ان کے دل ہي مین رہ گیا' اور انہون نے سنہ ۵۹۵ کے صدر مین وفات پائي اور اپنے آبا و اجداد کے ساتھہ تینملل مین دفن هوئے: رحمہ اللہ ۔ وہ اپنے عہد حکومت مین ہمیشہ عدل و انصاف کو ترجیح دیتے اور حسب طاقت اس پر عمل پیرا هوتے رهے ۔ انہون نے اپني حکومت کے آغاز مین حسب اقتضاء ملک و ملت یہ قصد کیا تها کہ خلفاء اولین کے نقش قدم پر چلین: مثلاً وہ پانچون وقتون کي نماز مین خود امامت کرتے تهے ۔ وہ کئي ماہ تک متواتر ایسا ہي کرتے رهے ۔ مگر ایک دن انہون نے نماز عصر کي امامت کے لئے آنے مین اس قدر دیر کي کہ تقریباً کل وقت ختم هوگیا' لیکن لوگ ان کا انتظار کرتے رهے ۔ آخر امیر المومنین نے آکر نماز پڑهائي ۔ نماز کے بعد ان کو سخت

ملامت کي اؤر کہا کہ "مین دیکھتا هون کہ آپ لوگ صرف ہمارے خاطر سے نماز پڑھتے ہین • ورنہ بھلا اس مین کیا مضائقہ تھا کہ آپ موجودین مین سے کسي صاحب کو امام بناکر نماز ادا کرلیتے ؟ کیا آپ کو یاد نہین کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلي الله علیه و سلم کے اصحاب نے حضور کي غیر موجودگي مین جب دیکھا کہ نماز کا وقت جا رہا ہي تو عبدالرحمان بن عوف کو امام بنالیا تھا ؟ کیا وہ ائمہ اؤر هادیان دین آپ کے لئے نمونہ نہین ہین ؟" اسي سبب سے انہون نے اس کے بعد سے خود امامت کرنا ترک کردیا تھا • وہ خود بیٹھکر لوگون کي دادرسي کیا کرتے تھے • وہ مجالس عام هوتي تھین ' اؤر کسي چھوتے بڑے کو آنے کي ممانعت نہ تھي • ایک مرتبہ دو آدمي ایک نصف درهم کے بارے مین جھگڑتے هوئے آئے • آپ نے اس قضیہ کا فیصلہ کیا ' اؤر وزیر ابویحیی کو حکم دیا کہ "ان دونون کو خفیف سي سزائے جسماني دي جائے تا کہ ان کو تادیب هو" • پھر ان دونون سے مخاطب هوکر کہا "کیا شہر مین اؤر حاکم ایسے نہ تھے ' جن کے پاس تم ایسي باتون کے فیصلے کے لئے جاتے اؤر جن کو ایسے ہي قضیون کے لئے مقرر کیا گیا ہي ؟" اس واقعہ کي وجہ سے انکو مجبوراً یہ کرنا پڑا تھا کہ خاص خاص ایام مین ایسے خاص خاص نوعیت کے مسائل کے لئے دربار عدل قائم کرتے تھے ' جن مین ان کے سوا کسي اؤر حاکم کے احکام جاري نہین هو سکتے تھے • جب انہون نے ابوالقاسم بن بقي کو والي بنایا ' تو ان سے یہ شرط کرالي تھي کہ وہ اس طرح بیٹھا کرینگے کہ تمام قضیون کے متعلق ان کے احکام سنے جا سکین • اس لئے ابوالقاسم ایسي جگہ بیٹھتے تھے کہ ان کے اؤر امیرالمومنین کے درمیان صرف چند تختون کي آڑ هوتي تھي • امیرالمومنین کے حکم سے بازارون کے امین اؤر شہر کے شیوخ ہر ماہ ان کي خدمت مین حاضر هوا کرتے تھے اؤر وہ ان سے بازارون کي حالت ' نرخ اشیاء ' اؤر حکام کے متعلق سوال کیا کرتے تھے

که عمال ' قضاة اۋر ولاة کا کيا حال هي ؟ اگر وه ان کي تعريف کرتے ' تو اميرالمومنين کهتے که " ياد رکهو که قيامت کے دن تم سے اس شهادت کے متعلق سوال کيا جائيگا ! تم کو هرگزيه نهين چاهئے که حق کے سوا کچهه اۋر کهو " . بعض اوقات مجلسون مين يه آيت پڑهتے تهے که " يا ايها الذين آمنوا کونوا قوامين بالقسط شهداء لله ولو علي انفسکم او الوالدين والاقربين " .

جب اميرالمومنين سنه ۹۳ مين دوسري جنگ (يعني اس جنگ کے بعد کي جنگ که جس مين خدائے تعالي نے ادفنش اۋر اس کي جماعت کو تباه و غارت کرکے افواج اسلام کو عزت اۋر فتحمندي سے مالا مال کيا تها) کے لئے روانه هونے لگے ' تو انهون نے تمام بلاد کو خط لکهکر صلحاء اۋر اخيار کي ايک بڑي جماعت کو بلايا . وه ان کو سفر مين آگے آگے رکهتے ' اۋر جب کبهي ان کي طرف ديکهتے تو اپنے قريب کے اصحاب سے کهتے که " لشکر يه هي نه که (فوج کي طرف اشاره کرکے) يه " . يه واقعه بالکل ايسا هي هي جيسا که قتيبه بن مسلم والي خراسان کا بيان کيا جاتا هي که جب وه ترکون کے مقابلے مين نکلے تو انکے همراه فوج مين ابو عبد الله محمد بن واسع بهي تهے . وه بار بار ان کا حال دريافت کرتے تهے . ان سے کها گيا که ابو عبد الله معسکر کے ايک گوشے مين اپني کمان پر تکيه لگائے بيٹهے هين ' اۋر ايک انگلي کو آسمان کي طرف اٹهائے هوئے بار بار جنبش دے رهے هين . قتيبه نے کها " هان ' وهي انگلي مجهے دس هزار تلوارون سے زياده عزيز هي " .

جب اميرالمومنين اپنے اس سفر سے اپني رعايا کے لئے طرح طرح کے اموال لے کر واپس آئے ' تو بعض لوگون نے تو ان کو قبول کيا ' اۋر بعض نے رد کر ديا . يه دونون فريق اميرالمومنين کے پاس آئے ' تو انهون نے کها که " هر شخص کا ايک مذهب هوتا هي . نه تو ان کے رد سے اس مين کچهه زيادتي هوتي هي اۋر نه ان کے قبول سے کچهه کمي واقع هوتي

هي"۔ ابو يوسف نهايت كثير الصدقه بزرگ تهے۔ چنانچه مين نے سنا هي كه اس جنگ كے لئے روانه هونے كے قبل، جس مين يه واقعهٔ كبري هوا تها، انهون نے چاليس هزار دينار صدقے مين دئے تهے، جن مين سے نصف عوام الناس كو اور باقي اپنے قرابت دارون كو ديا تها۔ انهون نے شهر مراكش كے چار حصے كركے هر ايك مين ايك ايك امين مقرر كرديا تها، جو پردہ نشين عورتون اور خانقاه گزين لوگون كو خيرات تقسيم كرتا تها۔ جب نيا سال شروع هوتا تها، امير المومنين كے حكم سے شهر كے تمام لا وارث يتيمون كے اسماء سے ان كو مطلع كيا جاتا تها۔ پهر وه ان سب كو اپنے قصر كے قريب ايك مقام مين جمع كركے ان كي ختنه كرواتے اور هر لڑكے كو ايك مثقال، كپڑے، روٹي، اور ايك انار ديتے تهے۔ اور بعض مرتبه ايك ايك مثقال كے علاوه دو جديد درهم بهي ديتے تهے۔ يه سب كچهه مين نے خود مشاهده كيا هي؛ كسي اور كا بيان نقل نهين كر رها هون۔ امير المومنين نے مراكش مين ايك بيمارستان بنايا تها۔ مين نهين سمجهتا كه اسكي مثال تمام دنيا مين بهي كسي جگه مليگي۔ انهون نے اس غرض سے شهر كے ايك معتدل مقام مين ايك وسيع ميدان منتخب كركے معمارون كو حكم ديا كه اسے بهترين طريق سے آراسته كرين۔ چنانچه انهون نے اس مين عجيب و غريب نقش و نگار كئے، اور ايسي ايسي مضبوط و محكم آرائشين كين جن سے بهتر ايجاد و اختراع هونا مشكل هي۔ پهر حكم ديا كه اس مين علاوه اور درختون كے مشمومات و ماكولات كے پودے بهي لگائے جائين۔ اس قطعهٔ زمين مين پاني كي نهرين اس كثرت سے جاري كين كه هر مكان مين پاني پهنچتا تها۔ مزيد بر آن اسكے وسط مين چار حوض بنائے، جن مين سے ايك سفيد سنگ رخام كا تها۔ پهر ان كے حكم سے اس مين صدف، كتان، حرير، اور چمڑے كے ايسے ايسے نفيس فرش دئے گئے جو حد وصف سے بالا اور تعريف سے مستغني هين۔ روزانه تيس دينار صرف خوراك هي كے لئے ديا جاتا تها۔

ادویه کي خرید پر جو روپیه صرف هوتا تها' وه اس کے علاوه تها ۔ متفرق اقسام کے شربت' روغن اؤر سرمے وغیره تیار کرنے کے لئے عطار مقرر کئے ۔ مریضون کے لئے موسم هائے گرما و سرما مین دن اؤر رات کے استعمال کے لئے علیحده علیحده لباس تیار کئے گئے ۔ جب مریض تندرست هو جاتا' تو اگر وه مفلس هوتا اسے روانگي کے وقت اس قدر مال و زر دیا جاتا که وه تمام عمر چین سے بسر کرے' اؤر اگر غني و مالدار هوتا تو اس کا مال اؤر ترکه وغیره اس کے حوالے کیا جاتا ۔ یه بیمارستان صرف فقراء اؤر مفلسین کے لئے هي نه تها؛ بلکه مراکش مین اگر کوئي پردیسي بهي کسي مرض مین مبتلا هو جاتا' تو اسے وهین پهنچا دیتے تهے ۔ اؤر اس کي تندرستي' یا بصورت دیگر موت' تک اسے وهین رکهتے تهے ۔ هر جمعه کو نماز سے فارغ هوکر امیر المومنین خود بیمارستان کو جاکر هر مریض کي عیادت کرتے' ان کے گهر والون کي خیریت دریافت کرتے اؤر پوچهتے که "اب تمهارا کیا حال هے' اؤر تمهاري نگراني کیسي هوتي هے؟" وغیره وغیره ۔ پهر یه سب کر کرا کے وهان سے واپس چلے جاتے ۔ وفات کے دن تک ان کي یه عادت برابر جاري رهي ۔ خدا ان پر رحم فرمائے!

ابو یوسف کے عهد کے شروع مین سنه ۵۸۳ یا ۸۲ مین همارے هان مصر سے چند غزّ ترک آئے تهے' جن مین تین اشخاص تهے ۔ ایک کا نام قراقش تها' جس کے متعلق یه کها جاتا هے که وه الملک الناصر کے بهتیجے تقي الدین کا غلام تها ۔ دوسرے کا نام شعبان تها' اؤر کهتے هین که وه امراء غز مین سے تها ۔ تیسرے صاحب مصري افواج مین سے تهے' اؤر قاضي عماد الدین کے نام سے مشهور تهے ۔ امیر المومنین نے ان تینون کي نهایت خاطر و مدارات کي' اؤر ان کي تعظیم و تکریم مین کوئي دقیقه اتها نه رکها؛ یهان تک که وه الموحدون سے بهي زیاده ان کي قدر کرتے تهے ۔ الموحدون سال بهر مین تین مرتبه' یعني هر چار ماه کے بعد'

تنخواہ لیتے تھے ؛ مگر غز کی ہمیشہ یہی عادت رہی کہ وہ ماہ بہ ماہ لیتے تھے ' اور اس میں کوئی فرق نہ آتا تھا ۔ امیر المومنین کہتے تھے کہ " ان میں اور الموحدون میں یہ فرق ہی کہ یہ لوگ مسافر ہیں ۔ یہاں ان کے پاس سوا تنخواہ کے اور کسی قسم کا سامان و اسباب یا جائداد وغیرہ نہیں ہی جس پر گزران کر سکیں ۔ مگر الموحدون کے پاس جائداد اور اموال موجود ہیں "۔ امیر المومنین نے غز کے اعیان کے لئے بھی الموحدون کی طرح مختلف و متعدد قطعات زمین علیحدہ کر دئے تھے ۔ بلکہ یون کہنا چاھئے کہ الموحدون سے بھی زیادہ دیا تھا ۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص احمد الحاجب نامی کو ' جو اہل اربل میں سے تھا ' ایسی ایسی زمینیں دی تھیں کہ خود ان کے قرابت داروں میں سے بھی کسی کے پاس نہ تھیں ۔ اسی طرح شعبان کو بھی انہوں نے اندلس میں اس قدر کثیر التعداد قریہ جات دئے تھے ' جن کی سالانہ آمدنی نو ہزار دینار سے بھی زائد تھی ۔ پھر وہ بڑی بڑی تنخواہیں اس سے علیحدہ تھیں ' جو فوج کے کسی فرد کو بھی نصیب نہ تھیں ۔ غز کی تمام جماعت میں کوئی شخص بھی شعبان کی برابر لطیف الحس ' ذکی النفس ' حاضر جواب اور پاکیزہ خاطر نہ تھا ۔ میں جب کبھی اس سے ملتا تھا ' وہ یا تو مجھ سے کوئی شعر پڑھوا کر سنتا یا خود سناتا تھا ۔ چنانچہ میں نے ایک دن اسے ایک اشبیلی شاعر کے (جو میرے دوست تھے) یہ اشعار سنائے کہ :—

وقائلٍ فیم لم تهجع فقلت له کیف الهجوع لطرف نافر الوسن
لم تدر ان الکری الممنوع عن بصري هي السنات التي في مقلتيّ حسن

وہ سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ " اس شاعر کی مثال ایک ایسے پرندے کی سی ہی جو گردش کرتا اور چکر لگاتا ہوا زمین پر اترتا ہی ' پھر پر پھڑپھڑا کر اڑتا ہی اور بلند پروازی کرنا چاھتا ہی ' لیکن گر پڑتا ہی ۔

دیکھئے ایک شاعر نے اسي مطلب کو کس قدر اختصار لفظي ' سہولت ماخذ اور سلاست کے ساتھ ادا کیا ہي ۔ وہ کہتا ہي کہ :—

اعیدوا صباحي فهو عند الکواعب   و ردوا رقادي فهو لحظ الحبائب"

میں نے کہا کہ " یہ شعر ابو الطیب کا ہي " ۔ کہا " ہاں بے شک ؛ بلکہ الطیب ابو الطیب کا " ۔ ایک دن ہم دونوں میں صنعت تجنیس لفظي کا ذکر تھا ۔ اس نے مجھے اس پر کئي اشعار سنائے ' اور میں نے یہ دو اشعار پڑھے :—

اذا صال ذو ود بود صدیقه   فیا ایها الخل المصاحب لي صُل بي

فانّي مثل الماء لینا لصاحبي   و ناهیک للاعداء من رجل صُلب

اس نے ان اشعار کو بہت پسند کیا ' اور ان کو نقل کرکے مجھ سے کہنے لگا کہ " ان دو اشعار کي وجہ سے آپ کو مجھ پر حق حاصل ہوگیا ہي ۔ میں نے نہ صرف اس خاص معني میں ' بلکہ کسي اور مطلب و معني میں بھي ' کبھي کوئي ایسا عمدہ شعر نہ سنا ہي نہ دیکھا ہي " ۔ اصل یہ ہي کہ شعبان کو ادبیات سے نہایت درجہ شغف تھا ۔ وہ شعر بھي کہتا تھا ' اور بعض اوقات اس کا کلام نہایت عمدہ ہوتا تھا ۔ ایک مرتبہ میں نے اس سے کہا کہ " آپ اپنے چند اشعار مجھے لکھوا دیجئے یا سنا ہي دیجئے " ۔ مگر اس نے قطعي انکار کر دیا ؛ بلکہ قسم بھي کھائي کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا *

امیر المومنین ابو یوسف جب زیارت کي غرض سے تینملل کو روانہ ہوئے ' تو یہ غز بھي انکے ہمراہ تھے ۔ وہ سب وہاں پہنچ کر مسجد کے سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے ۔ یہاں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہي کہ ابن تومرت نے اپنے اصحاب سے کہا تھا کہ " تم میں سے جو جو زندہ رہیگا وہ دیکھ لیگا کہ مصر کے امراء اس درخت کے سایہ میں آکر بیٹھینگے " ۔ جب غز وہاں پہنچ کر اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے ' تو تینملل کے باشندوں کے لئے وہ دن گویا روز عید ہوگیا ۔ ہر طرف

سے تکبیرون کي صدائین آ رھي تھین ۔ عورتین نہایت جوش و خروش سے دف بجاتي ھوتي بر آمد ھوئین ' اوْر اپني زبان مین کچھ کھتي تھین ' جس کا مطلب یہ تھا کہ " ھمارے آقا مھدي نے سچ کہا تھا ۔ ھم گواہ ھین کہ وہ امام برحق تھے " ۔ ایک شخص ' جس کا یہ چشم دید واقعہ ھي ' مجھ سے کہتا تھا کہ " امیرالمومنین ان خوشیون کو دیکھ دیکھ کر مسکراتے تھے ۔ وہ ان سب باتون کو ان لوگون کی کم عقلي پر محمول کرتے اوْر کہتے تھے کہ " مجھے تو ان سب باتون مین کچھ نظر نہین آتا ۔ ایک ذرا سي بات کو یہ لوگ کیون اتني اھمیت دے رھے ھین ؟ ۔ حق یہ ھي کہ امیرالمومنین ابو یوسف ابن تومرت کے بارے مین لوگون سے متفق الرائے نہ تھے ؛ واللہ اعلم ۔ ایک مرتبہ شیخ صالح ابو العباس احمد بن ابراھیم بن مطرف مُري اوْر مین خانۂ کعبہ مین تھے کہ انھون نے مجھ سے بیان کیا کہ " امیر المومنین ابو یوسف نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ " آپ خدائے عز و جل کے سامنے میرے گواہ رھئیگا کہ مین عصمت (یعني عصمت ابن تومرت) کا قائل نہین ھون " ۔ اسي طرح مین نے ان سے ایک ایسے کام کي اجازت طلب کي جس مین امام کي ضرورت پڑتي ھي ' تو انھون نے کہا " کون امام ؟ کیسا امام ؟ " علیٰ ھذا القیاس مجھے ایک دفعہ مشھور و معروف ابو بکر بن ھاني سے ملاقات کا اتفاق ھوا ۔ وہ اندلس کے شھر جیّان کے باشندہ تھے ۔ جس وقت مین ان سے ملا ھون ' وہ اس وقت ایک سن رسیدہ بزرگ تھے ۔ وہ بیان کرتے تھے کہ " جب امیر المومنین جنگ ارک (یعني وہ کہ جس مین انھون نے ادفنش اوْر اس کے ھمراھیون کے دانت کھٹے کر دئے تھے) سے واپس آئے تو ھم لوگ ان سے ملنے کے لئے گئے ۔ اھل شھر نے امیر المومنین سے کلام کرنے کے لئے مجھے آگے بڑھایا ۔ خیر ' مین ان کے سامنے پھنچا دیا گیا ۔ انھون نے اپني عادت کے موافق مجھ سے شھر ' قضاۃ ' ولاۃ اوْر عمال کے متعلق سوالات کئے ۔ مین سوالات کا جواب

دے چکا ' تو مجھہ سے میرا مزاج پوچھا ۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے طول بقاء کي دعا کي ۔ پھر مجھہ سے پوچھا کہ " تم نے کون کون سے علوم حاصل کئے ؟ "

میں :— میں نے امام (یعني ابن تومرت) کي تالیفات پڑھي ہیں *

یہ سن کر انہوں نے مجھے ایک پر غضب نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ " طالب علم یوں نہیں کہا کرتے ۔ تم کو یہ کہنا چاھئے تھا کہ میں نے کتاب اللہ کا مطالعہ کیا ہے اور کچھہ حدیث پڑھي ہے " ۔ پھر اس کے بعد اور جو جو کچھہ تم نے پڑھا لکھا ھو اس کا ذکر کرو ۔ " اسي نوع کي اور بھي کئي حکایات ہیں ' جنکو یہاں بیان کرنا باعث تطویل ہے *

جب امیر المومنین اپنے اس سفر جنگ سے واپس آئے ' جس میں انہوں نے شلب کو اہل روم کے ھاتھہ سے آزاد کرا دیا تھا ' تو انہوں نے حکم دیا کہ اشبیلیہ کے دریا کے کنارے ان کے لئے ایک قلعہ تیار کیا جائے اور اس کے اندر چند محل اور قبہ جات بنائے جائیں ۔ وہ تعمیر عمارات کے بہت شائق تھے ۔ نہایت محنت اور اہتمام سے عمارتیں بنواتے تھے ۔ وہ اپنے تمام زمانے میں کبھي اس کام سے غافل نہیں ھوئے : یا تو کسي نہ کسي قصر میں نئي نئي ترمیمیں کرتے رھتے تھے ' یا کوئي نیا شہر آباد کرتے تھے ۔ ان کے عہد میں شہر مراکش میں بہت کچھہ ایزادیں ھوئیں ' جن کي تفصیل بہت طولاني ہے ۔ الغرض وہ نئے محل ان کے حسب ارادہ ' بلکہ اس سے مافوق ' عمدگي کے ساتھہ بن کر تیار ھو گئے ' اور اس قلعہ کا نام " حصن الفرج " رکھا گیا ۔ جب وہ سنہ ۵۹۱ میں اس زبردست جنگ سے واپس آئے ' تو ان ہي قبوں میں سے ایک میں بیٹھہ کر وفود کو باریابي سے سرفراز ھونے کي اجازت دي ۔ وہ لوگ اپنے اپنے طبقات اور مراتب کے مطابق اندر داخل ھوئے ' اور شعراء نے اپنے قصائد سنائے ۔ چنانچہ اس روز میرے ایک دوست علي بن حزمون نے ' جو اہل مرسیہ میں سے ہیں ' بحر خبب میں ایک

قصیدہ پڑھا جسے امیر المومنین اور دیگر تمام حاضرین نے بہت پسند کیا۔ وہ قصیدہ یون شروع ہوتا ہی :—

۱ حيّتك معطرة النفس   نفحات الفتح باندلس
قدّر الكفار و مأتمهم   أنّ الاسلام لفي عرس
أامام الحقّ و ناصره!   طهّرت الارض من الدنس
و ملأت قلوب الناس هدي   فدنا التوفيق لملتمس
و رفعت منار الدين علي   عمد شمّ و علي اسس
و صدعت رداء الكفر كما   صدع الديجور سنا قبس
لاقيت جموعهم فغدوا   فرسا في قبضة مفترس
جاءوك تضيق الارض بهم   عددا لم يحص و لم يقس
خرجوا بطراً و رئاء النا   س ليختلسوا مع مختلس
و مضيت لامر الله علي   ثقة بالله و لم تخس
فاناخ الموت كلاكله   بظباك علي بشر رجس
و تساوي القاع بهامهم   المرفض مع الحدب الضرس

---

۱ ترجمہ :- فتح اندلس کی خوشبودار لپٹین آپ کو مبارکباد دیتی ہین !
کفار کو اب قدر ہوئی ہی ؛ اور ان کا ماتم یہ ہی کہ اسلام خوشی مین ہی ۔
ای حق کے امام اور اس کے ناصر و یاور ! آپ نے زمین کو میل سے پاک کردیا ہی ۔
آپ نے لوگون کے دلون کو ہدایت سے پر کردیا ہی ' اور اب توفیق الہی تلاش کرنے والے کے قریب ہوگئی ہی : آپ نے دین کے مینار کو بلند ستونون اور بنیاد پر قائم کردیا ہی ۔
آپ نے کفر کی چادر کو اسی طرح پھاڑ دیا ہی جسطرح ایک شعلہ کی روشنی سے تاریکی پھٹ جاتی ہی ۔ آپ نے ان کی جماعتون کا مقابلہ کیا ' اور وہ ایسے ہوگئے کہ جیسے گردن توڑنے والے شکاری کے ہاتھ مین شکار ۔
جب وہ آئے تھے تو یہ حالت تھی کہ زمین ان کے لئے تنگ ہوئی جاتی تھی ۔ ان کی تعداد اس قدر تھی کہ جو حساب اور قیاس مین نہین آتی ۔ وہ اکڑتے اور بررتے نکلے تھے ' اور لوگون کو یہ دکھاتے تھے کہ وہ لڑنے مرنے جا رہے ہین ۔
آپ خدا کے امر کے لئے تشریف لے گئے ۔ آپ کو خدا پر بھروسہ تھا ' اور آپ مایوس و غمگین نہ تھے ۔
موت نے اپنے سینون کو آپ کی تلوارون کی دھارون کے ساتھ ایک ناپاک آدمی پر رکھہ دیا ۔
ان کی کھوپڑیان اس میدان مین اور اس فراخ ' سنگلاخ اور گیاہ دار وادی مین پھیل گئین ۔

سقيت بنجيعهم اكم و طئوا منهن علي دهس
فاولئك حرب الكفر آلا ان الكفار لفي نكس
إذوي الصلبان و راءكم خيل الملك الخبير القدس
لو ان البحر تناولها جرعا و طئته علي يبس
و لو ان الصم تراجمها اضحت كحل المقل النعس
ملا التوحيد اعنتها و اغار بها روح القدس
نهضت فمضت فقضت املا انسي عقب الدنيا فنسي
جاست جنبات الكفر فلم تترك لهم مالم تجس
لم يبق بها مثوي رجل الا و عليه شذي فرس
لحقوا بقرون الشم فلا سقيا لظلولهم الدرس
ان كان نجا ادفنشهم فالي عيش نكد تعس
نظر الملك الاعلي فراي ملكا مابين قنا و قسي
كالصبح توشح رونقه كالطور بنور الله كسي

پشته هائے زمین ان کے خونون سے سیراب هوگئے ' جهان وه نرم زمین پر چل رهے تهے .

وه لوگ کافر دشمن هین . هان ! کفار عاجز هین .

ای صلیبون والو ! تمهارے پیچهے ایک هوشیار و زیرک بادشاه کے سوار هین . اگر وه لوگ سمندر کو ایک گهونت کرکے پی جاتے ' تو وه اس کو خشک کرکے اس پر چلتے . اگر وه پهاڑ پر سنگباری کرتے ' تو وه خواب آلود آنکهون کا سرمه بن جاتا . ان کی باگون مین توحید بهری هوئی هی ' اور روح القدس ان کو جلدی جلدی چلا رهے هین . وه اٹهے ' چلے ' اور انهون نے امید کو پورا کر دیا . اس نے دنیا کی سختی کو بهلا دیا اور وه بهلا دی گئی . انهون نے کفر کے پهلوون کو اس طرح پا مال کیا ' که ان کے لئے کوئی چیز ایسی باقی هی نهین رهی جو وه پا مال نه کرچکے هون . وهان کسی شخص کا مکان ایسا نه تها جس پر گهوڑون کی مکهیان نه بهنکتی هون . وه بلند پهاڑون کی چوٹیون مین جا پهنچے ؛ اور ان کے پرانے اور مٹے هوئے ساؤن مین پانی تک نه چهوڑا . اگر ان کا ادفنش بچ بهی گیا هی ' تو اسے ایک تنگ اور پر مصیبت زندگی گزارنی پڑیگی .

بادشاه عالی جاه نے نگاه اٹهاکر دیکها ' تو نیزون اور کمانون کے مابین فرشتون کو پایا . ایسا معلوم هوتا تها که صبح نے اس کو چمکا دیا هی اور جیسے که کوه طور الله کے نور سے ملبوس هی .

وه وهان سے چلا اور کسی کی طرف مڑکر نه دیکهتا تها . اس نے زرهون اور ڈهالون پر وار کرنے شروع کئے .

فمضي لم يلو علي احد | و رمي بالدرع و بالترس
لصايل الهند بمفرقه | لا يسمع صلصلة الجرس
سهر الموتور و ارقه | تذكار المنصل والمرس
و بكاء عقائل هاتفة | كالورق ينحن مع الغلس
برزت و كان ذوائبها | اذناب روامحة شمس
ترنو كظباء الرمل علي | و جل لضراغمة شرس
قد كن مها انس فغدت | تحت الرايات بلا انس
ان الايام قد ازدهرت | كالروض يروق لمغترس
و تناسقت الامال لنا | كالثغر تنظم في لعس
و تلألأ نور الحق علي | اثر المهدية فاقتبس
اجزيرة اندلس اعتصمي | بامام الامة و احترسي
ارعاك حراسته ملك | جبريل له احد الحرس
حكمت اسيافك سيدنا | في كل مصر الكفر مسي
و مضت في الروم مضاربها | و كذلك تفعل في الفرس
لا يخلف ربك موعده | دوخ اقطارهم و دس

ادفنش کو اپنے سر پر ھندی تلوار کے پڑنے کی وجہ سے گھنٹیون کی آواز نہین سنائی دیتی تھی۔

ھلاکت رسیدہ کو تیرون کے سوفارون اور رسیون کی یاد نے اور ان شریف عورتون کی گریہ و زاری نے جگائے رکھا، جو کبوتریون کی طرح آخری شب کی تاریکی مین نوحہ کررھی تھین اور ریگستان کے ھرنون کی طرح خونخوار شیرون کی طرف ڈر ڈرکر دیکھ رھی تھین۔ وہ انس و محبت کی بچھیریان تھین؛ مگر جھنڈون کے نیچے ان کا اُنس جاتا رھا۔

ایام اس طرح تر و تازہ اور بار آور ھوگئے ھین، جس طرح کوئی باغ اپنے لگانے والے کو اچھا معلوم ھوتا ھی، اور امیدین ھمارے لئے اس طرح منتظم اور آراستہ ھوگئی ھین، جس طرح سرخ لبون کے مابین دانت خوبصورتی سے آراستہ ھین۔ نور حق مہدیت کے نشان پر چمک رھا ھی، اس سے نور حاصل کرلو۔

ای جزیرہ نمائے اندلس! تو امام امت کی پناہ مین آجا اور مضبوط ھوجا۔ ایک ایسا بادشاہ تیرا نگہبان ھوتا ھی جس کے نگہبانون مین سے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی ھین۔

ای ھمارے آقا! آپ کی تلوارون نے تمام سخت کافرون اور نعمائے الٰہی کو بھول جانے والون پر حکم کیا ھی۔ ان کی دھارین روم اور ایران تک پہنچ چکی ھین۔ آپ کا رب اپنے وعدے کے خلاف نہین کریگا۔ ھان انکے ملکون کو تاخت و تاراج اور پائمال کردیجئے۔ (مترجم)

اگرچہ یہ قصیدہ بہت طویل ہی؛ مگر مین نے صرف اس لئے نقل کیا ہي کہ اس کي بحر عجیب و غریب ہي اوٗر اکثر ابیات نہایت نفیس ہین۔ مین نے پہلے خود شاعر کي زباني یہ قصیدہ سنا۔ اس کے بعد شہر مرسیہ مین سنہ ٦١٤ مین مین نے ان کو پڑھ کر سنایا۔ علي بن حزمون ادبیات مین اعلی دستگاہ رکھتے ہین۔ اپنے مختلف الانواع اشعار مین اکثر عبد اللہ ابن حجاج بغدادي کا تتبع کرتے ہین؛ اوٗر مجھے ان کے وہي اشعار پسند آتے ہین۔ جس قدر موشحات ملک مین عوام الناس کي زبان پر جاري ہوتے ہین؛ ابن حزمون ضرور اسي بحر اوٗر روي مین ایک اوٗر ویسا ہي موشحہ نظم کرتے ہین۔ علاوہ اس کے ان کو ہجو مین بھي ید طولی حاصل ہي: البتہ یہ ہي کہ اپني ہجائیہ نظمون مین اکثر فحش گوئي سے کام لیتے ہین۔ ان کي بہترین ہجائیہ نظم مجھے یاد ہي؛ جو فحش و بد گوئي سے مبرا ہي۔ اس مین انہون نے الحطیئہ شاعر کي پیروي کرتے ہوئے پہلے اپني ہجو کي ہي؛ پھر سپہ سالاران اندلس کے اعیان مین سے محمد بن عیسی نام ایک شخص کي ہجو کي ہي۔ محمد بن عیسي دلیري اوٗر شجاعت مین مشہور تھا۔ وہ ابیات یہ ہین:—

تاملتُ في المرآة وجهي فخلته	كوجه عجوز قد اشارت الي اللهو
كانّ علي الازرار مني عورة	تنادي الوري عضوا و لا تنظروا نحوي
فلو كنت مما تنبت الارض لم اكن	من الرائق الباهي و لا الطيب الحلو
و اقبح من مرآيَ بطنيِ فانه	يقرقر مثل الرعد قرقر في الجو
و إلا كقلب بين جنبيِ محمد	سليل بن عيسي حين فرّ و لم يلو
يود بانْ لو كان في بطن امه	حديثا ولم يسمع حديثا عن الغزو
ثقيل ولكن عقله مثل ريشة	تطير بها الارواح في مَهْمَه دَو
تميل بشدقيه الي الارض لحية	تظن بها ماءً يفرغ من دلو
و قد حدثوا عنه بكل نقيصة	ولكن مثلي لا يُروِّ و لا يَرو

ان کي ايسي ايسي ہجائيہ نظمين موجود ہين، جو اس سے بدرجہا بہتر ہين ۔ مگر ان مين انہون نے فحش و بد کلامي سے کام ليا ہے، اس لئے مين نے ان کو ان اوراق مين نقل نہين کيا ۔ مين نہين چاہتا کہ اس قسم کا کلام ميرے قلم سے منقول ہو ۔ ابن حزمون کو المغرب کے قضاۃ اور عمال و ولاۃ کے ہان نہايت درجہ جاہ و ثروت حاصل تھي، جس کي اصلي وجہ يہي تھي کہ وہ ان کي زبان سے ڈرتے اور ہجو سے کانپتے رہتے تھے ۔ تمام المغرب مين شايد ہي کوئي ايسا شہر ہو جس کے کسي نہ کسي باشندے کے بارے مين انہون نے ہجو نہ کہي ہو اور لوگ اس سے آشنا نہ ہو گئے ہون ۔ مين خدا سے دعا کرتا ہون کہ ان پر اور تمام مسلمانون پر رحم فرمائے *

القصہ اس روز اميرالمومنين نے حکم ديا کہ تمام فوج پورے اسلحہ سے مسلح ہوکر ان کے سامنے حاضر ہو ۔ جب ان کے حکم کے مطابق فوج ان کے سامنے پھيل گئي اور انہون نے اس کے حسن ہيئت کو ملاحظہ کيا، تو فوراً کھڑے ہوکر دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کي ۔ اتفاق سے جون ہي وہ رکوع و سجود سے فارغ ہوئے بادل کا ايک ٹکڑا نمودار ہوا اور اس قدر بارش ہوئي کہ سب لوگ شرابور ہوگئے ۔ محمد بن عبد ربہ ميرے ايک دوست ہين، جو ابو الربيع سليمان بن عبد اللہ بن عبد المومن کے ہان کاتب خصوصي کے عہدہ پر ہين اور جزيرۂ خضراء کے رہنے والے ہين ۔ انہون نے اس موقعہ کے مناسب حال يہ اشعار کہے :-

بادي الكرامة بل بادي الكرامات قد شفّع الله آيات بآيات
يا ليت شعريَ ما شيئ دعوتَ به قبل السلام و من بعد التحيات
شيئ تاثر عنه الجو فاتصلت من السحائب رايات برايات
من كل وطفاء لقّاء الرباب همتْ ماءً نقيّا علي زُغْف نقيات
قل كيف لا يفتح الله البلاد وقد تفتّحت لك ابواب السماوات

اس دن سے ابو عبد اللہ محمد بن عبد ربہ مشہور ہوگئے، اور انکي قدر و نباہت مين اضافہ ہوگيا ۔ ان مين مختلف اوصاف حميدہ جمع

ہین ۔ نظم و نثر مین اعلي دستگاہ رکھتے ہین ٗ اور علوم فلسفہ ٗ تعلیم اور منطق مین صاحب تحقیق ہین ۔ انہون نے مجھے اپنے یہ اشعار سنائے تھے :—

قف بالقباب و این ذاك الموقف   واسئلهم بصامتهم ان يعطفوا
وانشد فؤادك إن عرفت مكانه   بين القباب وما اخالك تعرف
عند التي رمت الجمار غدية   و بنانها بدم القلوب مطرف
نفسي الفداء لها و ان لم تبق لي   نفسا تذكرني بها و تعرّف

یہ قصیدہ بہت طویل ہی ؛ لیکن چونکہ سنے ہوئے زمانہ ہوگیا ہي ٗ اس لئے جتنا مجھے یاد تھا لکھ دیا گیا ۔ ایک دن ہم دونون دریا کے کنارے قبے مین بیٹھے ہوئے تھے ٗ اور پاني رم جھم برس رہا تھا ۔ اس وقت مین نے ان کو ایک قدیم شاعر کے یہ دو اشعار سنائے :—

حاكت يمين الرياح مُحكَمة   في نهر واضح الاسارير
فكلما ضعفت به حلقا   قام لها القطر بالمسامير

انہون نے ان اشعار کو پسند کیا اور کہا کہ " آپ نے مجھے میرے اسي معني کے اشعار یاد دلا دئے " ۔ پھر انہون نے اپنے اشعار سنائے ۔ ویسے لطیف اور نازک اشعار مین نے پہلے کبھي نہ سنے تھے ؛ حالانکہ شعراء نے اس مضمون کو اس قدر پائمال کیا ہي کہ کثرت تکرار کي وجہ سے وہ لیل و نہار سے بھي زیادہ قدیم اور بوسیدہ ہوگیا ہي ۔ البتہ لطیف الحس ٗ جید الطبع ٗ اور اہل تمییز اصحاب اس سے مبرا ہین ۔ وہ اشعار یہ ہین :—

بين الرياض و بين الجو معترك   بيض من البرق او سُمر من السَّمُر
ان اوترت قوسها كفُ السماء رمت   نبلا من الماء في زغف من الغُدُر
لاجل ذاك اذاهبّت طلائعها   تدرّع النهر و اهتزت قنا الشجر

ان اشعار کي چستي بندش اور نزاکت معني ملاحظہ ہو ۔ قوت تخلص دیکھئے کہ کس حسن الفاظ کے ساتھ تشبیہ قائم کي ہي ٗ اور

سننے اؤر پڑھنے میں کس قدر سہولت اؤر لطافت پیدا ہوگئی ہي !
ایک دن وہ اپني مجلس انس میں تھے کہ میں نے ان سے ملاقات کي اجازت طلب کي • انہوں نے اپنے شغل کو مجھ سے چھپانا کچھ ضروري نہ سمجھا اؤر خدام سے تمام اشیاء موجودہ اٹھواکر مجھے اندر بلا لیا ' اؤر نہایت تپاک سے ملنے کے بعد مجھ سے باتیں کرنے لگے • میں تاڑ گیا کہ وہ اس خیال سے شرمندہ ہیں کہ میں نے ان کي ایک بات دیکھ پائي ہي • اس خیال سے میں نے ان کي رفع کلفت کے لئے انکو ایک شاعر کے یہ اشعار سنائے :—

ادِرْھا فما التحریم لذاتها ولکن لاسباب تضمّنها السکر
اذا لم یکن سکر یزلّ به الفتي فستّیان ماء في الزجاجة او خمر

[یعني :— جام شراب دو ' کیونکہ خود اس کي ذات حرام نہیں ہي ' بلکہ وہ اسباب حرام ہیں جن کي وجہ سے نشہ پیدا ہوتا ہي • اگر کسي شخص کو ایسا نشہ نہ ہو کہ اس میں وہ کوئي لغرش کر جائے ' تو مینا میں خالص پاني ہو یا شراب ' دونوں یکساں ہیں • (مترجم)]

اشعار سن کر وہ (نضر اللہ وجہہ) بہت خوش ہوئے ' اؤر انس و انبساط کي وھي اگلي سي کیفیت ان میں پھر عود کر آئي • وہ کچھ عرصہ خاموش رہے • پھر قلم دوات طلب کرکے اشعار مذکورہ بالا کے ہم معني اشعار في البدیہہ لکھے ' اؤر وہ یہ تھے :—

* ما ضرت الخمر لولا الشرع یشربها قوم حدیثهم همس التسابیح
لیسوا برعشٍ اذا ادّوا فروضهم عنه القیام ولا میلٍ مراجیح
بیت کبیت و فیه شادن سدِن مزج الکووس به وقد المصابیح

* ترجمة :— شراب نوشی میں کوئی نقصان نہیں ھی . کیا شریعت نے اسے حرام نہیں کیا ؟ مگر وہ لوگ بھی تو مے نوشی کرتے ھیں جن کے لئے تسبیح پر ھر وقت من من من من کرتے رھنا ھی بات کرنے کے برابر ھی . کیا وہ لوگ اپنے فرائض مذھبی ادا کرتے وقت اور نماز پڑھتے وقت ھلتے ' جھومتے ' اور اونٹوں کی طرح ادھر ادھر نہیں ڈھلکتے ؟ اصل میں میرا یہ کمرہ ان کے کلبۂ عبادت کی طرح کا ھی . فرق صرف یہ ھی کہ میرے کمرے میں ایک آھو منظر خوبصورت سی لڑکی خادم دیر ھی اور یہ کہ جام ھائے شراب میرے چراغ ھیں . (مترجم)

اس کے بعد انہون نے اسي مجلس مین اپنے چند پرانے اشعار سنائے' جو ایک قصیدۂ سینیه مین سے ہین • مین نے ایسے عمده اشعار کبھي نہین سنے • ان مین سے صرف آخر کا شعر میرے حافظے مین رہ گیا' اور وہ یه ہي :—

ولکن قوما لا یغب نهارهم اذا غربت شمس یدیرونها شمسا

انہون نے ایک مرتبه مصر کا سفر کیا تھا' جس مین وہ بادشاہ ابن سنا سے ملے تھے' اور وہ پہلے شخص تھے جن سے مین نے اس کا ذکر سنا اور ان ہي کي زباني اس کے اشعار بھي سنے • ابو عبد الله صناعت شعر مین نہایت وسیع القدر آدمي تھے • انہون نے اپنے اکثر اشعار کو سید اجل ابو الربیع سلیمان بن عبد الله بن عبد المومن کے نام سے اسي زمانے سے منسوب کردیا تھا جب وہ ان کے ہان کتابت کے عہدے پر تھے • لیکن اس وقت کے بعد کوئي ایسا شعر نه تھا جو ابو الربیع کے نام سے مشہور ہوتا ؛ گو که ابو عبد الله کے اکثر اشعار کو رواۃ ہمیشه ابو الربیع کے اشعار ہي بتاتے ہین • مجھے یه علم و اندازہ اس وقت ہوا که جب مین ابو عبد الله سے جدا ہوا ؛ کیونکه اس کے بعد پھر مجھے ابو الربیع کے اشعار نہین ملے • اور کچھ وجه یہہ بھي تھي که مین نے ان دونون بزرگون کے اشعار مین صریح فرق پایا ؛ اور مین نے ابوالربیع کے ایسے اشعار بھي دیکھے ہین جو شعریت کے لحاظ سے نہایت پست ہین • اس سے مین نے یه اندازہ کیا که ان کے وہ پرانے اشعار' جو انکے نام سے مشہور ہین' انکے ہرگز نہین ہین • ان ہي ابن عبدربه نے مجھے یه واقعه سنایا که "مین ایک مرتبه سید ابو الربیع کے ہان گیا • اس وقت وہ ایک قبه مین بیٹھے ہوئے تھے • اندر داخل ہوتے ہوئے مین نے دیکھا که چند چھوٹے چھوٹے طاقچون مین سورج کي کرنین اوپر سے چھن چھن کر اندر آرہي ہین • یه منظر مجھے بہت ہي اچھا معلوم ہوا' اور مین نے في البدیهه یه اشعار کہے :—

۱ ـ لما رأته الشمس يفعل فعلها   في العالمين مقاسما و مساهما

۲ ـ خافت توالي الجود يفقد مالها   نثرت عليه دنانرا و دراهما

دوسرے شعر مین لفظ "دنانیر" مین سے حرف یا کو حذف کردیا گیا ہي، اؤر یه جائز ہي؛ جیسا که کسي اؤر قدیم شاعر نے کہا ہي که :—

تضلّ به امنا و فیه العصافر"

جن دنون مین اپنے شیخ و استاد ابو جعفر احمد بن محمد بن یحیی حمیري رحمة الله سے قرطبه مین پڑھا کرتا تھا، ان دنون سنه ۲۰۲ مین انہون نے مجھے امیر المومنین ابو یوسف کے متعلق ایک قصه سنایا۔ ہوا یه که مین استاد مذکور سے الحماسه مین ابن زیابه تیمي کا وه مقطعه پڑھ رہا تھا جس کا پہلا شعر یه ہي که :—

یا لهف زیابة للحارث الـــصابح فالغانم فالآیب۔

تو جب مین اس شعر پر پہنچا که :—

واللہ لو لاقیته خالیا   لآب سیفانا مع الغالب

تو حضرت استاد نے کہا که "اس شعر کے متعلق مین تم کو ایک قصه سناتا ہون۔ اؤر وه یه ہي که جب امیر المومنین ابو یوسف ادفنش (لعنه الله) کے مقابلے کے لئے قرطبه سے روانه ہوئے، تو ان کے جانے کے ایک یا دو روز بعد میرے بیٹے عصام نے مجھ سے کہا که "ابا جان! مین نے رات خواب مین دیکھا که امیر المومنین قرطبه مین داخل ہوئے ہین اؤر وہان سے اس طرح واپس آئے ہین که دو تلوارین لگائے ہوئے ہین"۔ مین نے کہا "بیٹا! اگر تمہارا یه خواب سچا ہي تو امیر المومنین نے ادفنش پر ضرور غلبه حاصل کرلیا ہي۔ اؤر مجھے یہي شعر یاد آیا که "والله لو لاقیته ...... الخ"۔ آخر کار وه خواب اؤر تعبیر دونون درست ثابت ہوئے"۔

یه ابو جعفر ایک اؤر بزرگ ہین، جن پر اندلس مین علم ادبیات کي انتہا ہوگئي۔ مین تقریباً دو سال ان کي خدمت مین رہا، اؤر

مین نے شعر قدیم و جدید مین کسي راوي یا ادب' امثال' شعر نادرالوجود اؤر سجع کے متعلق حکایات بیان کرنے والے کو ان سے بڑھکر نہیین پایا: رضي الله عنه و جازاه عنا خیرا ۰ انہون نے تمام مشائخ اندلس سے حدیث شریف' قرآن مجید اؤر آداب کے علوم اخذ کئے ۰ ان کي طول عمر اؤر علم سے صدق محبت اؤر افراط شغف نے اس تحصیل مین اؤر بھي زیادہ مدد دي ۰ ان کے صاحبزادے عصام نے مجھ سے بیان کیا' اؤر مین نے ان کے پاس ابو الطیب کا دیوان دیکھا ہي' بلکه اس کا اکثر حصه پڑھا ہي' اؤر نہایت صحیح پایا ہي ۰ مین نے عصام سے کہا که "آپ نے اسے اصل صحیح نسخے سے لکھا ہي' مگر صحت نقل سے پرهیز کیا ہي"۰

عصام :— یه ناممکن ہي که دنیا بھر مین کوئي نسخه اس سے زیادہ صحیح هو جس سے مین نقل کرتا هون ۰

مین :— وہ ہي کہان ؟

عصام :— وہ نسخه اس وقت یہین' ہمارے سامنے' اؤر ہمارے پاس موجود ہي ۰

مین :— (ہم اس وقت مسجد کے ایک گوشے مین بیٹھے هوے تھے) کہان ہي ؟

عصام :— آپ کے داهنے هاتھ کو رکھا ہي ۰

مین سمجھ گیا که ان کا مطلب جناب شیخ سے ہي ۰ مگر مین نے کہا که "میرے داهنے هاتھ تو صرف استاد تشریف فرما ہین"۰

عصام :— یہي تو میرا وہ اصلي نسخه ہي جس سے مین نے نقل کیا ہي ۰ وہ مجھے اپنے حافظے سے لکھواتے تھے ۰

یه سنکر مجھے نہایت تعجب هوا ۰ حضرت استاد ہماري یه باتین سن رهے تھے ۰ ہماري طرف دیکھ کے کہنے لگے "تم کس دھن مین هو؟"

ان کے صاحبزادے نے سب ماجرا سنایا، تو وہ میرے تعجب کا حال سنکر کہنے لگے کہ "امر بعید معلوم ہوتا ہی کہ تم لوگ کبھي اپنے حصول علم مین فلاح یاب ہو۔ تمہین دیوان متنبي کے حفظ کرنے پر تعجب ہوتا ہي۔ خدا کي قسم مین نے ایسے ایسے لوگ دیکھے ہین جو کتاب سیبویه کے حافظ کو حافظ نہین شمار کرتے تھے اور اسے مجتہد نہین سمجہتے تھے"۔ ابو جعفر مذکور نے چھیانوے سال کي عمر مین وفات پائي۔ ان کے بعد اندلس مین کوئي ایسا شخص باقي نہین رہا جو ہر قسم کي روایت مین اعلي دستگاہ رکہتا ہو۔ مین نے نہ ان کے قبل نہ ان کے بعد کوئي ایسا شخص دیکھا، جو باوصف اس امر کے کہ اس مین علم، شدت تمییز، حسن اختیار اور ان تمام صفات کي معرفت علل کي صفات موجود ہون مگر انصاف کو ہاتھ سے نہ دے اور حقیقت امور کي طرف اس کا ذہن جلد منتقل ہوتا ہو۔ گو کہ مین اپنے اشعار کي کثرت تکلف اور بعد جودت سے بخوبي واقف ہون اور اسي وجہ سے ان اشعار کو حقیقي معني مین اشعار نہین سمجہتا، پھر بھي اپنے اشعار ان کو سنایا کرتا تھا اور خوب جانتا تھا کہ اشعار اس قابل نہین ہین کہ انہین سنائے جائین۔ مگر وجہ یہ تھي کہ وہ اکثر مجھے سنانے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کو میرے اشعار سن کر بہت جوش آتا تھا اور تعریف کیا کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھي ہوتا تھا کہ ان کو بار بار دہراکر حفظ بھي کرلیتے تھے۔ ایک دفعہ حسب عادت انہون نے مجھے اشعار سنانے کا حکم دیا، تو مین نے یہ دو اشعار سنائے، جو مین نے اپنے ایک ہم مکتب مسمي فتح کي شان مین في البدیہہ کہے تھے، جو نہایت عفیف مزاج، حسین اور نرگس چشم شخص تھا:—

یا مَن له عن کِناسٍ   مَن المَتَیم قلبه

ما انتَ کاسمك فتح   و انما انت قلبه

ان اشعار سے وہ نہایت محظوظ ہوئے ' اور اپنے صاحبزادے کی طرف ملتفت ہوکر کہنے لگے کہ " واللہ شعر اس کو کہتے ہیں ' نہ کہ ان کو کہ جن سے تم تمام دن مجھے تصدیع میں مبتلا رکھتے ہو۔ اگر تمہیں شعر کہنا ہی تو ایسے ہی کہا کرو ؛ ورنہ بہتر ہی کہ چپ رہو"۔ دوسرے روز مجھ سے کہا کہ " تم جانتے ہو کہ عصام نے کل کیا کمال کیا ہی ؟ " میں نے لا علمی ظاہر کی ' تو کہنے لگے کہ " وہ تو کچھ ایسا ہی ہوا ہی کہ جیسے وہ مثل مشہور ہی کہ " میں نے ہزاروں کو ساکت کر دیا " ۔ ہوا یہ کہ عصام نے کل دن بھر اپنے دماغ پر زور ڈال کر نہایت مشقت کے بعد یہ کیا کہ تمہارے دونوں ابیات کو لیکر ان کی روح کو سلب کیا اور ان کی آب و تاب کو برباد کرکے اور سب کو مسخ کرکرا کے یوں کہا کہ :—

سبي فوادیَ خشف　　　فقوتي اليوم ضعف
سموه فتحا مجازا　　　و في الحقيقة حتف

اس نے سوا مجاز اور حقیقت کے اور کچھ بھی اضافہ کیا ؟ "
میں نے کہا کہ " واللہ ' یہ اشعار میرے اشعار سے بدرجہا بہتر ہیں " ۔ یہ سنتے ہی ان کا چہرہ متغیر ہو گیا ' اور خفا ہوکر کہنے لگے کہ " میاں صاحبزادے ' اس بیہودہ عادت کو چھوڑدو۔ انسان کے اخلاق و عادت میں بد ترین چیز خوشامد اور تزئین باطل ہی ؛ اور وہ بھی خاص کر ایسی حالت میں کہ جھوٹی قسم کا بھی اس پر اضافہ ہو۔ خدا کی قسم ' تم بخوبی جانتے ہو کہ یہ اشعار کسی کام کے نہیں ہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہی کہ تمہاری قوت تمییز میں فرق آگیا ہو اور قوت اختیار کم ہوگئی ہو۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو سکتا ہی " ۔

اس واقعہ کے علاوہ میں نے ان کی شدت انصاف کا اس سے بھی زیادہ اندازہ کیا ہی۔ ہمارے ایک ساتھی علی بن خروف نے ان کی ہجو میں دو شعر کہے ؛ مگر انہوں نے اس کے ان اشعار کی تعریف کی ۔

اس کا قصه یه هي که حضرت استاد (رحمه الله و عفا عنه) کا لقب "الوزغي" تها ۔ ان کے پاس ایک شخص تعلیم پاتا تها' جس کا نام غرنوق تها ۔ (لفظ غرنوق کے معني کلنگت کے هین' اۋر فصیح لفظ غرنوق نهین بلکه غرنیق هي) ۔ بعض طلبه حضرت استاد پر یه تهمت لگاتے تهے که ان کو اس سے عشق هي ۔ حالانکه یه محض افترا هي : خدائے تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسي باتون سے محفوظ و منزه رکها تها ۔ ابن خروف نے اسي امر کے بارے مین لکها که :--

أحقاً سام ابرص ما سمعنا بانك قد تعشقت ابنَ ماء
وكيف وانت في الحيطان تمشي و ذاك يطير في جو السماء

حضرت استاد علیه الرحمة نے اسے اپنے هان سے خارج کردیا ۔ اس قضیه کي خبر قاضي ابوالولید ابن رشد تک پهنچي ۔ انهون نے ابن خروف کو بلاکر زد و کوب کیا' اۋر استاد کو اسے تعلیم دینے سے منع کردیا ۔ اس طرح خدائے تعالی نے ان دو اشعار کي وجه سے ابن خروف کو ان کے علم و تبحر کے استفاده سے محروم اۋر ان کے عتبۀ عالیه سے دور کردیا ۔ حضرت استاد نے اسے نظر انداز کرکے رخصت کردیا ۔ اس واقعه کے بعد نه ابن خروف کو فلاح نصیب هوئي' اۋر نه حصول علم سے بهره ور هوا؛ بلکه اپنے اسي محدود علم اۋر طبیعت کي آمد پر منحصر ره گیا *

هم لکهتے لکهتے کهان سے کهان پهنچ گئے ؛ حالانکه طالب علم اۋر ناظر کتاب کے لئے یه باتین محض غیر ضروري هین ۔ اب هم پهر وهین سے سلسلۀ کلام شروع کرتے هین جهان چهوڑا تها *

اپنے آخري زمانے مین امیر المومنین ابو یوسف نے حکم دیا که المغرب کے تمام یهودیون کے لئے ایسا لباس مقرر کیا جائے' جس سے وه باقي تمام اقوام سے متمیز هون' اۋر جو صرف ان هي کے لئے خاص هو ۔ اس غرض سے انهون نے خاص قسم کا لباس مقرر کیا' جس کي آستینین

اس قدر دراز تھین کہ تقریباً قدمون تک پہنچتي تھین، عمامون کي جگہ ایسي بد نما ٹوپیان پہننے کا حکم ھوا، جو شکل مین زیر پالان کي طرح تھین، اور کانون کے نیچے تک جاتي تھین۔ المغرب کے تمام یہودیون مین یہي لباس رائج ھو گیا، اور ابو یوسف کے بعد ان کے بیٹے ابو عبد اللہ کے زمانے کے کچھ حصے تک جاري رھا۔ اس کے بعد اسے بدل دیا گیا؛ کیونکہ یہودیون نے ہر ممکن وسیلے سے امیر المومنین سے درخواستین کین اور ہر شخص سے، جس کي سفارش کارگر ھو سکتي تھي، سفارشین کروائین۔ ابو عبد اللہ نے حکم دیا کہ وہ زرد کپڑے اور زرد عمامے استعمال کرین۔ چنانچہ یہودي ہمارے زمانے، یعني سنہ ٦٢١، تک اسي لباس مین نظر آتے ہین، امیر المومنین ابو یوسف نے اس لباس کي تخصیص اس لئے کي تھي کہ ان کو ہمیشہ یہودیون کے اسلام مین شک رھتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ "اگر مجھے ان کے اسلام کا یقین ھو جائے، تو مین ان کو ان قیود سے آزاد کردون، اور ان کو شادي بیاہ اور دیگر تمام امور مین مسلمانون کے ساتھ اختلاط و ارتباط کي اجازت دے دون۔ اور اگر مجھے ٹھیک ٹھیک معلوم ھو جائے کہ وہ کافر ہین، تو مین ان کے مردون کو قتل اور اولاد کو قید کرکے ان کے اموال کو مسلمانون کے لئے مال فیئ بنادون۔ مگر مشکل یہ ہي کہ مجھے ان کے امر مین تردد ہي"۔ حق یہ ہي کہ جب سے المصامدہ کا آغاز ھوا، تب سے آج تک تمام بلاد المغرب مین یہودیون کے ذمي ھونے یا نہ ھونے کا کبھي فیصلہ ہي نہین ھوا۔ مزید بر آن المغرب کے تمام بلاد اسلامیہ مین نہ کہین کوئي گرجا ہي نہ ہیکل۔ یہودي ہم سے برابر اسلام کا اظہار کرتے ہین۔ ہماري مساجد مین ہماري طرح نماز ادا کرتے ہین، اور اپنے بچون کو قرآن شریف پڑھاتے ہین۔ واللہ اعلم ان کے دلون مین کیا چھپا ھوا ہي، اور ان کے مکانون مین کیا پوشیدہ ہي۔

اسي عہد مین ابو الولید محمد بن احمد بن محمد ابن رشد (جنکا اوپر ذکر ھو چکا ہي) پر سخت مصیبت پڑي۔ اس کے دو سبب تھے،

جن مین سے ایک ظاہر تھا ایک مضمر، سبب مضمر (اور وهي بڑا سبب هي) یه تها که حکیم ابو الولید علیه الرحمة نے ارسطا طالیس ' صاحب کتاب المنطق ' کي "کتاب الحیوان" کي شرح کرني شروع کي ۔ اس کي تهذیب اور بسط اغراض و مطالب کے ساتھ انهون نے اپنے تجربے کي چند باتون کا اضافه کیا ' جو ان مطالب سے متعلق تهین ۔ اس کتاب مین زرافه جانور کي پیدائش اور اس کے زاد بوم اور جائے پرورش وغیره کے ذکر مین حکیم موصوف نے یه لکھ دیا که مین نے یه جانور بادشاه بربر کے هان دیکها هي ۔ اور اسي ضمن مین انهون نے اور علماء کے طریقے کے موافق مختلف اقوام کے بادشاهون اور اسماء اقالیم کا بهي ذکر کیا ۔ مگر انهین بالکل یه خیال نه رها که خدام ملوک اور الفاظ کتب کو بدل دینے والے تعریف و تقریظ کرتے کرتے کیا کیا لکھ جاتے هین ' اور یه که ایسے امور قابل اندراج کتاب نهین هین ۔ اس قسم کي باتین تهین جن کي وجه سے وه ان لوگون کے مورد عتاب هوئے ' گو که انهون نے اپنے پوشیده غم و غصه کو کبهي ظاهر نهین کیا ۔ ابو الولید کو خود هي ان سب باتون کو سمجهنا چاهئے تها ۔ کسي نے کها هي که "جس نے اپنے زمانے کو پهچان لیا ' اس نے اس سے جهوٹ بولا ؛ اور جس نے اپنے رتبے کو پهچان لیا ' وه گویا خود وهي هو گیا" ۔ کسي اور نے بهي خوب کها هي که :—

و انزلني طول النوي دار غربة اذا شئت لاقیت الذي لا أشاكله

فحامقته حتي یقال سجیة ولو كان ذا عقل لكنت اعاقله

رفته رفته اس خیال نے لوگون کے دلون مین مضبوط جڑ پکڑلي ۔ اهل قرطبه مین سے چند آدمي ان سے عناد رکهتے تهے اور همسري کے مدعي تهے ۔ انهون نے ابو یوسف کے پاس خبر پهنچادي ؛ اور اس کام کے لئے یه طریقه اختیار کیا که ان کي چند تلخیص شده کتب ' جو وه لکها کرتے تهے ' اٹهاکر امیر المومنین کے پاس لے گئے ۔ انهون نے ان کتابون مین ابو لولید

ہي کي تحرير مين چند ايسے فقرے ديکھے جو انہون نے فلاسفۂ قدما سے نقل کئے تھے اۋر جن کا مفہوم يہ تھا کہ زہرہ بھي مختلف خداۋن مين سے ايک خدا ہي ۔ انہون نے ابو يوسف کو يہ فقرہ دکھا ديا ۔ اميرالمومنين نے پہلے تو تمام رؤسا واعيان کو جمع کيا ' پھر حکيم ابو لوليد کو بھي بلايا ۔ وہ آ گئے ' تو امير المومنين نے ان اوراق کو انکے سامنے پھينک کر سوال کيا کہ " يہ تمہارا لکھا ہوا ہي " انہون نے انکار کيا ۔ امير المومنين نے کہا کہ " جس شخص کي يہ تحرير ہي اس پر خدا کي لعنت ہو " ۔ يہ کہہ کر حاضرين کو بھي لعنت بھيجنے کے لئے کہا ۔ پھر حکيم مذکور کو نہايت خستہ حالي کے ساتھ خارج کرکے حکم دے ديا کہ " اس سے اۋر ہر اس شخص سے جو ان علوم مين سے کسي کے متعلق ذرا بھي گفتگو کرتے ہوئے سنا جائے بالکل قطع تعلق کرليا جائے " ۔ پھر تمام بلاد کي طرف اس مضمون کے فرمان جاري کئے کہ ان تمام علوم کو ايک ايک کرکے ترک کرديا جائے ' اۋر سوا طب ' حساب اۋر ان علوم کے جن کو ان سے قرابت قريبہ ہي ' مثلاً نجوم جس سے دن رات کا اندازہ ہوتا ہي اۋر ان کے اوقات معلوم ہوتے ہين ' باقي تمام فلسفي علوم کي کتابين جلا دي جائين ۔ چنانچہ تمام بلاد مين اسي فرمان کے اقتضاء کے مطابق عمل در آمد ہوا *

مگر جب امير المومنين قرطبہ سے مراکش کو واپس آئے ' تو انہون نے ان سب باتون کو ترک کرديا ' اۋر خود علم فلسفہ کي تحصيل کي طرف راغب ہوئے ۔ انہون نے ابوالوليد کو اندلس سے بلا ليا ' ان پر احسانات کئے ' اۋر ان کا قصور معاف کرديا ۔ مگر ابو الوليد مراکش پہنچ کر بيمار ہوگئے ' اۋر اسي مرض مين سنہ ۵۹۴ کے آخر مين انتقال کيا ۔ اس وقت ان کي عمر تقريباً آسي سال کي تھي ۔ خدا ان پر رحم فرمائے *

اس تاريخ کے عرصۂ قليل کے بعد ابو يوسف نے بھي وفات پائي ' اۋر جيسا کہ ہم ذکر کرچکے ہين ان کي وفات سنہ ۵۹۵ کے ماہ صفر کے شروع مين ہوئي *

ذکر ولایت امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد بن ابي یوسف

ابو عبد اللہ کا نام محمد بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن بن علي تھا ۔ ان کي والدہ ' زہر ' ایک رومي خاتون اؤر ام ولد تھین ۔ ابو عبد اللہ سے سنہ ٥٩٥ مین ان کے والد کي وفات پر بیعت کي گئي ۔ ان کے والد نے اس سے قبل سنہ ٥٨٦ ہي مین لوگون کو ان سے بیعت کرنے کا حکم دیا تھا ' جب کہ ان کي عمر چند ماہ کم دس سال کي تھي ؛ کیونکہ ان کي پیدائش سنہ ٥٧٦ کے آخر مین ہوئي تھي ' اؤر وہ اپنے والد کي وفات تک امر خلافت کے لئے مرشح اؤر معروف رہے ۔ تاریخ مذکورہ بالا کو انھین بالاستقلال امر حکومت حاصل ہوا ۔ جس دن ان سے بیعت عامہ کي گئي ' ان کي عمر سترہ سال کي تھي ؛ اؤر ان کي وفات دسوین شعبان سنہ ٦١٠ کو ہوئي ۔ اس حساب سے انکي حکومت کا زمانہ چند ماہ کم سولہ سال کا ہوتا ہي *

ان کي صفات

ان کا رنگ سفید ' داڑھي کے بال بھورے ' آنکھین سیاہ ' رخسار نرم ' اؤر قد و قامت نہایت حسین تھا ۔ وہ اکثر سر جھکائے رہتے تھے ' بہت کم بولتے تھے اؤر وہ بھي نہایت غور و خوض کے بعد ۔ ان کي خاموشي کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ ان کي زبان اؤر لہجہ مین تتلاہٹ تھي ۔ وہ مزاج کے حلیم تھے ' اؤر خونریزي سے بہت پرھیز کرتے تھے ۔ جس بات سے ان کو کوئي خاص تعلق نہ ہو اس مین دخل انداز نہ ہوتے تھے ۔ مگر ان مین یہ عیب تھا کہ بخیل خیال کئے جاتے تھے *

ان کي اولاد

ابو عبد اللہ نہایت قلیل الاولاد آدمي تھے ۔ جہان تک مجھے علم ہي ' ان کے بیٹون مین صرف یوسف ولي عہد ' یحیٰی ' اؤر اسحاق ہي

تھے ۔ یحیی نے ان کی زندگی ہی میں اشبیلیہ میں سنہ ٦٠٨ میں انتقال کیا ۔ امیرالمومنین کے حشم و خدم میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا ہی کہ امیرالمومنین کے ان کو ولی عہد بنانے کا ارادہ کیا تھا ۔ اِن کے علاوہ ان کی چند لڑکیاں بھی تھین *

ان کے وزراء

(۱) ابو زید عبدالرحمان بن موسی بن یوجان ' جو ان کے والد کے وزیر تھے ۔ مگر کچھہ عرصہ کے بعد امیرالمومنین نے ان کو معزول کرکے

(۲) اپنے بھائی ابراہیم بن ابو یوسف کو وزیر مقرر کیا ۔ بلا شک و شبہ وہ امیرالمومنین مرحوم کے بہترین خلف اور امر وزارت کے لئے نہایت لائق و مناسب آدمی تھے ۔ اگر یہ ضروری ہی کہ امور سلطنت کو ایثار حق اور تردید ہوا و ہوس کے ساتھہ چلانا چاہئے ' تو مین نہین سمجھتا کہ ان سے زیادہ بہتر کوئی اور شخص اس عہدے کا مستحق و مورد ہو سکتا تھا ۔ وہ میرے نہایت دوست تھے ' اور مجھے ان سے بہت سا مال و زر اور خلعتین ملی تھین ۔ ان کی وزارت کے زمانے مین مین ان سے واقف نہ تھا ؛ کیونکہ اُن دنون مین بالکل نو جوان تھا ۔ مین ان سے اس وقت واقف ہوا کہ جب سنہ ٦٠٥ مین وہ اشبیلیہ کے والی ہوئے ' اور محمد بن الفضل نامی ہمارے ایک کاتب دوست کے ذریعے ان سے تعارف ہوا ۔ ان سے ملاقی ہونے کے پہلے دن ہی مین نے انکی شان مین ایک قصیدہ پڑھا ' جس کی ابتداء یون ہوتی ہی :—

لکم علي هذا الوري التقديم　　　و عليهم التفويض والتسليم
الله اعلاكم و أعلي امره　　　بكم وانف الحاسدين رغيم
آحييتم المنصورَ فهو كانه　　　لم تفتقده معالم و علوم
و محابر و منابر و محارب　　　و حمي يحاط و ارمل ويتيم

آگے چل کر مین نے ان کی حکومت اشبیلیہ کا یون ذکر کیا :—

فكانما حمص جمالا سارةً　　　و كان ابراهيم ابراهيم

واري طليطلة كهاجر اثرها　　　سيزفها الادفنش وهو ذميم

اسي قصيدے مين کہتا هون که :—

يذري الصليب صغيره وكبيره　　　فيها حداداً والعلوج جثوم

ويحرق الاعداء فيما اضرمت　　　وتجوب نار الحرب وهي جحيم

چونکه اس قصيدے کو نظم کئے هوئے عرصه گزر چکا هي ' اس لئے مجهے اس سے زياده کچهه ياد نهين ؛ اور نه مين نے کبهي اس قصيدے کي طرف زياده اعتنا کيا ۔ انهون نے يه اشعار سن کر بہت پسند کئے ؛ اور جيسا که امراء و رؤسا کا قاعده هي ' انهون نے ازراه لطف و کرم ان کي بہت تعريف و توصيف کي ' حالانکه ان اشعار کي رکاکت ' قلت انطباع ' اور تکلف ظاهر هي ۔ اس کے بعد مجهے ان کے هان (خدا ان کا بهلا کرے) اور بهي زياده فروغ حاصل هوا ' حتي که وه مجهه سے اکثر يه کها کرتے تهے که "خدا کي قسم جب کبهي آپ موجود نهين هوتے تو مجهے آپ کي ملاقات کا نهايت شديد اور حقيقي اشتياق پيدا هو جاتا هي"۔ کچهه عرصه مين اور وه اسي فرط اشتياق و محبت مين همراه رهے ۔ مگر بعد مين مجهے وهان سے چلا جانا پڑا ۔ اس وقت وه دوباره اشبيليه کي والي مقرر هوئے تهے ۔ چنانچه سنه ۶۱۳ کے ماه ذي الحجه کي آخري تاريخ کو مين ان سے رخصت هوا ۔ جب سنه ۶۱۷ مين مجهے انکے انتقال کي خبر ملي هي ' اس وقت مين مصر صعيد مين تها ۔ مين نے علم اثر و حديث مين کسي اور عالم کو اتنا بڑا راوي اور ناقل نهين ديکها جيسے وه تهے ۔ وه ظاهريت مين اپنے والد کے هم مذهب تهے ۔ امير المومنين ابو عبد الله نے بعد مين ان کو معزول کرکے ان کي جگه

(۳) ابو عبد الله محمد بن علي بن ابو عمران ضرير کو مقرر کيا ۔ يه ابو عمران ضرير ' يوسف بن عبد المومن کي والده کے اجداد مين سے تهے ۔ امير المومنين ابو عبد الله نے وزير ابو عبد الله محمد بن علي کي

کنیت ابو یحییٰ قرار دی تھی ۔ وزیر ابو عبد اللہ بہ لحاظ سیرت و سریرت نہایت عمدہ وزیر تھے ۔ وہ امیر المومنین کو تا بہ حد امکان فعل خیر ' نشر عدل و انصاف ' اور لشکر و رعیت کے ساتھ احسان کرنے پر ترغیب دلاتے تھے ۔ ان کے زمانے مین ملک ایسا سر سبز تھا اور رعایا و برایا کو اس قدر وسعت رزق اور کثرت عطا میسر تھی کہ جیسی امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے عہد مین تھی ' یا یہ کہئے کہ اسکے قریب قریب حالت تھی ۔ امیر المومنین ابو عبد اللہ نے ان کو بھی معزول کرکے

(۱۴) ابو سعید عثمان بن عبد اللہ بن ابراہیم بن جامع کو وزیر بنایا ۔ ان ابو سعید کے دادا ' ابراہیم بن جامع ' ابن تومرت کے اصحاب مین سے تھے اور ان ہی کے ہمراہ مراکش سے آئے تھے ۔ اصل مین وہ اندلس کے باشندے تھے ' اور ان کے آبا و اجداد طلیطلہ کے رہنے والے تھے ۔ یہ ابراہیم بن جامع بحر اعظم کے کنارے شریش نام شہر کے ایک مقام مین پروان چڑھے تھے ' جس کا نام روطہ تھا ۔ وہان ایک مسجد ہی ' جو اپنی فضیلت و بزرگی کے لئے مشہور ہی ' اور ہر سال تمام اہل اندلس اسکی زیارت کو جاتے ہین ۔ بعد مین ابراہیم سرحد کو چلے گئے ' جہان وہ تانبے کا کام کیا کرتے تھے ۔ اسی اثناء مین انکو ابن تومرت سے تعارف حاصل ہوا ' اور وہ ان کے اصحاب مین شمار ہونے لگے ۔ ان کی اولاد سلطنت مین بڑے بڑے مرتبون پر پہنچی اور زبردست جاہ و حشمت کی مالک ہوئی ۔ چنانچہ ان کی اولاد مین سے ابو العلاء ادریس ' ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے وزیر تھے ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہی ۔ وزیر مذکور الان ' یعنی وزیر ابو سعید ' کے والد کا نام عبد اللہ تھا ' جو ابو یعقوب کے عہد مین سبتہ اور اس کے گرد و نواح کے والی تھے ۔ مزید بر آن انکو تمام بلاد کے جنگی جہازون کی ولایت بھی حاصل تھی ۔ الغرض وہ کچھ عرصہ یون ہی وزیر رہ کر انتقال کرگئے ۔ مجھے گمان ہی

که خود امیر المومنین ابو یعقوب ہي نے ان کو قتل کروایا تھا ۔ انہوں نے اپني اولاد مین سے یوسف ' حسین ' اور عثمان (یعني یہي وزیر ابو سعید) کو چھوڑا تھا ۔ ان کے علاوہ ایک لڑکا یحییٰ اور چند لڑکیاں بھي تھین ۔ مختصر یہ کہ وزیر ابو سعید عثمان کي وزارت برابر قائم رهي ' اور امیر المومنین ابو عبد الله نے وفات پائي ۔ پھر ان کے بیٹے امیر المومنین ابو یعقوب کے هان بھي وہ وزیر ہي تھے که مین سنه ٦١٤ مین وهان سے چلا آیا ۔ اس کے بعد سنه ٦١٧ مین مجھے معلوم هوا که ابو یعقوب نے ان کو معزول کردیا ہي اور ایک اور شخص کو وزارت دي ہي ' جس کا ذکر انشاء الله آگے چل کر آئیگا *

ان کے حاجب

(١) ریحان خصي ' جسے ریحان بینک بھي کہتے ہین ' اپني موت تک ان کے هان حاجب رہا ۔ اس کے بعد

(٢) مبشر خصي ' جو مبشر والدي بھي کہلاتا ہي ' حاجب هوا ' اور وہ امیر المومنین ابو عبد الله (رحمه الله) کي وفات تک اسي عہدے پر رہا *

ان کے کُتاب

(١) ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمان بن عیاش ' جن کا پہلے ذکر هو چکا ہي ' ابو عبد الله کے کاتبون مین سے تھے *

(٢) ابو الحسن علي بن عیاش بن عبد الملک بن عیاش ' جن کے والد کا ذکر عبد المومن اور ابو یعقوب کے حالات مین گزر چکا ہي *

(٣) ابو عبد الله محمد بن یخلفتن بن احمد فازازي — خدا ان کو اپنے پاک بندون مین رکھے ' اور مجھے ان کے روئے انور سے قرب عطا فرمائے ' ان کے الفاظ شیرین سے میرے کانون کو سماعت اندوز فرمائے ' اور ان کے شمائل شریفه سے استمتاع کا موقعه عنایت کرے ؛ آمین ! مین

بیان نہین کرسکتا کہ مجھے ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے کي کیسي شدید تمنا ہي *

یہ تو تھے کُتاب انشاء ۔ انکے علاوہ کُتاب جیش مین (۱) ابو الحجاج یوسف مُراني (بہ تخفیف راء و ضم میم) ہین' جو اہل شریش مین سے ہین؛ اؤر ان کے بعد (۲) ابو جعفر احمد بن منیع ہین' جو آج ہمارے زمانے' یعني سنہ ۶۲۱' تک کاتب جیش ہین *

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو القاسم احمد بن بقي' جو ان کے والد کے ہان قاضي کے عہدے پر ممتاز تھے ۔ مگر معزول ہوئے' اؤر ان کي جگہ

(۲) ابو عبد اللہ محمد بن مروان کو مقرر کیا گیا ۔ انکو امیر المومنین ابو عبد اللہ کے والد نے معزول کردیا تھا ۔ اپني وفات تک قاضي رہے ۔ ان کے بعد

(۳) شہر فاس کے ایک باشندے' محمد بن عبد اللہ بن طاہر' کو عہدۂ قضا پر مامور کیا گیا ۔ وہ حضرت امام حسین بن علي بن ابي طالب رضي اللہ عنہم کي اولاد مین سے ہونے کے مدعي تھے ۔ عہدۂ قضا پر فائز ہونے سے پہلے وہ واعظ تھے' اؤر تصرف کے رنگ مین زندگي بسر کیا کرتے تھے ۔ قاضي ہونے پر بھي ان کا یہي رویہ رہا' اؤر اسي مین مشہور تھے ۔ ان صفات کے علاوہ ان کو اصول فقہ' اصول دین' اؤر مناظرہ مین معرفت تامہ حاصل تھي ۔ سنہ ۵۸۷ مین وہ امیر المومنین ابو یوسف سے ملے' ان کے ہان نام پیدا کیا اؤر اعلي رتبے پر پہنچے ۔ مین نے ان ابو عبد اللہ حسیني کو یہ کہتے سنا ہي (اؤر مین اس وقت ان کے ساتھ مکان ہي مین تھا) کہ "جب سے مجھے امیر المومنین ابو یوسف سے تعارف ہوا' اس وقت سے ان کي وفات تک مجھے ان سے انیس ہزار دینار وصول ہوئے' جس مین خلعتین' گھوڑے اؤر جاگیرین شامل نہین ہین ۔ یہ ابو عبد اللہ سنہ ۶۰۸ تک قاضي رہے' اؤر اسي

بلنسیه و مرسیه کے حالات

بلنسیہ ' مرسیہ ' اوؤر تمام مشرقي اندلس کے باشندون نے بالاتفاق فوج کے ایک سردار کو اپنا حاکم مقرر کرلیا ' جس کا نام عبد الرحمان بن عیاض تھا ۔ یہ عبد الرحمان امت محمدي (صلي الله علیه و سلم) کے صلحاء اوؤر بہترین افراد مین سے تھے ۔ مجھے ان کے کئي احباب سے معلوم ہوا ہي کہ وہ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے ۔ ان کے متعلق ایک نہایت عجیب بات یہ ہي کہ وہ نہایت درجہ رقیق القلب آدمي تھے ' اوؤر بہت جلد آبدیدہ ھو جاتے تھے ۔ لیکن جب وہ سوار ھوکر ہتھیار اتھاتے تھے ' تو کوئي شخص ان کے سامنے تھہر نہین سکتا تھا ' اوؤر نہ کسي بہادر شخص کي یہ تاب تھي کہ ان سے مقابلہ کرے ۔ نصاریٰ کا یہ حال تھا کہ وہ لوگ صرف ان اکیلے کو ایک سؤ شہسوارون کے برابر شمار کرتے تھے ۔ جب کبھي وہ ان کا جھنڈا دیکھ پاتے تھے ' تو چیخ اتھتے تھے کہ "اي لو! ابن عیاض آگیا ۔ اي لو! ایک سؤ سوار آ پہنچے !!" اس صالح بزرگ کي برکت سے خدائے تعالیٰ نے ان اطراف کو محفوظ رکھا ' اس کے ذریعے سے دشمنون کو دفع کیا ' اوؤر اس کي ہیبت نصاریٰ کے قلوب مین اس طرح قائم فرمادي کہ اسي ہیبت نے ان کو وھان سے نکال باہر کیا ۔ ابن عیاض اندلس کے مشرقي خصے مین مقیم رہ کر اس کي حفاظت کرتے اوؤر دشمنون کو بھگاتے رھے ' یہان تک کہ انہون نے وفات پائي ۔ الله ان پر رحم فرمائے ' ان کے چہرے کو تر و تازہ رکھے ' اوؤر انہین ان کي سعي کا اجر عطا کرے ۔ مجھے ان کي وفات کي تاریخ تحقیق طور سے معلوم نہین ہي ۔

ان کے بعد ان اطراف ملک کے انتظام کے لئے محمد بن سعد نام ایک شخص اتھا ' جو ان لوگون کے ھان ابن مرذنیش کے نام سے مشہور تھا ۔ وہ ابن عیاض کا خادم اوؤر اسلحہ بردار تھا ۔ جب ابن عیاض کي وفات کا وقت آ پہنچا ' تو فوج ان کے گرد جمع ھوگئي اوؤر دریافت

کیا کہ انتظام امور کس کے سپرد کیا جائے ؟ لوگون نے انکے بیتے کي طرف اشارہ کیا ۔ مگر انہون نے کہا کہ "وہ اس قابل نہین ہي ؛ کیونکہ مین سنتا هون کہ وہ شراب پیتا اور نماز سے غافل رهتا ہي ۔ اگر آپ لوگ ضروري خیال کرین ' اور ضروري ہي بھي ' تو اس شخص کو اپنا سردار بنا لیجئے (اور انہون نے محمد بن سعد کي طرف اشارہ کیا) کیونکہ وہ صریحاً بہادر اور غني النفس شخص ہي ۔ ممکن ہي کہ الله اس سے مسلمانون کو کچھ فائدہ پہنچائے ۔ چنانچہ یہي ابن سعد ان بلاد کي ولایت پر اس وقت تک مامور رها کہ اس نے سنہ ٥٦٨ کے کسي مہینے مین انتقال کیا *

مریہ کے حالات

اہل مریہ نے یہ کیا کہ انہون نے اپنے هان سے تمام المرابطون کو خارج کردیا ۔ مگر اس بارے مین انکے آپس مین اختلاف پیدا هوگیا کہ کس شخص کو حاکم بنایا جائے ۔ انہون نے ملکر سپہ سالار ابو عبد الله بن میمون کو حکومت کے لئے دعوت دي ۔ وہ شخص ان مین سے نہ تھا ' بلکہ شہر دانیہ کا باشندہ تھا ۔ مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ "مین بھي تم مین سے ہي هون ۔ مگر مجھے ہمیشہ سے سمندر مین رهنے کي عادت ہي اور اسي وجہ سے مشہور هون ۔ اگر کوئي شخص سمندر کي جانب سے تم پر حملہ آور هوگا ' تو مین اسے سمجھ لونگا ۔ لہذا تم میرے سوا کسي اور شخص کو اپنا حاکم بنالو ۔" اسلئے انہون نے ایک شخص عبد الله بن محمد المعروف بہ ابن رمیمي کو حاکم بنا لیا ۔ اسي کي حکومت کے دوران مین نصاري نے خشکي اور تري سے اہل مریہ پر حملہ کیا ' ان کے اہل و عیال کو قتل کیا ' انکي عورتون اور بچون کو قید کیا ' اور مال و اسباب کو لوت لیا ۔ اس قتل و غارت وغیرہ کا بیان طویل ہي *

جیان کے حالات

جیان ' حصن شقورہ تک اس کے تمام اعمال ' اور اس کے قرب و جوار کی حدود پر ایک شخص قابض ہوا ' جس کا نام عبد اللہ تھا ۔ میں اس کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں ۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ وہ ان کے ہاں ابن ہمشک کرکے مشہور تھا ۔ یہی عبد اللہ بعض اوقات چند ایام کے لئے قرطبہ پر بھی قابض رہا ہے *

اغرناطہ اور اشبیلیہ کے حالات

یہ دونوں شہر بدستور المرابطون ہی کے طاعت پذیر رہے *

یہہ حالات ہیں اندلس کے ' المرابطون کی حکومت کے آخری زمانے میں ۔ اس ضمن میں دیگر حصون و قلاع اور اور چھوتے چھوتے شہروں کے جزئی حالات بھی ہیں ۔ مگر میں نے طول کے خوف سے انکو ترک کردیا ہے ؛ کیونکہ وہ حالات عام ہیں اور اُن کو خاص کردینا تطویل لا طائل ہے *

مغرب اندلس کے حالات

مغرب اندلس میں فتنوں کے داعی اور ضلالات کے سردار پیدا ہوئے ' جنہوں نے جہلاء کی عقلوں کو کنڑبڑا دیا اور عوام الناس کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرلیا ۔ ان میں احمد بن قسی نام ایک شخص تھا ۔ اپنے ابتداء امر میں وہ ولی اللہ ہونے کا دعوی کرتا تھا ' اور ایک مکار اور شعبدہ باز شخص تھا ۔ مزید بران وہ صنعت بیان اور طریق بلاغت کی پیروی کرتا تھا ۔ اس کے بعد اس نے ہادی ہونے کا دعوی کیا ۔ مجھے اُس کے متعلق یہہ خبریں صحیح طریقوں سے ملی ہیں ۔ مگر جو کچھہ وہ چاہتا تھا کبھی پورا نہ ہوا ' اور اُس کے ساتھیوں میں اختلاف پیدا ہوگیا ۔ اُسکا قیام حصن مارتلہ سے ہوا تھا ۔ اس قلعہ کا نام اس سے پہلے دولت عبّادیہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے ۔

تو، جیسا کہ ہم نے کہا، اس کے ہمراہیون نے اس کا ساتھہ چھوڑ دیا، اؤر اس کے بارے میین اختلاف کرنے لگے ۔ انہون نے خفیہ طور پر ایک شخص سے سازش کرکے اسے اس حصن سے خارج کرا دیا اؤر الموحدون نے اُس کو سختي سے قابو کرلیا ۔ وہ لوگ اسے وهان سے سرحد کو لے گئے، اؤر عبد المومن (رحمہ اللہ) کے سامنے پیش کردیا ۔ انہون نے اس سے کہا کہ "میین نے سنا هي کہ تم نے هادي هونے کا دعوي کیا هي"۔ اُسنے جواب میین یہہ کہا کہ "کیا صبح دو قسم کي نہیین هوتي، صبح کاذب اؤر صبح صادق؟ ۔ تو میین صبح کاذب تھا" ۔ عبد المومن ہنس پڑے اؤر اسے معاف کردیا ۔ وہ ان هي کے پاس رها؛ حتي کہ اسي کے ایک همراهي نے، جو اس کے ساتھہ اندلس میین تھا، اسے قتل کردیا ۔ اس ابن قسي کے حالات نہایت قبیح هین، جن میین اللہ سبحانہ کے مقابلے میین اس کي جرأت، اؤر ولي اللہ هونے کو ایک معمولي امر سمجھنا، وغیرہ وغیرہ، باتیین شامل هین ۔ اس سے زیادہ اهم امور کا ذکر مجھے ان کے بیان سے مانع هي *

جب، جیسا کہ هم نے بیان کیا، مغرب افصی میین المصامدہ کي دعوت پھیل گئي، تو اندلس مغربي کے اعیان انکي طرف رغبت سے دیکھنے لگے، ان کے وفود آئے دن ان کے هان جانے لگے، اؤر روز بروز ان لوگون کا المصامدہ کے هان جانے کا شوق ترقي پذیر هوتا گیا ۔ اسطرح جزیرہ نما کے اکثر حصص کے لوگ ان کے هان جا پهنچے: مثلاً جزیرۂ خضراء، رندہ، اشبیلیہ، قرطبہ اؤر اغرناطہ ۔ جس شخص نے ان بلاد کو فتح کیا تھا وہ ابو حفص عمر اینتي تھا، جسکا ذکر اهل "الجماعت" میین گزر چکا هي ۔ مغربي اندلس کے تمام باشندے ان هي کي اطاعت میین جمع هو گئے *

عبد المومن نے یہ حالت دیکھي، تو انہون نے چند ایک بڑي بڑي جماعتیین تیار کیین اؤر جزیرہ نمائے اندلس کے ارادے سے چل نکلے ۔ پہلے

شہر سبتہ گئے ۔ وہان سے سمندر کو عبور کرکے جبل طارق پہنچے اؤر اس کا نام جبل الفتح رکھا ۔ انہون نے وہان کئي ماہ تک قیام کیا ۔ اس دوران مین کئي محل تعمیر کئے ' اؤر ایک شہر بھي آباد کیا جو آج تک باقي ہي ۔ وہان ان کے پاس اندلس کے مختلف شہرون ' مثل مالقہ ' اغرناطہ ' رندہ ' قرطبہ ' اشبیلیہ ' اؤر ان کے گرد و نواح کے اعیان بیعت کے لئے حاضر ہوئے ۔ اس پہاڑ مین انہون نے ایک مرتبہ ایسا عظیم الشان جشن قائم کیا ' جس مین سرحد اؤر اندلس کے مختلف شہرون سے اس قدر رؤسا ' اعیان ' اؤر ملوک شامل ہوئے کہ کبھي کسي اؤر بادشاہ کے ہان جمع نہ ہوئے تھے ۔ وہي پہلا دن تھا کہ انہون نے شعراء کو خود بلایا ۔ اس سے پہلے یہ ہوا کرتا تھا کہ شعراء ان سے اجازت طلب کرکے اندر داخل ہوا کرتے تھے ؛ حالانکہ ان کے در پر ہمیشہ شعراء کي ایک جماعت رہا کرتي تھي ' جن مین سے اکثر خوش گو ہوتے تھے ۔ الغرض جب شعراء آ چکے ' تو سب سے پہلے ابو عبد اللہ محمد بن حبوس نے قصیدہ پڑھا ۔ وہ اہل فاس مین سے تھے ۔ ان کي شاعري کا رنگ محمد بن ہاني اندلسي سے مشابہ تھا ۔ اسي کي طرح ان کے اشعار بھي چست بندشون اؤر دل ہلا دینے والے مگر رنگین الفاظ سے پُر ہوتے تھے ' اؤر کلام بہت گہرا ہوتا تھا ۔ ان دونون مین فرق یہ تھا کہ محمد بن ہاني کي طبیعت مین جودت اؤر کلام مین حلاوت بہ نسبت ابن حبوس کے زیادہ تھي ۔ مختصر یہ کہ ابن حبوس نے اس روز جو قصیدہ پڑھا ' اس کي زبان اؤر اس کا بیان دونون نفیس تھے ۔ اس مین سے یہ دو اشعار قابل تعریف ہین :—

بلغ الزمان بهديكم ما أمّلا   و تعلمت ايامه ان تعدلا

و بحسبه أن كان شيا قابلا   وجد الهداية صورة فتشكلا

مجھے ان دو اشعار سے زیادہ کچھ یاد نہین رہا کہ لکھون ۔ ابن حبوس کے قصائد کثیر التعداد ہین ۔ وہ عبد المومن کے منظور نظر لوگون

مین تھے' اور ان کے اور ان کے بیٹے ابو یعقوب کے عہد مین انکو بہت ثروت حاصل ہوئي ۔ علی ہذا القیاس وہ دولت لمتونہ مین بھي اول درجہ کے شعراء مین شمار ہوتے تھے ۔ مگر ان کي چند بیہودہ اور حماقت آمیز باتین ان لوگون کو معلوم ہو گئین تھین ۔ اس وجہ سے وہ فرار کرکے اندلس پہنچے' اور عرصے تک ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے اور چھپتے ہوئے پھرتے رہے' تا آنکہ دولت مرابطیہ مین انقلاب واقع ہو گیا ۔ ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان ہي کي تحریرون مین سے مجھے یہ حکایت سنائي ان کا بیان ہي کہ :-

”جس دن مین بلاد اندلس کے شہر شلب مین داخل ہوا ہون' اس دن میري یہ حالت تھي کہ مین نے تین دن سے کچھہ نہ کھایا تھا ۔ مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ کس کے پاس جاؤن ۔ انہون نے مجھے وہان کے ایک شخص ابن الملح کا پتہ دیا ۔ مین ایک کتب فروش کے پاس گیا' اور اس سے کچھہ کاغذ اور دوات لیکر ابن الملح کي شان مین ایک قصیدہ نظم کیا اور ان کے مکان کي طرف چلا ۔ وہان پہنچ کر مین نے دیکھا کہ وہ باہر بر آمدے ہي مین بیٹھے ہوئے ہین ۔ مین نے ان کو سلام کیا ۔ انہون نے نہایت خوبي سے مرحبا کہا اور نہایت خندہ پیشاني سے ملے ۔ انہون نے کہا کہ ”مین سمجھتا ہون کہ آپ مسافر ہین ؟“ مین نے کہا ”جي ہان ۔“ پوچھا کہ ”آپ کس طبقے کے آدمیون مین سے ہین ؟“ مین نے بتایا کہ مین اہل ادب مین سے ہون اور شاعر ہون ۔ یہ کہہ کر مین نے وہ اشعار پڑھے' جو ان کي شان مین نظم کئے تھے ۔ وہ ان سے بہت متاثر ہوئے' اور مجھے اپنے مکان مین داخل کرلیا ۔ پھر میرے لئے کھانا منگایا اور مجھہ سے باتین کرنے لگے ۔ مین نے ان سے بڑھ کر حاضر طبیعت اور خوش کلام کسي کو نہین دیکھا ۔ جب میري روانگي کا وقت آیا' تو وہ اٹھہ کر کہین چلے گئے' اور واپس آئے تو دو غلام ایک صندوق لئے ہوئے ان کے ہمراہ تھے ۔ انہون نے

وہ صندوق میرے سامنے رکھ کر کھولا ' اس مین سے سات سؤ مرابطیه دینار نکال کر میرے حوالے کئے ' اؤر کہا کہ " یہ آپ کے لئے ہي ۰ " پھر مجھے ایک تھیلي دي ' جس مین چالیس مثقال سونا تھا ۰ وہ بھي مجھے دیکر کہا کہ " لیجئے یہ میري طرف سے ہي ۰ " مجھے انکے اس قول سے تعجب ہوا ' اؤر مین کچھ نہ سمجھ سکا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہي ۰ آخر مین نے ان سے سوال کیا کہ " یہ سب کس کي طرف سے تھا ؟ " کہنے لگے کہ " بات یہ ہي کہ مین نے اپنے مال مین سے کچھ زمین صرف شعراء کے لئے وقف کردي ہي ' جس سے مجھے ایک سؤ دینار سالانہ کي آمدني ہي ۰ مگر ان فتنون کي وجہ سے ' جنھون نے ملک پر آفت ڈھا رکھي ہي ' سات سال کا عرصہ ہوتا ہي کہ میرے ھان کوئي شاعر نہین آیا ' اؤر یہ سب مال و زر یون ہي جمع ہوتا رہا ۰ آخر آپ آ گئے ۰ اس لئے یہ آپ کو دیا گیا ہي ۰ اؤر یہ جو چالیس دینار ہین ' یہ خود میرے مال مین سے ہین " ۰ اس طرح مین ان کے ھان بھوکا اؤر فقیر ہوکر داخل ہوا تھا ' مگر سیر اؤر غني ہوکر واپس ہوا ۰ "

اسي دن عبد المؤمن کے حضور مین ایک اؤر شخص نے قصیدہ پڑھا جو شریف طلیق مرواني کي اولاد مین سے تھا ' اؤر اپني مان کي طرف سے شریف تھا ۔ اس نے پڑھا کہ :—

ما للعدي جنة اوقي من الھرب

عبد المؤمن نے بہ آواز بلند کہا " الي آین ؟ الي آین ؟ الي آین ؟ (یعني " کدہر کو ؟ کس طرف کو ؟ ") ۔ شاعر نے کہا :—

این المفر و خیل الله في الطلب

و این یذھب من في رأس شاھقة   و قد رمتہ سماء الله بالشھب

حدث عن الروم في اقطار اندلس   والبحر قد ملا العبرین بالعرب

جب وہ قصید کو پورا کرچکا تو عبد المومن نے کہا کہ " خلفاء کي مدح اسي طرح ہوا کرتي ہي " ۔ آپ دیکھتے ہین کہ انھون نے خود کو

خلیفه کے نام سے موسوم کیا۔ اس شاعر کا دادا شریف طلیق "طلیق النعامه" تھا۔ اس کي وجه تسمیه یه ہي که وہ ابو عامر محمد بن ابي عامر الملقب به منصور کے هان قید تھا' جو ہشام المؤید کي دعوت لیکر اٹھا تھا۔ وہ کئي سال تک قید مین رہا۔ ایک دن ابو عامر کو اس نے ایک خط لکھا' جس مین اپنا تمام حال قلمبند کیا اؤر قید کي سختي اؤر خسته حالي کي شکایت کي۔ وہ خط ابو عامر کے پاس پہنچایا گیا۔ وہ اس کو دوسرے رقعون کے ساتھ رکھ کر گھر مین چلے گئے۔ اتنے مین ایک شتر مرغ' جو وهان پلا هوا تھا' آیا اؤر اس نے سب رقعون کو منتشر کرنا اؤر یکے بعد دیگرے نگلنا شروع کیا۔ ان رقعات مین شریف مذکور کا رقعه بھي گرا۔ ابو عامر نے اس وقت تک وہ رقعه پڑھا نهین تھا۔ شتر مرغ نے وہ رقعه اٹھا لیا اؤر گھومنے لگا۔ پھر اسے ابو عامر کي گود مین ڈال دیا۔ انھون نے اٹھاکر پھر شتر مرغ کي طرف پھینک دیا۔ وہ اسے لیکر پھر تمام مکان مین گھوما' اؤر پھر لاکر ان ہي کي گود مین ڈال دیا۔ ابو عامر نے تیسري مرتبه پھر ایسا ہي کیا' اؤر شتر مرغ نے بھي اسے پھر اسي طرح لاکر ان کي گود مین رکھ دیا۔ ابو عامر اس واقعه سے نہایت متعجب هوئے' اس رقعه کو پڑھا' اؤر شریف مذکور کو آزاد کر دیا۔ اس سبب سے اسکا نام طلیق النعامه (یعني آزاد کردۂ شتر مرغ) پڑ گیا *

اسي دن عبد المومن کے سامنے ایک اؤر شخص نے بھي قصیدہ پڑھا' جو ابن سید کے عرف سے معروف اؤر لص (یعني چور) کے لقب سے ملقب تھا۔ قصیدہ کے دو اشعار یه ہین :—

غمّضْ عن الشمس واستقصر مدي زحل ☆ وانظر الي الجبل الراسي علي جبل
آنّي استقر به آنّي استقل به ☆ آنّي راي شخصه العالي فلم یزل

عبد المومن نے کہا "اي شخص! تو نے بڑي ثقالت سے کام لیا ہي"۔ پھر ان کے حکم سے وہ شخص بٹھا دیا گیا۔ ان کي مدح مین

جس قدر قصائد لکھے گئے ہیں' یہ ان سب سے بہتر ہے' بشرطیکہ شاعر اس کی پاکیزگی کو اس قسم کے آغاز سے مکدر نہ کردیتا ۔

اس دن وزیر و کاتب ابو عبد الله محمد ابن غالب بلنسی المعروف بہ رصافی نے بھی قصیدہ پڑھا ۔ انہوں نے شہر مالقہ کو اپنا وطن بنا لیا تھا ۔ وہ قصیدہ یہ ہے :—

اوجئت نار الهدي من جانب الطور ‌ ‌ قبست ما شئت من علم و من نور

من كُل زهراء لم ترفع ذوابتها ‌ ‌ ليلا لسارٍ و لم تشبب لمقرور

فيضية القدح من نور النبوة او ‌ ‌ نور الهداية تجلو ظلمة الزور

ما زال يقضمها التقري بموقدها ‌ ‌ صوام هاجرة قوام ديجور

حتي اضاءت من الايمان عن قبس ‌ ‌ قد كان تحت رماد الكفر مكفور

نور طوي الله زند الكون منه علي ‌ ‌ سقط الي زمن المهدي مدخور

و آية كآيات الشمس بين يدي ‌ ‌ عرو (؟) علي الملك القيسيّ مندور

يا دار دار امير المومنين بسفح الطود ‌ ‌ طود الهدي بُوركت في الدور

ذات العمادين من عز و مملكة ‌ ‌ علي الاساسين من قدس و تطهير

ما كان با نيك بالواني الكرامة عن ‌ ‌ قصر علي مجمع البحرين مقصور

مواطئ من نبي طال ما وُصلت ‌ ‌ فيها الخُطي بين تسبيح و تكبير

حيث استقلت به نعلاه بوركتا ‌ ‌ فطيبت كل موطوء و معبور

و حيث قامت قناة الدين ترفل في ‌ ‌ اراء نصر علي البرين منشور

في كف منشمر البردين ذي ورع ‌ ‌ علي التقي و صفاء النفس مفطور

يلقاك في حال غيب من سريرته ‌ ‌ بعالم القدس مشهود و محضور

تسنّم الفُلك من سخط المرار و قد ‌ ‌ تُؤدين يا خير افلاك العلي شيري

فسرن يحملن امر الله من ملك ‌ ‌ بالله مستنصر في الله منصور

يومي له بسجود كل محركة ‌ ‌ منها و يوليه حمدا كل تصوير

لما تسابقن في بحر الزقاق به   تركن شطّيه في شكّ و تحبير
كانه سالك منه علي وشل   في الارض من مُهج الاسياف مقطور
اهتز من مرجه انذاء مسرور   ام خاض من لجّه احساء مذعور
من السيوف التي ذابت لسطوته   و قد رمي نار هيجاها بتسعير
ذو المنشآت الجواري في اجرّتها   شكل الغدائر في سدل و تضفير
اعدي المياه و انفاس الرياح لها   ما في سجاياه من لين و تعطير
من كل عذراء حُبلي في ترائبها   رْدْعان من عنبر ورد و كافور
نجالها بين ايد من مجاذفها   يغرقن في مثل ماء الورد من جور
و ربما خاضت التيّار طائرة   بمثل اجنحة الفتخ الكواسير
كانما عبرت تختال عائمة   في زاخر من يدي يمناه معصور
حتي رمت جبل الفتحين من كثب   بساطع من سناه غير مبهور
لله ما جبل الفتحين من جبل   معظم القدر في الاجبال مذكور
من شامخ الانف في سحنائه طلس   له من الغيم حبيب غير مزرور
معبرا بذراه عن ذري ملك   مستمطر الكف والاكناف ممطور
تمشي النجوم علي اكليل مفرقه   في الجوّ حائمة مثل الدنانير
و رُبّما مسحته من ذوائبها   بكل فضل علي فوديه مجرور
و أدْرهُ من ثناياه بما اخذت   منه مقاحم اعواد الدهارير
محنّك حلب الايام أشطرها   و ساقها سوق حادي العير للعير
مقيّد الخطو جوّال الخواطر في   عجيب امريْه من ماض و منظور
قد واصل الصمت والاطراق مفتكرا   بادي السكينة مغبر الاسارير
كانه مُكمد مما تعبّده   خوف الوعيدين من دك و تسيير
اخلق به و جبال الارض راجفة   ان تطمئن غدا من كل محذور
كفاه فضلا أن انتابت مواطئه   نعلا مليك كريم السعي مشكور

مستنشئاً بهما ريح الشفاعة من — ثري امام باقصي الغرب مقبور
ما انفك آمل امر منه بين يدي — يوم القيامة محتوم و مقدور
حتي تصدي من الدنيا علي رمق — يستنجز الوعد قبل النفخ في الصور
مُستقبل الجانب الغربي مُرتقبا — كانه باهت في جوّ اسمير
لبارق من حُسام سلّه قدر — بالغرب من افق البيض المشاهير
اذا تالق قيسيّا اهاب به — الي شفي من مضاع الدين موثر
ملك اتي عظما فوق الزمان فما — يمر فيه بشيئ غير محقور
ما عنّ في الدين والدنيا له ارب — الا تاتّي له من غير تعذير
ولا رمي من امانيه الي غرض — الا هدي سهمه نجح المقادير
حتي كانّ له في كل آونة — سلطان رق علي الدنيا و تسخير
مميز الجيش ملتفا مواكبه — من كل مثلول عرش الملك مقهور
من الاولي خضعوا قسرا له و عنوا — لامره بين منهي و مامور
من بعد ما عاندوا امرا فما تركو — اذا امكن العفو ميسور المعسور
بقية الحرب فاتوها وما بهم — في الضرب والطعن سيماء لتقصير
الا ينكر القوم مما في اكفهم — بيض مفاليل او سمر مكاسير
اذا صدعتَ بامر الله مجتهدا — ضربت وحدك آعناق الجماهير
لا يذهلن لتقليل اخو سبب — من الامور ولا يركن لتكثير
فالبحر قد عاد من ضرب العصي يبسا — والارض قد غرقت من فور تنور
و انما هو سيف الله قلّده — اقوي الهداة يداً في دفع محذور
فان يكن بيدي المهدي قائمه — فموضع الحد منه حد مشهور
والشمس ان ذكرت موسي فما نسيت — فتاه يوشع قطاع الجبابير

رصافي نے جس دن يه قصيده پڑها هي' اس دن تک ان كي عمر
بيس سال كي بهي نه هوئي تهي؛ حالانكه وه اس وقت كے جيد شعراء

مین سے تھے ۔ بالخصوص مقطعات، مثل خمسۃ ابیات وغیرہ، مین
ان کو کمال حاصل تھا ۔ جن لوگون سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہی،
انہون نے ان کے اشعار مجھے سنائے ہین، جن کو مین مناسب سمجھتا
ہون کہ یہان درج کردون، تا کہ جو کچھ مین نے ان کي توصیف مین
کہا ہي بطریق مدلل ثابت ہوجائے ۔ مثلاً وہ دریائے اشبیلیہ (جس کي
نظیر تمام دنیا مین نہین ہي) کي تعریف کرتے ہوئے کہتے ہین :-

و مهدّل الشطين تحسب انه ・ متسايل من درة لصفائه
فاءت عليه مع الهجيرة سرحة ・ صدئت لفيئتها صفيحة مائه
فتراه أزرق في غلالة سمرة ・ كالدارع استلقي لظل لوائه

ایک مرتبہ وہ اور ان کے چند بھائي بند موسيٰ بن رزق نامي ایک
شخص کے باغ مین جمع ہوئے تھے ۔ اس موقعہ پر انہون نے یہ اشعار
پڑھے :-

ما مثل موضعك ابن رزق موضع ・ روض يرف وجدول يتدفع
فكانما هو من محاجر غادة ・ فالحسن ينبت في ثراه و ينبع
و عشية لبست رداء شحوبها ・ والجو بالغيم الرقيق مقنع
بلغت بنا امد السرور تالفا ・ والليل نحو فراقنا يتطلع
فابلل بها رمق الغبوق فقد أتي ・ من دون قرص الشمس ما يتوقع
سقطت فلم يملك نديمك ردها ・ فوددت يا موسي لو انك يوشع

اسي موسي بن رزق ہي کے مکان مین ایک مرتبہ انہون نے وقت
شام کي تعریف مین کہا تھا کہ :-

محل ابن رزق جرّ فيه ذيوله ・ من المزن ساقٍ يحسن الجر والسقيا
ذكرت عشيّاً فيك لا ذُمّ عهده ・ و ان نحن لم نهتع ببهجته لقيا
ولم يعتلق بي منك عنك افتراقنا ・ سوي عبق من مسك فتيتك اللميا

وكنت اراني في الكري وكانني أناول كالدينار من ذهب الدنيا
فلمّا انطوي ذاك الاصيل وحسنه علي ساعة من انسفا صحت الرؤيا

ایک رهٹ کي تعریف میں کہتے ہیں کہ :—

۱ وذي حنين يكاد شوقا يختلس الانفس اختلاسا
لما غد للرياض جارا قال للمحل لا مساسا
يبتسم الروض حين يبكي بادمع ما رأين باسا
من كل جفن يسل سيفا صار له غمده رياسا

ایک دن انہوں نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ لعاب دہن کو آنکھوں پر لگا لگا کے رونی شکل بنا رہا تھا ۔ اس پر یہ اشعار کہے :—

۲ عذيري من جذلان يبدي كآبة و اضلعه مما يحادله صفر
اميلد مياس اذا قاده الصبي الي ملح الادلال ايّده السحر
يبلّ ماقي زهرتيه بريقه و يحكي البكا عمدا كما ابتسم الزهر
و يوهم ان الدمع بل جفونه وهل عُصرت يوما من النرجس الخمر

ایک شخص سو رہا تھا، اور اس کے رخساروں پر اس کا پسینہ چھوٹے چھوٹے قطروں کي صورت میں نمودار تھا ۔ اس کے متعلق کہتے ہیں :—

---

۱ ترجمه :- ایک آرزومند نالہ کرنے والا هی کہ جو قریب هی کہ اپنے شوق و محبت سے اوروں کی جانوں پر بھی حملہ کرے ۔

جب وہ باغوں کا همسایہ هوگیا ، تو اس نے خشک سالی سے کہہ دیا کہ " خبردار ! اب اسے نہ چھونا ! "

جب وہ روتا هی ، تو باغ مسکراتا هی ؛ مگر اس کے آنسو ایسے هیں کہ انہوں نے کبھی خوف نہیں دیکھا ، اور ایسی پلکوں سے روتا هی کہ هر ایک میں سے ایک تلوار نمودار هوتی هی ، جس کے لئے سر بھی نیام بن جاتے هیں ۔ (مترجم)

۲ ترجمه :- وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کے گوشوں کو اپنے لعاب دهن سے نمناک کرتا هی ، اور دانستہ طور پر شگوفوں کی هنسی کی طرح رونے کی شکل بناتا هی ۔

وہ سمجھتا هی کہ آنسوؤں نے هی اس کی پلکوں کو تر کر رکھا هی ۔ کیا کبھی نرگس میں سے بھی شراب نکالی گئی هی ؟ (مترجم) ۔

ا و مهفهف كالغصن الا انه   سلب ... القوم عن ...
اضحي ينام و قد تحبّب خده   عرقا فقلت الورد رش بمائه

يه رصافي ادبيات كے كئي فنون مين كمال مهارت ركهتے تهے • وه صاحب روزي حلال اۋر پاك نفس آدمي تهے ؛ اۋر با وصفيكه ان كے اشعار نهايت عمده هوتے تهے ' وه شهرت و جاه كے طالب نه تهے *

عبد المومن جبل الفتح مين مقيم رهكر برابر تدبير امور اۋر انتظام مملكت مين مصروف رهے • مختلف مقامات كے اعيان و سردار بهي وفد لے لے كر آتے رهے • آخر عبد المومن نے جو جو كچهه اصلاح كرني چاهي تهي ' سب پوري هو گئي • پهر انهون نے اپنے بيٹے يوسف كو اشبيليه اۋر اس كے اعمال كا والي بنا ديا ؛ اۋر ' جيسا كه آگے چلكر ذكر هوگا ' عبد المومن كے بعد اسي نے سلطنت كي • يوسف كے لئے صلاح و مشوره حاصل كرنے اۋر اهتمام امور اۋر مهمات مين رجوع لانے كے لئے الموحدون كے بڑے بڑے صاحب رائے اۋر صاحب عقل آدميون كو بهي وهين چهوڑ ديا • بعد ازان ابو حفص عمر اينتي كو قرطبه اۋر اس كے اعمال كا ' اۋر اپنے بيٹے عثمان كو اغرناطه اۋر اس كے اعمال كا والي بنايا • عثمان كي كنيت ابو سعيد تهي • ان كي تمام اولاد مين وه سب سے زياده نبيه و نجيب اۋر پخته كار شخص تهے • وه ادبيات كے شائق اۋر اهل ادب كے قدردان تهے • اشعار سن كر بهت خوش هوتے تهے ' اۋر انپر انعام ديا كرتے تهے • ان كے هان ايسے ايسے زبردست شعراء اۋر با كمال كتّاب كي جماعت رهتي تهي كه مين نهين سمجهتا كه ان كے بعد ان كے خاندان كے كسي اۋر بادشاه كے هان ويسے جمع هوئے هونگے *

جب عبد المومن جزيره نمائے اندلس كي حدود مين اپنے تمام علاقه جات كو المصامده اۋر عرب وغيره كے سوارون اۋر پيادون سے

ا ترجمة :- وه ايك شاخ كى طرح نرم و نازك هى .

وه سو رها هى ' اور اس كى پيشانى عرق عرق هو رهى هى . مجهے ايسا معلوم هوا كه جيسے گلاب پر عرق نمودار هى . (مترجم)

پُر کر چکے ' تو مراکش کي طرف مراجعت کي ۔ جب انہون نے (اس سے قبل) اندلس جانے کا ارادہ کیا تھا ' تو اکثر اہل المغرب نے ان کے ہمراہ جانا چاہا تھا ۔ ان ہي لوگون مین وہ عرب بھي شامل تھے ' جو یحیی بن عزیز کے ملک مین تھے ۔ وہ ہلال بن عامر کے قبائل مین سے تھے ' اوٗر جب بنو عبید نے ان کو چھوڑدیا تھا تو وہ جاکر المغرب مین آباد ھوگئے تھے اوٗر قیروان مین اس بے دردي سے قتل و غارت کا بازار گرم کیا تھا کہ وہ آج تک ویران پڑا ہي ۔ انہون نے معز بن بادیس کي موت کے بعد بنو زیري بن مناد کے ملک کو بھي تاخت و تاراج کیا ۔ آخر بنو تمیم وھان سے مہدیہ کو چلے گئے ' اوٗر یہ عرب ھوتے ھوتے منصور بن منتصر پر حملہ آور ھوئے اوٗر اسے بہ مجبوري ان سے اس شرط پر صلح کرني پڑي تھي کہ انہین اپني سلطنت کے خرما و گندم کي نصف آمدني وغیرہ وغیرہ دي جایا کریگي ۔ اس لئے وہ اس کے اوٗر اس کے بیٹے ' الملقب بہ العزیز ' اوٗر پھر یحیی کے زمانون تک وھین رھے ' تا آنکہ ابو محمد عبد المومن نے ان سے وہ ملک چھین لیا اوٗر اس پر قابض ھو گئے ۔ عبد المومن نے ان کو اپني فوج مین داخل کرلیا ' اوٗر ان کے رؤسا سے اس ملک کا کچھہ حصہ لیکر انہین جزیرہ نمائے اندلس مین جنگ آزمائي کي دعوت کے لئے ایک خط لکھا ' اوٗر حکم دیا کہ اس خط کے آخر مین ان ہي کے مندرجۂ ذیل اشعار بھي درج کردئے جائین :—

اقیموا الي العلیاء هوج الرواحل — و قودوا الي الهیجاء جرد الصواهل
و قومو لنصر الدین قومة ثائر — و شدوا علي الاعداء شدة صائل
فما العز الا ظهر اجرد سابح — بموت الظبي في شدة المتواصل
و ابیض مأثور كأن فرنده — علي الماء منسوج و لیس بسایل
بني العم من علیا هلال بن عامر — وما جمعت من باسل و ابن باسل
تعالوا فقد شدت الي الغزو نیة — عواقبها منصورة بالاوائل

هي الغزوة الغراء والموعد الذي ۱ ...... من بعد المدي المتطاول
بها يُفتح الدنيا بها يُبلغ المني بها ينصف التحقيق من كل باطل
اهبنا بكم للخير والله حسبنا و حسبكم والله اعدل عادل
فما همنا الا صلاح جميعكم و تسريحكم في ظل اخضر هاطل
و تسويغكم نعمي ترف ظلالها عليكم بخير عاجل غير آجل
فلا تتوانوا فالبدار غنيمة و للمدلج الساري صفاء المناهل ۲

ان کي ايک بڑي تعداد نے اس دعوت جنگ آزمائي کو قبول کيا ۔ جب عبد المومن نے جزيرہ نما سے واپسي کا ارادہ کيا ، تو ان

۱ يہان کے الفاظ اصلی قلمی نسخے مین صاف نہين پڑھے گئے ۔ (مترجم بحوالۂ دوزی)

۲ ترجمہ :- تيز رو اونٹنيون کو بزرگی اور شرافت پر جاکر ٹھيراو ، اور شريف النسل گھوڑون کو جنگ کی طرف لے جاو ۔

ايک خشمگين آدمی کی طرح دين کی مدد کے لئے اٹھو ، اور اعداء پر ايک حملہ آور شخص کی طرح شدت کرو ۔

ايک شريف النسل اور تيز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر متواتر تلوارون کی دھارون مين گھس جانے کا نام ہی عزت ہی ؛ اور وہ تلوار بھی ايسی کہ سفيد ہو اور مشہور ہو اور ايسا معلوم ہوتا ہو کہ اسکا جوہر پانی ہی کا بنا ہوا ہی ، حالانکہ وہ مائع نہين ہی ۔

ہلال بن عامر کے بزرگ خاندان کے برادران عم زاد اور بہادرون کے بچے بہادرون کے جمع آوردہ لوگو ! آو کہ نيت ايک جنگ کے لئے تيار ہی ، جس کے انجام اسکے آغازون سے ملے ہوئے ہين ۔

يہ ايک مشہور جنگ ہی اور ايک ايسی جائے وعدہ ہی ، جو ...... ايک طويل زمانے کے بعد سے ......

اسی سے دنيا فتح کی جاتی ہی ۔ اسی سے مرادين حاصل کی جاتی ہين ۔ اسی کے ذريعے سے ہر ايک باطل چيز سے حقيقی چيز کی تميز کی جاتی ہی ۔

ہم نے تم کو خير کے لئے تيار کيا ہی ۔ اللہ ہمارے اور تمھارے لئے کافی مددگار ہی ؛ وہ بہترين عادل ہی ۔

ہمارا خيال صرف تم سب کی بہتری اور تم کو سبز رنگ گران بار شے کے سايہ مين چلانے ، اور ايسی نعمتون سے مالا مال کردينے کا ہی جس کی پُھہارين تم پر فوری نيکيون کو برساتی رہتی ہين ۔

سستی نہ کرو اور سرعت کو غنيمت جانو : رات کے سفر کرنے والے کو چشمے صاف ملا کرتے ہين ۔ (مترجم)

لوگون مین سے چند کو نواحي قرطبه اور بعض کو نواح اشبیلیه کے ان علاقون مین چھوڑدیا' جو شریش اور اس کے اعمال سے ملحق ہین چنانچه وه لوگ آج ہمارے زمانے (یعني سنه ۶۲۱) مین بھي وهان موجود ہین ۔ اس طرح ان مقامات مین ان کي نسل سے ایک خلق کثیر پھیل گئي ۔ پھر ان کي تعداد مین ابو یعقوب اور ابو یوسف نے اور بھي ایزاد کي اور وه لوگ اور بھي زیاده هو گئے ۔ چنانچه آج کل وهان زغبه' ریاح اور جشم بن بکر وغیره قبائل عرب کي اولاد مین سے علاوه پیاده آدمیون کے تقریباً پانچ ہزار سوار آباد ہین ۔ عبد المومن سمندر کو عبور کرکے جبل الفتح پر سنه ۵۴۸ مین اترے تھے ۔ پھر' جیسا که ہم نے بیان کیا' وه مراکش کي طرف مراجع هوئے ؛ اور مجھے ایک سے زائد معتبر اشخاص سے معلوم هوا ہي که وه شهر سلي مین جاکر فروکش هوئے' جو بحر اعظم پر واقع ہي جس مین ایک بڑا دریا آکر گرتا ہي ۔ انهون نے دریا کو عبور کیا اور ساحل دریا پر ان کے لئے خیمه نصب کیا گیا ۔ پھر فوج بھي قبیله به قبیله هوکر گزرنے لگي ۔ وه فوج کي کثرت تعداد اور پھیلاو کو دیکھکر سجدے مین گر پڑے اور جب سر اٹھایا تو دیکھا گیا که ان کي داڑھي پسینے مین ڈوبي هوئي تھي ۔ انهون نے اپنے آس پاس کے آدمیون کي طرف دیکھکر کها که "مین تین آدمیون کو جانتا هون' جو اس شهر مین آئے ۔ ان کے پاس سوا ایک روٹي کے اور کچھه نه تھا ۔ انهون نے اس دریا کو عبور کرنا چاها اور کشتي والے سے کها که "یه روٹي ہم سے لیلو اور عبور کرادو" ۔ اس نے جواب دیا که "مین صرف دو آدمیون کو لے جاونگا" ۔ اس پر ان مین سے ایک نے جو نهایت قوي دل جوان تھا اپنے دونون ہمراہیون سے کها که "تم میرے کپڑے لیکر چلو' مین ویسے ہي تیرکر عبور کرلونگا" ۔ ان دونون نے اسکے کپڑے لے لئے اور کشتي مین سوار هو گئے ۔ وه جوان تیرنے لگا' اور جب تھک جاتا تو آکر کشتي پکڑلیتا اور تھوڑي دیر دم لیکر پھر تیرنے لگتا ۔ ایک

مرتبہ جب اس نے اسي طرح کشتي کا سہارا لیا ' تو اس کے ہمراہي کے هاتھہ سے اس کے ایک چپو لگ گیا ' جس سے اُسے تکلیف هوئي . مگر وہ سخت مشقت کے بعد کنارے پر پہنچ ہي گیا . " اس قصے کو سنکر سامعین اس نتیجہ پر پہنچے کہ تیرکر عبور کرنے والے شخص سے وہ خود کو مراد لیتے ہیں ' اؤر باقي دونون رفیق ابن تومرت اؤر عبد الواحد شرقي ہیں .

وهان سے روانہ هوکر وہ مراکش پہنچے ' اؤر عمارات کي تعمیر ' محل و قصور کي ترتیب اؤر باغ لگانے مین مشغول هو گئے . مگر اُن کامون کي وجہ سے تدبیر امور ' بسط عدل و انصاف ' رعایا کي محبت اؤر دشمنون اؤر بد خواهون وغیرہ کے قلوب مین رعب اندازي وغیرہ سیاسي امور مین کسي نوع کا خلل نہین واقع هوا *

مجھہ سے ابو زکریا یحیی ابن امام امیرالمومنین ابو یعقوب بن امام امیر المومنین ابو محمد عبد الرحمن بن علي نے ' کہ بہ لحاظ حقیقت سید اؤر بہ لحاظ خلق و مروّت ایک صاحب مجد بزرگ ہین ' بیان کیا کہ " مین نے کتاب الحماسہ کي پشت پر خلیفہ عبد المومن کے هاتھہ کے لکھے هوئے یہ دو اشعار دیکھے ہین ؛ مگر مجھے یہ معلوم نہین کہ یہ خود ان ہي کے ہین یا کسي اؤر کے :—

و حكم السيف لا تعبأ بعاقبة   و خلّها سيرة تبقي علي الحقب

فما تُنال بغير السيف منزلة   ولا ترد صدور الخيل بالكتب

جیسا کہ پہلے بیان هو چکا ہي ' عبد المومن نے بجایہ سے روانگي کے وقت اپنے بیٹے عبد اللہ کو اس پر والي مقرر کیا تھا اؤر یہ عہد لیا تھا کہ وہ افریقیہ کے نواح پر حملے کیا کریگا اؤر تونس پر اس طرح نرغہ کریگا کہ اس کے باشندگان کے تمام راستے اؤر مواقع آب بند هو جائین . عبد اللہ نے ایسا ہي کیا . وہ المصامدہ اؤر عرب وغیرہ کي ایک فوج تیار کرکے تونس پر حملہ آور هوا . شہر تونس افریقیہ کے ساحل کے قریب

قیروان کے بعد واقع ہی ' افریقیہ کا کُرسي مملکت اوٗر مقر تدبیر ہي ' اوٗر والي افریقیہ وھین رھتا ہي ۔ یہ شہر ہمارے زمانے ' یعني سنہ ۶۲۱ تک ' ایک مشہور و معروف مقام ہي ۔ غرض کہ عبد اللہ مذکور نے اسکا محاصرہ کرکے اسکے درختون کو کاتنا اوٗر مواقع آب کو سکھانا شروع کردیا ۔ اس وقت وھان کا بادشاہ لوجار بن لوجار رومي تھا ' جو ابن الدوقہ کے نام سے مشہور اوٗر صقلیہ کا بادشاہ تھا (لعنہ اللہ) ۔ ان دنون اس نے تونس پر ایک مسلمان شخص کو حاکم بنا رکھا تھا ' جسکا نام عبد اللہ اوٗر عرف ابن خراسان تھا ۔ وہ اس وقت تک وھان کا حاکم رھا کہ جب الموحدون نے اسے وھان سے اس تاریخ مین خارج کردیا جس کا ذکر آگے آئیگا ۔ جب ابن خراسان پر محاصرہ گران گزرنے لگا ' تو اپني اوٗر اہل شہر اوٗر بالخصوص اہل فوج کي رائے کے مطابق اس نے المصامدہ کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا ۔ چنانچہ اس قرارداد کے مطابق وہ لوگ ایک زبردست جماعت بنکر نکلے ۔ ان کا اوٗر عبد اللہ ابن عبد المومن کي فوج کا مقابلہ ھوا ' جس مین عبد اللہ کے ہمراہیون کو شکست ھوئي ' ان مین سے ایک بڑي تعداد شہید ھوئي ' اوٗر عبد اللہ باقي ماندہ آدمیون کو لیکر بجایہ کو واپس چلا گیا اوٗر وھان پہنچکر اپنے والد کو اس تمام واقعہ سے اطلاع دي ۔ سنہ ۵۵۳ کے آخر مین عبد المومن نے افریقیہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے نقل و حرکت شروع کي ' اوٗر المصامدہ اوٗر اہل مغرب وغیرہ کو ملاکر ایک لشکر عظیم تیار کرکے جو روانہ ھوئے تو سیدھے تونس پر جاکر ٹھیرے اوٗر اسے فتح کرلیا ۔ اس کے بعد وہ بنو عبید کے شہر مہدیہ کي طرف گئے ' جہان ابن الدوقہ کے رومي ہمراہي تھے ' جن کے ہمراہ یحیی ابن حسن بن تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن بلجین بن زیري بن مناد صنہاجي بھي تھا ۔ عبد المومن نے وھان رک کر اس کا نہایت سختي سے محاصرہ کیا ۔ وہ شہر المغرب کے نہایت زبردست اوٗر مضبوط حصون مین سے ہي ۔ مجھے معلوم ھوا ہي

که اس کي فصيل کا عرض اس قدر هي که اس پر چهه سوار ايک هي صف بناکر چل سکتے هين ۔ خشکي کي طرف سے اس کا راسته صرف ايک دروازے سے هي ' اور سمندر ان لوگون کے قبضے مين رهتا هي جو شهر کے اندر هون ۔ بلکه يهي سبب تها که رومي لوگ اس محاصره کو برداشت کرتے رهے ' کيونکه انهين صقليه سے هر وقت مدد ملتي رهتي تهي ۔ عبد المومن اور ان کے همراهيون نے کچهه دن کم سات ماه تک برابر محاصره جاري رکها ۔ پهر انهين گراني اجناس وغيره کي وجه سے بڑي بڑي سختيون کا سامنا پڑا ۔ چنانچه مجهه سے کئي آدميون نے کها هي که ان دنون ان کے لشکر مين باقلا کے سات دانے ايک مؤمني درهم کو (جو نصاب زکات کے نصف درهم کے برابر تها) ملتے تهے ۔ تا هم عبد المومن (رحمه الله) اور ان کے همراهيون نے اسے فتح کرکے هي چهوڑا ' اور محصورين کو اس شرط پر امان دي که وه سب لوگ صقليه جاکر اپنے بادشاه کے ماتحت رهينگے ۔ پهر عبد المومن اور ان کے همراهيون نے مهديه مين داخل هوکر اس پر قبضه جماليا ۔ بعد ازان انهون نے چند آدميون کو قابس کي طرف روانه کيا ' جنهون نے اسے فتح کرليا ؛ گو که اس مين بهي رومي موجود تهے ۔ پهر انهون نے طرابلس الغرب اور اس کے بعد شهر توزر ' قفصه ' نفطه ' حامه اور ان کے گرد و نواح کے ديگر شهرون کو بهي فتح کيا ' اهل فرنگ کو وهان سے نکال باهر کيا ' اور ان کا الحاق اپنے مقبوضات سے کرديا ۔ اس طرح خدائے تعالي نے افريقيه مين کفر کو مٹا ديا اور دشمن کي طمع کو منقطع کرديا ۔ دين گويا خواب سے بيدار هوگيا ' کوکب ايمان زوال و غروب کے بعد پهر طلوع هوا ؛ اور عبد المومن کے هاتهه سے مملکت غرب تک تمام ملک فتح هوگيا ۔ وه اپني حيات مين طرابلس الغرب سے المصامده کے آخري شهر يعني سوس تک ' جزيره نمائے اندلس کے اکثر حصے ' اور اس ملک پر قابض هو چکے تهے ۔ مين نهين سمجهتا که ان سے قبل کوئي شخص اس قدر وسيع ملک

کا مالک ہوا ہو، خصوصاً جب سے کہ دولت بنو امیہ میں اختلال واقع ہوا *

جب عبد المومن بلاد افریقیہ پر غلبہ حاصل کرچکے اور وہاں کے باشندے انکے مطیع و منقاد ہو چکے، تو وہاں سے واپس ہوئے۔ الموحدون کے چند ذي علم اور معتبر شیوخ نے مجھ سے بیان کیا ہي کہ عبد المومن افریقیہ سے واپس آتے ہوئے شہر بجایہ میں داخل ہوئے، اور سیر کرتے ہوئے تاطنت نامي دروازے کے قریب ایک بازار میں سے گزرے۔ ایک جگہ وہ اور انکے چند اعیان ملک ٹھیر گئے۔ انہوں نے وہاں کے ایک سوداگر کا نام لیکر اس کي خیر و عافیت دریافت کي۔ ان سے کہا گیا کہ وہ انتقال کر چکا ہي۔ انہوں نے پوچھا کہ "اس نے کوئي اولاد بھي چھوڑي ہي کہ نہیں؟" لوگوں نے کہا "ہاں چھوڑي ہي۔" انہوں نے حکم دیا کہ "اس بازار کي تمام دکانوں کو خریدکر مرحوم مذکور کي اولاد کے لئے وقف کردي جائیں۔" اس کے علاوہ ان کو بہت سا مال و زر بھي دیا۔ پھر اپنے بعض خواص کي طرف دیکھکر کہا کہ "میں اُس سوداگر کے پاس ایسي حالت میں آیا تھا کہ میں اور امام (یعني ابن تومرت) اور ہمارے چند طلبہ ہمارے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں پر کئي دن ایسے گزرے تھے کہ ہم نے کچھ بھي نہ چکھا تھا۔ میرے پاس اس وقت سوا ایک قلم تراش چاقو کے اور کچھ نہ تھا۔ میں نے اس سے روٹي اور سالن لیا، اور ان کے معاوضے میں وہ چاقو اس کے سامنے رکھ دیا۔ اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ "میں تم میں نیکي کي علامات دیکھتا ہوں: تمھیں جب کبھي کسي چیز کي ضرورت ہوا کرے، اسي دکان پر آجایا کرو۔ یہ ہر وقت تمھارے لئے اور تمھارے حکم کے مطابق چلنے پر تیار ہي۔" لہذا اس مرحوم کا حق اس سے بھي زیادہ ہي۔"

اسي روز بجایہ کے سفر کے دوران میں انہوں نے یحیی بن عزیز کي طرف دیکھا، جو ان کے آگے آگے پیدل چل رہا تھا اور اس کا تمام جسم

غبار آلودہ تھا ۔ اسے دیکھکر ان کی آنکھوں مین آنسو بھر آئے ۔ اسے بلایا اور کہا کہ " تمہین وہ دن یاد ہی جب تم سیر کو جا رہے تھے ؟ مجھے یاد ہی کہ ہم تم اسی دروازے مین سے گزر رہے تھے ۔ تمھارے گھوڑے نے میرا پاؤن کچل دیا تھا ' اور جب مین نے تم کو دیکھا تھا تو تم نے اپنے ایک غلام سے مجھے اتنا پٹوایا تھا کہ قریب تھا کہ مین گر پڑون اور لوگون کے ہجوم مین پس کر رہ جاؤن ۔ " یحیی یہ سنکر شرمندہ ہوا ' اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا ' اور وہ گھبرا کے کہنے لگا " اللہ اللہ یا مولائی ! " کیونکہ اسے یہ خیال ہوا کہ شاید اس واقعہ کا یاد آجانا اس کے حق مین مضر ہی ۔ عبد المومن نے اس کی یہ حالت دیکھکر کہا کہ " مین نے وہ کیفیت تمہین اس لئے یاد دلائی ہی کہ تمکو اپنی حالت پر عبرت ہو ۔ اور ابھی کیا ہی ' ابھی تو تم اور یاد کروگے اور دیکھوگے کہ زمانہ کیونکر بدلتا ہی ۔ " یہہ کہہ کر انہون نے اسکے لئے ایک ایسا حکم دیا ' جس سے اس کا خوف جاتا رہا *

اسی سفر کے اثناء راہ مین وہ بطحاء اور تلمسان کے مابین ایک ایسے مقام سے گزرے ' جہان ایک بڑا سا بیر کا درخت تھا ' جس کی شاخین ایک دوسری پر لپٹی ہوئی تھین ' اور ان مین سے ایک اس طرح زمین پر رکھی ہوئی تھی کہ اس کے درمیان مین خاصی کشادہ جگہ رہ گئی تھی ۔ انہون نے وہین خیمہ زنی کا حکم دیا ؛ حالانکہ وہ کچھ مشہور و معروف منزل نہ تھی ۔ جب خیمے وغیرہ نصب ہو چکے ' تو انہون نے اپنے چند خواص سے کہا کہ " تم جانتے ہو مین یہان کیون اترا ہون ؟ "

خواص :- ہم نہین جانتے ۔

عبد المومن :- اس کی وجہ یہ ہی کہ ایک مرتبہ رات کے وقت مین یہان سے گزر رہا تھا ' اور سخت بھوکا تھا ۔ رات بھر بارش ہوتی رہی ' اور صبح تک یہی درخت میرا مامن رہا ۔ اب مین اس موجودہ

حالت مین یہان اس لئے فروکش ہوا ہون کہ اپنی ان دونون حالتون اور راتون کے فرق عظیم پر خدائے تعالی کا شکر ادا کرون *

یہ کہہکر وہ اٹھے ' اور وضو کرکے شکرانہ کی دو رکعت نماز ادا کی ۔ یہ قصہ مین نے عبد المومن کے ایک پوتے سے سنا ہی ' جسکا نام موسی بن یوسف بن عبد المومن ہی *

اسی سفر کے دوران مین ان کو خیال آیا کہ قریۂ تاجرا مین سے (جو ' حسب ذکر بالا ' ان کی جائے پیدائش تھی) ہوکر چلین ' تا کہ اپنی والدہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کا بھی موقعہ مل جائے اور رشتہ دارون سے صلۂ رحم بھی کرسکین ۔ جب وہ وہان ٹھیرے اور ان کی فوج بھی پھیل گئی ' تو ان کے سر پر تین سو سے زائد جھنڈے لہرا رہے تھے ' اور ان کے بڑے بڑے طبل اس زور شور سے بج رہے تھے کہ سامعین کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکی آواز سے زمین مین ایک زلزلہ آگیا ہی اور قریب ہی کہ وہ شق ہو جائے ۔ یہ کیفیت دیکھہ سنکر اہل قریہ ان کی ملاقات اور ان کی خلافت کو تسلیم کرنے کی غرض سے آئے ۔ ان مین ایک پرانی بڑھیا بھی تھی ' جو عبد المومن کی والدہ کی سہیلیون مین سے تھی ۔ اس نے نہایت بلند آواز سے کہا کہ " دیکھا ! مسافر آدمی اپنے شہر کو اس طرح واپس آیا کرتے ہین ! "

امر حکومت کے باب مین عبد المومن اور ابن تومرت کے چند قرابت دارون کے مابین ' جو ایت ومغار (جس کا عربی ترجمہ بنو ابن الشیخ ہی) کہلاتے تھے ' کچھہ نزاع ہوگیا ۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت پہنچی کہ ان لوگون نے آپس مین اس رائے پر اتفاق کیا کہ کسی دن عبد المومن کے خیمے مین داخل ہوکر ان کو قتل کر دیا جائے ۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ یہ سازش ظاہر نہ ہونے پائیگی ' اور جب عبد المومن گم ہو جائینگے اور قاتل کا پتہ نہ چلیگا تو امر سلطنت کا کل اختیار خود ان ہی کے ہاتھون مین آ جائیگا ؛ کیونکہ امام ابن تومرت کے اہل بیت اور قرابت دار

هونے کي حيثيت سے وهي سب سے زيادہ حق دار هونگے ۔ مگر اصحاب ابن تومرت مين سے ايک شخص نے ' جس کا نام اسماعيل بن يحيیٰ ہزرجي تھا ' عبد المومن کو اس طرح اس واقعہ سے مطلع کرديا کہ وہ ان کے پاس گيا اور ان سے کہا کہ " امير المومنين ! مين کچھ حاجت ليکر حاضر هوا هون "۔

عبد المومن :— ابو ابراہيم ! وہ کون سي حاجت ہے ؟ ہم نے تو تمھاري تمام حاجتين پوري کردي ہين ؟

اسماعيل :— وہ يہ ہے کہ آپ اس خيمے سے باہر تشريف ليجائين ' اور مجھے اس مين شب باشي کرنے دين *

اس نے صرف اسي قدر کہا ' اور ان لوگون کے ارادے سے خبر نہ دي ۔ عبد المومن سمجھے کہ وہ ان سے خيمہ اس لئے مانگتا ہے کہ شايد اسے پسند آگيا ہے ۔ وہ باہر چلے گئے ' اور خيمہ اسکے لئے چھوڑديا ۔ اسماعيل نے وهان شب باشي کي ۔ رات کو وہ لوگ اندر داخل هوئے ' اور اس کو تلوارون سے ايسي بري طرح کونچا کہ وہ وهين ٹھنڈا هوکر رہ گيا ۔ جب صبح هوئي اور انہون نے ديکھا کہ وہ عبد المومن کا بال تک بيکا نہين کرسکے ' تو وہ لوگ وهان سے فرار کرکے مراکش پہنچے اور وهان قيام کرنے کے ارادے سے شاہي قصرون کے دربانون کے پاس جاکر ان سے کنجيان طلب کرنے لگے ۔ انہون نے دينے سے انکار کيا ۔ اس پر انہون نے ايک دربان کي گردن ماردي ۔ باقي دربان يہ حالت ديکھ کر بھاگ گئے ۔ قريب تھا کہ وہ لوگ قصرون پر غلبہ پاليتے ' کہ اتنے مين لشکر اور غلامان خاصّہ مين سے چند آدمي آ پہنچے ' اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سخت جنگ هوئي ۔ غلام ان پر غالب آ گئے ۔ پھر اور لوگ بھي ان پر اس کثرت سے ٹوٹ پڑے کہ آخر ان کو قطعي طور پر اپنے قابو مين کرليا ' اور گرفتار کرکے قيد خانے مين ڈال ديا ۔ بعد مين ابو محمد عبد المومن (رحمہ اللہ) بھي مراکش پہنچ گئے ' ان سب

کو ایک ایک کرکے قتل کر دیا' اور اُن کے ساتھہ ہي شہر ھرغہ کے اعیان کي ایک جماعت کو بھي قتل کر دیا ؛ کیونکہ انھین یہ خبر ملي تھي کہ وہ لوگ سلطنت مین رخنہ اندازي کرتے تھے اور ان کي موت کے منتظر تھے ۔ اُدھر یہ ھوا کہ جب صبح کو ابو ابراہیم اسماعیل کو خیمے مین مقتول پایا گیا' تو عبد المومن کو نہایت درجہ صدمہ ھوا' اور اس قدر رنج ھوا کہ دل کو قابو مین نہ رکھہ سکے اور بے اختیار جزع و فزع کرنے لگے ۔ انھون نے ابو ابراہیم کے غسل و تکفین کا حکم دیا' اور خود بہ نفس نفیس اس کے جنازے کي نماز پڑھائي ۔ پھر اسے دفن کر دیا گیا ۔ اسماعیل نے یحیی نام صرف ایک ہي لڑکا چھوڑا تھا' جو بڑا ھوکر ابو یعقوب کے عہد مین صاحب جاہ و رتبۂ عالیہ ھوا ۔ اسي طرح ابو عبد اللہ کے زمانے مین بھي اکثر امور سلطنت مین اس سے مشورہ کیا جاتا تھا ۔ اس نے تمام عمر اسي رتبہ و منزلت مین بسر کرکے سنہ ۶۰۲ مین انتقال کیا' اور ایک لڑکي چھوڑي' جس سے امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن نے نکاح کر لیا ۔ اس کا نام فاطمہ تھا ۔ مگر امیر المومنین مذکور کي اس سے کوئي اولاد نہین ھوئي ۔ خدا اس خاتون کي عمر دراز کرے : جب مین سنہ ۶۱۱ کے دوران مین مراکش سے چلا ھون' وہ بہ قید حیات تھي ۔

اسي اسماعیل کا ابن تومرت کے ساتھہ بھي ایک واقعہ گزرا ہي' جو واقعۂ مذکورہ سے بہت کچھہ مشابہ ہي' اور جس مین اس نے اپني خیر خواہي اور تحذیر کا نہایت لطیف پیرایہ مین اظہار کیا تھا ۔ وہ واقعہ یہ ہي کہ جب امیر المسلمین نے ابن تومرت کو مراکش سے خارج کر دیا' اور وہ اس بري حالت مین وھان سے نکلے جس کا ہم ذکر کر چکے ہین' تو ایک موضع مین جاکر مقیم ھوئے جھان ابو ابراہیم اسماعیل تھا ۔ وہ ایک مسجد مین داخل ھوئے' تو وھان کے باشندون کے تھت کے مسجد کے دروازے پر جمع ھونے اور ان کي طرف

دیکھہ دیکھہ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ "دیکھو یہي شخص ہي جسے امیر المسلمین نے شہر بدر کردیا ہي' کیونکہ وہ لوگون کي عقلون میں فساد ڈالتا تھا" وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ ان لوگون نے امیر المسلمین کے ہان تقرب حاصل کرنے کي نیت سے یہان تک ارادہ کیا کہ ابن تومرت کو قتل کردیا جائے ۔ ابو ابراہیم ان لوگون کي یہ حالت دیکھہ کر ابن تومرت کے پاس گیا' اور ان سے اس آیت کے اعراب دریافت کرنے لگا کہ " ان الملا یاتمرون بك لیقتلوك فاخرج اِني لك من الناصحین" (یعني "لوگ تمہارے ارد گرد جمع ہو رہے ہین' تا کہ تم کو قتل کردین ۔ لہذا تم یہان سے چلے جاؤ ۔ مین تمہارے خیر خواہون مین سے ہون") ۔ ابن تومرت اس کا مطلب سمجھہ گئے' اور اس مقام سے چلے گئے ۔ اس واقعہ سے ابو ابراہیم کي خیر خواہي ان کے دل پر نقش ہوگئي ۔ جب تینملل مین ابن تومرت کا امر مشہور ہوگیا' تو ابو ابراہیم وہان انسے ملا' اور "اہل الجماعت" مین شمار ہونے لگا *

جب عبد المومن ان لوگون کو قتل کر چکے' جن کا ہم ذکر کرچکے ہین' تو المصامدہ اور تمام اہل دولت ان سے ہیبت زدہ ہوگئے' اور ان کے دلون مین ان کي عظمت و جبروت نے اور بہي زیادہ گھر کرلیا *

عبد المومن سنہ ۵۵ کے باقي حصے اور سنہ ٦ اور سنہ ۷ مین مراکش مین اقامت پذیر رہے ۔ پہر سنہ ۵۸ کے آغاز مین انہون نے کافۃ الناس کو جزیرہ نمائے اندلس کے بلاد رومي پر جنگ آزمائي کا حکم دیا' اور اپني جانب سے تمام جہات کے باشندون کي طرف جنگ مین شامل ہونے اور ان کو جہاد پر تحریص و ترغیب دلانے کے خطوط بہیجے ۔ اس سے ان کے پاس ایک نہایت زبردست جماعت تیار ہوگئي ۔ انکو ہمراہ لیکر وہ جزیرہ نمائے اندلس پر حملہ کرنے' ثواب حاصل کرنے' اور متقدم الذکر محمد بن سعد کے ہاتھہ مین جس قدر ملک باقي رہ گیا تھا اسے فتح کرنے کے ارادے سے روانہ ہوکر شہر سلا مین فوج کو پورا

کرنے کي نيت سے تهيرے • مگر وهان ان کو مرض الموت نے آليا ' اؤر انهون نے انتقال کيا • الله ان پر رحم فرمائے ! جيسا کہ هم کهہ چکے هين ' ان کي وفات اسي سال يعني سنہ ۵۵۸ مين ۲۷ جمادي الاخر کو هوئي • انهون نے اپني حيات مين اپنے سب سے بڑے بيٹے محمد کو ولي عهد مقرر کر ديا تها • لوگون نے اس سے بيعت کرلي تهي ' اؤر اس غرض سے تمام بلاد کو خطوط بهي لکهہ دئے گئے تهے • مگر شراب نوشي کي مداومت ' اختلال رائے ' کثرت غصہ ' اؤر حماقت نفس ايسي باتين هين جن سے خلافت نهين چل سکتي ' اؤر ان هي امور کي موجودگي نے اسے خليفہ نہ هونے ديا • اؤر يہہ بهي کہا جاتا هي کہ ان سب باتون کے علاوہ اس مين جذام کي علت بهي موجود تهي • والله اعلم *

عبد المومن کي وفات کے بعد محمد مذکور کي حالت پريشان هي رهي • لوگون مين اس کے بارے مين سخت اختلاف پهيل گيا ؛ چنانچہ اس کي خلع کے وقت تک اسکي خلافت کا کل زمانہ ۴۵ دن کا هوا • اسي سال شعبان کے مهينے مين اسے تخت سے اتار دينے کا بالاتفاق فيصلہ هو گيا تها • علاوہ ان باتون کي موجودگي کے جن کا هم اوپر ذکر کر آئے هين اؤر جن کي بناء پر اس کا تخت سے عليحدہ کيا جانا بر حق تها ' اس مين اس کے دو بهائي يوسف اؤر عمر ' بهي ساعي تهے *

ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن کي ولايت اور اس کے متعلقات کا ذکر

جب تاريخ مذکور کو اعيان دولت کے اتفاق رائے سے محمد سے خلع کرا ليا گيا ' تو امر سلطنت عبد المومن کے دو بيٹون ' عمر اؤر يوسف ' پر آکر تهيرا ؛ کيونکہ ان کے بيٹون مين سب سے زيادہ نبيہ و نجيب ' صاحب الرائي اؤر غني النفس يهي دونون تهے • ليکن عمر نے انکار کيا ' اؤر اپنے بهائي ابو يعقوب کي فرط عقل ' اس کے ايثار دين

اؤر مسلمانون كي بهتري كے خيال سے تمام اختيار اسي كو دے ديا ' اؤر اس سے بيعت كرلي ۔ اس كے علاوه عمر بخوبي سمجهتا تها كه "مجهه مين بعض باتين ايسي هين ' جو تدبير مملكت اؤر ضبط امور رعيت كے لئے مناسب حال نهين هين "۔ الغرض باتفاق آراء ابو يعقوب يوسف كا انتخاب هوا ' اؤر ان كے كسي اؤر بهائي نے بهي اختلاف نهين كيا ۔ يه سب كچهه ابو حفص عمر بن عبد المومن كي حسن سعي ' شدت تلطف اؤر جودت رائے سے هوا ۔ مختصر يه كه ابو يعقوب يوسف كا امر مستقل اؤر تاريخ مذكور كو ان كي بيعت مكمل هوگئي ؛ اؤر جو كچهه هوا وه ان كے چچا ابو حفص عمر كي بدولت هوا *

ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن بن علي اؤر انكے بهائي ابو حفص كي والده ايك شريف و آزاد خاتون تهين ' جن كا نام زينب بنت موسي الضرير تها ۔ يه موسي اهل تينملل كے اعيان مين سے تهے ' اؤر جب عبد المومن مراكش سے روانه هوئے تهے تو ان كو وهان كا حاكم بناكر چهوڑ آئے تهے ۔ پهر ابن تومرت كي رائے سے انهون نے اپنے قيام تينملل كے زمانے مين ان كي بيٹي زينب سے نكاح كرليا تها ۔ موسي كي اولاد مين تين لڑكے ' ابراهيم ' علي اؤر محمد ' اؤر چند لڑكيان تهين *

ابو يعقوب كا حليه اور ديگر صفات

ان كا رنگ سرخي مائل سفيد تها ' بال سياه تهے ' چهره گول ' دهانه بڑا ' آنكهين بڑي اؤر لمبي ' اؤر آواز باريك مگر بلند تهي ۔ وه زياده گو ' شيرين سخن ' خوش كلام اؤر پاكيزه صحبت آدمي تهے ۔ اپنے وقت مين كلام عرب كے بهترين واقف ' اؤر زمانۂ جاهليت اؤر اسلام كے ايام عرب اؤر آثار و تواريخ سے بخوبي ماهر تهے ۔ يه كمال انهون نے اس وقت حاصل كيا تها جب وه اپنے والد كے وقت مين حاكم اشبيليه تهے ۔ وهان ان كو كئي ايسے علماء سے ملنے كا اتفاق هوا تها جو

علوم لغت، نحو، اور قرآن مین ید طولي رکھتے تھے : مثلاً الاستاد اللغوي ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الملک المعروف به ابن ملکون ۔ غرض که انھون نے ان حضرات سے یه تمام علوم اخذ کئے، اور اکثر مین کمال حاصل کیا ۔ ابو زکریا، ابو عبد الله، ابو ابراہیم اسحاق وغیرہ، انکي اولاد مین سے جن جن سے مین ملا ھون اور بالمشافه گفتگو کي ہي، انھون نے مجھ کو بتایا ہي که ابو یعقوب یوسف اداء الفاظ قرآن مین بھترین شخص تھے ۔ وہ نحو کے غوامض مسائل کو نہایت جلد اخذ کرلیتے تھے، لغات عربیه کے نہایت جید حافظ تھے، اور به غایت عالي حوصله، فیاض اور سخي تھے ۔ ان کے عہد مین لوگ به کثرت غني اور مالدار ھو گئے ۔ ان سب امور کے باوصف، وہ علم کے نہایت شائق اور اس کے پیاسے تھے ۔ مجھے اچھي طرح معلوم ہي که وہ صحیحین مین سے ایک کو حفظ کررھے تھے ؛ مگر اس مین شک ہي که وہ صحیح بخاري تھي یا صحیح مسلم : اغلب خیال یه ہي که وہ مقدم الذکر تھي اور اپنے والد کي حیات ہي مین قرآن شریف ختم کرنے کے بعد حفظ کي تھي ۔ مزید برآن وہ علم فقه سے بھي واقف تھے، اور علم ادب اور حفظ لغات مین ایک با کمال اور علم نحو مین ایک عالم متبحر تھے ۔ بعد مین ان کے شرف نفس اور علو ہمت نے ان کو فلسفه پڑھنے پر آمادہ کیا ۔ چنانچه انھون نے اس علم کے متعلق بہت سي کتب جمع کین، علم طب سے مطالعه کا آغاز کیا، اور مشہور و معروف کتاب الملکي کے عملي حصے کو چھوڑکر اکثر نظري حصے پڑھے ۔ اس کے بعد رفته رفته اس سے زیادہ بلند علوم فلسفه کي طرف متوجه ھوئے، اور پھر کتب جمع کرنے کا حکم دیا ؛ اور اس طرح اتني کتابین جمع ھو گئین جتني الحکم المستنصر بالله اموي کے کتب خانے مین تھین ۔ ابو محمد عبد الملک شذونيي نے، جو علم طب اور علم احکام نجوم کے ایک محقق ہین، مجھ سے بیان کیا که " مین اپني جواني کے زمانے مین ایک

شخص سے علم احکام النجوم کي کتابين مستعار ليا کرتا تھا ۔ وہ شخص اشبيليہ مين رھتا تھا ۔ اس کا نام يوسف ' کنيت ابوالحجاج اؤر عرف المراني (بہ تخفيف راء) تھا ۔ اسکے پاس ان کتب کا عمدہ ذخيرہ تھا ' جو فتنۂ اندلس کے زمانے مين اس کے باپ کے ھاتھ لگ گيا تھا ۔ خير ' تو مين اس سے کتابين مستعار ليتا تھا ۔ اؤر کتابين بھي اس کثرت سے تھين کہ وہ مجھے بورون مين بھر بھر کے ديتا تھا ۔ مين ايک بورا اسے واپس دے ديتا اؤر ايک اپنے گھر لے جاتا ۔ ايک دن اس نے مجھ سے کہا کہ اس کي وہ تمام کتابين جاتي رھين ۔ مين نے سبب دريافت کيا ' تو اس نے آھستہ سے مجھ سے کہا کہ "ميري کتابون کي خبر اميرالمومنين کو مل گئي ۔ انھون نے ايک آدمي ميرے گھر بھيجا ۔ اس وقت مين ديوان مين تھا ۔ مجھے کچھ خبر نہ تھي کہ کيا ھو رھا ھي ۔ انھون نے اپنے خادم کافور خصي کو اپنے غلامان خاصہ کے ساتھ بھيجا ' اؤر حکم ديا کہ اھل خانہ مين سے کسي شخص کو ڈرايا دھمکايا نہ جائے اؤر سوا ميري کتابون کے اؤر کوئي چيز نہ لي جائے ۔ بلکہ انھون نے اسکو اؤر اس کے ھمراھيون کو يہ دھمکي دي کہ اگر اھل خانہ کي ايک سوئي بھي ضائع ھوئي تو تم کو سزا دي جائيگي ۔ غرض کہ مين اس وقت ديوان مين تھا ۔ مجھے اطلاع کي گئي ۔ مجھے يہ خيال ھوا کہ شايد وہ ميرا تمام مال قرق کرنا چاھتے ھين ۔ ميرے ھوش حواس غائب ھو گئے ۔ خير کسي طرح سوار ھوکر گھر پھنچا ۔ ديکھتا کيا ھون کہ ان کا دربان کافور خصي ميرے مکان کے دروازے پر کھڑا ھوا ھي ' اؤر کتابين نکال نکال کر اس کے پاس پھينکي جا رھي ھين ۔ جب اس نے مجھے ديکھا اؤر سمجھ گيا کہ مين خوف زدہ ھون ' تو کھنے لگا کہ " آپ کسي طرح کا خوف نہ کيجئے ۔ اميرالمومنين نے آپ کو سلام کہا ھي ' اؤر اچھي طرح ياد فرمايا ھي "۔ وہ تو يہ کہہ رھا تھا اؤر ميرا دم فنا ھو رھا تھا کہ آخر يہ ماجرا کيا ھي ۔ پھر اس نے کہا کہ "اچھا آپ اپنے اھل

خانه سے دریافت کیجئے که کسي نے ان کو کچھ ڈرایا دھمکایا ہي' یا انکا کچھ نقصان کیا ہي ؟" چنانچه مین نے اہل خانه سے پوچھا' تو انہون نے کہا که "نہین ہمین کسي نے بھي نہین ڈرایا' نه ہماري کسي چیز کا نقصان ہوا ہي ۔ ابو المسک نے ہماري پاس آکر تین مرتبه اجازت طلب کي ۔ ہم نے اسے اجازت دي ۔ وه کتب خانه مین داخل ہوا' اور اسے باہر نکالنے کا حکم دیا"۔ جب مین نے ان سے یه سن لیا تب میرے ہوش ٹھکانے ہوئے"۔ امیر المومنین نے اس سے وه سب کتابین لیکر ایک زبردست جاگیر عطا کي' جس کا وه اکثر ذکر کیا کرتا تھا"۔ القصه ابو یعقوب یوسف اندلس اور المغرب کے علاقون سے برابر کتب جمع کرتے اور علماء' اور بالخصوص اہل علم النظر' سے مباحثات علمي کرتے رہے' یہان تک که انہون نے اس قدر علم و فضل حاصل کر لیا که ان سے پہلے المغرب کے کسي بادشاه نے نه کیا تھا۔ ان کي صحبت مین جو علماء اور متفننین رہتے تھے' ان مین سے ایک ابو بکر محمد بن طفیل تھے' جو فلاسفۂ اسلام مین سے ایک ہین ۔ وه فلسفه کے تمام اجزاء کے محقق تھے' اور ابو بکر بن صائغ المعروف به ابن باجه اور ان جیسے دیگر محققین فلاسفه کے علم فلسفه اخذ کئے ہوئے تھے ۔ مین نے ابن طفیل کي فلسفۂ طبیعیات اور فلسفۂ الہیات وغیره پر کئي تصانیف دیکھي ہین ۔ چنانچه ان کے رسائل طبیعیات مین سے "حي بن یقظان" نام کا ایک رساله ہي' جس مین انہون نے نوع انسان کے مبداء کا ذکر کیا ہي ۔ یه رساله گو جسامت مین چھوٹا سا ہي؛ مگر اس فن کے لئے نہایت فائده مند ہي ۔ ان کے رسائل الہیات مین سے ایک رساله مین نے خود ان ہي کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہي (رحمة الله)۔ انہون نے اپني آخري عمر علم الہیات کے مطالعه مین صرف کي ۔ وه شریعت اور حکمت کے یکجا جمع کرنے کے بہت شوقین تھے ۔ تمام انبیاء کي ظاہر و باطن طور پر بہت تعظیم کرتے تھے ۔ مزید بر آن انکو

علوم اسلامیه میں بھی نہایت وسیع معلومات حاصل تھیں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ الجامکیہ کو اطباء، مہندسین، کتاب، شعراء، تیر انداز اور لشکریوں وغیرہ کے خدام کی طرح سمجھتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ "اگر علم موسیقی نے ان پر غلبہ حاصل کرلیا، تو میں مفلس ہوجاؤنگا"۔ امیر المومنین ابو یعقوب یوسف کو ان سے غایت درجے کی محبت تھی، نہیں بلکہ شغف تھا ۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ کئی کئی دن رات تک ان ہی کے ہمراہ قصر میں رہا کرتے تھے اور باہر نہیں نکلتے تھے ۔ یہ ابو بکر ابن طفیل حسنات دہر میں سے تھے ۔ ان کے بیٹے یحییٰ نے مراکش میں سنہ ۶۳ میں ان کے یہ اشعار سنائے تھے :-

الممت و قد نام المشیع و هوما ۔ وأسرت الي وادي العقيق من الحما
و جرّت علي ترب المحصب ذيلها ۔ فما زال ذاك الترب نهباً مقسما
تناوله ايدي التجار لطيمة ۔ و يحمله الداريّ ايان يمّما
و لما رات الا ظلام يجنها ۔ و ان سُراها فيه لن يتكتّما
نضت عذبات الريط من حر وجهها ۔ فابدت مُحيّا يدهش المتوسما
فكان تجلّيها حجاب جمالها ۔ كشمس الضحي يعشي بها الطرف كلما
ولما التقينا بعد طول تهاجر ۔ و قد كاد حبل الود ان يتصرما
جلت عن ثناياها و اومض بارق ۔ فلم ادر من شقّ الدجنة منهما
و ساعدني جفن الغمام علي البكا ۔ فلم ادر دمعاً ايّنا كان اسجما
فقالت و قد رق الحديث و ابصرت ۔ قرائنَ اجوال اذعن المكتما
نشدتُك لا يذهب بك الشوق مذهبا ۔ يهوّن صعبا اوير خص ما ثما
فامسكت لا مستغنيا عن نوالها ۔ ولكن رايت الصبر اوفي و اكرما

اسی دن ان کے بیٹے نے، ان ہی کے تحریر کردہ، زہد کے متعلق یہ اشعار سنائے :-

يا باكيا فرقة الاحباب عن شحط — هل لا بكيت فراق الروح للبدن
نور تردد في طين الي اجل — فانحاز علواً و خلّي الطين للكفن
يا شر ما افترقا من بعد ما اعتلقا — اظنها هدنة كانت علي دخن
ان لم يكن في رضي الله اجتماعهما — فيالها صفقة تمت علي غبن

میرے ایک دوست نے، جو انکے کُتاب میں سے تھے، ان (رحمه الله) کے یه اشعار مجھے سنائے :—

ما كل من شمّ نال رائحة — للناس في ذا تباين عجب
قوم لهم فكرة تجول بهم — بين المعاني اولئك النجب
و فرقة في القشور قد وقفوا — و ليس يدرون لُبّ ما طلبوا
لا غاية تنجلي لناظرهم — منه ولا ينقضي لهم ارب
لا يتعدي امرء جبلته — قد قُسِمتْ في الطبيعة الرتب

ابوبکر محمد ابن طفیل برابر اسي طرح امیرالمومنین کو ہر طرف سے علماء کے جمع کرنے پر تحریص و ترغیب دلاتے اؤر آنے والے علماء کي کماحقه قدر و منزلت کراتے رهے ۔ اسي ضمن مین انھون نے امیرالمومنین کو ابوالولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد کا نام بھي بتایا ۔ اسي وقت سے وهان ان کا نام مشهور هوا، اؤر ان لوگون نے ان کے اصلي رتبے کو پہچانا ۔ مجھ سے ان کے ایک شاگرد، فقیه و استاذ ابوبکر بُندود بن یحیی قرطبي، نے بیان کیا که "مین نے حکیم ابوالولید کو کئي مرتبه یه کہتے هوئے سنا ہي که "جب مین امیرالمومنین کے هان پہنچا، تو مین نے دیکھا که وه اؤر ابوبکر آپس مین باتین کر رهے ہین، اؤر ان کے سوا وهان اؤر کوئي نہین ہي ۔ ابوبکر میري تعریفین کرتے تھے، اؤر میرے خاندان اؤر آسلاف کا ذکر کرتے هوئے ایسي خوبیون کو میري طرف منسوب کر رهے تھے که جن تک مین ہرگز نہین پہنچتا ۔ امیرالمومنین نے میرا اؤر میرے والد کا نام اؤر میرا نسب دریافت کرنے کے بعد سب سے پہلي بات جو مجھ سے کہي وه یه تھي که مجھ سے یه سوال کیا که

"آسمان کے بارے میں فلاسفہ کي کیا رائے ہے؟ وہ اسے قدیم بتاتے ہیں یا حادث؟" اس سوال سے مجھے شرم بھي آئي اور خوف بھي ہوا. اسي بناء پر میں نے علم فلسفہ سے عدم واقفیت اور اس میں اپنے عدم اشتغال کا بہانہ کیا. اتنے میں نہ معلوم ابن طفیل نے امیر المومنین سے کیا کہہ دیا کہ وہ میري شرم و حیا اور خوف کو تاڑ گئے' اور ابن طفیل کي طرف متوجہ ہوکر اسي مسئلے پر ان سے گفتگو کرنے لگے' جس کے متعلق مجھ سے سوال کیا تھا. وہ اس مسئلے کے بارے میں پہلے ارسطاطالیس' افلاطون اور دیگر فلاسفہ کے اقوال نقل کرتے تھے' اور پھر ان پر اہل اسلام نے جو اعتراض و احتجاج کیا ہے اسکو بیان کرتے تھے. میں نے دیکھا کہ ان کا حافظہ ایسا عمدہ ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ ویسا فلسفے کے کسي اور مشتغل و متفرغ شخص کا ہوگا. غرض کہ وہ اسي طرح اس مضمون پر بحث کرتے رہے' تا آنکہ آخرکار مجھے بھي بولنے کي ہمت ہوئي' اور جہان تک مجھے اس مسئلے کے متعلق علم تھا ان پر واضح ہوگیا. جب میں واپس آنے لگا' تو مجھے مال و اسباب' ایک خلعت فاخرہ اور ایک گھوڑا عطا کیا."""

ابن رشد کے اسي مذکور الصدر شاگرد نے مجھے خود ان ہي کي زباني یہ واقعہ سنایا کہ "ایک دن ابوبکر ابن طفیل نے مجھے بلایا اور کہا کہ "آج میں نے امیر المومنین سے ارسطاطالیس' یا یہ کہو کہ اس سے ترجمہ کرنے والون' کي عبارت کي دقت کي شکایت کي اور ان عبارات کے غموض اغراض بیان کرکے کہا کہ "کاش کوئي ایسا شخص مل جائے کہ ان کي تلخیص کردے اور ان مطالب کو بہ خوبي سمجھ کر انکو اس طرح صاف کردے کہ لوگ آساني سے سمجھ لیں". تو اگر آپ میں ایسا کرنے کي لیاقت اور ہمت ہو تو کردیجئے؛ کیونکہ امیر المومنین آپ کي جودت ذہن' صفائي طبع اور قوت نزوع سے بخوبي واقف ہیں. آپ جانتے ہیں کہ میري کبر سني اور شغل خدمت ایسے کام

مین مانع ہین، ورنه مین کردیتا۔ اوٴر پهر میرے پاس اوٴر کئي کام ایسے موجود ہین جو اس سے زیادہ ضروري اوٴر اہم ہین"۔ یه وجه هوئي که مین نے حکیم اوسطاطالیس کي کتابون کي تلخیص کي"۔ مین نے ان ابو الولید کي ایک کتاب دیکهي ہي، جس مین انهون نے ایک ہي جلد مین حکیم موصوف کي کتابون کي تلخیص کي ہي۔ وہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر حادي ہي۔ اس کا نام "کتاب الجوامع" ہي۔ اس مین انهون نے "سمع الکیان"۔ "کتاب السماء والعالم"۔ "رسالة الکون والفساد"۔ "کتاب آثار العلویه" اوٴر "کتاب الحس والمحسوس" شامل کي ہین۔ اس کے بعد انهون نے چار اجزاء کي ایک مبسوط کتاب مین ان کي تلخیص اوٴر ان کے اغراض کي تشریح کي ہي *

خلاصه یه ہي که عبد المومن کي اولاد مین، کیا شروع مین اوٴر کیا بعد مین، سوا ابو یعقوب یوسف کے کوئي ایسا شخص نہین پیدا هوا که حقیقي معني مین بادشاہ هو*

ان کے وزراء

(۱) چند ایام تک ان کے بهائي عمرنے وزارت کي۔ مگر چونکه انهون نے اس عهدے کو ان کي لیاقت سے بالا تر پایا، اس لئے ان کو علیحدہ کردیا*

(۲) پهر ابو العلاء ادریس بن ابراهیم بن جامع وزیر بنائے گئے۔ مگر سنه ۵۷۷ کے دوران مین ان کو گرفتار کرکے ان کا تمام مال و اسباب قرق کیا گیا۔

(۳) ان کے بعد خود انکے بیٹے، اوٴر ولي عهد، ابو یوسف وزیر هوئے، جو ان کي تاریخ موت یعني سنه ۵۸۰ تک وزیر رهے۔ ان کي بیعت سے ان کے ملک روم مین شهید هونے تک انکي حکومت کا کل زمانه چند ماہ کم بائیس سال کا هوتا ہي (رحمه الله)۔

ان کے کُتّاب

(۱) ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش، جو ان کے والد کے کاتب تھے۔

(۲) ابو القاسم، المعروف به قالمي *

(۳) ابو الفضل جعفر بن احمد، المعروف به ابن محشوه، جو شہر بجایه کے رهنے والے تھے *

ابو القاسم قالمي اپني وفات تک کتابت کے عهدے پر رهے۔ ان کے انتقال پر یه لوگ مقرر هوئے تھے۔ ان کے علاوه :—

(۴) ابو الحسین هوزني اشبیلي، اور

(۵) ابو عبد الرحمان طَوْسي، فوج کے کُتّاب تھے *

ان کے حاجب

ان کا حاجب کافور تھا، جو ان کا خصي غلام تھا۔ اس کے رنگ کي سفیدي کي وجه سے اسے کافور کہا کرتے تھے *

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین اٹھاره لڑکے تھے، جن کے نام یه هین :—

(۱) عمر۔ (۲) یعقوب، جو ولي عهد تھے۔ (۳) ابوبکر۔ (۴) عبد الله۔ (۵) احمد۔ (۶) یحیی۔ یه یحیی (خدا ان پر رحم فرمائے) میرے دوست تھے، اور ان هي سے مجھے اس خاندان کے اکثر حالات و کوائف معلوم هوئے هین۔ ان جیسا شخص نه مین نے کبھي شاهي خاندان مین دیکھا نه بازارون مین (رحمة الله علیه)۔ اصل مین مجھے لفظ " خادم " اختیار کرنا چاهئے تھا۔ مگر مین نے " دوست " اس لئے کہا که وه مجھے خطوط مین کبھي " اخي و صدیقي " اور کبھي " وليّ " لکھا کرتے تھے۔ میرے پاس انکے بہت سے خطوط موجود هین،

جنھون نے مجھے فضیلت کي خلعت پھنادي ھي اوڑ ایسي صفات سے آراستہ کیا ھي٬ جن کا مین مستحق نہ تھا •

(۷) موسيٰ • (۸) ابراھیم • (۹) ادریس • (۱۰) عبد العزیز •
(۱۱) طلحہ • (۱۲) اسحاق • (۱۳) محمد • (۱۴) عبد الواحد •
(۱۵) عثمان • (۱۶) عبد الحق • (۱۷) عبد الرحمن • (۱۸) اسماعیل •

ان بیٹون کے علاوہ چند بیٹیان بھي تھین •

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو محمد مالقي٬ جن کا پھلے ذکر ھوچکا ھي • ان کے معزول ھونے کے بعد :-

(۲) عیسيٰ بن عمران تازي وزیر ھوئے٬ جو اعمال شھر فاس کے تزا نامي رباط کے باشندے اوڑ اھل بربر کے قبیلۂ تَسول سے تھے٬ جو خود کو زناتہ سے منسوب کرتے تھے *

یہ عیسيٰ اھل مغرب کے فضلاء و نبھاء مین سے تھے • نھایت بلند آواز خطیب٬ فصیح و بلیغ مقرر٬ اوڑ ایک باکمال شاعر تھے٬ اوڑ اکثر علوم مین دسترس رکھتے تھے • ابو یعقوب کے زمانے مین وہ مرتبۂ بلند اوڑ پایگاہ عالي پر پھنچ گئے تھے٬ وفود کي طرف سے کلام کیا کرتے تھے٬ اھم واقعات کے موقعون پر لوگون کو مخاطب کرتے تھے٬ اوڑ عجیب و غریب پیرایون مین تقریر کرتے تھے • مروت ان مین حد کمال کو پھنچ گئي تھي٬ اوڑ جو لوگ اوڑون سے ٹوٹ کر اوڑ جدا ھوکر ان سے آملتے تھے٬ وہ انکي مدد اوڑ نیابت کا پورا حق ادا کرتے تھے • ان کے بیٹے ابو عمران نے٬ جو آج کل ھمارے ھان قاضي الجماعت ھین٬ مجھ سے بیان کیا کہ "مین نے اپنے والد کو ایسے لوگون کا ذکر کرتے سنا ھي — اوڑ بعض لوگ ایسے بھي موجود ھین جو ان کے زیر سایہ پرورش پا چکے ھین٬ مگر اب ان کو اس پر ملامت کرتے ھین — کہ جنھون نے پھلے

کوئي کارنمایان نه کیا تها اؤر محض بے قدر آدمي تهے ؛ مگر انهون نے ان کو پستي کے گڑهے سے نکال کر صاحب جاه ' اؤر گمنامي سے نکال کر صاحب شهرت و نباهت بنا دیا تها ۔ یه تو کچهه تعجب کي بات نهین هي که ان کے پاس نبیه القدر آدمي آئے هون اؤر صاحب مراتب هوگئے هون ؛ بلکه تعجب ایسے لوگون سے هي ' جن کو انهون نے مرده سے زنده ' گمنام سے مشهور ' اؤر پست و ناکاره سے رفیع القدر کردیا " ۔ انکے افراط تعصب و حمایت کا یه حال تها که وه ایک دن کهه رهے تهے که " حمایت اس کو نهین کهتے که تم اپنے دوست کي حمایت کرو ؛ کیونکه اس کا حق هي ' اؤر حق اس امر سے بالا تر اؤر غالب تر هي که اس کي حمایت کي جائے ۔ نهین بلکه حمایت یه هي که تم اس دوست کي حمایت کرو ' حالانکه تم کو معلوم هي که وه حق پر نهین هي " ۔ اؤر اؤر اسي قسم کي باتین هین جو ان سے منقول هین *

انکے لڑکون مین سے کوئي شخص ایسا نهین گزرا ' جو کهین نه کهین کا قاضي نه هوا هو ۔ ان مین سے ایک علي تهے ' جو ایک مرد صالح تهے اؤر اپنے والد کے حین حیات هي شهر بجایه کے قاضي هوگئے تهے ۔ پهر وهان سے معزول هوکر تلمسان کي قضا پر مامور هوئے تهے ۔ وه همارے ایسے آدمیون مین مشهور هین ' جو اپنے مذهب مین گوشه نشین تهے ' اؤر حق کے بارے مین کبهي سستي اؤر مداهنت سے کام نهین لیتے تهے ۔ دوسرے بیٹے طلحه تهے ' جو تلمسان کے قاضي تهے ' تیسرے یوسف جنکو مین شهر فاس مین قاضي کے عهدے پر چهوڑکر آیا تها ' مگر مین سنه ٦٢٠ مین مکه مین تها که ان کي وفات کي خبر ملي ۔ چوتهے کا نام ابوعمران هي ' اؤر وه آج کل همارے هان قاضي " الجماعت " هین ۔ ان شاء الله ان کا ذکر اصلي موقعه پر آئیگا *

(۳) ابو موسي مذکور کے بعد حجاج بن ابراهیم تجیبي قاضي هوئے ۔ وه شهر مراکش کے اعمال مین سے شهر اغمات کے رهنے والے تهے ۔ ایسے

مرد صالح و پارسا تھے کہ انکا شمار زھاد مین ھوتا ہی ۔ علم فقہ و اصول فقہ کے عالم متبحر اور علم حدیث کے فاضل اجل تھے ۔ پاک نفس و پاک دل بزرگ تھے ۔ حق پر سختی سے جمے رھتے تھے ؛ بلکہ اسی وجہ سے اکثر اعیان سلطنت نے ان سے تنگ آکر امیر المومنین ابو یعقوب سے انکی شکایتین کرنی شروع کردی تھین ۔ مگر لطف یہ ہی کہ ان شکایات سے بادشاہ کے دل مین ان کی محبت اور بھی زیادہ جاگزین ھوتی جاتی تھی ۔ انھون نے ابو یعقوب کی زندگی ہی مین وفات پائی ۔ انکی رقت قلب اور سرعت اشک کا یہ عالم تھا کہ ایک دن وہ ایسی حالت مین امیر المومنین کے پاس گئے کہ ان کی داڑھی اور رداء آسوؤن مین تر تھی ۔ امیر المومنین کے سامنے پہنچ کر اور بھی زیادہ اشکباری کرنے لگے ۔ امیر المومنین نے سوال کیا کہ "آپ کیون روتے ہین ؟"

حجاج :- امیر المومنین ! مین آپ سے خدا کے لئے سوال کرتا ھون ۔ کیا آپ مجھے خدمت سے معاف نہین کرینگے ؟

امیر المومنین :- پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ کی اس گریہ و زاری کا سبب کیا ہی ؟

حجاج :- مین مجلس حُکم مین بیٹھا ھوا تھا کہ ایک بوڑھا شراب خوار میرے پاس لایا گیا ، جس کو مین کئی مرتبہ سزا دے چکا ھون ۔ مین نے اس سے پوچھا کہ "ای بڈھے ! قیامت کے دن تیرا حشر کس حالت مین ھوگا ؟" اس کے جواب مین اس نے دونون ھاتھ کھول کر کہا کہ "اس طرح" ۔ قسم بہ خدا کہ جس وقت سے مین نے اسکے اس قول کا مطلب سمجھا ہی ، آنسو میرے قابو مین نہین ہین کہ روک لون ۔ اصل مین اس نے میرے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم یہ قول مبارک کنایۃً بیان کیا ہی کہ "قیامت کے دن قاضی کا حشر اس طرح ھوگا کہ اس کے دونون ھاتھ اس کی گردن سے بندھے ھوئے ھونگے ۔ پھر یا تو اس کا عدل اسے آزاد کرائیگا یا اس کا جور اسے

خوار کریگا" ۔ یہي اس حدیث کا مطلب ہي ۔ مین آپ سے خدا کے لئے سوال کرتا ھون کہ اب آپ مجھے خدمت سے معاف رکھین ۔

امیر المومنین نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا، تو انہون نے کہا کہ "ممکن ہي کہ میري جگہ کوئي ـ "

امیر المومنین (بات کاٹ کر) :— مگر جب تک آپ کي جگہ کے لئے کوئي شخص نہ مل جائیگا مین ایسا نہ کرونگا ۔ اس واقعہ کے بعد وہ چند دن ہي زندہ رہکر انتقال کر گئے ۔ رحمہ اللہ *

(۴) ان کے بعد ابو جعفر احمد بن مضاءَ قاضي ھوئے ۔ وہ اہل قرطبہ مین سے تھے، اؤر امیر المومنین ابو یعقوب کي وفات کے بعد بھي ابو یوسف المنصور کي خلافت کے شروع کے حصے مین قاضي رھے *

فصل

جب ابو یعقوب کا امر حکومت مستقل طور پر قائم ھو گیا، تو وہ سنہ ٥٦٧ تک مراکش ہي مین اقامت پذیر رھے ۔ پھر ظاہرا صرف رومیون سے جنگ آزمائي کرنے، مگر باطناً تمام جزیرہ نمائے اندلس پر قبضہ کرنے اؤر اعمال مرسیہ سے لے کر اس مقام تک کہ جہان آج مشرق اندلس مین مسلمانون کي حکومت ہي (جس کا مختصر ذکر پہلے ھو چکا ہي) اؤر جو محمد بن سعد المعروف بہ ابن مرذنیش کے قبضے مین تھا اسے فتح کرنے کي نیت سے، روانگي کا خیال کیا ۔ اس غرض سے انہون نے الموحدون کے قبائل وغیرہ مین سے ایک زبردست لشکر تیار کیا، اؤر کوچ کرکے شہر سبتہ پہنچ کر قیام کیا، جہان انکے لئے ایک عمارت تیار کي گئي، جو آج تک باقي ہي ۔ جب ان کا لشکر پورا ھو گیا، اؤر وہ افواج بھي ان سے آملین جو پیچھے آ رھي تھین، تو

سمندر کو عبور کیا اؤر اشبیلیه مین خیمه زن هوکر محمد بن سعد کے مقابلے کے لئے فوج روانه کي. ابو یعقوب کے بهائي، عثمان ابن عبد المومن؛ شهر اغرناطه کے والي تهے؛ ان کو لکها که فوجین همراه لے کر محمد بن سعد کے پایهٔ تخت مرسیه پر حمله کرو. چنانچه عثمان فوج لے کر چلے، اؤر مرسیه کے قریب الجلاب نام ایک موضع مین قیام پذیر هوئے. اُدهر سے محمد بن سعد بهي ایک لشکر عظیم لے کر نکلا، جس مین اکثر فرنگي بهي شامل تهے؛ کیونکه وه اپني جنگون مین ان سے مدد لیا کرتا تها، اؤر انکو اپني فوجون مین بهرتي کرکے جنگ مین کام لیتا تها. وجه یه تهي که اسے بخوبي معلوم تها که اس کي فوج کے اکثر قائدین اؤر رعیت کے اکثر افراد اس سے خلاف و عناد رکهتے تهے. اؤر اسي بناء پر اس نے اپنے اکثر قائدین پر مختلف تهمتین قائم کرکے انهین طرح طرح سے قتل کرڈالا تها، جس کي ایک مثال یه هي که مجهے معلوم هوا هي که اس نے اپنے سپه سالار کو دیوار مین چن دیا اؤر وه بیچاره اسي حالت مین بهوک پیاس سے مرگیا. اسي طرح اسے قتل کرنے کے اؤر بهي کئي ڈهنگ یاد تهے اؤر ان سے کام لیتا تها. مختصر یه که ان تمام قائدین کو قتل و غارت کرکے نصاري کو مقرر کیا، اؤر حسب سابق مختلف افواج ان کے ماتحت کردین. ان مین سے اکثر مرسیه هي کے باشندے تهے. الغرض وه اپني افواج اؤر نصاري کو همراه لے کر نکلا، اؤر مرسیه سے چار میل کے فاصلے پر الجلاب کے مقام پر دونون فوجون مین مقابله هوا. محمد بن سعد کي فوج نے سخت هزیمت کهائي. اعیان روم مین سے چند آدمي قتل هوئے، اؤر محمد بن سعد محصور هو جانے کے ارادے سے مرسیه مین داخل هوا. الموحدون نے نهایت سختي سے محاصره کیا، اؤر جب تک که محمد بن سعد نے دم نه توڑ دیا انهون نے محاصره کو برابر جاري رکها. مگر اس کي موت کو پوشیده رکها گیا. آخر کار اس کا بهائي، یوسف بن سعد الملقب به الرئیس، بلنسیه سے

آ پہنچا، جہان وہ اپنے بہائي محمد کي طرف سے حاکم تھا۔ انجام کار اس نے اۆر محمد بن سعد کے بیٹون وغیرہ نے ہر طرح کے غور و خوض کے بعد یہ رائے قائم کي کہ سب مل کر امیر المومنین ابو یعقوب کے سامنے ہتھیار ڈال دین اۆر ملک کو بھي ان کے ہي سپرد کردین۔ چنانچہ انہون نے ایسا ہي کیا۔ کہتے ہین کہ جب ابو عبد اللہ محمد بن سعد کي موت کا وقت قریب آیا، تو اس نے اپنے سب بیٹون (جن کي تعداد، جہان تک مجھے علم ہي، آٹھ تھي) یعني ہلال المکني بہ ابو القمر (جو سب سے بڑا تھا اۆر اسي سے اس نے وصیت بھي کي تھي)، غانم، زبیر، عزیز، نصیر، بدر، ارقم، عسکر (اۆر ان کے علاوہ اۆر چھوٹے لڑکے بھي تھے، جن کے نامون سے مین واقف نہین ہون) اۆر اپني بیٹیون کو (جن مین سے ایک نے امیر المومنین ابو یعقوب سے اۆر دوسري نے امیر المومنین ابو یوسف یعقوب ابن یوسف سے نکاح کر لیا تھا) اپنے پاس بلاکر یون وصیت کي کہ "اي میرے بچو! مین دیکھتا ہون کہ ان لوگون کا امر پھیل چکا ہي، انکے پیروان کي تعداد بہت بڑھ چکي ہي، اۆر مختلف ملک ان کي اطاعت مین داخل ہو چکے ہین۔ میرا خیال ہي کہ اب تم لوگ ان کا مقابلہ نہین کر سکتے۔ لہذا اب تم اپنے اختیار سے امر ان کے سپرد کردو، تاکہ قبل اس کے کہ ان لوگون کے ہاتھون جو مصیبتین اۆرون پر پڑي ہین تم پر بھي پڑین تم ان کے ہان منظور نظر بن سکو۔ یہ تو تم سن ہي چکے ہو کہ جن بلاد مین یہ لوگ داخل ہوتے ہین ان سے کس قدر سختي کے ساتھ اپني تمام باتین منوا لیتے ہین"۔ واللہ اعلم ان دونون باتون مین کون سي درست ہي *

امیر المومنین نے اشبیلیہ سے روانہ ہوکر ادفنش (لعنہ اللہ) کے ملک کا قصد کیا، اۆر وہان کے ایک بڑے شہر وَبذ مین پہنچ کر دم لیا۔ کیونکہ انہین خبر ملي تھي کہ ادفنش کے اعیان دولت اۆر سرداران لشکر وہین موجود ہین۔ انہون نے کئي ماہ تک نہایت سختي

سے ان کا محاصرہ کئے رکھا • آخر یہہ نوبت پہنچي کہ انہون نے شہر سپرد کر دینے کا ارادہ کرلیا • مجہہ سے بہت سے اہل امر شیوخ نے یہ بات بیان کي ہي کہ جب محصورین کو پیاس نے ستانا شروع کیا' تو انہون نے امیر المومنین کے پاس اس شرط پر طلب امان کے لئے درخواست کي کہ وہ سب لوگ شہر چہوڑکر چلے جانے کو تیار ہین ؛ مگر امیر المومنین نے انکار کیا' اور چونکہ وہ ان لوگون کي پیاس کي شدت اور اموات کي کثرت کا حال سن رہے تہے اس لئے انکو حصار کا شوق اور بہي زیادہ دامنگیر رہا • جب وہ لوگ امیر المومنین کے جواب سے مایوس ہوگئے' تو ایک رات شہر کے اندر سے سخت شور و غل سنائي دیا' جس کي وجہ یہ تہي کہ انہون نے اپني انجیلین نکال لي تہین' اور ان کے قسیس اور رہبان پاني کے لئے دعائین مانگ رہے تہے • نتیجہ یہ ہوا کہ پاني اس طرح برسنا شروع ہوا کہ گویا مشکیزون کے دہانے کہول دئے گئے ہین • انہون نے اپنے تمام حوض و مغاک اس سے بہر لئے' خوب پیٹ بہرکے پاني پیا' اور سیراب ہوکر پہر مسلمانون کا مقابلہ کرنے کو مضبوط ہوگئے • آخر جب ادفنش (لعنه الله) نے سات سال کے لئے عارضي صلح کرلي' تو امیر المومنین اسے چہوڑکر اشبیلیہ کو واپس گئے • وہ سنہ ۷ اور ۸ مین اندلس ہي مین رہے اور سنہ ٥٦٩ کے اواخر مین مراکش کو واپس گئے • اسوقت تک وہ تمام جزیرہ نمائے اندلس کے مالک ہو چکے تہے' پورا ملک انکا مطیع و منقاد ہو چکا تہا' اور اس کا کوئي حصہ ان کي اطاعت سے باہر نہ تہا *

سنہ ۷۱ مین وہ اس غرض سے سوس گئے کہ وہان مقام دَرَن کے قبائل مین کچہہ اختلاف ہو گیا تہا اسے رفع کیا جائے • چنانچہ انہون نے جاکر فتنے کو برباد کیا' اتفاق و اتحاد قائم کیا' اور بغض و حسد کي آگ بجہائي *

سنه ۷۳ کے صدر مین غُمارہ نامي قبیلے کے بعض افراد نے جماعت سے علیحدگي اختیار کرنے اؤر اطاعت و فرمان برداري کو خیرباد کہنے کا ارادہ کیا ۔ جو کچھہ وہ لوگ کرنا چاھتے تھے اؤر کرتے تھے ان سب کامون مین سبع بن حیان نامي ایک شخص ان کو صلاح و مشورہ اؤر مدد دیا کرتا تھا ؛ اؤر ان شرارتون مین اس کا بھائي مرزدغ بھي شامل تھا ۔ انھون نے لوگون کو فتنه برپا کرنے کي دعوت دي ۔ چنانچه ایک خلق کثیر اؤر قبیلۂ مذکورہ ان کے گرد جمع ھوگیا ؛ اؤر یه سب ملکر اس قدر زبردست جماعت بن گئي تھي که اس کا حصر و عدد مشکل ہي ۔ ان کے مقامات عمل کا طول و عرض قریب بارہ مراحل کے تھا ۔ امیرالمومنین به نفس نفیس ان کي سرزنش کے لئے گئے ۔ ان سب نے مل کر اپنے دونون سرکردگان کو ان کے حوالے کردیا ۔ سب حوالي موالي ان کو چھوڑ چھاڑ کے بھاگ گئے ؛ اؤر وہ دونون پکڑے گئے *

سنه ۷۵ کے آغاز مین ابو یعقوب مراکش سے نکل کر بلاد افریقیه کے قصد سے روانه ھوئے ؛ اؤر سب سے پہلے شہر قفصه کو گئے ؛ جہان ایک شخص علي ؛ المعروف به ابن الرند ؛ رھا کرتا تھا ؛ اؤر اپنے آپ کو "الناصر لدین النبي" کے لقب سے ملقب کرتا تھا ۔ ابو یعقوب اؤر انکے الموحدون نے اس کا محاصرہ کرلیا ؛ اؤر خلاف و فساد کي بیخ کني کرکے مراکش کو واپس چلے گئے *

اسي سفر کے دوران مین بادشاہ صقلیه نے ان سے صلح کرلي ؛ اؤر خوف شدید کي وجه سے کچھہ خراج بھي بھیجا ۔ امیرالمومنین نے قبول کرلیا ؛ اؤر اس شرط پر صلح کي که ہر سال ان کو مال و زر کي وہ مقدار دي جایا کرے ؛ جس پر فریقین آپس مین متفق ھون ۔ اؤر مجھے معلوم ھوا ہي که اسي ذریعے سے ان کے پاس ایسے ایسے ذخائر جمع ھوگئے تھے که کسي اؤر بادشاہ کے پاس نه ھونگے ۔ چنانچه مشہور ہي که ان ذخائر مین ایک یاقوت تھا ؛ جسے "الحافر" کہتے تھے ۔

انہون نے اس سے ایک مصحف شریف کو مزین کیا تھا، جس مین اور بھي طرح طرح کے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ یہ یاقوت انمول اور گھوڑے کے سم کي برابر تھا۔ وہ آج تک مع اور قیمتي پتھرون کے اسي مصحف مین جڑا ہوا موجود ہي۔ یہ مصحف شریف حضرت عثمان رضي الله عنه کا تھا، اور بنو امیہ کے خزائن مین سے انکے ھاتھ آیا تھا۔ وہ لوگ جہان کہین جاتے تھے اس کو اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ جلوس کي ترتیب یہ ہوتي تھي کہ ایک سرخ اونٹني پر یہ مصحف رکھا جاتا تھا، اور وہ اونٹني نہایت قیمتي دیباج کے فاخرہ کپڑے اور نفیس نفیس زیورات سے آراستہ و پیراستہ ہوتي تھي۔ اسي طرح ان کپڑون کے نیچے سبز دیباج کا نمگیرہ ہوتا تھا۔ پھر انکے چپ و راست دو دو بانس ہوتے تھے، جن پر سبز جھنڈے لگے ہوتے تھے، اور سنان کے مقام پر سیب کي شکل کي زرین مٹھین ہوتي تھین۔ اونٹني کے پیچھے بھي اسي طرح ایک مزین خچر ہوتا تھا، اور اس پر بھي ایک مصحف رکھا جاتا تھا۔ کہتے ہین کہ وہ ابن تومرت کے ھاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ وہ مصحف عثماني سے ضخامت مین چھوٹا تھا۔ اس مین چاندي جڑي ہوئي تھي اور سونے سے مطلا تھا۔ یہ تمام ساز و سامان خلیفہ کے آگے آگے چلتا تھا۔ الغرض جب تمام مغرب مین کوئي شخص ان کا مخالف یا معاند باقي نہ رہا، اور کل جزیرہ نمائے اندلس ان کا مطیع ہو گیا، تو مراکش کو واپس چلے گئے۔ ان کے عہد مین مال و زر مین کثرت اور خراج مین وسعت ہوگئي تھي *

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہي، وہ ایک سخي اور فیاض آدمي تھے۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ انہون نے مذکور الصدر ہلال بن محمد بن سعد، صاحب شرق اندلس، کو صرف ایک ہي دن مین بارہ ہزار دینار دئے تھے۔ اس ہلال بن محمد کي امیرالمومنین سے تقریب، ان کے اس پر احسانات اور محبت کے عجیب و غریب قصے ہین۔ چنانچہ

ہلال کا ایک بیٹا مجھ سے کہتا تھا کہ ”میرے والد یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ ”مین نے ایک مرتبہ رات کو یہ خواب دیکھا کہ امیر المومنین ابو یعقوب نے مجھے ایک کنجی دی ہی۔ صبح ہوئی تو کیا دیکھتا ہون کہ ان کا قاصد مجھے بلانے آیا ہی۔ مین سوار ہوکر قصر کو گیا، اور امیر المومنین کی خدمت مین پہنچ کر ان کو سلام کیا۔ انہون نے مجھ کو اپنے قریب بلایا، اور مین اسقدر قریب ہوکر بیٹھا کہ میرے کپڑے ان کے لباس سے مس کرتے تھے۔ پھر انہون نے اپنی کلاہ دراز مین سے ایک ویسی ہی کنجی نکال کر مجھے دی جیسی مین نے رات کو خواب مین دیکھی تھی، اور کہا کہ ”لو یہ اپنے پاس رکھو“۔ مجھے اس کنجی کی کیفیت دریافت کرتے ہوئے کچھ خوف سا ہوا۔ مگر انہون نے خود ہی بولنا شروع کیا، اور کہا کہ ”ابو القمر! عامل مرسیہ نے ہمارے پاس جو کچھ مال و اسباب وغیرہ بھیجا تھا، اس مین ایک صندوق بھی تھا، جو اس نے تمھارے کسی خزانے مین پایا تھا۔ مگر اسے یہ خبر نہ تھی کہ اس مین کیا ہی۔ یہ کنجی اسی صندوق کی ہی، اور ہم بھی نہین جانتے کہ اس مین کیا کیا ہی“۔

مین :— کیا امیر المومنین نے اسے اپنے سامنے کھولنے کا حکم نہین دیا ؟

امیر المومنین :— اگر ہمین اپنے سامنے ہی کھلوانا ہوتا، تو ہم یہ کنجی تمھین کیون دیتے ؟

یہ کہہ کر صندوق منگایا اور میرے پاس رکھ دیا۔ مین نے جو اسے کھولا تو دیکھتا ہون کہ اس مین میرے والد کے زیورات اور ذخائر بھرے ہوئے ہین، جن کی قیمت چالیس ہزار دینا سے بھی زائد تھی“۔

اسی طرح کا ایک اور قصہ ہی۔ جب امیر المومنین نے رومیون پر حملہ کرنے کا قصد کیا، تو علماء کو حکم دیا کہ جہاد کے متعلق تمام احادیث جمع کرین، تا کہ الموحدون کو پڑھادی جائین۔ چنانچہ

الموحدون کي يه عادت اب تک جاري ہي ۔ انکے حکم کے مطابق تمام علماء احاديث جمع کرکے اميرالمومنين کے پاس لائے ' اؤر وہ ہر روز خود تمام الموحدون کو لکھوايا کرتے تھے ۔ ہر موحد اؤر سردار ايک تختي اپنے ہمراہ لاتا تھا ' جس پر وہ احاديث لکھ ليتا تھا ۔ ايک دن ہلال مذکور بھي آيا ؛ مگر اسکے پاس کوئي تختي نہ تھي ۔ جب اميرالمومنين لکھوانے لگے ' تو اؤر سب نے اپني اپني تختياں نکالين ' مگر ہلال کے پاس تو تھي ہي نہين وہ نکالتا کيا ۔ وزيرنے اس سے کہا کہ " ابو القمر! تمھاري تختي کہاں ہي؟" اسنے شرمندہ ھوکر بہانے بنانے شروع کئے ۔ اميرالمومنين نے اپني عبا کے نيچے سے ايک تختي نکال کر ہلال کو دي اؤر کہا کہ " ہلال کي تختي يہ ہي " ۔ جب وہ دوسرے دن آيا ' تو اس کے پاس کوئي اؤر تختي تھي ۔ اميرالمومنين نے نئي تختي ديکھ کر اس سے سوال کيا کہ " ابو القمر! تمھاري وہ کل والي تختي کہاں گئي ؟ " اس نے جواب ديا کہ " مين نے اسے احتياط سے ايک جگہ رکھ ديا ہي اؤر وصيت کردي ہي کہ جب مين مرون تو وہ تختي ميري جلد بدن اؤر کفن کے درميان رکھ کر ميرے ہمراہ دفن کردي جائے " ۔ اؤر يہ کہہ کر اس نے اس طرح آنسوؤن کي جھڑي لگائي کہ مجلس کے بعض لوگ بھي رونے لگے ۔ اميرالمومنين نے يہ کيفيت ديکھ کر کہا کہ " محب صادق ايسے ھوتے ہين " اؤر حکم ديا کہ اسے اؤر اس کے بيٹون کو گھوڑے ' مال و زر اؤر خلعتين دي جائين *

بخشش مال و دولت ان کے لئے ايک آسان سي بات تھي ؛ کيونکہ زيادہ خرچ کرنا ان کي طبيعت ہي مين تھا ۔ ان کے ھان مختلف طريقون سے آمدني ھوتي تھي ۔ ان مين سے مختلف مقامات کے خراج بھي تھے ' جو ان کو وصول ھوتے تھے ۔ صرف افريقيہ ہي سے اتنا خراج وصول ھوتا تھا کہ جو ہر سال ڈيڑھ سو خچرون پر لادا جاتا تھا ۔ علاوہ اس کے مفصلۂ ذيل مقامات سے بھي خراج آتا تھا :-

(۱) بجایه اور اس کے اعمال • (۲) تلمسان اور اس کے اعمال • (۳) المغرب • اس نام سے ان کے ھان وہ ملک موسوم تھا جو رباط تازا نامي شہر سے شہر مکناسۃ الزیتون تک پھیلا ھوا تھا • اسکا طول و عرض تقریباً سات مراحل کے برابر تھا • جہان تک مجھے علم ھي' یہ ملک روئے زمین کے باقي تمام ممالک سے زیادہ سرسبز و شاداب' اور بہ لحاظ انہار و اشجار اور بقول و ریاحین کے بہترین ھي • (٤) شہر سلا اور اس کے اعمال • (٥) شہر سبتہ اور اس کے اعمال • یہ اعمال بہ درجۂ غایت وسیع و ضخیم ھین؛ کیونکہ تمام بلاد غمارہ اسي مین شامل ھین' اور جیسا کہ ھم کہہ چکے ھین' وہ طول و عرض مین تقریباً بارہ مراحل ھي • (٦) تمام جزیرہ نمائے اندلس' جس کا آغاز بلاد مسلمین کي انتہاء ھي' جو رومیون کي سرزمین سے جا ملتا ھي • دوسري طرف اسکي آخري سرحد بھي رومیون کے ملک سے ملحق ھي جہان اعمال شلب واقع ھین • اس کا طول و عرض تقریباً چوبیس مراحل ھي • اس تمام سرزمین مین کوئي شخص ان سے تنازع نہین کرتا' اور نہ کسي مین یہ طاقت ھي کہ وھان سے ایک درم بھي مراکش اور اس کے اعمال تک پہنچنے سے روک سکے • اعمال مراکش مین بھي نہایت فراخ حالي میسر ھي' کیونکہ اس کے قریب بڑے بڑے قبائل اور شہر آباد ھین • المغرب کے کسي بادشاہ کے پاس اس قدر مال و زر نہین پہنچتا تھا جسقدر ابو یعقوب کے ھان آتا تھا • میرے ایک دوست' جو بیوت الاموال کے متولي تھے' سنہ ٦١١ کے آغاز مین مجھ سے بیان کرتے تھے کہ "مین نے ایسے بے شمار سربمہر خریطے دیکھے ھین جو امیر المومنین ابو یعقوب کے پاس جا رھے تھے •"

ابو یعقوب کے زمانے مین سنہ ٥٧٤ کے اواخر مین پہلي مرتبہ * غزّ آئے' اور ابو یوسف کے آخري زمانے تک ان کي جماعت کي تعداد برابر ترقي پذیر رھي •

* غزّ ترکون کے ایک قبیلے کا نام ھی • (مترجم)

ابو یعقوب کا تمام زمانہ گویا عید اؤر شادي کا زمانہ تھا۔ تر و تازگي٬ امن و آسائش٬ کثرت رزق اؤر وسعت معیشت عام باتین تھین۔ اہل المغرب نے ایسے دن کبھي نہین دیکھے۔ ابو یوسف کي امارت کے شروع زمانے مین بھي خوش عیشي٬ خوش باشي اؤر مرفۃ الحالي کي یہي حالت تھي *

سنہ ۵۹۰ مین ابو یعقوب نے پھر جنگ کي تیاري کي۔ تمام میدانون اؤر پہاڑون کے المصامدہ اؤر عرب وغیرہ کو دعوت جنگ دي٬ اؤر ایک فوج تیار کرکے جزیرہ نمائے اندلس کے قصد سے روانہ ہوئے۔ سمندر کو عبور کرکے حسب عادت شہر اشبیلیہ پہنچے٬ جو ان کي اؤر ان کے امراء و اولاد کي فرود گاہ تھي۔ جب اچھي طرح سستا چکے اؤر تمام سامان سے لیس ہو گئے٬ تو شہر شنترین (اعادہا اللہ للمسلمین) کي طرف روانہ ہوئے۔ شہر شنترین اندلس کے مغرب مین واقع ہي٬ اؤر نہایت مضبوط و مصئون شہر ہي۔ اس کا ذکر اس سے قبل دولت لمتونیہ کے باب مین آچکا ہي۔ آج کل اس پر اؤر اسکے ساتھ اؤر کئي شہرون پر ایک عیسائي بادشاہ ابن الریق نام حکمران ہي (لعنہ اللہ)۔ غرضیکہ امیر المومنین اپني افواج کو ہمراہ لئے ہوئے وہان جاکر قیام پذیر ہوئے٬ اؤر اسکے درختون کي قطع و برید اؤر زروع کي تخریب کرکے نہایت شد و مد سے تاخت و تاراج شروع کي۔ جب ابن الریق (لعنہ اللہ) کو معلوم ہوا کہ ابو یعقوب اس پر حملہ آور ہونے والے ہین٬ اؤر یقین ہو گیا کہ وہ عنقریب پہنچا ہي چاہتے ہین٬ مگر اتني تاب و طاقت بھي نہ تھي کہ ان کا مدافعہ کرتا یا ان کے مقابلے کے لئے نکلتا٬ اس لئے اس سے یہي بن پڑا کہ اپنے اعیان دولت٬ سرداران لشکر اؤر تمام حوالي موالي کو جمع کرکے شنترین مین داخل ہوا۔ پھر شہر مین ہر طرح کا سامان خور و نوش مہیا کیا٬ اسلحہ تیار کئے٬ اؤر جو جو کچھ درکار تھا بھر لیا۔ بعد ازان ڈھالین٬ کمانین اؤر دیگر آلات حرب بہم پہنچاکر

شہر کي فصيلون پر سامان حرب چڑھايا اور اس امر کا يقين کرليا که شہر پوري طرح مدافعت کے لئے تيار ہي ۔ چنانچه جب ابو يعقوب وهان پہنچے تو انہون نے شہر کو اسي حالت مين پايا ۔ اس شہر کي بغل مين اندلس کا مشہور دريا تاجُوا بہتا ہي ۔ جيسا که ہم بيان کر چکے ہين ' ابو يعقوب نے سختيان ڈهانے اور شہر کو خوراک سے محروم کرنے مين کوئي دقيقه نه اٹها رکها ۔ جہان تک هو سکا ہر قسم کا سامان اور ذرائع مدد بالکل منقطع کر دئے ۔ مگر اہل شہر بيش از پيش مضبوط ' طاقتور اور دلير هوتے چلے گئے ۔ اُدهر مسلمانون کو ايک تو يه خوف تها که شدت کي سردي شروع هونے والي ہي (کيونکه يه تمام واقعه فصل خريف کے آخر مين پيش آ رها تها) ' اور يه بهي ڈر تها که کہين دريا اور زياده نه بڑهه جائے اور اسے عبور کرنا اور مدد حاصل کرنا مشکل هو جائے ۔ سب نے امير المومنين کو اشبيليه واپس جانے کا مشوره ديا اور کہا که جب زمانه پهر موافق هوگا تو دوباره آجائيںگے ۔ انہون نے کچهه اس طرح کي باتين کين که امير المومنين کو تقريباً يقين دلا ديا که شنترين گويا ان ہي کے هاتهه مين ہي اور کوئي اسے واپس نہين لے سکتا ۔ انہون نے اس رائے کو قبول کرليا ' اور ان سے موافقت کرتے هوئے کہا که " اچها ہم انشاء الله کل يہان سے واپس روانه هو جائيںگے " ۔ انکا يه قول ابهي زياده مشہور نه هونے پايا تها ' کيونکه انہون نے صرف خاص خاص لوگون کي جماعت سے ايسا کہا تها ۔ مگر سب سے پہلے ابو الحسن علي بن عبد الله بن عبد الرحمان ' المعروف به مالقي ' نے خيمون کو اکهاڑنا اور کوچ کا سامان کرنا شروع کيا ۔ اس شخص کے باپ کا ذکر عبد المومن کے قضاة مين هوچکا ہي ۔ يه الموحدون کے هان معتبر شخص خيال کيا جاتا تها ' اور خطيب هونے کي حيثيت سے " خطيب الخلافت " کہلاتا تها ۔ اسے علوم فقه ' حديث ' شعر اور کتابت مين مہارت تامّه حاصل تهي ۔ غرض جب اور لوگون نے ديکها که ابو الحسن اپنا خيمه اکهاڑ رها ہي تو '

سال انہوں نے اندلس میں انتقال کیا ۔ وہ سنہ ۶۰۱ کے دوران میں اس عہدے پر مقرر ہوئے تھے ۔ ان کے انتقال کے بعد

(۴) ابو عمران موسی بن عیسی بن عمران قاضی ہوئے ۔ ان کے والد امیر المومنین ابو یعقوب کے قضاۃ میں سے تھے ۔ ابو عمران کی ولایت آج ' یعنی سنہ ۶۲۱ ' تک جاری ہی ؛ اور اب تک میں نے ان کے عزل یا وفات کی خبر نہیں سنی ہی ۔ وہ میرے دوست ہیں ۔ سوا ان کے میں نے کوئی ایسا دوست نہیں دیکھا ' جو حکومت حاصل ہونے پر بھی حسب سابق اپنی دوستی میں ثابت قدم رہے اور کسی طرح کا تغیر نہ ہونے دے ۔ چنانچہ وہ جس طرح قاضی ہونے سے پہلے مجھہ سے پیش آتے تھے ' وہی سلوک اور وہی مراسم دوستانہ اب بھی جاری ہیں ۔ ان کی نیکی میں کسی طرح کا فرق نہیں آیا ۔ جب کبھی وہ سواری میں جاتے ہوئے مجھہ کو دیکھتے ہیں ' ضرور سلام میں پیش قدمی کرتے ہیں اور بیش از پیش مجھہ پر لطف و کرم کی نگاہ رکھتے ہیں ۔ خدا ان کو میری طرف سے بہترین جزا عنایت فرمائے ' اور میرے دیگر برادران قوم کو ان کے عواطف میں شریک فرمائے *

امیر المومنین ابو عبد اللہ کے لئے بیعت حاصل کرنے اور اس کے قیام میں یہ اشخاص شامل تھے :--

(۱) اہل قرابت میں سے ابو زید عبد الرحمان بن عمر بن عبد المومن ۔ ان ہی نے ابو عبد اللہ کے والد مرحوم کی بیعت کا بھی انتظام و انصرام کیا تھا *

(۲) الموحدون میں سے ابو زید عبد الرحمان بن موسی ' جو ان کے والد کے وزیر تھے ؛ اور

(۳) ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابو حفص ' جنکو محمد نے اسکے بعد افریقیہ کا والی بنایا تھا *

جب اس طرح امیر المومنین ابو عبد اللہ کي بیعت عامہ اتمام کو پہنچ گئي ' تو انہون نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ افریقیہ پر فوج کشي کي ؛ کیونکہ یحیی بن اسحاق بن غانیہ نے (جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہي) یہ دیکھکر کہ الموحدون رومیون سے جنگ کرنے مین مصروف ہین بلاد افریقیہ کے اکثر حصے پر اپنا قبضہ جما لیا تھا ۔ انہون نے الموحدون کي سب سے پہلي فوج پر سید ابوالحسن علي بن عمر بن عبدالمومن کو امیر مقرر کیا ۔ مین نے اس سے پہلے ان کا کوئي لشکر اس سے بڑا ' اس سے زیادہ سلاح دار ' اور اس سے بڑھ کر عمدہ اور کارگر سامان حرب سے آراستہ نہین دیکھا ۔ اس لشکر مین الموحدون کے اعیان و شیوخ کي ایک کثیر التعداد جماعت شامل تھي ۔ غرض کہ ابو الحسن مذکور اس فوج کو لیکر روانہ ہوئے ۔ بجایہ اور قسطنطینہ کے درمیان مؤخر الذکر مقام کے قریب ان کا میرقیون سے مقابلہ ہوا ۔ الموحدون یعني ابوالحسن کي فوج نے سخت ہزیمت کھائي ' اور ابو الحسن نہایت بد حالي کے عالم مین بجایہ کو واپس ہوئے ۔ اسکے بعد انہون نے پھر اور ویسا ہي زبردست لشکر تیار کیا ' جس پر الموحدون مین سے وزیر ابو زید عبد الرحمان بن موسي کو امیر مقرر کیا ۔ وہ لشکر لیکر چلے ' اور سیدھے قسطنطینۃ المغرب پہنچے ۔ اتنے مین امیر المومنین ابو عبد اللہ نے سید اجل ابو زید عبد الرحمان بن عبد المومن کو افریقیہ اور اس کے اعمال کا والي مقرر کیا ' اور خود سنہ ٥٩٧ مین اپنے والد مرحوم امیر المومنین ابو یوسف ' دیگر آبا و اجداد ' اور ابن تومرت کي قبور کي زیارت کے لئے تینملل چلے گئے ۔ وہان سے مراکش کو واپس آئے ' اور سنہ ٦٠٩ کے آغاز تک قیام پذیر رہکر متعدد بڑي بڑي فوجین تیار کین اور انہین ہمراہ لیکر سیدھے شہر فاس پر جاکر ٹھہرے ۔ مگر مشہور یہ کیا کہ مین افریقیہ جا رہا ہون ۔ اس سے پہلے ان کو یہ اطلاع مل چکي تھي کہ میرقي نے تونس پر غلبہ حاصل کرکے وہان کے والي ' عبد الرحمان ' کو گرفتار کر لیا

ہي ۔ غرضيکه وہ فاس مين تين ماہ اور چند ايام مقيم رهے ۔ اس اثناء مين انکو يه خيال آيا که ايک جماعت کو اس غرض سے جزيرۂ ميرقه کو روانه کيا جائے که وہ بنو غانيه کي بيخ و بن تک اکهاڑکر پهينک دے اور غارت کرکے رکهه دے ۔ اس غرض کے لئے انہون نے جہازون کا ايک بيڑا اور سوارون اور پيادون کے کئي قافلے تيار کئے ' اور اپنے چچا ' ابوالعلاء ادريس بن يوسف بن عبد المومن ' کو امير البحر اور ابو سعيد عثمان ابن ابي حفص کو ' جو الموحدون کے شيوخ مين سے تهے ' امير الجيش مقرر کيا ۔ چنانچه وہ دونون جزيرۂ مذکور پر حمله آور هوئے ' اسے نهايت شد و مد سے فتح کيا ' اور وهان کے امير ' عبد الله بن اسحاق بن غانيه ' کو قتل کرا ديا ۔ جس شخص نے اسے قتل کيا وہ عمر مُقدّم نامي ايک کُرد تها ۔ واقعه يه هوا که جب الموحدون کے بہادر عبد الله بن اسحاق کے مقابلے کے لئے پہنچے ۔ تو وہ نشے کي حالت مين شہر کے ايک دروازے سے باہر نکلا ۔ اس کے گهوڑے نے ٹهوکر لي ' اور وہ وهين گر پڑا ۔ يه ديکهتے ہي عمر مقدم نے اس پر تلوار کا وار کرکے وهين ڈهير کر ديا ۔ اور يون بهي سنا ہي که عبدالله بن اسحاق نے خود ہي اپني تلوار سے خود کشي کرلي تهي ۔ بہرحال ' ان دونون کا ميرقه مين داخله اور امير عبد الله بن اسحاق کا قتل ' دونون واقعات ماہ ذي الحجه سنه ۵۹۹ ہي مين پيش آئے ۔ دونون نے مل کر امير مذکور کے اموال و اسباب کو لوٹا ' اس کے حرم کو گرفتار کرليا ' اور ان کو اونٹون پر بٹهاکر مراکش مين داخل هوئے ۔ عورتون کا تو يه هوا که رات کو انهين ايک مکان مين رکها گيا ' اور بالآخر ان پر يه احسان کيا گيا که ان کو رها کرديا گيا ؛ اور جس جس نے نکاح کي خواہش کي ' اس کا نکاح کرکے اسکا مال و اسباب اسي کے حوالے کيا گيا مگر مردون کو به دستور قيد مين رکها گيا ' تا آنکه بعد مين ان کو بعض اکابر نے اپنے هان رکه ليا ' اور فوج مين داخل کرديا ۔ چنانچه وہ آج تک اسي حالت مين ہين ۔ مين نے

سفا ہي کہ جزیرہ میرقہ کے فاتحین کو لوٹ میں بکثرت مال و اسباب اور ذخائر نفیسہ ملے تھے۔ اسي اثناء میں امیرالمومنین ابو عبد اللہ مراکش کو مراجع ہوئے۔ چنانچہ وہ ذي القعدہ میں وہان پہنچے' اور بعد میں انہیں فتح میرقہ کي خبر ملي *

اس واقعہ سے پیشتر سنہ ٥٩٧ میں عبد الرحمان نام ایک شخص شہر سوس میں نمودار ہوا' جو اہل جزولہ میں سے تھا۔ ان لوگون میں وہ عام طور پر ایک نام سے مشہور تھا' جس کے معني "شتر قصاب کا بچہ" کے ہوتے ہیں۔ اس نے اپنے لئے دعوت دیني شروع کي' اور کثیر التعداد آدمي اس کے ساتھ ہوگئے۔ الموحدون اس امر سے نہایت خوف زدہ ہوئے۔ انہون نے یکے بعد دیگرے بہت سي فوجین اس کي سرکوبي کے لئے روانہ کین؛ مگر وہ ہر بار شکست کھا کھاکر واپس آتي رہین۔ آخر انہون نے تھک کر الموحدون' غز' اور دیگر اصناف فوجي میں سے ایک جماعت مرتب کي' اور ان کے ذریعے سے المصامدہ اور دیگر قرب و جوار کے بلاد کے ہان کہلا بھیجا کہ یہ شخص تمھاري غفلت اور مسامحت کي وجہ سے دن بدن زیادہ طاقتور ہوتا جاتا ہي' لیکن اگر تم چاہو تو وہ ایک دن بھي ہمارے ملک میں نہیں تھیر سکتا۔ اس تنبیہ سے ان میں جوش پیدا ہوا اور رگ حمیت بھڑک اٹھي۔ چنانچہ وہ عبد الرحمان (جو ابو قصبہ کے نام سے مشہور تھا) کے ہمراہیون سے جنگ آزما ہوئے۔ اس کے ہمراہیون نے اسے چھوڑدیا۔ وہ قتل ہوا' اور اس کے سر کو مراکش پہنچا دیا گیا۔ میرے ایک دوست نے' جو ان دنون ایک صغیر سن لڑکا تھا اور اپنے باپ کے ہمراہ (جو جزیرہ نمائے اندلس کے علاقۂ بلنسیہ کا باشندہ اور عمال اندلس میں سے تھا) سوس میں تھا' مجھے اس فتح کي خبر دي تھي۔ اس وقت تک مجھے الموحدون اور فاتحین میرقہ کے پاس سے یہ اطلاع نہیں ملي تھي۔ وہ اطلاعي خط یون شروع ہوتا ہي :—

"از مقام سوس"

فتح کي صبح روشن، اور چمکدار هوکر نمايان هوئي هي . ضلالت و گمراهي کي جماعت "اين المفر!" پکار اتهي هي . فتح و نصرت همارى تابع فرمان هوگئي هي، اور خداوند کريم نے اپني جماعت اور اس کے اعوان کو عزت بخشي هي . مين شرح حال کو نهايت اختصار سے بيان کرتا هون؛ کيونکه مين چاهتا هون که يه خوشخبريان جلد جمع هوکر آپ تک پهنچ جائين که عروة وثقي کے توڑنے اور سبب اشقي کو پکڑنے والون کا الموحدون نے (خدا ان کا معين و ياور رهے!) سختي کے ساتهه محاصره کيا، اسباب زندگي اور معاونين کي جماعت کو ان سے منقطع کرديا؛ اور لسان تائيد هم سے رات دن يهي کهتي هي که يه لوگ صرف ايک آده دن دکهائي دينگے اور جلد تباه هو جائينگے . جب الموحدون نے (خدا ان کو مدد دے!) ان کے لا علاج مرض کو تعس نحس کيا، اور اپنے عزم بالجزم سے، جو پيکانهائے تير و نيزه سے بهي زياده تيز و کارگر هي، کار برآري شروع کي، تو وه لوگ بهاگ بهاگ کر گڑهون مين گرنے لگے . فضائے عريض مين ان کے کشتون کے پشتے لگ گئے . خدائے تعالي نے ان کے ظنون کاذبه کو ياس و حرمان سے بدل ديا، اور انهين ان کي مان هاويه کي طرف دهکيل ديا . يهي ان کے لئے انسب و اولي تها . چونکه انهون نے ان امور کا اتباع کيا تها، جو خدا کي نا رضامندي کے موجب هين، اور انهون نے خداوند کريم کي خوشنودي و رضامندي سے اکراه کيا تها؛ اس لئے ان کے اعمال مردود هوئے، ان کے سر گروه، يعني ابو قصبه، پر خدائے تعالي نے هماري جماعت کو فاتح و غالب کيا، اور تلوارنے انکي پهاڑيون اور گردنون کو يکسان کاٹ کاٹ کر هموار کرديا ."

مين نے يه خط يهان اس لئے نقل کيا هي که اس سے لکهنے والے کي غرابت شان ظاهر هوتي هي، کيونکه جس وقت اس نے يه خط تحرير کيا هي وه بالغ بهي نه هوا تها *

اس فتح کے ساتھہ ساتھہ الموحدون نے جزیرہ منرقہ کو بھي فتح کیا‘ جہان ابن غانیہ کے ہمراہیون مین سے زبیر بن نجاح نام ایک شخص صاحب اختیار هوگیا تہا ۔ الموحدون نے اس جزیرے مین داخل هوکر اسے قتل کیا‘ اؤر اس کا سر مراکش بہیج دیا‘ جہان وہ ابو قصبۂ مذکور کے سر کے ساتھہ دار پر لٹکایا گیا *

سنہ ۶۰۱ مین امیر المومنین ابو عبد اللہ نے کئي زبردست لشکر تیار کئے‘ اؤر بلاد افریقیہ کي طرف روانہ هوئے‘ جہان یحییٰ بن غانیہ میرقي غلبہ یاب هوچکا تہا اؤر صرف قسطنطینہ اؤر بجایہ اس کي دستبرد سے بچے تہے ۔ وجہ یہ تہي کہ اس تمام عرصے مین الموحدون ان کي طرف سے غافل اؤر امیر المومنین ابو عبد اللہ اندلس مین رومیون کے خلاف جنگ مین مصروف رہے ۔ الغرض ابو عبد اللہ روانہ هوکر سیدھے بلاد افریقیہ پہنچے ۔ بنو عبید کے شہر مہدیہ کے سوا کسي اؤر شہر کو نا فرماني کي تاب نہ هوئي؛ کیونکہ ہم پہلے بتا چکے ہین کہ یہ مہدیہ نہایت مضبوط و مصئون شہر تہا اؤر یحییٰ بن غانیہ نے اپنے چچیرے بہائي‘ لحا ابو الحسن علي بن عبد اللہ ابن محمد بن غانیہ‘ کو اس کا والي بنا دیا تہا ۔ آخر کار جب محاصرہ نے بے طرح طول کہینچا‘ تو اس نے مجبور هوکر شہر حوالے کردیا‘ اؤر اپنے چچیرے بہائي (یحییٰ بن غانیہ) سے ملنے کي غرض سے بر آمد هوا - پہر خیال هوا کہ الموحدون کي طرف لوت چلنا چاهئے ۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے ان کے پاس پیغام بہیجا ۔ وہ لوگ اس سے بہت اچھي طرح ملے‘ اؤر ایسے ایسے بیش بہا اؤر انمول صلات و تحائف اسکو دئے جو خلفاء کے سوا اؤر کسي کو نصیب نہین هوتے ۔ اس کے بعد یحییٰ بن غانیہ کا بہائي‘ سیر بن اسحاق بن محمد‘ بهي ان سے آ ملا ۔ انہون نے اس کي خوب خاطر تواضع کي‘ جاگیرین دین‘ اؤر مال کثیر نذر کیا ۔ مختصر یہ کہ ابن غانیہ کے وجود سے افریقیہ مین جو خرابیان پیدا هوگئي تہین‘ جبتک

امیر المومنین ابو عبد اللہ ان کا اپنے حسب دلخواہ انتظام نہ کرچکے وہ وهان سے واپس نہ آئے ۔ مجھے معلوم هوا ہي کہ اس سفر مين ان کے ایک سو بیس بارھئے زر صرف ہوئے ۔ وہ وهان سے اپنے دار الملک مراکش کو واپس گئے ۔ ان کي روانگي سے پہلے الموحدون اور اصناف لشکر کے بہت سے افراد اس غرض سے وهان پهنچ گئے تھے کہ افریقہ کي حمایت کرين اور دشمن کا مدافعہ کرين ۔ چنانچہ امیر المومنین الموحدون کے شیوخ مین سے ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابو حفص عمر اینتي کو وهان کا عامل بنا کر وهین چھوڑ دیا ۔ امیر المومنین نے سنہ ۶۰۴ کے دوران مین مراجعت کي اور' جیسا کہ ذکر هو چکا ہي' سنہ ۶۰۷ کے آغاز تک وهین رهے ۔ اس اثناء مین ان کے اور ادفنش (لعنہ اللہ) کے مابین جو صلح قائم تھي وہ منقطع هو گئي' اور ان کو خیال آیا کہ بلاد روم پر جنگ آزمائي کي جائے ۔ اس ارادے سے وہ اپنے جیوش کو لے کر ہمراہ نکلے ۔ ماہ ذي القعدہ سنہ ۷ مین سمندر کو عبور کرکے اپنے اسلاف کي عادت کے مطابق اشبیلیہ پہنچے' اور باقي سال وهین گزارا ۔ پھر سنہ ۶۰۸ کے اوائل مین نقل و حرکت شروع کي' اور بلاد روم مین پهنچ کر شلب تِرہ (جس کے معني اہل عجم کے محاورے کے مطابق' تقدیم و تاخیر الفاظ کا لحاظ رکھتے ہوئے' "سفید زمین" کے هوتے ہین) نام کے ایک زبردست و مضبوط قلعہ پر حملہ آور ہوئے' اور ایک سخت محاصرے کے بعد اسے فتح کرلیا ۔ اس سے قبل ان کے والد مرحوم نے بھي اسي قلعہ کا محاصرہ کیا تھا' مگر مسلمانون پر شفقت و ترحم کرنے اور ان پر سختیان پڑنے کے خوف سے اسے ترک کردیا تھا ۔ اب جو محاصرے مین سختي برتي گئي' تو اہل روم نہایت خوف زدہ هوئے' اور مارے رعب و ہیبت کے سراسیمہ هوگئے ۔ اُدھر ادفنش (لعنہ اللہ) نے یہ کیا کہ بلاد روم کے آخري حصون مین پهنچ کر بڑے بڑے سر بر آوردہ رومي سردارون' شہسوارون' اور دلاورون کو اپني کمک کے لئے بلایا ۔ چنانچہ خاص الجزیرہ

کي ایک بڑي جماعت اس کے گرد جمع هو گئي ' اس کے آدمي قسطنطینه تک پهنچے گئے اور برشنوني ' یعني صاحب بلاد آرغن (لعنه الله) ' نے ان سب کو جمع کیا ۔ وجه یه تهي که جزیرہ نمائے اندلس کے چارون طرف چار بادشاہ حکمران تهے ۔ ان مین سے ایک سمت ارغن تها ' جس کا ابهي ذکر هوا هے ' اور وہ جنوب مشرق کي طرف واقع هے ۔ دوسري سمت مین بلاد قشتال کي بڑي سلطنت هے ' جس پر ادفنش (لعنه الله) حکمران هے ' اور اس سمت کي حد جنوب شمال کي طرف کسي قدر جنوب کي جانب مائل هے ۔ تیسري سمت مین علاقۂ لیون واقع هے ' جو شمال مغرب کي طرف پهلي حد هے ۔ اسپر ایک شخص مسمي ببوج حاکم هے ۔ عربي مین اس لفظ کے معني "کثیر اللعاب" کے هوتے هین ۔ چوتهي یعني شمالي سمت ' جو بحر اعظم سے ملحق هے ' بحر اقنابس هے جس پر ابن الریق نامي ایک شخص حکومت کرتا هے ۔ اس شخص کا ذکر اس کتاب مین پهلے بهي کئي دفعه هو چکا هے ۔ زمانۂ قدیم مین اهل روم کل جزیرہ نمائے اندلس کو اشبانیه کے نام سے موسوم کرتے تهے ۔ مقدم الذکر فتح کے بعد جب امیر المومنین ابو عبد الله نے اشبیلیه کي طرف مراجعت کي ' تو انهون نے دور دور کے اطراف بلاد سے لوگون کو بلایا ؛ اور اس طرح ایک زبردست جماعت تیار هو گئي ۔ وہ سنه ۶۰۹ کے شروع مین اشبیلیه سے روانه هوکر شهر جیان پهنچے ' اور وهان قیام کرکے اپنے امور سلطنت مین غور و خوض اور افواج کو تیار اور آراسته کرتے رهے ۔ اُدهر ادفنش (لعنه الله) ایک بڑي جماعت کو همراہ لے کر شهر طلیطله سے نکلا اور قلعه رباح پر خیمه زن هوا (جو کسي زمانے مین مسلمانون کے قبضے مین تها ' اور المنصور ابو یوسف نے اسے واقعۂ کبري مین فتح کیا تها) ۔ مگر مسلمانون نے امن و امان کا یقین کرکے قلعه اس کے حوالے کردیا ۔ اس سبب سے رومیون کا ایک بڑا گروہ ادفنش (لعنه الله) سے برگشته هوکر واپس چلا گیا ' کیونکه اس نے ان کو

قلعہ نشین مسلمانون کے قتل سے بھي باز رکھا تھا ۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے
کہ " تم ہمین اس ملک کے فتح کرنے کے لئے لائے تھے ' مگر اب ہم کو
جنگ کرنے اور مسلمانون کو قتل کرنے سے روکتے ہو ۔ پھر ہمین کیا ضرورت
پڑي ہي کہ ہم تمہارے ساتھ یہان ٹھہرین ؟ " امیر المومنین نے شہر جیان
سے کوچ کیا ' اور وہ اور ادفنش قلعۂ سالم کے قریب عقاب نام ایک مقام
پر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے ۔ ادفنش اپني فوج کو آراستہ اور
مرتب کرکے یکبارگي مسلمانون پر ٹوٹ پڑا ۔ مسلمان ابھي حملے کے لئے
تیار نہ تھے ' اس لئے ہزیمت کھائي ۔ الموحدون مین سے بہت سے
آدمي شہید ہوئے ۔ اس ہزیمت کا سب سے بڑا سبب الموحدون کا
آپس کا اختلاف تھا ۔ ہوا یہ کہ ابو یوسف یعقوب کے زمانے سے ان کو
ہر چوتھے مہینے انعام و اکرام ملا کرتے تھے ' جن کي بدولت ان کے
امور و خدمات مین کبھي خلل واقع نہ ہوتا تھا ۔ مگر اب ابو عبد اللہ
کے وقت مین اور بالخصوص اس سفر جنگ مین اس انعام کے ادا کرنے
مین دیر ہوئي ۔ فوج نے اس کو وزراء کي شرارت پر محمول کیا ' اور
نہایت بد دل ہوکر جنگ مین شامل ہوئے ۔ مجھے ان ہي مین سے
ایک شخص نے یہ بتایا کہ وہ تلوار چلاتے ' نیزہ زني کرتے ' اور امور جنگ
کے ہر کام کو کرتے ہوئے دیدہ و دانستہ ایسي حرکتین کرتے تھے کہ اہل
فرنگ کے پہلے ہي حملے مین خود ان کو ہزیمت ہو جائے ۔ اس روز
امیر المومنین ابو عبد اللہ نے ایسي جوانمردي اور ثابت قدمي دکھائي
کہ اس کي مثال ان سے پہلے کے کسي بادشاہ مین نہین ملتي ۔ اگر وہ
ایسي ثابت قدمي سے کام نہ لیتے تو تمام فوج قتل یا قید ہو جاتي ۔
غرضکہ یہ وجہ تھي کہ وہ اشبیلیہ کو واپس گئے ' اور اس سال کے ماہ
رمضان تک وہین مقیم رہے ۔ پھر شہر مراکش کے عزم سے سمندر کو
عبور کیا ۔ مسلمانون پر یہ ہزیمت عظیمہ ۱۵ صفر سنہ ۶۰۹ کو بروز
دو شنبہ واقع ہوئي ' اور ادفنش (لعنہ اللہ) اور اس کے ہمراہي مسلمانون

کے زر و مال سے مالا مال ہوکر شہرہاے یباسہ و ابدہ کي طرف روانہ ہوئے ۔ یباسہ کے اکثر حصون کو انہون نے خالي پایا ۔ اس لئے اس کے مکانات مین آگ لگادي ' اور اس کي بڑي مسجد کو مسمار کرکے ابدہ کي جانب راهي ہوئے ۔ وہان مسلمانون کي ایک جماعت کثیرہ جمع ہوگئي تهي ' جس مین ہزیمت خوردہ مسلمانون کے علاوہ یباسہ اور ابدہ کے اکثر باشندے بهي شامل تهے ۔ ادفنش نے وہان تیرہ دن تک اقامت کي ' اور اس جماعت پر طرح طرح کي سختیان کرنے کے بعد آخرکار شہر مین داخل ہوگیا ' اور جي بهر کے قتل و قید و غارت کا بازار گرم کیا ۔ چنانچہ وہ اور اسکے ہمراہي وہان سے اس قدر عورتون اور بچون کو قید کرکے لے گئے کہ ان سے تمام بلاد روم پُر ہو گئے ۔ مسلمانون پر یہ امر ہزیمت سے بهي زیادہ شاق گزرا *

امیر المومنین ابو عبد الله سنہ ۹ کے باقي حصے اور سنہ ۱۰ کے چند ماہ تک مراکش ہي مین اقامت پذیر رهے ' اور ' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ' ماہ شعبان مین انتقال کیا ۔ ان کي وفات کے اسباب مین اختلاف ہے ۔ صحیح ترین خبر ' جو میرے کانون تک پہنچي ہے ' وہ یہ ہے کہ ان کو ورم دماغ کي وجہ سے سکتہ ہوگیا تها ۔ یہ روز جمعہ ۵ شعبان کا واقعہ ہے ۔ اس کے بعد وہ شنبہ ' یکشنبہ ' دو شنبہ اور سہ شنبہ ' چار دن تک متواتر سکتہ کي حالت مین رهے ۔ اطباء نے فصد لینے کا مشورہ دیا ۔ مگر انہون نے انکار کیا ۔ آخر ۱۰ شعبان سنہ ۶۱۰ کو چہارشنبہ کے دن انتقال کیا ۔ وہ پنجشنبہ کو دفن کئے گئے ' اور خاصة الحشم نے ان کے جنازے کي نماز ادا کي *

ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد

ان کا نام یوسف بن محمد بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ابن علي ہي • ان کي والدہ ام ولد ہین ' جن کا نام قمر اور لقب حُکیمہ ہي • امیر المومنین کي ولادت کي تاریخ صدر شوال سنہ ۵۹۴ ہي • وہ اپنے دادا ' ابو یوسف ' کي وفات سے چار ماہ قبل پیدا ہوئے تھے • ان سے اس وقت بیعت کي گئي کہ جب ان کي عمر سولہ سال کي تھي • وہ اس قدر کم سن ہین کہ مین نہین سمجھتا کہ ان کے کوئي اولاد ہي • سنہ ۶۲۱ کے دوران مین مجھے معلوم ہوا کہ وہ سنہ ۲۰ کے ماہ شوال یا ذي القعدہ مین فوت ہوے • اس حساب سے ان کي بیعت ' یعني ۱۱ شعبان سنہ ۶۱۰ ' سے ان کي وفات تک ان کي حکومت کا کل زمانہ دس سال اور چند ماہ کا ہي *

ان کي صفات

ان کا رنگ صاف گندم گون تھا • چہرہ گول اور آنکھین سرمگین تھین • کہتے ہین کہ وہ اپنے اکثر اخلاق و عادات مین اپنے دادا ابو یوسف سے مشابہ تھے *

ان کے وزراء

(۱) ابو سعید ' جن کا ذکر ہو چکا ہي ' ان کے والد کے وزیر تھے • ان کي وزارت سنہ ۶۱۵ کے آخر تک قائم رہي • پھر انھین معزول کر دیا گیا ' اور

(۲) زکریا بن یحییٰ ابن ابي ابراہیم اسماعیل ہزرجي کو وزیر بنایا گیا • ان کے جد اکبر ' ابو ابراہیم اسماعیل ' ابن تومرت کے اصحاب مین سے تھے اور ' جیسا کہ کہا جا چکا ہي ' وہ عبد المومن کي حین حیات ہي شہید ہو چکے تھے • وزیر زکریا ابن یحییٰ کي والدہ ابو یوسف المنصور کي بیٹي تھین • وہ اپني وفات تک عہدۂ وزارت پر قائم رہے *

ان کے حجاب

(۱) مبشر خصي، جو امیر المومنین کے والد کا حاجب تھا۔ اس کے بعد

(۲) فارح خصي حاجب ہوا۔ اس کي کنیت ابو السرور تھي، اور وہ اپني موت کے وقت تک حاجب رہا *

ان کے قاضي

ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ بن عمران، جو ان کے والد کے قاضي تھے، اپني وفات تک اس عہدے پر فائز رہے *

ان کے کُتّاب

(۱) ابو عبد اللہ بن عیاش، جو ان کے والد اور دادا کے کاتب تھے *

(۲) ابو الحسن بن عیاش *

مجھے ان دونون حضرات کي وفات کي اطلاع اس وقت ملي کہ جب مین سنہ ۶۶۹ کے دوران مین مصر مین تھا۔ ان کے بعد امیر المومنین نے

(۳) ابو عبد اللہ محمد بن یخلفتن فازازي کو دوبارہ کاتب مقرر کیا۔ ان کا ذکر امیر المومنین ابو عبد اللہ کے عہد مین ہو چکا ہي۔ وہ مشرق اندلس مین شہر مرسیہ کے قاضي تھے، اور وھین مین ان سے علیحدہ ہوا تھا۔ پھر انکو کاتب کا عہدہ دیا گیا۔ مگر انکے ساتھ ساتھ ابو جعفر احمد بن محمد بن عبد الرحمان بن عیاش سے بھي کتابت کا کام لیا جاتا تھا۔ وہ نہایت مشہور و معروف کاتب تھے۔ ان کا ذکر امراء ثلاثہ کے بیان مین گزر چکا ہي *

(۴) ان کے علاوہ احمد بن منیع بدستور کتابت جیش کے عہدے پر قائم رہے *

امیر المومنین ابو یعقوب سے اس روز بیعت کي گئي که جب ان کے والد مرحوم دفن هوئے ۔ مگر مجھے یه معلوم نهین که ان کے والد نے ان کو ولي عهد مقرر کیا تھا یا نهین ۔ البته اتنا ضرور جانتا هون که ان کے والد مرحوم اپنے آخري زمانے مین ان سے سخت ناراض رها کرتے تھے کیونکه انهون نے ابو یعقوب کے متعلق بهت سے امور شنیعه کا ذکر سنا تھا ۔ امیر المومنین کے قرابت دارون مین جنهون نے ان کو بیعت حاصل کرنے مین مدد دي وہ ابو موسي عیسي بن عبد المومن یعني ان کے دادا کے چچا تھے جن کے خلاف اہل میرقه نے بجایه مین دخل حاصل کرلیا تھا ۔ عبد المومن کي اولاد صلبي مین سے یه آخري بزرگ تھے ۔ مجھے آج تک ان کي وفات کي خبر نهین ملي ۔ دوسرے بزرگ جو ان کي بیعت مین ممد تھے ابو زکریا یحیي بن ابي حفص عمر بن عبد المومن تھے ۔ یه دونون حضرات برابر امیر المومنین کے پاس رہ کر لوگون سے بیعت طلب کرتے رہے ۔ ان کے علاوہ الموحدون مین سے ابو محمد عبد العزیز ابن عمر بن ابي زید هنتاتي تھے جن کے والد امیر المومنین ابو یوسف کے سب سے پہلے وزیر تھے اور ان کا ذکر هو چکا هے ۔ ان کے سوا ابو علي عمر بن موسي بن عبد الواحد شرقي اور ابو مروان عبد الملک بن یوسف بن سلیمان نے بھي (جو اہل تینملل مین سے تھے) حصول بیعت مین امیر المومنین کا ساتھ دیا ۔ اس بیعت عامه کے بعد پنجشنبه اور جمعه کے ایام مین بیعت خاصه کي گئي ۔ اس مین الموحدون کے شیوخ اور امیر المومنین کے اہل قرابت نے بیعت کي ۔ پھر شنبه کے روز لوگون کو عام طور پر بیعت کي اجازت دي گئي ۔ مین اس دن موجود تھا ۔ ابو عبد الله بن عیاش کاتب کھڑے هوئے لوگون سے کهه رهے تھے که "تم امیر المومنین ابن امراء المومنین سے اسي طرح بیعت کرتے هو جس طرح حضرت رسول خدا صلي الله علیه و سلم سے ان کے اصحاب نے بیعت کي تھي ۔ تمهارے لئے لازمي

ہي كه انشاط و اكراه ' تنگي و فراخي مين ان كے مطيع و فرمان بردار رهو ' اؤر ان كے اؤر ان كے ولاة اؤر عامة المسلمين كے خير خواه بنے رهو ۔ يه انكا تم پر حق ہي ۔ اؤر تمهارا حق ان پر يه ہي كه وه تمهارے لشكرون كو جمع نه كرين اؤر نه تمهارے خلاف كوئي ايسا ذخيره جمع كرين جس مين تم سب كے لئے كوئي نه كوئي فائده يا بهتري نه هو ؛ تم پر عطا و بخشش كرنے مين عجلت سے كام لين ' اؤر تم سے احتجاب نه كرين ۔ خدا تم كو وفاداري مين مدد دے ' اؤر تمهارے ان تمام امور مين اميرالمومنين كي اعانت فرمائے ' جو اس نے ان كے سپرد كئے ہين "۔ وه اسي قول كو بار بار ہر گروه كے سامنے دہراتے جاتے تهے ؛ تا آنكه بيعت تمام هوگئي *

اس كے بعد مختلف شهرون كے اعيان و رؤساء اؤر سرداران قبائل ان كے پاس بيعت كے لئے آنا شروع هوئے ' يہان تك كه اميرالمومنين كے لئے امر بيعت پورا هوگيا *

زمام حكومت اختيار كرنے كے چار ماه كے عرصے كے بعد اميرالمومنين نے ايك شخص كو گرفتار كيا ' جس نے ان پر حمله كيا تها ۔ اسكا دعوي تها كه مين بنو عبيد مين سے هون اؤر العاضد كا صلبي بيٹا هون ۔ اس كا نام عبد الرحمان تها ۔ وه يوسف كے زمانے مين اس ملك مين وارد هوا تها ' جب كه وه اشبيليه مين تهے ۔ اس نے ان كے ساتھ مل كر كام كرنے كا قصد كيا تها ۔ مگر چونكه انهون نے اسے اس امر كي اجازت نهين دي ' اس لئے وه وهين مقيم هوكر سركشي پر قائم رها ۔ آخر كار امير المومنين ابو عبد الله نے سنه ٥٩٢ مين اسے گرفتار كيا ۔ اس وقت سے سنه ٦٠١ تك وه برابر حبس ہي مين رها ۔ مگر اسي سال اميرالمومنين نے افريقيه كي طرف نقل و حركت كي ' اؤر ابو زكريا يحيى بن ابراہيم ہزرجي نے انكي خدمت مين اسكي سفارش كي ۔ انهون نے اس امر كي ضمانت لے كر كه وه كبهي كوئي نا پسنديده كام نه كريگا ' اسے رها كر ديا ۔

لیکن ابھي امیر المومنین کو وھان سے واپس گئے ھوئے تھوڑا ھي عرصه گزرا تھا که یه عبیدي مراکش مین دوبارہ فتنه و فساد کے لئے اٹھه کھڑا ھوا ؛ اۏر وھان سے روانه ھوکر بلاد صنھاجه پہنچا ۔ وھان ایک جماعت کي جماعت اس کي طرف متوجه ھوگئي ' اۏر ان مین اس کي شھرت ھونے لگي ۔ یه شخص نہایت کم سخن ' خاموش اۏر حسین آدمي تھا ۔ مین دو مرتبه اس سے ملا ' اۏر ھر بار مین نے یھي پایا که وہ آداب ظاھرہ ' مثلاً آسودگئ نفس ' سکون اطراف ' وزن کلام ' ترتیب الفاظ ' اۏر ھر قول و فعل مین سلیقه اۏر با قاعدگي کو مد نظر رکھنے مین اکثر ان صلحا سے ' جن سے مجھے ملنے کا اتفاق ھوا ھے ' ضرور بدرجہا بڑھا ھوا تھا ۔ القصه وہ وھان سے امیر المومنین ابو عبد الله کے زمانۂ حیات ھي مین ایک زبردست فوج ھمراہ لے کر شھر سجلماسه کو گیا ۔ والي شھر ' سید ابو الربیع سلیمان بن ابي حفص عمر بن عبد المومن ' اسکے مقابلے کے لئے بر آمد ھوا ۔ مگر عبیدي مذکور نے اسے شکست دے کر برے حالون سجلماسه کي طرف بھگا دیا ۔ وہ قبائل بربر مین ایک موضع سے دوسرے کي طرف انتقال مکان کرتا رھا ؛ مگر نه تو کہین اس کا کام بنتا نظر آیا ' اۏر نه کسي جماعت نے ثابت قدمي سے اسکا ساتھه دیا ۔ سبب یه تھا که وہ ان مقامات مین ایک اجنبي شخص تھا ۔ نه وہ وھان کي زبان سے آشنا تھا ' اۏر نه وھان اس کے اعزہ و اقارب مین سے کوئي تھا که وہ اس کي طرف رجوع کر سکتا ۔ آخر اسے شھر فاس کے باھر گرفتار کر لیا گیا ۔ مگر مجھے اس کي گرفتاري کي تفصیلي کیفیت سے آگاھي نہین ھے ۔ فاس کے والي ' ابو ابراھیم اسحاق بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن ' نے امیر المومنین کو اس کے گرفتار ھونے اۏر اپنے پاس قید خانے مین محبوس ھونے کي اطلاع دي ۔ امیر المومنین نے اسکو قتل کرنے اۏر دار پر چڑھائے جانے کا حکم دیا ۔ چنانچه والي مذکور نے اس کي گردن ماردي لاش کو سولي پر چڑھا دیا ' اۏر سر کو مراکش

بھیج دیا ' جہان اسے دوسرے باغیون اوٗر سرکشون کے سرون کے ساتھہ لٹکا دیا گیا *

ابو یعقوب نے رعایا کے ساتھہ حسن تعلقات کے قیام مین اپنے آباء کي سیرت قدیمہ مین کسي نوع کا تغیر نہین کیا ؛ اوٗر نہ کوئي ایسا کام کیا کہ جس سے انکو شاہان پیش رو کے افعال سے متمیز کہا جا سکے ۔ البتہ یہ ضرور ہي کہ مین نے دیکھا ہي کہ تمام خواص دولت ' جو ان کے مزاج سے واقف ہین ' ان کي شہامت اوٗر بیدار مغزي کي وجہ سے ان سے مرغوب رہتے ہین ۔ سنہ ٦١١ کے آغاز کا ذکر ہي کہ ایک مرتبہ مین انکے پاس خلوت مین بیٹھا ہوا تھا ۔ مجھے انکي حدت نفس اوٗر بیداري قلب سے حیرت ہوتي تھي ' اوٗر سخت تعجب ہوتا تھا کہ وہ ایسي ایسي جزئي باتون کے متعلق سوال کرتے ہین کہ جن سے اکثر بازاري آدمي بھي واقف نہین ہوتے ' چہ جائیکہ بادشاہ ! آج تک ان سے کوئي ایسي حرکت سرزد نہین ہوئي جس کے وقوع کي امید ہو سکتي تھي *

ان امیر المومنین یوسف کے عہد مین عبیدي مذکور کے قتل کے بعد دو اشخاص نے بھي سرکشي کي ۔ ان مین سے ایک علاقۂ سوس کے بلاد جزولہ مین تھا اوٗر " الفاطمي " کہلاتا تھا ۔ سنہ ٦١٣ مین اسے قتل کیا گیا ' اوٗر اس کا سر مراکش بھیجا گیا ۔ مین ان دنون جزیرہ نمائے اندلس مین تھا ۔ اوٗر چونکہ امیر المومنین سے بُعد مسافت پر تھا ' اس لئے مجھے اس معاملے کي تفصیلي اطلاع نہین حاصل ہوئي ۔ مین نے اتنا ضرور دیکھا کہ ان لوگون کو اسکے اخذ و قتل پر نہایت خوشي ہوئي ۔ دوسرا شخص اہل صنہاجہ مین سے تھا ۔ اسے سنہ ٦١٨ مین قتل کیا گیا ۔ مگر ' جہان تک مجھے علم ہي ' اس اثناء مین اس سے بہت سے افعال قبیحہ سرزد ہوئے ' اس نے متعدد افواج کو شکست دي ' اوٗر اوٗر خلق کثیر کو شر و فساد پر آمادہ کرکے اپنے ساتھہ ملا لیا تھا ۔ یہہ تمام

خبرین مجھے اس وقت ملین جب مین تاریخ مذکورہ مین بلاد مصریہ مین تھا ۔ اس شخص کو قتل کرنے اور اس کے سبب سے جو کچھ فساد برپا ہوا تھا اسے مٹانے مین سید اجل ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین ابو یعقوب بن عبد المومن بن علي کو دخل تھا، جو اس وقت شہر سجلماسہ اور اس کے اعمال کے والي تھے *

اسي سال، یعني سنہ ۶۲۱ مین، مجھے معلوم ہوا ہي کہ سنہ ۶۲۰ کے ماہ شوال یا ذي القعدہ (ان دونون مین سے کسي مین) امیر المومنین ابو یعقوب نے وفات پائي ۔ مین ان کي وفات کي کیفیت سے واقف نہین ہون ۔ بہر حال نتیجہ یہ ہوا کہ حالات مین اضطراب واقع ہوگیا، اور لوگ بکو کود مچانے اور فساد برپا کرنے لگے ۔ پھر مجھے یہ اطلاع ملي کہ وہان کے عوام الناس کے ایک بڑے حصے نے بالاجتماع سید اجل ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن امیر المومنین ابو محمد عبد المومن بن علي کو (خدا ان دونو پر اپني رحمت نازل فرمائے، ان کے چہرون کو روشن رکھے، اور ان کي صلاح و اصلاح کے لئے ان کو جزائے خیر دے!) امیر تسلیم کرلیا ہي *

یہ ابو محمد عبد العزیز، ابو یعقوب کي چھوٹي اولاد مین سے ہین ۔ انکي والدہ مریم صنہاجیہ ایک آزاد خاتون تھین، اور اہل قلعۂ بنو حماد مین سے تھین ۔ امیر المومنین ابو یعقوب نے اپنے والد کي حیات ہي مین ان سے نکاح کیا تھا ۔ قلعۂ مذکور کے گرفتار شدہ افراد مین یہ اور ان کي والدہ ملکہ بھي تھین ۔ ابو محمد عبد المومن نے ان دونون کو آزاد کرکے مریم مذکورہ کا نکاح اپنے صاحبزادے ابو یعقوب سے کر دیا تھا ۔ ان سے ابو یعقوب کي آٹھ اولادین ہوئین، جن مین سے چار لڑکے اور چار لڑکیان تھین ۔ اولاد نرینہ مین ابراہیم، موسیٰ، ادریس، اور عبد العزیز مذکور ہین جو سب سے چھوٹے ہین ۔ موسیٰ، میرقي کے ہمراہي عربون کے ہاتھ سے سنہ ۶۰۵ مین شہر طاہرت کے باہر شہید ہوئے ۔

ابراهیم سنه ٦١٢ کے دوران میں اشبیلیه میں فوت هوئے ۰ ان دنون مین وهین تها ۰ باقي رهے ابوالعلا ادریس ؛ انکا انتقال افریقیه مین هوا' جس کا ذکر آگے آئیگا ۰ اولاد اناث میں زینب' رقیه' عائشه' اؤر علیّه هین *

ابومحمد عبدالعزیز اپنے والد' اؤر اپنے بهائي ابو یوسف کے زمانے مین کسي جگه کے والي نهین رهے ۰ مگر جب امر ولایت ابو عبدالله کے هاتهه مین آیا' تو انهون نے انکو جزیرہ نمائے اندلس کے شهر مالقه اؤر اس کے اعمال کا والي مقرر کردیا ۰ یه سنه ٥٩٨ کا ذکر هي ۰ پهر سنه ٦٠٣ کے دوران مین ان کو معزول کرکے قبیلۂ هسکوره کا والي بنایا' جو ایک وسیع و ضخیم ولایت هي ۰ مگر بعد مین وهان سے بهي معزول کیا' اؤر سجلماسه کي ولایت دي' جهان وہ ابو عبدالله اؤر ان کے بیٹے ابو یعقوب کے زمانے مین برسر حکومت رهے' تا آنکه یه متقدم الذکر حمله آور ولایت ابو یعقوب بن ابي عبدالله مین قتل هوا ۰ پهر ابو یعقوب نے ان کو سجلماسه سے معزول کرکے اشبیلیه کا والي مقرر کیا' جهان ان کے بهائي ابو العلا برسر ولایت تهے (جن کو معزول کرکے افریقیه بهیج دیا گیا تها اؤر' جیسا که مجهے معلوم هوا هي' وهین ماہ رمضان سنه ٦٢٠ مین ان کا انتقال هوگیا ۰ رحمه الله) *

یه هین مختصر حالات ابومحمد عبدالعزیز کي حکومت کے جیسا که لوگ بیان کرتے هین ۰ اؤر اگر جو کچهه که بیان کیا جاتا هي صحیح هي' اؤر اگر یه امر ولایت اپنے کمال کو پهنچ جائے' تو یقیناً خلیفۂ مذکور ملک کو خیر و عدل سے بهر دینگے ۰ ان کي رعایا زمین کو پاک و صاف کردیگي' امیرالمومنین کي برکت نفس' حسن سیرت' اؤر خوبئ طبیعت سے برکتین ظاهر هونگي' اؤر آسمان سے خیر و برکت کي موسلا دهار بارشین هونگي ۰ اؤر یه سب کچهه جب هي هو سکتا هي که زمانه ان کا مساعد رهے' اؤر خدائے تعالے غیب سے ان کے لئے اعوان

صالحین پیدا کردے ؛ کیونکہ جہان تک مجھے علم ہي ' وہ بہت بڑے صائم النہار اور قائم اللیل بزرگ ہین ' اپنے مذہب کے مجتہد ہین ' اپنے کام مین قوي بصیرت اور عزم بالجزم رکھتے ہین ' نہایت خود دار و غیرت مند ہین ' حق کے باب مین کبھي کسي ملامت گر کي ملامت کي پرواہ نہین کرتے ' ذکر الہي مین سب سے زیادہ رطب اللسان رہتے ہین ' اور کتاب اللہ کي سب سے زیادہ تلاوت کرتے ہین • مین نے انکو ہمیشہ اسي حالت مین دیکھا ہي کہ کار و بار ولایت انہین گھیرے ہوئے ہي ' اور امور رعایا مین اون کے اوقات حرف ہو رہے ہین ؛ مگر با وصف اس کے نہ تو ان کے اوراد مین خلل واقع ہوتا ہي ' نہ ان کے مقرر کردہ روزانہ حصول علم اور تلاوت قرآن مین حرج ہوتا ہي ' اور نہ ان اوقات تسبیح و تہلیل مین رخنہ پڑتا ہي جن کو انہون نے لیل و نہار مین ترتیب دے رکھا ہي • مین نے ان کي یہ تمام باتین خود مشاہدہ کي ہین • نہ مین کسي اور سے نقل کررہا ہون اور نہ اس بارے مین کسي اور کي روایت سے سند لیتا ہون • مزید بر آن وہ نرم مزاج اور نرم دل بھي ہین • اپنے دوستون سے اور ہر نیک ' سخي النفس اور خندہ رو مسلمان سے تواضع اور فروتني سے پیش آتے ہین *

ان کي صفات

ان کا رنگ سفید ہي ' جس پر زردي غالب ہي • وہ نہایت خوبرو ہین • ان کا قد درمیانہ اور اعضاء متناسب ہین • جہان تک مجھے علم ہي ' ان کے تین لڑکے ہین :—

(۱) محمد ' جو سب سے بڑے ہین ؛ (۲) عبد الرحمان ؛ اور (۳) احمد • ان کے علاوہ چند لڑکیان بھي ہین *

یہ ہي تلخيص دولت المصامدہ کي تاريخ کي' ان کے آغاز امر' يعني سنہ ٥١٥' سے ہمارے زمانے' يعني سنہ ٦٢١' تک ۔ يہ کل زمانہ بطور اجمال (نہ بطور تفصيل) ايک سؤ چھہ سال کا ھوتا ہي ۔ ہم نے اس تاريخ مين صرف ايسے امور اؤر واقعات بيان کئے ہين' جن کي ہراس شخص کو ضرورت پڑتي ہي جو اس زمانے کا علم حاصل کرنا چاھتا ہي ۔ ہم نے ان تمام امور سے تعرض نہين کيا ہي' جن کي ہمين ضرورت لاحق نہين ھوتي : مثلاً عبد المومن کي اولاد' ان کي اولاد کي اولاد' اؤر ان کي اولاد کي اولاد کي اولاد کا بيان' اؤر ان کي ولايت و عزل' ان کي اُمہات' ان کے کُتّاب وحجاب و وزراء کي تاريخي تفاصيل ۔ کيونکہ اگر ہم اِن تفاصيل کے درپے ھوتے' تو يہ کتاب تلخيص نہ رھتي' بلکہ کتب مبسوطہ مين شمار ھوتي ۔ البتہ اگر ہماري ضروريات معاش کافي ھوتين' اؤر ہم زمانے کي کد و کاوش سے محفوظ ھوتے' تو ہم ان تاريخي حالات مين سے وہ تمام امور و واقعات بيان کرتے' جو احاطۂ علم' بلوغ روايت' اؤر حصول مشاہدہ مين آ سکتے ۔ مين نے ان اوراق مين' جو دولت المصامدہ وغيرہ کے حالات پر حاوي ہين' صرف وھي واقعات درج کئے ہين جن کو مين نے' يا تو کسي کتاب سے نقل کرتے ھوئے' يا کسي ثقہ و عادل شخص سے سن کر' يا خود مشاہدہ کرکے' تحقيق کرليا ہي ۔ اؤر وہ بھي اس حالت مين کہ مين نے اس کُل کتاب مين حتي الوسع صداقت و انصاف کو ھاتھہ سے نہين جانے ديا' اؤر کوشش کي ہي کہ مين نہ کسي شخص کے محاسن مين سے ايک ذرا سا موتي بھي کم کرون يا کسي کے معائب مين اس کے استحقاق سے زيادہ رائي کے برابر اضافہ کرون ۔ مين خدا ہي سے مدد کا طالب ھون' اؤر تضرع و زاري کے ساتھہ اپنے قول و عمل مين سداد و صواب کي توفيق چاھتا ھون : فھو حسبي و نعم الوکيل *

المصامدہ کي سيرت ' ان کے قبائل اور ان کي رحلت و اقامت کے حالات جامعہ

ہم اس سے قبل بیان کر چکے ہین کہ محمد ابن تومرت المہدي کے اولین ہمراہیون مین دس اشخاص شامل تھے ' جو مجموعي طور پر " الجماعت " کہلاتے تھے • صحیح روایت کے مطابق ان مین سے پہلے شخص عبد الواحد شرقي تھے ؛ پھر عبد المومن بن علي اميرالمومنين ؛ پھر عمر بن عبد الله صنہاجي ' جو ان کے ہان ازناج کے نام سے مشہور تھے ؛ پھر فاصکہ بن ومزال ' جن کا نام ابن تومرت نے عمر اؤر کنیت ابو حفص رکھي تھي • ان عمر کي اولاد بہت پھیلي • اُن مین سے ابراہیم ' اسماعیل اؤر محمد تھے • آخر الذکر کي والدہ عبد المومن کي صاحبزادي تھین • انکے علاوہ یحیی ' عیسي ' موسي ' یونس ' عبد الحق ' عثمان ' احمد ' اؤر عبد الواحد بھي تھے • عبد الواحد کو امیرالمومنین ابو عبد الله نے سنہ ٦٠٣ مین افریقیہ کا والي مقرر کردیا تھا ' اؤر وہ اپنے یوم وفات ' یعني یکم محرم روز پنجشنبہ سنہ ٦١٠ تک برابر والي رہے • ابن تومرت فاصکۂ مذکور کو ابن مبارک کہا کرتے تھے • ان کا قول تھا کہ " جب تک یہ یا انکي اولاد مین سے کوئي فرد باقي رہیگا الجماعت مین خیر و برکت باقي رہیگي " • چنانچہ لوگون نے ان سے اؤر ان کي اولاد اؤر اولاد کي اولاد سے بہت کچھ نفع اٹھایا • فاصکہ عمر اینتي کے نام سے مشہور تھے ' اؤر اس کتاب مین کئي جگہ ان کا ذکر ہو چکا ہي • اس وقت ہمارے زمانے مین ان کي صلبي اولاد مین سے صرف ایک صاحب عثمان نامي باقي رہ گئے ہین • مین ان سے شہر مرسیہ مین

جدا ہوا تھا ، اور اس ملک کو آتے ہوئے میں نے ان کو وہیں چھوڑا تھا ۔ ان کو شہر جیان اور اس کے اعمال کا والي بنا دیا گیا تھا ۔ وہ میري ان سے آخري ملاقات تھي ۔ اس کے بعد مجھے بلاد مصریہ کے قیام کے دوران میں یہ خبر ملي تھي کہ انہیں بلنسیہ کا حاکم بنا دیا گیا ہے ۔ پھر وہاں سے بھي معزول ہوئے تھے ۔ اس کے بعد مجھے خبر نہیں کہ وہ آجکل اندلس میں ہیں یا مراکش میں ۔ میں ان کو اپنے بھائیوں میں شمار کرتا ہوں (خدا ان سے ، ہم سے ، اور جملہ مسلمانوں سے راضي ہو) انکے علاوہ یوسف بن سلیمان اور انکے بھائي عبد اللہ ابن سلیمان بھي تھے ۔ یہ دونوں حضرات اہل تینملل میں سے تھے ، اور مسکالہ نامي قبیلے کے افراد تھے ، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ۔ پھر ابو عمران موسیٰ بن علي ضریر تھے ، جو عبد المومن کے خسر تھے ۔ وہ آنکھوں کے دائم المریض تھے ۔ عبد المومن جب کبھي مراکش سے کہیں جاتے ، ان کو وہاں اپنا قائم مقام بناکر جاتے تھے ۔ پھر ابو ابراہیم اسماعیل ہزرجي ۔ یہ وہ بزرگ تھے جنہوں نے اپنے نفس کو قتل و غارت کے لئے وقف کردیا تھا اور ، جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ، عبد المومن پر فدا ہوگئے تھے ۔ انکے بعد اہل تینملل میں سے ایک صاحب تھے ، جو ان کے ہاں ابن یبیجیت کے عرف سے معروف تھے ۔ مجھے ان کے نام میں شک ہے کہ کیا تھا ۔ پھر ایوب جدمیوي تھے ۔ الموحدون کے امر کے آغاز میں اقطاع و املاک کي تقسیم کا انتظام ان ہي کے ہاتھ میں تھا ۔ یہ تمام گروہ "الجماعت" کے نام سے موسوم تھا ۔ بعض لوگ ابو محمد واسنار کو بھي اس میں شمار کرتے ہیں ۔ وہ دباغ پیشہ اور سیاہ فام آدمي تھے ۔ شہر اغمات کے رہنے والے تھے ۔ جس وقت ابو عبد اللہ ابن تومرت اغمات سے گزرے ہیں ، اسي وقت وہ ان کے ہمراہ ہوگئے تھے ۔ ابو عبد اللہ ابن تومرت نے ان کو اپني خدمت کے لئے مخصوص کردیا تھا ؛ کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ وہ بلحاظ دین نہایت شدید ہیں اور جو کچھ دیکھتے یا سنتے ہیں

اسے نہایت متانت کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہیں ۔ چنانچہ وہ ان کے ہان نہ صرف وضو اور مسواک کے انتظام پر مامور تھے ' بلکہ ملاقات کے لئے آنے والون کو اندر داخل ہونے کی اجازت دینے اور ابن تومرت کے آگے چلنے کا کام بھی ان ہی کے سپرد تھا ۔ وہ ابن تومرت کی وفات تک ان فرائض کو انجام دیتے رہے ۔ بعد ازان انکی قبر کے ' اور جب عبد المومن بھی وفات پاکر وہین دفن ہوئے تو انکی قبر کے بھی ' متولی مقرر ہوئے ۔ و اسنار مذکور نے ابو یعقوب کی حکومت کی ابتدا مین انتقال کیا ۔ اس وقت وہ بہت زیادہ مُسن ہو چکے تھے ۔ وہ صاحب اجتہاد عباد اور گوشہ نشین زہاد مین سے تھے ۔ نہ انہون نے کچھہ کھایا ' اور نہ کوئی دینار و درہم تک چھوڑا ۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو ' چونکہ عبد المومن کے ہان ان کی بڑی قدر و منزلت تھی اور المصامدہ بھی جانتے تھے کہ ان کے آقائے مجازی کے ہان انہین بہت قرب حاصل ہی اور وہ اکثر ان کی تعریف کیا کرتے ہین ' اس لئے سب سے زیادہ مال و نعمت جمع کر سکتے تھے *

ان حضرات کے علاوہ مختلف قبائل کے آدمی آکر الجماعت مین شامل ہو گئے تھے ' اور ان ہی مین شمار اور ان ہی سے منسوب ہوتے تھے *

جلوس عام کے وقت سب سے پہلے عمر بن عبد الله صنہاجی کی اولاد ہوتی تھی ۔ پھر عبد المومن (یا ان کی اولاد مین سے اس وقت جو صاحبِ امر ہو اُس) کا گھوڑا ۔ اس کے بعد تمام اهل الجماعت اپنے اپنے طبقات و مدارج کے مطابق ؛ اور سب کے آخر مین اهل فوج ہوتے تھے ' جو نہایت کثیر التعداد تھے *

الموحدون کے قبائل

وہ قبائل جو "الموحدون" کے جامع اور مشترک نام سے موسوم ہین اور جن مین فوج، اعوان و انصار اور ان کے علاوہ تمام بربر اور المصامدہ شریک و شامل ہین اور ان کي رعایا اور تحت امر ہین، سات قبائل پر مشتمل ہین :—

(۱) سب سے پہلا قبیلہ ابن تومرت کا ہي، جس کا نام ھرغہ ہي اور الموحدون کے دیگر قبائل کي بہ نسبت قلیل التعداد ہي *

(۲) قبیلۂ عبد المومن ۔ اسکا نام کومیہ ہي ۔ یہ ایک کثیر التعداد قبیلہ ہي، اور متعدد چھوتے چھوتے قبائل پر حاوي ہي ۔ نہ کبھي زمانۂ قدیم مین اس قبیلہ کو ریاست و نباھت حاصل ھوئي، اور نہ اب زمانۂ جدید مین ہي ۔ زراعت، گلہ باني، اور بازارون مین دود، لکڑي اور اسي قسم کي معمولي اشیاء فروخت کرنا ان کا پیشہ رہا ہي ۔ خدائے مُعز و مُذل و معطي و مانع کي شان ہي کہ آج اسي قوم کي یہ حالت ہي کہ نہ المغرب مین آج ان کا کوئي ہمسر ہي اور نہ کسي ھاتھ کو انکے ھاتھ سے مقابلہ کرنے کي جرأت ھوتي ہي ۔ اور یہ سب عظمت و شان اس وجہ سے ہي کہ عبد المومن اسي قوم کے ایک فرد تھے؛ حالانکہ، جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہین، انھین کسي اور قبیلہ سے منسوب کیا جاتا ہي *

(۳) اھل تینملل ۔ اصل مین وہ متفرق قبائل کے افراد ہین؛ مگر انھین متحدہ طور پر مقام تینملل ہي سے منسوب کیا جاتا ہي *

(۴) ھنتاتہ ۔ یہ بھي ایک نہایت زبردست قبیلہ ہي، اور اسکا ایک حصہ زمانۂ قدیم مین ریاست و شرافت سے ممتاز رہا ہي *

(٥) جنفیسہ ۔ یہ ایک معزز اور طاقتور قبیلہ ہي ' اور اسکي زبان وہان کي تمام زبانون سے زیادہ نفیس و فصیح ہي *

(٦) جد میوہ ۔ اس قبیلہ کا صرف ایک حصہ ہي المـوحدون کي رعیت مین شامل ہي ۔ کل قبیلہ رعایا مین نہین ہي *

(٧) قبائل صنہاجہ کے وہ افراد جنہون نے المـوحدون کي دعوت قبول کي *

(٨) هسکورہ کے بعض قبائل *

یہ المـوحدون کے وہ قبائل ہین جنہین وہ خود اس نام کا مستحق خیال کرتے ہین ۔ ان کے علاوہ المصامدہ کے وہ تمام افراد بهي رعیت مین شـامل ہین ' جن کو عطیات دئے جاتے ہین ' جو فوجون مین شامل ہین ' اور بطور سفیرون کے روانہ کئے جاتے ہین *

چونکہ اس وقت المصامدہ کا ذکر آگیا ہي ' اس لئے ہم (خدا آپکو سـلامت رکہے اور آپ کو ' اور آپ کي برکت سے ان قبائل ' یعني المصامدہ ' کو جن پر اس مجموعي نام کا اطلاق ہوتا ہي ' صلاح و فلاح پر قائم رکہے !) یہان ان کا اور ان کے ملک کي حدود کا ذکر کرتے ہین ' تا کہ آپ ان مین اور اهل بربر مین تمیز کرسکین *

المصامدہ کے ملک کي حد وہ دریائے عظیم ہي جو صنہاجہ کے پہاڑون سے نکلکر بحر اعظم ' یعني بحر اقنابس ' مین جا گرتا ہي ۔ اس دریا کو أم ربیع کہتے ہین ۔ اس پر دو قبیلے آباد ہین ۔ ایک کا نام هسکورہ ہي اور دوسرے کا صنہاجہ ؛ اور یہ دونون المصامدہ مین سے ہین ۔ دوسـري سرحد وہ صحراء ہي جس مین قبائل لمتونہ ' مسـوفہ ' اور سـرطہ کے قبائل مسکن گزین ہین ۔ یہ لوگ المصامدہ مین سے نہین ہین ۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہي ' المرابطون کے زمانے مین ان قبائل مین سـلطنت تہي ۔ یہ تو المصامدہ کے ملک کي حدود کا عرض ہي ۔

بلحاظ طول اس کي وسعت درن نامي پہاڑ سے بحر اعظم ' يعني بحر اقيانس ' تک پہيلي هوئي هي ۔ اس علاقه کے جو قبائل المصامدہ کے نام مين شريک و سہيم هين وہ قبائل هسکورہ ' صنهاجه ' دکالہ ' حاحة ' رجراجه ' جزوله ' لمطه ' جنفيسه ' هنتاته ' هرغه ' اور قبائل اهل تينملل هين ۔ ان کے علاوہ مراکش کے گرد و نواح مين بهي ان کے قبائل آباد هين ' جن کے نام هزمير ' هيلانه ' اور هزرجه هين ۔ الموحدون ان سب کو مجموعي طور پر "القبائل" کے نام سے ياد کرتے هين ۔ غرضيکه يهي وہ تمام قبائل هين جن پر المصامدہ کا جامع نام حاوي هي ۔ پهر طرابلس المغرب سے لے کر سوس کي آخري حد تک ' اور ان کے علاوہ قبائل لمتونه ' مسوفه ' اور سرطه ' جو اس علاقے کے پرلي طرف آباد هين ' اس تمام و کمال ملک پر بربر کے جامع و مانع نام کا اطلاق هوتا هي ۔ اسي طرح بلحاظ طول المصامدہ کا ملک دوسري طرف بلاد سودان کي سرحد اولين تک پهيلا هوا هي *

المصامدہ کي فوج مين عرب ' غُز ' اندلسي ' رومي ' اور المرابطون کے قبائل کے افراد وغيرہ ' هر قسم کے آدمي شامل تهے *

مزيد برآن الموحدون کي دو اصناف تهين ۔ صنف اول کے افراد "الجموع" (يعني جماعتين) کہلاتے تهے ۔ ان کو باقاعدہ تنخواهين ملا کرتي تهين ۔ وہ لوگ هميشه مراکش هي مين رهتے تهے ؛ کبهي وهان سے باهر نهين نکلتے تهے ۔ صنف دوم کے افراد "العموم" (يعني عام لوگ) کے نام سے موسوم تهے ۔ وہ لوگ اپنے اپنے بلاد هي مين رهتے تهے ' اور کبهي مراکش کو آتے تهے تو بڑي بڑي جماعتون مين ۔ جهان تک مجهے علم هي ' تنخواہ ياب فوج کي صحيح تعداد جو مراکش هي مين مقيم رهتي هي ' خواہ وہ الموحدون کے قبائل کي هو خواہ ديگر تمام افواج مين سے هو ' دس هزار آدميون کي هي ۔ الموحدين

کي باقي افواج اۋر دوسرے اقسام کے لشکر جو اۋر مقامات مين ہين ' ان کي تعداد اس مين شامل نہين ہي *

عرض عام کے وقت جلوس مين سب سے آگے ابو حفص عمر صنہاجي کي اولاد اپنے اپنے طبقون اۋر عمرون کے مطابق ہوتي ہي ۔ ان کے بعد بنو عبد المومن مين سے جو خليفۂ وقت ہو اس کا گھوڑا ہوتا ہي ۔ اس کے پيچھے الجماعت کے اراکين اپنے طبقات کي ترتيب سے ہوتے ہين ۔ پھر اہل فوج ' پھر قبائل ۔ اۋر قبائل مين سب سے آگے ہرغہ ' يعني ابن تومرت کا قبيلہ ' ہوتا ہي ؛ اس کے بعد اہل تينملل ' پھر اہل کوميہ ' اۋر سب سے پيچھے الموحدون اس ترتيب سے ہوتے ہين جس ترتيب سے انہون نے يکے بعد ديگرے شروع شروع مين ہجرت اختيار کي تھي *

ان کي ہميشہ يہ عادت رہي کہ خط لکھ لکھ کر متفرق بلاد سے مختلف فنون ' اۋر بالخصوص علوم نظري ' کے علماء کو اپنے دربار مين بلاتے تھے ۔ ان علماء کي جماعت کا نام " طلبۃ الحضر " تھا ۔ بعض اوقات ان کي کثرت ہو جاتي تھي ' اۋر بعض اوقات تعداد گھٹ جاتي تھي ۔ ان کے علاوہ علماء کي ايک اۋر صف بھي تھي ' اۋر ان کا کام صرف يہ تھا کہ وہ المصامدہ کے متعلق معلومات جمع کئے جائين ۔ ان کو " طلبۃ الموحدين " کے نام سے موسوم کيا گيا تھا ۔ يہ امر ضروري تھا کہ جس مجلس مين خليفہ موجود ہون ' عام اس سے کہ وہ مجلس عام ہو يا خاص ' ان طلبہ کے شيوخ مين سے کوئي نہ کوئي ضرور حاضر ہو ۔ قاعدہ يہ تھا کہ سب سے پہلے خليفہ کسي علمي مسئلے پر بحث کا آغاز کرتے تھے يا ان کي اجازت سے کوئي اۋر شخص اس پر تقرير کرتا تھا ۔ چنانچہ عبد المومن ' يوسف ' اۋر يعقوب خود بنفس نفيس بحث کا آغاز کرتے تھے ' اۋر آخر مين دعا کرتے تھے ' جس کے جواب مين وزير اس قدر بلند آہنگي سے آمين کہتا تھا کہ دور دور کے لوگ بھي سن سکين *

سفر میں یہ قاعدہ تھا کہ خلفاء کے آگے آگے دوران سواری میں صبح شام ہر وقت قرآن شریف پڑھا جاتا تھا ۔ کہیں نزول ہوتا تو دن کے شروع میں نماز فجر کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا جاتا تھا کہ ایک شخص باہر نکلکر استعانت باللہ اور توکل علی اللہ کی منادی کرتا ۔ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب خلیفہ سوار ہوتے تھے ۔ اور جب دوسرے لوگ بھی سوار ہونا شروع کرتے تو خلیفہ اس انداز سے خیمے کے اندر سے سوار ہوکر نکلتے کہ ان کے بڑے بڑے قرابت دار اور الموحدون کے شیوخ لمبے لمبے قدم بڑھاتے ہوئے خلیفہ کے آگے آگے چلتے تھے ۔ پھر خلیفہ ان کو سوار ہونے کا حکم دیتے ' اور جب وہ سوار ہو چکتے تو خلیفہ ٹھیرتے اور ہاتھ بڑھاکر دعا کرتے ۔ دعا سے فراغت ہوجانے کے بعد ان کے پیچھے سے طلبۃ الموحدین آہستہ آہستہ چلتے ہوئے قرآن شریف کی کوئی سورت نہایت خوش الحانی سے پڑھتے جاتے ' اس کے بعد کچھ حدیث شریف سناتے ' پھر اپنی اور عربی زبانوں میں ابن تومرت کے عقائد کے متعلق انہیں کی تالیفات پڑھتے ۔ جب اس سے فراغت ہوجاتی ' تو خلیفہ بھی ٹھیر جاتے اور ہاتھ بڑھا کر دعا کرتے ۔ علی ھذا القیاس نزول کے وقت بھی اعیان قرابت اور شیوخ موحدین پہلے خلیفہ کے آگے آگے چل کر خیمہ میں داخل ہوتے ' اور خلیفہ خیمہ کے اندر پہنچ کر دعا کرتے ۔ ان کے تمام سفروں میں ہمیشہ یہی عادت جاری رہی *

اقامت جمعہ کے حالات

ان کے جمعوں اور خطبوں کے حالات یہ ہیں کہ ان کے خلیفہ زوال آفتاب کے وقت ایک قبلہ رخ دروازے سے اپنے خواص و حشم کو ہمراہ لئے ہوئے برآمد ہوتے اور دو رکعت نماز ادا کرکے بیٹھ جاتے ۔ پھر قاری خوش نوائی کے ساتھ دس آیات قرآنی تلاوت کرتا ۔ اس کے بعد رئیس المؤذنین (جس کے پاس وہ عصا ہوتا تھا جس پر خطیب سہارا

لے کر کھڑا ہوتا تھا) اُٹھ کر کہتا کہ "یا سیدنا امیر المومنین! والحمد للّه رب العالمین۔ زوال آفتاب کے بعد سایہ پھیل چکا ہے"۔ اس کے اس قول سے یہ مراد ہوتی تھی کہ وہ امیر المومنین سے اس امر کی اجازت طلب کرتا تھا کہ خطیب منبر پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کرے۔ اجازت ملنے پر خطیب اُٹھ کر منبر پر چڑھتا اور وہ شخص اسے وہ عصا دے دیتا۔ جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا، تو تین موذن، جنھیں ان کی خوش الحانی کی بناء پر مختلف بلاد سے منتخب کیا جاتا تھا، نہایت دلکش لہجہ میں متفرق طور پر اذان دیتے۔ پھر خطیب کھڑا ہوکر خطبہ پڑھتا، اور سب سے پہلے یہ کہتا کہ:—

"الحمد للّه نحمده و نستعينه و نعوذ باللّه من شرور انفسنا و سيات اعمالنا۔ من يهدي اللّه فلا مضل له، و من يضلله فلا هادي له۔ و نشهد ان لا اله الا اللّه وحده لا شريك له، و نشهد ان محمدا عبده و رسوله، ارسله بالحق بشيرا و نذيرا بين يدي الساعة۔ من يطع اللّه و رسوله فقد رشد، و من يعص اللّه و رسوله فلا يضر الا نفسه ولا يضر اللّه شيئا۔ اسئل اللّه ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه و يطيع رسوله و يتبع رضوانه و يجتنب سخطه؛ فانما نحن به وله۔"

پھر تعوذ کے بعد سورۂ قاف شروع سے آخر تک پڑھ کر بیٹھ جاتا۔ بعد ازاں خطبۂ ثانیہ کے لئے اُٹھتا اور کہتا:—

"الحمد للّه نحمده و نستعينه و نتوكل عليه، و نبرأ من الحول والقوة اليه، و نشهد ان لا اله الا اللّه وحده لا شريك له، و نشهد ان محمدا عبده و رسوله صلي اللّه عليه و علي آله و اصحابه الذين اتبعوه، ففاتوا الانام جدًا و عزماً و انفذوا و سعهم في نصره و الصبر علي ما اصابهم فيه وفاءً و صدقا و حزما، و علي الامام المعصوم، المهدي المعلوم، ابي عبد اللّه محمد بن عبد اللّه العربي القرشي الهاشمي الحسني الفاطمي المحمدي الذي أُيّد بالعصمة فكان امره حتما، و اكتُنِف بالنور اللائح والعدل الواضح، الذي

يملأ البسيطة حتي لا يدع فيها ظالما و لا ظلما ' و علي وارث شرفه الصميم ' قسيمه رضاه في النسب الكريم ' المجتبي لوراثة مقامه العلي ' الخليفة الامام ابي محمد عبد المومن بن علي ' و علي ابي يعقوب ولي ذلك الاستخلاص و مستوجب شرف الاجتبا و الاختصاص ۔ اللهم و ارض عن المجاهد في سبيلك ' المحيي سنة رسولك ' الخليفة الامام ابي يوسف امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' و علي الخليفة الامام ابي عبد الله ابن الخلفاء الراشدين ۔ اللهم وانصر ولي عهدهم ' الطالع في افق سعدهم ' القائم بالامر من بعدهم ' الخليفة الامام امير المومنين ابا يعقوب ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ۔ اللهم كما شددت به عري الاسلام ' وجمعت علي طاعته قلوب الانام ' و نصرت به دين نبيك محمد عليه السلام ' فاقض له بالنصر المقرون بالكمال والتمام ۔ اللهم كما اجتبيته من الخلفاء الراشدين و الائمة المهديين ' فاجعله من المقتفين لآثارهم ' المهتدين بمنارهم ' المقتبسين من انوارهم ۔ اللهم و أيّد الطائفة المنصورة والجماعة اخوان نبيك ' و طائفة مهديك ' الذين اخبرتَ عنهم في صريح وحيك انهم لا يزالون ظاهرين علي امرك الي قيام الساعة ' وامدّهم و كافة من انتظم في سلكهم من انصار الدين و حزبك الموحدين بمواد النصر و التمكين و الفتح المبين ' و اجعل لهم من عضدك و تاييدك أعزّ ظهير و اكرمَ نصير'' ۔

اس کے بعد وہ دعا کرکے منبر پر سے اتر آتا اور نماز پڑھاتا ۔ نماز سے فارغ ہوکر خلیفہ خود دعا کرتے اور' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہي ' وزیر آمین کہتے جاتے *

یہ ہي تمام کیفیت ان کي سیرت کي جس کو ہم نے شرط تقریب کے اقتضا کے موافق مجملاً بیان کردیا ہي ۔ اسي اثناء مین اور تفاصیل ہین ' جن کي تشریح بہت طویل ہوگي ' اور اس کتاب کے

پڑھنے والے کو انکي زيادہ ضرورت بھي نہين ہي : کيونکہ جو کچھہ مين نے ان اوراق مين لکھہ ديا ہي قاري کتاب اسي سے ان امور کا استدلال کرسکتا ہي جو بيان نہين کئے گئے *

اۆر (خدا آپ کو صلاحيت دے) يہ ہي انتہا المغرب کے اخبار اۆر اس کے ملوک و وزراء و وکُتاب کے سير اۆر اس کے ديگر متعلقات کي ' جو حسب استطاعت مجھہ تک پہنچے ہين ۔ اس سے پيشتر مبسوط طور پر اس تقصير و خلل کے لئے عذر خواہي کي جا چکي ہي جو اس کتاب مين پائي جاتي ہي ۔ علاوہ اس کے ' ہمارے آقا کے اِس حقير ترين خادم کو نہ کبھي تصنيف کي عادت ہي ' اۆر نہ کبھي اسنے اس کا دعوي کيا ہي ۔ البتہ ہمت فخريہ نے (خدا اس کا رتبہ بلند کرے) اُسے اس کام کے لئے تيار کيا ۔ پس اگر اس تصنيف مين کوئي خوبي ہي تو اس کي نسبت اسي ہمت عليہ کي طرف ہي اۆر اسکا منبع بھي وھي ہي ' اۆر اگر کچھہ عيب ہي تو اسے اس کي خصلت چشم پوشي مستور اۆر اس کي مسامحت مغمور رہنے ديگي *

ہمارے آقا نے (خدا اس کي مجد کا محافظ ہو!) تحرير فرمايا تھا کہ اس تصنيف مين اقاليم مغرب کا ذکر' اس کے شہرون کي تعيين ' برقہ سے سوس اقصي تک کے تمام مراحل کي فرداً فرداً تحديد ' اۆر جزيرہ نمائے اندلس اۆر اس مين جن جن شہرون پر مسلمان قابض ہين (جيسا کہ پہلے ذکر ہو بھي چکا ہي) انکا ذکر' درج کيا جائے ۔ چنانچہ آنجناب کے اس مملوک نے حسب عادت قبول حکم کے سوا اۆر کوئي چارہ نہ ديکھا ۔ اۆر آقائے مخدوم کا امتثال امر کرنا شرعي اۆر عرفي طور پر بھي واجب ہي ؛ با وصف اس کے کہ يہ باب اس تصنيف کے مقصد سے خارج اۆر المسالک والممالک کے مقصد مين داخل ہي ' اۆر لوگون نے اس باب مين متعدد کتابين بھي تصنيف کي ہين ــــ مثلاً ابو عبيد

بکري اندلسي کي کتاب ' ابن فیاض اندلسي کي کتاب ' ابن خرداد به فارسي کي کتاب ' الفرغاني کي کتاب ' اؤر اسي قبيل کي ديگر کتب مفرده ۔ انشاء الله ہم به طور تقريب بلا تطويل اپنے مولانائے عالي کي رائے کے مطابق اس بارے مين ان حدود بلاد کا ذکر کرينگے ' جن پر وه حکمران ہين ' اؤر اسي عادت کے مطابق بيان کرينگے جو اس کتاب مين شروع سے آخر تک رهي ہي ۔ لہذا ہم کہتے ہين ' و بالله التوفيق والاعانه :—

يه امر معلوم اؤر مشہور ہي که به لحاظ عرض بلاد مصريه کي پہلي حد وه ہي جو شام عريش سے ملي هوئي ہي ' اؤر آخري وه که جہان مغرب مين وه شہر انطابلس (المعروف به برقه) سے ملتي ہي ؛ اؤر به لحاظ طول اس کي حدود سرحد أسوان سے شہر رشيد تک ہين ' جو بحر رومي کے ساحل پر واقع ہي ۔ اصحاب "مسالک و ممالک" اؤر اسي قسم کے ديگر مصنفين نے يون ہي بيان کيا ہي ۔ پهر بلاد افريقيه اؤر المغرب کي اولين حد وهي شہر انطابلس ہي جس کا سطور بالا مين ذکر هوا ' جسے برقه بهي کہتے ہين ۔ اسے اہل روم نے آباد کيا تها ۔ وه ان بلاد مين سب سے بڑا مقام اؤر ان کے اهالي کے لئے مقام اجتماع تها ۔ امير المومنين حضرت عمر رضي الله عنه کے زمانے مين مسلمانون نے اسے فتح کيا تها ' اؤر اسي سے المغرب کي فتح کا آغاز هوا تها ۔ اس شہر ' يعني انطابلس ' سے طرابلس المغرب تک تقريباً پچيس منزلين ہين ' اؤر اسکندريه اؤر طرابلس المغرب کے درميان پينتاليس ۔ اسکي آبادي شہر اسکندريه سے لے کر شہر قيروان تک پهيلي هوئي تهي ' اؤر دن رات اس مين قافلون کي آمد و رفت جاري رهتي تهي ۔ اسکندريه اؤر طرابلس المغرب کے درميان نہايت قريب قريب فاصلون پر قلعے واقع تهے ۔ جب کبهي سمندر مين کوئي غنيم رونما هوتا تها ہر ايک قلعه اپنے متصل کے قلعه کے لئے روشني کرتا تها ' اؤر وه روشني وهان پہنچ جاتي

تهي ۔ اس طرح دشمن كي آمد كي خبر اسكندريه سے طرابلس اور طرابلس سے اسكندريه تک ' رات کے وقت ' تين يا چار گهنٹے کے عرصے مين پهنچ جاتي تهي ' اور لوگ اپنے اپنے ساز و سامان كو سنبهال كر دشمن سے هوشيار هو جاتے تهے ۔ ان بلاد كي يه بات اس وقت تک مشهور رهي كه جب آخر كار عربون نے ان قلعون كو تباه و برباد كركے انكے باشندون كو وهان سے خارج كرديا ' جب كه سنه ۴۴۰ کے حدود مين بنو عبيد نے انهين المغرب كو چلے جانے كي اجازت دے دي تهي ؛ كيونكه ان مين اور معز بن باديس صنهاجي مين كچهه شكر رنجي هوگئي تهي ' جس نے ان کے لئے منبرون پر سے دعا كرنے كي رسم بند كركے بنو عباس کے لئے دعا كرنے كا رواج جاري كيا تها ۔ اس وقت سے آج تک وه اسي خرابي اور تباهي کے عالم مين مبتلا هي ۔ اهل عرب مين سے بنو سليم بن منصور بن عكرمه بن خصفه بن قيس عيلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان وغيره وغيره نے اسے اپنا وطن بنا ليا تها ۔ چنانچه وه لوگ آج تک وهين هين ' اور مدن و حصون کے آثار بهي آج تک باقي هين *

شهر انطابلس مذكور بالكل خراب و برباد هو چكا هي ۔ اب سوا اس کے آثار کے اور كچهه بهي باقي نهين هي ۔ برقه اور طرابلس کے درميان ايک قلعه هي جس كا نام طلميثه هي جس کے قريب گندهک كي ايک كان هي ۔ ليكن شهر طرابلس آج تک آباد و معمور هي ۔ يه شهر المصامده كي مملكت مين سب سے پهلا شهر تها ۔ ان كي سلطنت کے دوران مين اور ابو يعقوب کے زمانے مين مملوک قراقش اسپر مستولي هوگيا تها ' جس كا حال ابو يوسف کے ايام حكومت کے بيان مين گزر چكا هي ۔ مگر بعد مين المصامده نے اسے وهان سے نكال ديا ۔ علي هذا القياس يحيي بن غانيه بهي اس پر اور افريقيه کے ايک بڑے حصے پر غالب هوگيا تها ' جيسا كه پهلے ذكر هوا ۔ اسے بهي بعد مين المصامده نے وهان سے خارج كرديا تها ۔ مختصر يه كه يه شهر آج ' يعني سنه ۶۳۱ '

تک المصامدہ کي حکومت مین ہي • بلاد افریقیہ کي مشرقي حد شہر انطابلس مذکور ہي ہي ' اور مغربي سرحد مین شہر قسطنطینۃ الہواء ہي ' جو اپني غایت بلندي اور نہایت درجہ محفوظ و مصئون ہونے کي وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا ہي • انطابلس اور قسطنطینۃ المغرب کے مابین قریب پچپن مراحل کا فاصلہ ہي • الغرض طول و عرض کے لحاظ سے افریقیہ کے حدود یہ ہین • مگر یہ طول و عرض صحراء غمارہ کي مزاحمت اور طول فاصلہ کے مطابق مختلف مقامات مین مختلف بھي ہي • افریقیہ کي وجہ تسمیہ یہ ہي کہ اولاد حام ابن نوح علیہ السلام مین سے افریقش اس مین آکر مقیم ہوا تھا ' جو ابوالبربر ہي ' اور تمام بربري حام ابن نوح علیہ السلام ہي کي اولاد مین سے ہین • البتہ ان مین صنہاجہ شامل نہین ہین ' کیونکہ وہ حمیر کي طرف منسوب ہین • یہ تمام بیان ابو جعفر محمد بن جریر طبري کي تاریخ کے " ذکر افریقش " سے " ذکر صنہاجہ " تک کے بیان کے مطابق تحریر کیا گیا ہي *

تحریر بالا سے معلوم ہوا کہ افریقیۂ معمورہ کا سب سے پہلا شہر طرابلس المغرب ہي ' جس کا ذکر اوپر ہوا • اس شہر سے قابس نامي شہر تک دس مراحل ہین • یہ شہر قابس ' شہر طرابلس کي طرح ' بحر روم کے ساحل پر واقع ہي ' اور اس کے قرب و جوار کے بعض پہاڑون مین سے دریا آ آکر اسکے پاس سمندر مین گرتے ہین • اسي سبب سے وہ افریقیہ کے باقي تمام شہرون سے زیادہ سر سبز ہي ' اور میوہ جات اور انگور بکثرت پیدا کرتا ہي • قابس سے ساحل بحر کے سفاقس نام ایک اور چھوٹے سے شہر تک چار ' اور سفاقس سے مہدیۂ بنو عبید تک تین مراحل کي مسافت ہي • مہدیہ کا حال ابو محمد عبد المومن بن علي کے حالات مین بیان ہو چکا ہي • مہدیہ کے سامنے اور اس کے نہایت ہي قریب ایک اور شہر آباد ہي ' جس کو زویلہ کہتے ہین • بنو عبید نے زویلہ کي

بناء کے وقت اس شہر کو بھی آباد کیا تھا ۔ مگر انہون نے مہدیہ کو اپنے اور اپنے حشم و خدم٬ اعیان فوج اور سپہ سالاران لشکر کے لئے مخصوص کردیا تھا ؛ اور زویلہ مین باقی تمام رعیت٬ اہل سودان٬ اراذل کتامہ٬ اور دیگر پیروان اور متوسلین کو آباد کیا تھا ۔ جب معز٬ اپنے خادم جوہر کے ہاتھون مصر کے فتح ہونے کے بعد٬ مصر کی طرف روانہ ہوا تو اس کے ہمراہ اہل زویلہ کی ایک بہت بڑی جماعت بھی وہان گئی تھی ۔ چنانچہ قاہرہ کا ایک دروازہ اور ایک محلہ آج تک انہیں لوگون کی طرف منسوب ہے ۔ مہدیۂ بنو عبید سے ایک اور شہر موسوم بہ سوسہ تک (جس کی طرف سوسی کپڑا منسوب ہے) دو٬ اور سوسہ سے شہر تونس تک تین مراحل کا فاصلہ ہے ۔ زمانۂ قدیم٬ یعنی اہل فرنگ کی حکومت کے دوران مین یہ تونس شہر نہ تھا ۔ اس کی بنیاد آغاز اسلام کے زمانے مین ہوئی ہے ۔ اسے عقبہ بن نافع فہری نے ایک مصلحت کی وجہ سے آباد کیا تھا ۔ البتہ ساحل بحر پر ایک اور زبردست شہر آباد تھا٬ جس کا نام قرطجنہ تھا ۔ اس کے اور تونس کے درمیان تقریباً چار فرسنگ کا فاصلہ ہے ۔ شہر قرطجنہ اہل روم کے زمانے مین افریقیہ کا آباد ترین مقام تھا ۔ وہ بہت بڑا شہر تھا٬ جہان اہل روم کی قوت و طاقت٬ ان کی رعیت کی شدت اطاعت٬ اور ان کے افراط جبروت کا ایسا اظہار ہوتا تھا کہ ان کے حالات پڑھنے اور ان پر غور کرنے والے کو حیرت٬ اور ان کے کوائف سے آگاہ ہونے والے کو عبرت ہوتی ہے ۔ وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ ایک دور دراز فاصلے سے وہان تک پانی لائے تھے٬ اور اس کے لئے ایسے ایسے طریقے استعمال کئے تھے کہ جس کے آسان ترین حصول سے بھی آجکل کے لوگ عاجز ہین ۔ انہون نے اسی طرح کا ایک اور شہر عظیم قسطنطینۂ عظمی بھی آباد کیا تھا٬ جو بادشاہ فرنگ٬ قسطنطین بن ہیلان سے منسوب ہے ۔ بعد ازان جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد مین مسلمانون نے

افريقيه كو فتح كيا' تو انهون نے اس شهر مذكور كو آباد كركے شهر قيروان بسايا اور اسي كو اپنا دار المملكت' واليان ملك كا مستقر' افواج كي جائے اجتماع' اور مركز جيوش بنايا ۔ پهر ساحل بحر پر شهر تونس مذكور كي بنياد ڈالي ۔ اس سے قبل اسي مقام پر اهل روم كا ايك معبد تها' جو ان كے هان نهايت قابل تعظيم تها' اور دور دراز مقامات سے لوگ اس كي زيارت كے لئے آتے تهے ۔ مسلمانون نے اس معبد كو مسمار كركے اس كي جگه ايك مسجد بنائي' اور اسي دير قديم كے ايك راهب مسمي تونس كے نام سے شهر تونس آباد كيا ۔ تونس اس وقت سے آج همارے زمانے تك آباد چلا آتا هي *

جب شهر قيروان غير آباد و تباه هوگيا (جس كي طرف هم عنقريب اشاره كرينگے) تو شهر تونس افريقيه كا بزرگ ترين شهر' اس كے عُمال و وُلاة كا مستقر' اور اس كے واليان امر كي جائے مخاطبت بن گيا ۔ اس كي تمام عمارات نهايت نفيس سنگ خارا اور سنگ مرمر كي بني هوئي هين ۔ تونس سے چهه مراحل كي مسافت پر ساحل بحر پر ايك اور چهوٹا سا شهر هي' جسے بونه كهتے هين' جس كے معني اهل فرنگ كي زبان مين "جيد يا عمده" كے هين ۔ پهر تونس اور بونه كے مابين ايك اور ذرا سا شهر هي' جو بني زرت كهلاتا هي ۔ اس كے اور تونس كے درميان خشكي كي راه سے ايك تيز رو مسافر كے لئے كامل ايك دن كا فاصله هي ۔ ان بنو زرت كے متعلق ايك عجيب و غريب بات يه هي كه ان كا يه اعتقاد تها كه هر ماه مين هلال نو كے طلوع كے وقت سمندر مين ايك مچهلي نكلتي هي جو ماه سابق كي مچهلي سے مختلف هوتي هي ۔ وهان كے باشندون مين يه روايت متواتر چلي آتي هي' اور كوئي شخص اس سے اختلاف نهين كرتا ۔ صيّادين كے بڑے بڑے عقلاء اور علماء اس مچهلي كے اختلاف هيئت سے مهينون كا شمار و حساب كرتے تهے' گوكه وه هلال نه بهي ديكهه سكتے هون ۔ اور

یہ کل واقعہ طلسمات سے منسوب ہي ۔ ہلال و قمر کي منازل وغیرہ کا حساب کرنے والون نے اس موضوع پر بحث کي ہي ۔ شہر بونہ سے شہر قسطنطینہ تک (جو افریقیہ کي حدود مین سے ایک حد ہي) پانچ مراحل کا فاصلہ ہي ' اور قسطنطینہ سے سمندر تک دو یا کسي قدر زائد مراحل کا ۔ یہ افریقیہ کے ان شہرون کا حال ہي جو ساحل بحر یا اس کے قریب واقع ہین ۔ ان کے علاوہ اس مین ایسے شہر بہي ہین جو صحراء سے ملے ہوئے ہین ۔ بلاد مغرب مین ساحل بحر پر جو شہر آباد ہین ' ان کے بیان کے بعد انشاء اللہ مین ان کا ذکر بہي کرونگا *

قسطنطینۃ المغرب سے بجایہ تک ایک آہستہ رو مسافر کے لئے پانچ مرحلون کي مسافت ہي ۔ یہ بجایہ بنو حماد صنہاجہ کا دارالسلطنت تہا ' جن کي طرف قلعۂ بنو حماد منسوب ہي ۔ ان کي مملکت مین قسطنطینۃ المغرب سے سیو سیرات نامي مقام تک کل علاقہ شامل تہا ' جس کا ذکر ہو چکا ہي ۔ اس مقام اور بجایہ کے مابین تقریباً نو مراحل کا فاصلہ ہي ۔ بنو حماد بجایہ اور اس کي جہات پر حکومت کرتے رہے ' تا آنکہ ان کے بادشاہ یحیي کے زمانے مین ابو محمد عبد المومن بن علي ' حسب بیان سابق ' ان کو وہان سے خارج کردیا ۔ شہر بجایہ سے ایک اور چہوٹے سے شہر تک ' جسے الجزائر کہتے ہین اور بنو مزغنہ نام کي ایک قوم سے منسوب ہي ' تقریباً آتہہ مراحل ہین ۔ یہ شہر الجزائر بہي شہر بجایہ کي طرح ساحل بحر پر واقع ہي ۔ الجزائر سے تنس نام کے ایک اور چہوتے سے شہر تک چار ' تنس سے شہر وہران تک سات ' اور وہران سے شہر سبتہ تک تقریباً اتہارہ مراحل کي مسافت ہي ۔ اسي سبتہ کے ساحل پر دو سمندر آکر ملتے ہین : ایک بحر مانطس (یعني وہي بحر روم) اور دوسرا بحر اقنابس جو ایک بڑا سا سمندر ہي ۔ اور یہ سب زقاق نامي خلیج کا حصۂ اولین ہي ۔ سبتہ اور اندلس کے درمیان سمندر کي وسعت اتہارہ میل کي ہي ۔ پہر وہ آہستہ آہستہ

تنگ ہوتا ہوا بربر کي وادي کے ايک مقام موسوم بہ قصر مصمودہ تک پہنچاتا ہي ' جس کے اور سبتہ کے درميان نصف يوم کي مسافت ہي • پھر جزيرہ نمائے اندلس سے ايک مقام تک ' جس کا نام طريف ہي اور اسي قصر مصمودہ کے مقابلے مين واقع ہي ' سمندر تنگ ترين حالت مين ہي • چنانچہ ان دونون مقامات کے درميان کا فاصلہ صرف بارہ ميل ہي ' اور اگر دن مين کسي وقت ديکھا جائے تو ہر ايک ساحل بحر سے دوسرے کي ريت اچھي طرح دکھائي ديتي ہي • مورخين کا بيان ہي کہ زمانۂ قديم مين اہل روم نے اس خليج پر ايک پل باندھا تھا • مگر بعد مين پاني کے ايک زبردست سيلاب نے اسے ڈھانپ ديا • جزيرۂ طريف کے باشندون مين سے بعض کا بيان ہي کہ سمندر کے سکون کے وقت جب پاني صاف و شفاف ہو جاتا ہي وہ اس پل کو ديکھ سکتے ہين • شہر سبتہ سے شہر طنجہ تک خشکي کي راہ سے پورے ايک دن کا راستہ ہي • يہ طنجہ اس خليج کا آخري مقام ہي جہان وہ دو سمندر آکر ملتے ہين • وہ بحر اعظم کے ساحل پر واقع ہي ' اور اس کے پيچھے اور کوئي آبادي نہين ہي • وہ سمندر ہمارے ھان بحر محيط کے نام سے مشہور ہي ' اور بحر ہند اور حبشہ سے ملا ہوا ہي • امر محقق يہ ہي کہ المغرب مين طنجہ آخري شہر ہي • اسکے بعد جو بلاد ہين سب جنوب مين ہين : مثلاً شہرہائے سلا و مراکش • اسي طرح آدمي تمام جنوب مين گھومتا ہوا آخرکار بلاد حبشہ و ہند مين پہنچ جاتا ہي • غرض کہ بحر روم کے ساحل پر ملک المغرب کا اولين شہر انطابلس ہي ' جو برقہ کے نام سے مشہور ہي ' اور آخرين شہر بحر اعظم کے ساحل پر طنجہ ہي • ان دونون کے مابين تخميناً چھيانوے مراحل کا فاصلہ ہي • يہ ہي بيان ان شہرون کا جو بلاد المغرب کے ساحل بحر پر واقع ہين *

اب ہم ذيل مين افريقيہ اور المغرب کے ان شہرون کا ذکر کرتے ہين ' جو ساحل پر نہين ہين :—

متقدم الذکر شہر قابس سے ایک اور شہر' موسوم بہ قفصہ ' تک تین مراحل کا فاصلہ ہے ' اور شہر قفصہ سے شہر توذر تک چار مراحل کا ۔ توذر بلاد الجرید کا سب سے بڑا شہر ہے' اور بہت سے قریون پر حاوی ہے ۔ جس علاقہ کا نام بلاد الجرید ہے اس کے دو حصے ہین ۔ ایک کا نام قسطیلیہ ہے ' جس کا اطلاق توذر اور اس کے اعمال پر ہوتا ہے ۔ دوسرے کو زاب کہتے ہین ' جس مین شہر بسکرہ اور اسکے اعمال شامل ہین ۔ شہر توذر سے شہر بسکرہ چار مراحل کے فاصلے پر ہے ۔ بسکرہ کے قریب ایک اور ذرا سا شہر ہے ' جس کا نام نقاوس ہے ۔ ان دونون مین دو مراحل حائل ہین ۔ یہ وہ شہر ہین جو بلاد افریقیہ مین صحراء سے ملے ہوئے ہین ۔ ان کی حدود پر اور کثیر التعداد قریہ جات آباد ہین ۔ مگر چونکہ وہ سب چھوتے چھوتے ہین ' اسلئے ہم نے ان کا ذکر نہین کیا ۔ شہر تونس اور شہر توذر کے مابین قیروان کا مشہور شہر واقع ہے ' جو ساحل سے تین مراحل پر ہے ۔ یہ یعنی قیروان مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہونے کے وقت سے ان کا دار الملک رہا ' اور بنو امیہ اور بنو عباس کے تمام خلفاء اپنی جانب سے اس پر امراء بنا بناکر بھیجتے رہے ' یہان تک کہ بنو عباس کے امر مین اضطراب واقع ہوا ' اور اغالبہ نے ملک افریقیہ مین استبداد حاصل کرلیا ۔ اغالبہ ' اغلب بن محمد بن ابراہیم بن اغلب تمیمی کی اولاد سے تھے ۔ انہون نے بھی قیروان کو اپنا دار الملک بنائے رکھا ' تا آنکہ بنو عبید نے انہین وہان سے خارج کردیا ۔ جب تک وہ افریقیہ مین رہے خود حکمران رہے ' اور مصر کو جاتے ہوئے زیری بن مناد کو اس کا والی بنا گئے ۔ پھر زیری اور اس کی اولاد اس پر حکومت کرتے رہے ' اور بالاخر ان کے آخری تاجدار تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن بلجین بن زیری بن مناد مذکور کو عربون نے وہان سے نکال باہر کیا ۔ عربون نے اسے لوت کھسوت کر تباہ و برباد کردیا ۔ چنانچہ وہ آج تک اسی طرح خراب و غیر آباد

پڑا ہي ۰ اب اس مين بہت کم آبادي ہي ' اۆر صرف فلاحين اۆر اہل باديه رهتے ہين *

زمانۂ گزشته مين اپني فتح کے دن سے ليکر عربون کے هاتهہ سے تباہي کے وقت تک قيروان المغرب کا زبردست دارالعلم رها ہي ۰ بڑے بڑے علماء اس سے منسوب ہين ۰ باشندگان المغرب طلب علم مين وهان جايا کرتے تهے ۰ لوگون نے قيروان کے حالات و کوائف ' اس کي تعريف و توصيف ' اس کے علماء ' زهاد ' صلحاء اۆر فضلاء گوشه نشين کے ذکر مين مشہور کتابين تصنيف کي ہين : مثلاً ابو محمد بن عفيف اۆر ابن زيادة الله طبني وغيره کي کتابين ۰ جب ہمارے مذکورہ بالا بيان کے مطابق قيروان پر تباہي اۆر بربادي چهاگئي ' تو اس کے اهالي ہر طرف کو منتشر هو گئے ۰ بعض بلاد مصر کو چلے گئے ۰ بعض نے صقليه اۆر اندلس کا راسته ليا ۰ اۆر ايک کثيرالتعداد جماعت المغرب کے دور ترين حصے مين جاکر شہر فاس مين آباد هوگئي ' اۆر ان کي اولاد آج تک وهان باقي ہي ۰ يه ہين افريقيه کے مختصر حالات *

ان کے علاوہ اس مين اۆر بهي بہت سے شہر تهے جو تباہ هو چکے ہين ۰ مين ان کے نامون سے واقف نہين هون ؛ کيونکه مجهے افريقيه کے حالات کي تفصيل سے بہت کم واقفيت ہي ۰ مين تونس کے سوا اسکے کسي اۆر شہر کو نہين گيا ۰ تونس مين بهي مين سنه ۶۱۴ مين اندلس سے آتے هوئے سمندر کے راستے سے داخل هوا تها ۰ اسکے حالات جو کچهه مجهه سے لکهے جا سکتے تهے ' لکهہ چکا هون ' اۆر استفاضه کرنے والے کے لئے صرف اسي قدر سن لينا کافي بهي ہي *

قيروان کي مذکورہ بالا تباہي کے بارے مين ابو عبد الله محمد بن ابي سعيد بن شرف جذامي نے يه اشعار کہے ہين :—

مین المغرب کا بزرگ ترین مقام اور جائے علم ہي ۔ اس مین قیروان قرطبه کا علم جمع ہوگیا ہي؛ کیونکه ایک زمانے مین جس طرح قیروان المغرب کا صدر مقام تھا، اسي طرح قرطبه اندلس مین تھا ۔ مگر جب، جیسا که ہم کہه چکے ہین، عربون کي آورده تباہي کے سبب سے قیروان کا حال بگڑگیا، اور أدہر ابو عامر محمد بن ابي عامر اور انکے بیٹے کي موت کے بعد قرطبه مین بنو امیه مین اختلاف پیدا ہوگیا، تو ان دونون مقامات کے ہر طبقه کے علماء و فضلاء فتنه و فساد سے برداشته خاطر ہوکر وہان سے چلے گئے، اور اکثر شہر فاس مین آکر مقیم ہوئے ۔ چنانچه آج یه شہر نہایت درجه رونق اور کمال پر ہي ۔ اسکے باشندے نہایت عقل مند اور عالي ظرف ہین ۔ ان کي زبان اس اقلیم کي باقي تمام زبانون سے زیاده فصیح ہي ۔ مین نے اکثر سنا ہي که مشائخ اسے المغرب کا بغداد کہتے ہین، اور ان کا ایسا کہنا بالکل حق پر مبني ہي ۔ کیونکه واقعه یه ہي که المغرب مین ہر قسم کي عالي ظرفي اور زیرکي و دانائي صرف اسي شہر سے منسوب ہي، بلکه وه اسي مین موجود اور اسي سے ماخوذ ہي؛ اور اہل المغرب مین سے کوئي شخص واحد بھي اس قول کي تردید نہین کرتا ۔ اقوام لمتونه و مصامده نے شہر مراکش کو اس لئے وطن اور دارالملک نہین بنایا تھا که وه فاس سے کسي بات مین بہتر ہي، بلکه اس لئے که وه المصامده کے پہاڑون اور لمتونه کے صحراء سے نزدیک تھا ۔ اسي سبب سے مراکش کرسي مملکت تھا ۔ ورنه یه شہر اس سے کہین زیاده اس امر کا حق دار ہي ۔ مین نہین سمجھتا که دنیا بھر مین کوئي شہر بھي فاس جیسا ہوگا، جہان سامان آسائش به کثرت، اسباب زندگي وسیع ترین، اور اطراف نہایت سر سبز ہین ۔ اسکي وجه یه ہي که وه ایسا شہر ہي که پاني اور درخت اسے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہین، اور اس کے دور کے اکثر حصے مین ندیان اور نہرین جاري ہین ۔ چنانچه اس کے دروازون کے سامنے سے تقریباً چالیس سے

زیادہ نہرین گذرتي ہین٬ جو اس کي فصیلون کو گھیرے ہوئے ہین ۔ مزید برآن اس کے اندر اوراس کي فصیلون کے نیچے تقریباً تین سو چکیان ہین جو پاني سے کام کرتي ہین ۔ مین نے المغرب مین سوا شہر فاس کے اور کہین کا یہ حال نہین سنا کہ صرف ایک عطر ہندي کے سوا اسے اور کسي چیز کو باہر سے لاکر استعمال کرنے کي ضرورت نہ پڑتي ہو۔ فاس کو اپني ضروریات کے لئے کسي اور شہر کا دست نگر نہین ہونا پڑتا ؛ بلکہ وہ اور شہرون کو بھي سامان آسائش بہم پہنچاتا اور انکو ہرطرح کي خیر و برکت سے پُر کردیتا ہي ۔ شہر فاس سے شہر مکناسۃ الزیتون تک ایک تیز رفتار شخص کے لئے پورے ایک دن کا راستہ ہي ۔ پھر مکناسۃ الزیتون سے شہر سلا تک چار مراحل ہین ۔ یہ شہر سلا بحر اعظم موسوم بہ اقنابس پر واقع ہي ۔ جنوب کي طرف٬ جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہین٬ اس مین ایک دریا آکر گرتا ہي٬ جسے وادي الرمان کہتے ہین ۔ وہ وہان سے ہوتا ہوا بحر اعظم مذکور مین جاگرتا ہي ۔ المصامدہ نے اس سمندر کے ساحل پر مراکش سے متصل ایک بہت بڑے شہر کي بنیاد ڈالي تھي٬ جس کا نام انہون نے رباط الفتح رکھا تھا ۔ اس کي داغ بیل ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن نے ڈالي٬ اور ان کے بیٹے یعقوب نے اسے پورا کیا ۔ پھر اس مین ایک بڑي سي مسجد بنائي٬ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہین ۔ کہتے ہین کہ انہون نے خاص ابن تومرت کے حکم سے یہ شہر آباد کیا تھا ؛ کیونکہ ابن تومرت نے ان سے پیشینگوئي کے طور پر یہ کہا تھا کہ " تم اس سمندر کے ساحل پر ایک بڑا شہر بساوگے ۔ پھر تمہارے امر مین اضطراب واقع ہوگا اور تمہارے شہر تمہارے ہاتھ سے نکلتے چلے جائینگے٬ یہان تک کہ صرف وہي ایک شہر باقي رہ جائیگا ۔ خدائے تعالیٰ تم کو دوبارہ فتح دیگا٬ تم مین اتفاق و اجتماع پیدا کریگا٬ اور تمہارا امر پہلے کي طرح ترقي پذیر ہوگا " ۔ اس وجہ سے انہون نے اس شہر کا نام رباط الفتح رکھا ۔ اس شہر کے اور

شہر سلائے قدیم کے درمیان وهي دریائے مذکور حائل تها ۰ انہوں نے اسپر لکڑي کے تختوں اؤر پتهروں کا ایک پل بنایا' جس پر سے لوگ دریا کي طغیاني کے وقت عبور کرکے دوسري طرف جاتے تهے ۰ لیکن جب دریا اتر جاتا تها' تو وہ بجروں سے کام لیتے تهے ۰ سلا اؤر دارالسلطنت مراکش کے مابین نو مراحل ہیں ۰ اس طرح مراکش المغرب میں آخري شہر ہي ۰ اس کي حد بندي لمتونہ کے بادشاہ تاشفین بن علي نے کي تهي ۰ اس کے بعد اس کے بیٹے یوسف بن تاشفین نے اس میں ایزاد کي ۰ پهر ان دونوں کے بعد علي بن یوسف بن تاشفین نے اؤر بهي اضافہ کیا ۰ بعد ازاں اس پر المصامدہ قابض ہوگئے' جنہوں نے اس میں اؤر بهي اضافے کئے ۰ اس طرح ہوتے ہوتے وہ اپني نہایت بزرگي کو پہنچ گیا ۰ چنانچہ آجکل وہ اپنے طول و عرض کے لحاظ سے چار فرسنگ کے برابر ہي ۰ مگر یہ اندازہ اس حالت کا ہي کہ جب اس میں بنو عبد المومن کے قصور و عمارات کو بهي شامل کردیا جائے ۰ المصامدہ نے اس میں اس قدر پاني جاري کیا کہ اس سے پہلے کبهي نہ تها' اؤر ایسے ایسے قصر بنائے کہ ان سے پہلے کسي اؤر بادشاہ کے زمانے میں نہ تهے ۰ اس سے مراکش انتہائے حسن اؤر غایت کمال کو پہنچ گیا؛ جیسا کہ کوئي پہلے کہہ گیا ہي کہ :—

لیس فیہا ما یقال لہ * کَمُلَت لو انہ کملا

[یعني :— اس میں کوئي ایسي چیز نہیں کہ جسے یہ کہا جائے کہ وہ مکمل ہي ۰ کاش کہ وہ کامل ہوتا ! (مترجم)]

یہي شہر یعني مراکش میرا جنم بهوم ہي' اؤر یہ پہلي سرزمین ہي جسے میري جلد نے چهوا ۰ میں وہاں ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ابن علي کے ایام اولین میں ماہ ربیع الآخر کي ساتویں تاریخ کو پیدا ہوا تها ۰ نو برس کي عمر میں وہاں سے شہر فاس کو گیا'

اوٗر علوم قرآن و تجوید حاصل کرنے اوٗر وهان کے زبردست علماء قرآن و نحو سے روایت کرنے کے وقت تک وهین رها ۔ پهر مراکش واپس آیا ' اوٗر کچهه عرصه تک اسي طرح ان دونون شهرون مین آمد و رفت کرتا رها ۔ بعد ازان سنه ۶۰۳ کے آغاز مین وهان سے جزیرہ نمائے اندلس گیا ۔ وهان مین نے هر طرح کے فضلاء کي جماعت کو پایا ۔ مگر مین نے ان سے سوا ان علماء و فضلاء کے نامون ' ان کي پیدائشون ' وفاتون اوٗر ان کے علوم کے نامون کے اوٗر کچهه نهین حاصل کیا ۔ وہ سب اپني اپني فضیلت کو لئے هوئے مجهه سے الگ هي رهے ۔ مگر جو کچهه خدا دے اسکا کوئي روکنے والا ' اوٗر جس کو وہ روک دے اس کا کوئي دینے والا نهین هي ۔ وہ اپني رحمت کے لئے جس کو چاهتا هي مخصوص کردیتا هي ' اوٗر وہ صاحب فضل عظیم هي ۔ الغرض یه مراکش المغرب کے بڑے اوٗر مشهور شهرون مین سب سے آخري هي ۔ اس کے بعد اوٗر کوئي شهر ایسا نهین هي جو قابل ذکر یا پُر رونق هو ۔ البته سوس اقصي مین چند چهوتے چهوتے شهر هین ۔ چنانچه ان مین ایک ذرا سا شهر هي جس کو تارو دانت کهتے هین ۔ یه سوس کا سب سے بڑا اوٗر پر رونق مقام هي ' اوٗر یهین تمام اهل سوس جمع هوتے هین ۔ ایک اوٗر چهوتا سا شهر هي جو زجندر کهلاتا هي ۔ وہ چاندي کي ایک کان پر واقع هي ' اوٗر اس مین وهي لوگ آباد هین جو اس کان مین سے چاندي نکالتے هین ۔ پهر بلاد جزوله مین کُست نام ایک شهر هي ' جو وهان کا بهترین مقام هي ۔ بلاد لمطه کا صدر مقام نول لمطه بهي ایک اوٗر شهر هي *

یه هین وہ شهر جو مراکش کے پیچهے واقع هین ۔ تارو دانت اوٗر زجندر مین تو مئین خود گیا هون ' اوٗر ان سے واقف هون ؛ بلکه وهان کے تجار اوٗر مسافرون سے بهي آشنائي رکهتا تها ' خصوصاً ان سے که جو زجندر کي مشهور و معروف کان کو جایا کرتے تهے ۔ مگر شهر جزوله اوٗر لمطه کا یه حال هي که وهان سوا ان کے اهالي کے اوٗر کوئي نهین جاتا *

المغرب مین چاندي، لوهے، گندهک، رانگ، پاره وغیره کي کانین اور ان کے مواضع کے اسماء

اس سے قبل گندهک کي اس کان کا ذکر هو چکا هي جو برقه اور طرابلس کے درمیان واقع هي، اور یه بهي کها جا چکا هي که وه طلمیثه نامي ایک قلعه کے قریب هي۔ سبتة اور وهران کے مابین ساحل بحر کے قریب تمسامان ایک مقام هي جهان لوهے کي کان هي۔ سلا اور مراکش کے درمیان بحر اعظم کے ساحل کے قریب ایک دن یا اس سے کسیقدر زائد کي مسافت پر ایک جگه هي جسے ایسنقار کهتے هین۔ وهان بهي لوهے کي کان هي۔ یه جگه مسافرون کے راستے پر واقع نهین هي؛ وهان صرف وهي لوگ جاتے هین جنهین وهان سے لوها لانا منظور هوتا هي۔ پهر مکناسة الزیتون کے قریب اس سے تین مراحل پر ورکناس نام ایک قلعه هي جهان چاندي کي کان هي۔ هم اس سے قبل زجندر واقع سوس کي کان کا ذکر کرچکے هین۔ مگر اس کي، یعني معدن زجندر کي، چاندي وهان نهین ملتي۔ سوس هي مین تانبے اور توتیا کي دو کانین هین؛ اور وه توتیا وه هي که اگر اس سے سرخ تانبا رنگا جائے تو زرد هو جاتا هي *

یه تو وه تمام کانین هین جو المغرب کي بلند سرزمین مین واقع هین۔ ان کے علاوه جزیره نمائے اندلس مین بهي اور کانین هین۔ ان مین سے چاندي کي وه کانین هین جو مغرب کي طرف اهل روم کے ملک مین مقام شنترة مین واقع هین۔ مزید برآن شهر قرطبه کے چار مراحل کے فاصلے پر ایک مقام هي جس کا نام شلون هي۔ اس مین پارے کي کان هي، جهان سے تمام المغرب مین پاره بهیجا جاتا هي۔ پهر اعمال مریه مین اس سے ڈیڑه دن کي مسافت پر ایک مقام موسوم به دلایه مین رانگے کي کان هي۔ اعمال مریه هي مین، اور اس

سے ڈیڑھ دن ہي کے فاصلے پر' ایک اور مقام ہي جسے بکارش کہتے ہین • اس مین لوھے کي کان ہي • دانیه اور شاطبه کے درمیان' دانیه سے نصف یوم کے فاصلے پر ایک مقام موسوم به آوربه مین بهي لوھے کي کان ہي *

یه تمام کانین وہ ہین جو اندلس مین واقع ہین • رہا سونا؛ وہ بلاد سودان سے لایا جاتا ہي *

المغرب کے بڑے بڑے دریاؤن کے نام

(۱) سب سے پہلا دریا وہ ہي جس کا نام بجردہ ہي' جو بلاد افریقیه مین شہر تونس سے نصف مرحله کے فاصلے پر بہتا ہي • وہ وهان کے ایک پہاڑ سے نکلتا اور بحر روم مین جا گرتا ہي *

(۲) بجایه کا دریا جسے الوادي الکبیر کہتے ہین • یه بجایه کا نزهت گاہ ہي' اور اسي پر اس کے باغات و قصور واقع ہین *

(۳) تلمسان اور رباط تازا کے مابین ایک اور دریا ہي' جو وادي ملویه کہلاتا ہي • وہ بهي بحر روم مین گرتا ہي *

(۴) دریائے سبو' جو شہر فاس کو مشرق اور مغرب کي طرف سے گهیرھے ہوئے ہي • اسي کے قریب ایک اور بڑا دریا ہي' جسے

(۵) ورغه کہتے ہین • یه دونون بحر اعظم یعني بحر اقنابس پر ملنے سے پہلے معمورہ نام ایک مقام پر مل جاتے ہین *

(۶) مکناسه اور سلا کے درمیان ایک دریا ہي جو یهتا کے نام سے موسوم ہي • وہ بهي بحر اعظم مین گرتا ہي *

(۷) سلا کا متقدم الذکر دریا *

(۸) سلا اور مراکش کے درمیان، مراکش سے تین مراحل کے فاصلے پر، ایک زبردست دریا ہی جو اُمّ ربیع کہلاتا ہی ۔ وہ جبال صفہاجہ مین سے مقام وانسیفن سے نکلتا اور بحر اعظم ہی مین گرتا ہی *

(۹) مراکش سے چار میل پر ایک اور دریا تانسیفت ہی، جس پر ایک بہت بڑا پل بنا ہوا ہی *

(۱۰) سوس اقصیٰ کا دریا؛ اور

(۱۱) بلاد حاحہ کا دریا، جسے شفشاوہ کہتے ہین *

یہ تمام دریا بحر اعظم مین گرتے ہین؛ اور یہ ہین المغرب کے بڑے بڑے دریا، جن کا پانی نہ کبھی کم ہوتا ہی اور نہ گرمی یا سردی کے موسم مین سوکھتا ہی ۔ ہم نے ان چھوٹے چھوٹے دریاؤن اور ندیون کی طرف توجہ نہین کی جو گرمیون مین سوکھ جاتی ہین *

جزیرہ نمائے اندلس اور اس کے شہر و دریا

جزیرہ نمائے اندلس زمانۂ قدیم مین اہل روم کے ہان جزیرہ نمائے اشبانیہ کے نام سے مشہور تھا ۔ اس کی حدود کا ذکر اس کتاب کے شروع مین ہو چکا ہی، اس لئے یہان اس کے اعادہ کی ضرورت نہین ہی ۔ زمانۂ قدیم مین اس کے باشندے مذہب صابیہ کے پیرو تھے، جس مین کواکب کی پرستش کرنا، ان کے قویٰ کی طلب نزول اور انواع و اقسام کی قربانیون سے ان کے ہان تقریب حاصل کرنا داخل تھا ۔ اس امر کی شہادت ان طلسمات سے ملتی ہی، جو وہان پائے گئے اور جن کو وہان قدیم باشندون نے جمع کر رکھا تھا ۔ بعد ازان جب حضرت مسیح علیہ السلام کے اصحاب کے ذریعے نصرانیت وہان پہنچی، تو اہل اندلس بھی تبدیل مذہب کرکے نصرانی ہو گئے ۔ یہ جزیرہ نما،

يعني اندلس ' بادشاه روم كي سلطنت مين شامل تها ' اور وه اپنے اصحاب مين سے جسے چاهتا تها اس پر عامل مقرر كرديتا تها ۔ اسكي يهي حالت رهي ' اور اهل روم برابر اس پر حكمران رهے ۔ اس ملك مين ان كا دارالسلطنت شهر طالقه تها ' جو اشبيليه سے دو فرسنگ كے فاصلے پر واقع هي ۔ وه ايك بڑا شهر تها ' جس كے آثار آج تك باقي هين ۔ آخركار قوم قوطا ' جو قبائل فرنگ مين سے ايك قبيله هي ' انپر غالب آگئي اور انهين جزيره نما سے نكال كر ان كے شهر روم كو پهنچا ديا ۔ قوطا جزيره نما كے مالك واحد بن گئے ۔ چنانچه انهون نے اس پر نهايت طويل مدت ' يعني تقريباً تين سو سال ' تك حكومت كي ۔ قوطا كے بادشاه كا دارالسلطنت شهر طليطله تها ' جو جزيره نما مين وسط كے قريب واقع هي ۔ وه لوگ وهين حكمران رهے ' اور طليطله برابر ان كا دارالملك رها ' تا آنكه اسے مسلمانون نے سنه ۹۲ كے ماه رمضان مين فتح كرليا ۔ جيسا كه هم كتاب كے شروع مين كهه آئے هين ' جب مسلمان اسے فتح كر چكے تو انهون نے شهر قرطبه كو اختيار كيا ' اور اسي كو اپنا دارالخلافت ' مقر تدبير اور موضع حل و عقد بنايا ۔ قرطبه بهي اسيطرح دارالسلطنت رها ' حتي كه فتنه اٹها اور ' جيسا كه هم شروع كتاب مين بيان كر چكے هين ' الحكم المستنصر كي موت اور ابو عامر محمد بن ابي عامر اور ان كے بيٹے كے هشام المؤيد بن الحكم المستنصر پر تغلب حاصل كرنے كي وجه سے بنو اميه كا امر مضطرب هوگيا *

يه هي خلاصه جزيره نمائے اندلس كے اخبار و حالات كا ۔ اب مين انشاء الله اس كي ان حدود اور شهرون كا ذكر كرونگا ' جو يهان سے عبور كركے اس مين جاكر سب سے پهلے ملتے هين ۔ لهذا مين يون بيان كرتا هون :—

اس سے قبل ذكر هو چكا هي كه بحرين ' يعني بحر روم اور بحر اقيانوس ' ساحل سبته كے پاس ايك دوسرے سے مل جاتے هين ۔ پهر خليج تنگ

هوتي هوئي ' دونون ساحلون کے سطوح مرتفعه کے قریب سے گزرتي هوئي ' ملک بربر مین قصر مصمودہ پر اور اندلس مین جزیرۂ طریف پر منتهي هوتي هي ؛ اور وهان سے پهر کشادہ هوجاتي هي ۔ اس خلیج کا اولین حصه ' جو طنجه سے ملا هوا هي ' وہ پهاڑ هي جو بحر اعظم کے اندر تک نکلا هوا هي اور " طرف اشبرتال " کے نام سے موسوم هي ؛ اور اس کا آخرین حصه وہ پهاڑ هي ' جو سبته کے مشرق مین واقع هي ۔ اگر آپ سبته سے سمندر کو عبور کرکے اندلس کو جائین ' تو سب سے پهلے جو مقام آپ کو ملیگا وہ ایک شهر هي جو جزیرۂ خضراء کے نام سے مشهور هي ۔ لیکن اگر قصر مصمودہ سے عبور کرکے وهان پهنچین ' تو آپ جزیرۂ طریف مین پهنچینگے ۔ جو شهر جزیرۂ خضراء کے نام سے مشهور هي ' وہ في الحقیقت بحر روم کے ساحل پر واقع هي ' اور جزیرۂ طریف بحر اعظم کے ساحل پر هي ۔ ان دونون ' یعني جزیرۂ خضراء اور طریف ' کے مابین اٹهارہ میل کا فاصله هي ۔ جزیرۂ خضراء کے مشرق مین پهاڑ هي ' جو " جبل الفتح " یا " جبل طارق " کهلاتا هي ۔ اس کا ایک حصه سمندر کے اندر تک پهنچا هوا هي ' جس کا نام " طرف الفتح " هي ۔ اسي مقام پر جزیرہ نماے اندلس پر پهنچ کر دونون سمندر ملتے هین ۔ یه هي ملخص اندلس تک کے گزرگاہ کے حالات کا *

اب رها اندلس کے شهرون کا ذکر ۔ اس مین بهت سے شهر تهے جن پر نصاری غالب هوگئے هین ۔ مین ان شهرون کے نام بیان کرتا هون ' جو آجکل همارے زمانے مین بهي نصاری کے هاته مین هین ' اور مشرق و مغرب مین ان کے مواضع بهي بتاتا هون ۔ مگر ان کے مابین کا فاصله وغیرہ بیان نه کرونگا ' کیونکه نصاری کي موجودگي کي وجه سے اس کا علم حاصل هونا مشکل امر هي ۔ جنوب مشرقي حدود مین ساحل بحر روم پر شهر هاے برشلونه ' طرّکونه ' اور طرطوشه واقع هین ۔ یه سب بحر روم هي کے ساحل پر هین : خدا ان کو پهر مسلمانون کے پاس پهنچائے !

پھران ہي حدود مين وہ شہر' جو ساحل پر نہين ہين' سرقسطہ' لاردہ' افراغہ' اور قلعہ ايوب ہين ۔ ان سب پر صاحب برشلونہ (لعنہ اللہ) قابض ہي ۔ يہ وہ جہت ہي جسے ارغن کہتے ہين ۔ پھر جنوب و مغرب کے درميان حدود متوسط مين شہر ہائے طليطلہ' کونکہ' اقليج' طلبيرہ' مکادہ' مشريط' وبذ' وابلہ' اور شقونيہ ہين ۔ يہ سب کے سب ادفنش (لعنہ اللہ) کي ملکيت مين ہين ۔ اس جہت کا نام قشتال ہي ۔ اس علاقۂ ملک کے قريب کسي قدر شمال کي جانب بھي اور بہت سے شہر ہين' مثلاً' سمورہ' شلمنکہ' سبطاط' اور قلمريہ ۔ يہ تمام شہر ببوج نامي ايک شخص کي حکومت مين ہين (لعنہ اللہ) ۔ اس جہت کا نام ليون ہي ۔ حدود مغرب مين بھي' جو بحر اعظم بحر اقنابس کے ساحل سے ملحق ہين' کئي شہر ہين' جن مين اشبونہ' شنترين' باجہ' شنترہ' شنتياقو' اور بابرہ شامل ہين ۔ ان کے علاوہ اور بھي کثير التعداد شہر ہين' جن کے نام ميرے ذہن سے اترگئے ہين' اور جن پر ايک شخص' جو ابن الريق کے نام سے مشہور ہي' قابض ہي (لعنہ اللہ) ۔ يہ وہ شہر ہين جو جزيرہ نمائے اندلس مين مسلمانون کے ملک سے ملحقہ علاقہ مين واقع ہين اور عيسائيون کے قبضے مين ہين ۔ ان شہرون کے اُدھر اُس علاقے مين بھي شہر آباد ہين' جو بلاد روم سے ملحق ہي ۔ مگر چونکہ وہ ہم سے دور ہين' اور ايسے مقامات ہين جنکو مسلمانون نے کبھي فتح نہين کيا' اس لئے وہ ہمارے ہان مشہور نہين ہين ۔ اصل يہ ہي کہ جب مسلمانون نے اس جزيرہ نما کو فتح کيا' تو اس کے پورے حصے پر قابض نہين ہوئے تھے' گو کہ ايک بڑے حصے کے مالک ضرور ہو گئے تھے *

اب اس کے بعد مين ان شہرون' ان کے درمياني فاصلون' اور سمندر سے ان کے قرب و بعد کا وضاحت کے ساتھ ذکر کرتا ہون' جو مسلمانون کے قبضے مين باقي رہ گئے ہين :—

سب سے پہلي چيز جو آجکل مسلمانون کے قبضے مين ہي وہ بحر روم کے ساحل پر ايک چهوٹا سا قلعہ ہي ' جس کا نام بنشکلہ ہي • اس کے اؤر شہر بلنسيہ کے مابين تين مراحل کا فاصلہ ہي • يہ قلعہ بلاد روم کے ملحقہ علاقہ مين واقع ہي ' اؤر اس سے طرطوشہ تک دو يا کچهہ زيادہ مراحل کي مسافت ہي • اس کے بعد شہر بلنسيہ ہي ' جو نہايت سرسبز اؤر معتدل الهواء ہي • زمانۂ سلف مين اہل اندلس اسے "مُطيب الاندلس" کہتے تهے • ان کے ہان "مطيب" سے ايک باغيچہ مراد هوتا ہي ' جس مين وہ طرح طرح کے خوشبو پهول ' نرگس اؤر آس وغيرہ مشمومات لگاتے ہين ' اؤر ان ہي درختون کي کثرت اؤر ان کي خوشبو کي وجہ سے اُنهون کا اس کا نام بلنسيہ رکها ہي • اس شہر کے اؤر بحر روم کے درميان قريب چار ميل کے فاصلہ ہي • بلنسيہ کے بعد شہر شاطبہ ہي • ان دونون مين دو مراحل حائل ہين • ان کے درميان ايک اؤر چهوٹا سا شہر ہي جسے جزيرة الشقر کہتے ہين • اس کو جزيرہ اس لئے کہا جاتا ہي کہ وہ ايک بڑے دريا کے وسط مين واقع ہي ' جو اسے ہر جانب سے گهيرے هوئے ہي ' اؤر سوا پل کے اس تک پہنچنے کي اؤر کوئي سبيل نہين ہي • شاطبہ سے دانيہ تک ' جو بحر روم پر واقع ہي ' پورے ايک دن کا راستہ ہي ' اؤر شاطبہ سے مرسيہ تک تين دن کا • مرسيہ سے بحر روم تک دس فرسنگ ہين ' اؤر اس سے اغرناطہ تک سات مراحل • ان دونون کے مابين کئي ذرا ذرا سے شہر ہين ' جن مين سب سے پہلے مرسيہ کے قريب حصن لرقہ ہي • پهر ايک اؤر حصن ہي ' جو بلس کہلاتا ہي • اس کے بعد حصن قليہ ہي • پهر بسطہ نام ايک چهوٹا سا شہر ہي • اس کے بعد وادي آش نامي ايک اؤر ذرا سا شہر ہي ' جو اغرناطہ سے ايک دن کي راہ پر واقع ہي • اُسے وادي الاشي بهي کہتے ہين ' اؤر مين نے شعرا کو اسے اشعار مين اسي نام سے ياد کرتے سنا ہي *

یہ وہ تمام چھوٹے چھوٹے شہر ہیں' جو اغرناطہ اور بلنسیہ کے مابین واقع ہیں ۔ پھر وادی آش کے سامنے بحر روم کے ساحل پر شہر مُریہ (بہ تخفیف حرف راء مہملہ) ہے' جو ایک مشہور مقام ہے' اور سمندر کی موجیں اس کی فصیل سے ٹکراتی ہوئی گزرتی ہیں ۔ اس میں اور وادی آش میں ایک تیز رو مسافر کے لئے دو مراحل کا فاصلہ ہے ۔ ساحل بحر روم کے اس شہر مریہ کے بعد حصن منکب نام ایک چھوٹا سا شہر ہے' اور اس کی فصیل سے بھی سمندر ٹکراتا ہے ۔ اس سے مریہ تک چار مراحل کا اور مالقہ تک تین کا فاصلہ ہے ۔ پھر مالقہ اور جزیرۂ خضراء میں ایک تیز رو آدمی کے لئے تین مراحل کی مسافت ہے ۔ اسی جزیرۂ خضراء یا جبل الفتح میں' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' دونوں سمندر یکجا ہو جاتے ہیں ۔ مختصر یہ کہ جزیرہ نمائے اندلس میں بحر روم کے ساحل پر مسلمانوں کے شہر یہ ہیں :—

جزیرۂ خضراء' مالقہ' منکب' مریہ' اور دانیہ *

مریہ اور دانیہ میں تقریباً آٹھ مراحل کا فاصلہ حائل ہے ۔ دانیہ کے پیچھے ایک قلعہ ہے جس کو بنشکلہ کہتے ہیں ۔ اوپر اس کا ذکر ہو چکا ہے *

یہ ہیں وہ تمام شہر جو اندلس کے بلاد مسلمین میں ساحل بحر پر واقع ہیں' یعنی جن کی فصیلوں کے نیچے سمندر جاری ہے ۔ شہر بلنسیہ اور سمندر کے درمیان' حسب ذکر بالا' چار میل کے قریب فاصلہ ہے *

اب ہم ان شہروں کا ذکر کرتے ہیں' جو ساحل بحر پر واقع نہیں ہیں :—

اغرناطہ سے سمندر تک تقریباً چالیس میل ہیں' جو پورے ایک دن' یا آہستہ آہستہ چلنے والے کے لئے دو دن' کا راستہ ہے ۔ شہر اغرناطہ

سے شہر جیان تک اور جیان سے قرطبہ تک دو دو مراحل کا فاصلہ ہے اور جیان اور بحر روم کے درمیان تین کا ۰ شہر قرطبہ کے متعلق ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ وہ فتنہ اٹھنے اور بنو امیہ کے امر کے اختلال پذیر ہونے تک مسلمانوں کا دار الملک اور مقر تدبیر رہا ۰ وہ اپنی قوت ' آبادی کی کثرت ' اور آدمیوں کے ازدہام میں اس اعلیٰ درجے کو پہنچ گیا تھا جہاں تک کوئی اور شہر کبھی نہیں پہنچا ۰ ابن فیاض اپنی تاریخ میں قرطبہ کے حالات میں بیان کرتے ہیں کہ اس کے مشرقی حصے میں ایک سو ستر عورتیں رہا کرتی تھیں ' جو سب کی سب خط کوفی میں مصاحف لکھا کرتی تھیں ۰ یہ اس کے صرف ایک گوشے کا حال ہے تو اس کے جمیع جہات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ کیا حال ہوگا ۰ کہتے ہیں کہ اس میں تین ہزار (۱) مقلس تھے ' اور ان دنوں صرف اسی شخص کو تقلس کی اجازت ہوتی تھی ' جو جوانی کی صلاحیت رکھتا ہو ۰ میں نے بلاد اندلس کے ایک سے زیادہ شیوخ سے سنا ہے کہ مسافر قرطبہ سے تین فرسنگ کے فاصلے پر سے اس کی روشنیوں سے فیض یاب ہوتا تھا ۰ اس قدر فاصلے تک اسکی روشنی برابر بلا انقطاع پہنچا کرتی تھی ۰ اس میں وہ جامع اعظم ہے ' جسے ابو المطرف عبد الرحمان بن محمد ' الملقب بہ الناصر لدین اللہ ' نے بنایا تھا ' اور ان کے بعد ان کے بیٹے الحکم المستنصر باللہ نے اس میں ایزاد کی تھی ۰ الحکم کی یہ ایزاد آج تک مشہور ہے ۰ ابو مروان بن حیان (رحمۃ اللہ علیہ) قرطبہ کے حالات کے بیان میں لکھتے ہیں کہ جب الحکم نے مسجد میں اپنی مشہور ایزاد کی ' تو لوگ بہت دن تک اس میں نماز پڑھنے سے پرہیز کرتے رہے ۰ الحکم کو اس کی اطلاع ہوئی ' تو انہوں نے اس کا سبب دریافت کیا ۰ ان سے کہا گیا کہ لوگ کہتے

---

(۱) مقلس (از تقلیس) یعنی وہ لوگ جو شاہان و امراء کے ورود کے وقت استقبال کے لئے دف بجاتے ' رقص و سرود کرتے اور طرح طرح کے تماشے اور کرتب دکھاتے ہیں ۔ (مترجم)

ہیں کہ "ہمیں نہیں معلوم کہ جو روپیہ اس مسجد میں ایزاد کر
میں صرف کیا گیا ہی وہ کہاں سے حاصل کیا گیا ہی" ۔ انہوں نے
گواہوں اور قاضی ابوالحکم منذر بن سعید بلوطی کو (جو ان کے قضاۃ
میں سے تھے٬ اور جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہی) بلایا٬ اور خود قبلہ رخ
ہوکر مروجہ شرعی قسم کے ساتھ بیان کیا کہ انہوں نے اس میں مال
غنیمت کے خمس کے روپے کے سوا اور کسی طرح کا مال و زر صرف
نہیں کیا ۔ اس طرح جب لوگوں کو ان کی قسم اور مال خمس کے
صرف سے آگاہی ہوگئی٬ تب انہوں نے اس میں نماز پڑھنی شروع
کی ۔ الحکم کے والد نے اس کی بنا ڈالی تھی٬ اور الحکم کے بعد
ابو عامر محمد بن ابی عامر نے اس میں پھر کچھ اضافہ کیا تھا ۔ غرض
کہ وہ ایسی مسجد ہی جس میں زر خمس کے سوا اور کسی طرح کا
روپیہ صرف نہیں ہوا ۔ وہ مسجد اہل اندلس کے نزدیک نہایت قابل
تعظیم اور مبارک ہی ۔ اس میں جو شخص نماز پڑھکر کسی دینی
یا دنیوی امر کے لئے دعا کرتا ہی ضرور قبول ہوتی ہی ۔ اس مسجد کے
متعلق یہ امر مشہور و معروف ہی ۔ اہل اندلس نے فضائل ملک٬
اس کے باشندوں اور اس میں آنے والے صلحاء٬ فضلاء٬ اور علماء کے حالات
میں کئی کتابیں لکھی ہیں *

شہر قرطبہ سے شہر اشبیلیہ تک تین مراحل کا فاصلہ ہی ۔ اشبیلیہ
اب ہمارے زمانے میں اندلس کا بزرگ ترین شہر ہی ۔ یہی شہر زمانۂ
سابق میں حمص کے نام سے موسوم تھا ۔ اُس کا یہ نام اس لئے رکھا
گیا تھا کہ اس میں مسلمانوں کی فتح اندلس کے وقت حمص کی
فوجیں آکر ٹھیری تھیں ۔ اس شہر کا حال ہر واصف کی وصف اور
ہر ناعت کی نعت سے بالاتر ہی ۔ وہ ایک زبردست دریا کے کنارے
آباد ہی٬ جو کوہ شقورہ سے نکلتا ہی اور جس میں اور بہت سی
ندیاں آکر گرتی ہیں ۔ وہاں پہنچ کر اس دریا کی یہ حالت ہو جاتی ہی

کہ گویا وہ ایک بحر ذخار ہے ' جس میں بحر اعظم سے بڑے بڑے جہاز آ آکر شہر کے دروازے پر لنگر انداز ہوتے ہیں ۔ اس میں اور بحر اعظم میں ستر میل یعنی دو مراحل کا فاصلہ ہے ۔ یہ شہر ' حسب تفصیل متقدم الذکر ' بنو عبّاد کا صدر مقام تھا ۔ المصامدہ نے اپنے قیام اندلس کے زمانے میں اسے اپنا مستقر بنا رکھا تھا ' جہاں سے ان کا امر نافذ ہوتا تھا اور جہاں ان کا بادشاہ مقیم تھا ۔ انہوں نے اس میں بڑے بڑے قصر بنائے ' پانی جاری کیا ' اور باغات لگائے ' جس سے اس کے حسن میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے ۔ شہر اشبیلیہ سے شہر شلب تک ' جو بحر اعظم کے ساحل پر واقع ہے ' پانچ مراحل کا فاصلہ ہے ۔ ان دونوں کے درمیان لبلہ ' حصن مرتلہ ' طبیرہ ' علیا ' اور شنتمریہ جیسے چھوٹے چھوٹے شہر آباد ہیں ؛ اور یہ سب اندلس کے مغرب میں اشبیلیہ اور شلب کے درمیان ہی ہیں ۔ قرطبہ اور بحر روم میں پانچ مراحل کا فاصلہ ہے ۔ قرطبہ بھی اسی دریا کے کنارے آباد ہے جو اشبیلیہ میں سے گزرتا ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ اشبیلیہ میں اس کا پاٹ اتنا چوڑا ہو جاتا ہے کہ ' حسب ذکر بالا ' اس میں جہاز آ سکتے ہیں ۔ جو چاہتا ہے اشبیلیہ سے قرطبہ تک کشتیوں میں سفر کرتا ہے علیٰ ہذا القیاس قرطبہ سے اشبیلیہ کی طرف بھی جا سکتے ہیں ۔ اشبیلیہ اور شہر شریش میں دو مراحل کا ' اور شریش اور سمندر میں تین مراحل کا فاصلہ ہے *

یہ حالات ہیں بلاد المغرب اور جزیرہ نمائے اندلس کے ' اور تخمینی طور پر ان کے مختلف شہروں کے مختلف بُعد اور فاصلوں کے ۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن میں میں خود گیا ہوں ' اور بعض ایسے ہیں جن کو میں نے وہاں جانے آنے والوں کے سفر ناموں سے اخذ کیا ہے *

فصل

مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہان اندلس کے بڑے بڑے اوٗر مشہور دریاؤن کا حال بھي لکھون *

(۱) ان مین سے سب سے پہلا دریائے طرطوشہ ہي ' جو مشرق کي طرف ہي • وہ ایک ' بڑا سا دریا ہي ' جو وہین کے ایک پہاڑ سے نکل کر شہر طرطوشہ سے ہوتا ہوا بحر روم مین جا گرتا ہي • طرطوشہ اوٗر بحر روم کے مابین بارہ میل کا فاصلہ حائل ہي *

(۲) دریائے مرسیہ • یہ بھي بحر روم مین گرتا ہي • اس کا منبع کوہ شقورہ ہي • یہ اوٗر دریائے اشبیلیہ ایک ہي قسم کے دریا ہین اوٗر دونون کا منبع بھي ایک ہي ہي • مگر بعد مین دونون متفرق ہو جاتے ہین • ایک اشبیلیہ کي طرف چلا جاتا ' اوٗر دوسرا مرسیہ کي جانب *

(۳) دریائے اشبیلیہ • اس کے منبع کا اوپر ذکر ہو چکا ہي • اشبیلیہ پہنچنے سے پہلے اس مین بہت سي ندیان گرتي ہین ' جن سے وہ ' جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین ' اس قدر بڑا ہو جاتا ہي کہ خاصا سمندر بن جاتا ہي ' اوٗر بحر اعظم موسوم بہ اقنابس مین جا گرتا ہي *

(۴) بلاد رومیہ مین ایک اوٗر زبردست دریا ہي جسے تاجو کہتے ہین • شہرہائے طلیطلہ و شنترین اسي پر واقع ہین • ان دونون شہرون مین تقریباً دس مراحل کا فاصلہ ہي • اسي دریا پر شہر اشبونہ بھي ہي ' جس مین اوٗر شنترین مین تین مراحل حائل ہین • یہ دریا بحر اعظم مین گرتا ہي *

یہ ہین اندلس کے مشہور دریا *

اب ہم اس تمام تحریر کو اپنے آقا و مولا کي تحریر عالیه کے مطابق ختم کرتے ہین ۔ مین نے اس تمام کتاب مین اپني مختصر نگیري کي عادت کو برابر قائم رکھا ہي ۔ مین نے ایسے تمام چھوتے چھوتے قریون ٬ علاقون ٬ دریائون ٬ وغیره کے نام چھوڑدئے ہین ٬ جن کي نه ضرورت پڑتي ہي اؤر نه ان کے ترک کرنے سے تصنیف مین کوئي خلل واقع ہوتا ہي *

اگر یه تحریر میرے آقا و مولا کي طبیعت کے موافق ٬ ان کے مزاج کے لائق ٬ اؤر ان کي خواہش کے مطابق ہوئي ٬ تو یہي میري بڑي مراد ہي اؤر یہي زبردست تمنا ٬ جس کے لئے مین برابر تکلیف اٹھاتا اؤر سعي کرتا ٬ اؤر اسکي طرف بڑھنے کي کوشش کرتا رہا ۔ لیکن اگر یه تحریر اس کے سواء اؤر کچھه ہوئي ٬ تو مین ایسا پہلا ہي شخص نہین ہون جس نے جد و جہد کي مگر صحت وصواب کو نه پہنچ سکا ٬ مقصود کو حاصل نه کر سکا ٬ اؤر مراد کو نه پا سکا ۔ مین خدا ہي سے اعتصام ٬ اسي سے طلب ہدایت ٬ اؤر اسي پر اعتماد کرتا ہون ؛ وهو حسبي و نعم الوکیل *

اس تحریر سے سنه ٦٢١ مین ٬ ماه جمادي الاخر کے اختتام سے چھه دن قبل ٬ بروز شنبه ٬ فراغت حاصل ہوئي ۔ والحمد لله رب العالمین و صلي الله علي سیّدنا محمد و آله و صحبه اجمعین ؛ و حسبنا الله و نعم الوکیل *

(تمام شد)

تلفظ اسماء و الفاظ واردۂ کتاب هذا †

ارغن . اول مفتوح' دوم ساکن' سوم مضموم *

آروا . اول ممدود' دوم مضموم *

اره . اول مفتوح' دوم مضموم *

اشبانیه . اول مفتوح' دوم ساکن' پنجم مکسور' ششم مفتوح *

اشبرتال . اول مفتوح' دوم ساکن' سوم مفتوح' چهارم ساکن *

اغمات . اول مفتوح' دوم ساکن *

اقلیج . اول مضموم' دوم ساکن' سوم مکسور *

انیف . اول مضموم' دوم مفتوح' سوم ساکن *

اوربه . اول مفتوح' دوم ساکن' سوم مکسور' چهارم مفتوح *

ایجلي ان وارغن . لفظ اول مین اول مکسور' دوم ساکن' سوم و چهارم مکسور؛ لفظ دوم مین الف مفتوح؛ اور لفظ سوم مین اول مفتوح' سوم ساکن اور چهارم مفتوح هي *

ایسرغینن . اول مکسور' دوم ساکن' سوم مفتوح' چهارم ساکن' پنجم مکسور' ششم ساکن' هفتم مفتوح *

ایسنتار . اول مکسور' دوم ساکن' سوم مفتوح' چهارم ساکن *

اینتی . اول مکسور' دوم و سوم ساکن' چهارم مکسور *

باجه (ابن) . اول مفتوح' سوم مشدد و مفتوح *

---

† دیکهو دیباچه . ان الفاظ مین هر ی جس کا حرف ماقبل مکسور هی اور هر واو جس کا حرف ماقبل مضموم هی معروف هی' مجهول کهین نهین هی . مین نے الف کے ماقبل حروف کا اعراب کهین نهین لکها هی . ظاهر هی که ان حروف کو مفتوح هی پڑها جائیگا .

ببا‌شتر . اول مضموم ٔ دوم مفتوح ٔ چهارم ساکن ٔ پنجم مفتوح *

ببوج . اول مفتوح ٔ دوم مضموم *

بجرده . اول و دوم مفتوح ٔ سوم ساکن ٔ چهارم مفتوح *

برزال (بنو) . اول مفتوح ٔ دوم ساکن *

برشانه . اول مضموم دوم ساکن ٔ پنجم مفتوح *

برطل (ابن) . اول و سوم مفتوح ٔ دوم ساکن *

برغواطه . اول و دوم مفتوح ٔ سوم ساکن ٔ ششم مفتوح *

بریهه . اول مضموم ٔ دوم مفتوح ٔ سوم ساکن ٔ چهارم مفتوح *

البزار . سوم مفتوح ٔ چهارم مشدد و مفتوح *

بسطه . اول مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم مفتوح *

بسکره . اول ٔ سوم و چهارم مفتوح ٔ دوم ساکن *

بقنه . (ابن) . اول و دوم مفتوح ٔ سوم مشدد و مفتوح *

بقي بن مخلد . لفظ اول میں اول مفتوح ٔ دوم مکسور ٔ سوم مشدد .
لفظ سوم میں اول و سوم مفتوح ٔ دوم ساکن *

بکارش . اول مفتوح ٔ دوم مشدد و مفتوح ٔ چهارم مکسور *

بلجین . اول و دوم مضموم ٔ سوم مشدد و مکسور *

بلس . اول مفتوح ٔ دوم مشدد و مکسور *

بنت . اول مضموم ٔ دوم ساکن *

بنش (ایک بوتي کا نام) . اول مفتوح ٔ دوم ساکن *

بنشکله . اول و دوم مفتوح ٔ سوم ساکن ٔ چهارم مضموم ٔ پنجم
مفتوح *

بینک (ریحان خصي) . اول مکسور ٔ دوم مفتوح ٔ سوم ساکن *

تاجوا . سوم مضموم *

تارودانت . سوم مضموم ، چهارم و ہفتم ساکن *

تاطنت . سوم مضموم ، چهارم ساکن *

تانسیفت . سوم مفتوح ، چهارم مکسور ، پنجم و ششم ساکن *

تسول . اول مفتوح ، دوم مضموم *

تمساهان . اول مکسور ، دوم ساکن *

تنس . اول و دوم مفتوح *

توزر . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن *

تومرت (ابن) . اول مضموم سوم مفتوح ، چهارم ساکن *

جدمیوي . اول ، سوم و پنجم مکسور ، دوم و چهارم ساکن *

جزوله . اول و دوم مضموم ، چهارم مفتوح *

جنفیسي . بروزن جدمیوي . دیکهو اوپر *

الجواس . سوم مفتوح ، چهارم مشدد و مفتوح *

جهور . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن *

حدیر بن واسنوا . لفظ اول مین اول مضموم ، دوم مفتوح ، سوم
ساکن . لفظ سوم مین سوم ساکن . چهارم مضموم *

حزمون (علي ابن) . اول مفتوح ، دوم ساکن ، سوم مضموم *

حفصون (ابن) . بروزن حزمون . دیکهو اوپر *

حکیمه . اول مضموم ، دوم و چهارم مفتوح ، سوم ساکن *

حوراء . اول مفتوح ، دوم ساکن *

خرداذبه (ابن) . اول مضموم ، دوم ساکن ، سوم ، و پنجم و ششم
مفتوح *

ابو الخصال . خائے معجمه مکسور *

ابو الخطار حسام بن ضرار . خطار مین اول مفتوح ، دوم مشدد ؛
حسام مین اول مضموم ؛ ضرار مین اول مکسور *

الخنوث . سوم مكسور' چهارم مشدد و مفتوح' پنجم ساكن *

دلايه . اول و چهارم مفتوح *

رنميير (ابن) . اول مضموم' دوم ساكن' سوم مكسور *

رزين . اول مفتوح' دوم مكسور *

ريه . اول مفتوح' دوم مشدد و مفتوح *

زجندر . اول ودوم مضموم' سوم ساكن' چهارم مفتوح *

زلاقه . اول و چهارم مفتوح *

زهر (والدهٔ ابو عبد الله محمد) . اول و دوم مفتوح *

زهر (عبد الملك بن ابي العلاء) . اول مضموم' دوم ساكن *

زهير . اول مضموم' دوم مفتوح' سوم ساكن *

زيابه تيمي (ابن) . لفظ اول مين اول و چهارم مفتوح' دوم مشدد .
لفظ دوم مين اول مفتوح دوم ساكن' سوم مكسور *

ساحر (والدهٔ ابو يوسف يعقوب) . حائے حطي مكسور *

سبطاط . اول مكسور' دوم ساكن *

سبع بن حيان . لفظ اول مين اول مفتوح' دوم ساكن ؛ لفظ سوم
مين اول مفتوح' دوم مشدد و مفتوح *

سبو . اول مفتوح' دوم مضموم *

بنو سجوت . اول مضموم' دوم مشدد و مضموم *

سرطه . اول وسوم مفتوح' دوم ساكن *

سكات . اول مفتوح *

السليم (محمد بن) . سوم مفتوح' چهارم مكسور *

سمح (بن مالك خولاني) . اول مفتوح' دوم ساكن . خولاني مين
خائے معجمه مفتوح *

سموره . اول و چهارم مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح ' سوم ساكن *

سيباني . اول مفتوح *

سير (ابن ابي بكر بن تاشفين) . اول مكسور *

سيو سيراث . اول ' سوم و چهارم مكسور' دوم ساكن *

شانجه . سوم ساكن ' چهارم مضموم *

شفشاوه . اول و پنجم مفتوح ' دوم ساكن *

شقوبيه . اول و دوم مضموم ' چهارم مكسور' پنجم مفتوح *

شقوره . اول و دوم مضموم ' چهارم مفتوح *

شلب تره . لفظ اول مين اول مفتوح ' دوم ساكن ؛ لفظ دوم مين اول مكسور' دوم مشدد و مفتوح *

شلبر . اول و سوم مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح *

شلمنكه . اول ' دوم ' سوم و پنجم مفتوح ' چهارم ساكن *

شماخ . اول مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح *

شمنت . اول و دوم مضموم ' سوم ساكن *

شنتره . اول ' سوم و چهارم مفتوح ' دوم ساكن *

شنتياقو . اول و چهارم مفتوح ' دوم ساكن ' سوم مكسور' ششم مضموم *

شهيد (ابو عامر احمد بن عبد الملك بن) . اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساكن *

صبح (والدهٔ هشام المويد) . اول مضموم ' دوم ساكن *

طالقه . سوم مكسور' چهارم مفتوح *

طبني . اول مضموم ' دوم ساكن ' سوم مكسور *

طرش . اول مضموم ' دوم مشدد و مضموم *

طرکونه ۔ اول و پنجم مفتوح؛ دوم مشدد و مفتوح؛ سوم مضموم *
طلبیرہ ۔ اول؛ دوم؛ سوم و پنجم مفتوح؛ چهارم ساکن *
طلمیته ۔ اول مضموم؛ دوم و چهارم ساکن؛ سوم و پنجم مفتوح *
طوسي (ابو عبد الرحمان) ۔ اول مفتوح؛ دوم ساکن؛ سوم مکسور *
بنو عبید ۔ اول مضموم؛ دوم مفتوح؛ سوم ساکن *
عرجي ۔ اول مفتوح؛ دوم ساکن؛ سوم مکسور *
ابن عشیر ۔ اول مفتوح؛ دوم مکسور *
عفراء ۔ اول مفتوح؛ دوم ساکن *
ابن عفیف ۔ اول مفتوح؛ دوم مکسور *
عقاب (مقام کا نام) ۔ اول مفتوح *
ابن عکاشه ۔ اول مضموم؛ چهارم مفتوح *
ابن علوي (عبد المومن) ۔ اول و دوم مفتوح؛ سوم مکسور *
علیه ۔ اول مضموم؛ دوم مفتوح؛ سوم مشدد و مفتوح *
عنبسه بن سحیم ۔ لفظ اول میں اول؛ سوم و چهارم مفتوح؛ دوم ساکن؛ لفظ سوم میں اول مضموم؛ دوم مفتوح؛ سوم ساکن *
غمر (بن عبد الرحمان) ۔ اول مفتوح؛ دوم ساکن *
غیدقان ۔ اول و سوم مفتوح؛ دوم ساکن *
فاصکه بن ومزال ۔ لفظ اول میں سوم ساکن؛ چهارم مفتوح؛ لفظ سوم میں اول و دوم مفتوح *
الفرج (قلعه) ۔ سوم مفتوح؛ چهارم ساکن *
فصکه ۔ اول و سوم مفتوح؛ دوم ساکن *
فضاله بن عبید ۔ لفظ اول میں اول مضموم؛ چهارم مفتوح؛ لفظ سوم میں اول مضموم؛ دوم مفتوح؛ سوم ساکن *
فنزاره ۔ اول و پنجم مفتوح؛ دوم ساکن *

ابن قبطرله . اول و پنجم مضموم ٬ دوم و چهارم ساکن ٬ سوم مفتوح *

قسي (احمد ابن) . اول مفتوح ٬ دوم مکسور *

ابن القصيرة . سوم و ششم مفتوح ٬ چهارم مکسور *

قصيط . اول مضموم ٬ دوم مفتوح ٬ سوم ساکن *

قطن . اول و دوم مفتوح *

قعطل . اول و سوم مفتوح ٬ دوم ساکن *

قلمريه . اول و دوم مضموم ٬ سوم ساکن ٬ چهارم مکسور ٬ پنجم مفتوح *

قليه . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح *

قنطش . اول مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور *

قنون . اول مفتوح ٬ دوم مشدد و مضموم *

کباشي . اول مضموم ٬ چهارم مکسور *

کست . اول مضموم ٬ دوم ساکن *

کونکه . اول مضموم ٬ دوم و چهارم مفتوح ٬ سوم ساکن *

لبله . اول و سوم مفتوح ٬ دوم ساکن *

لبونه . اول مضموم ٬ دوم مشدد و مضموم ٬ سوم ساکن ٬ چهارم مفتوح *

لذريق . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور *

لمتونه . اول و سوم مضموم ٬ دوم ساکن ٬ پنجم مفتوح *

لمطه . اول و سوم مفتوح ٬ دوم ساکن *

ليون . اول و دوم مضموم *

مارتله . سوم ساکن ٬ چهارم مضموم ٬ پنجم مفتوح *

متيجه . اول و چهارم مفتوح ٬ دوم مشدد و مکسور *

بنو مجبر . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح *

ابن مشوه . اول و چهارم مفتوح، دوم ساکن، سوم مضموم *
مراکش . اول مفتوح، دوم مشدد، چهارم مضموم *
مرتله . اول و چهارم مفتوح، دوم ساکن، سوم مضموم *
مرزدغ . اول، دوم و چهارم مفتوح، سوم ساکن *
مزغنه . اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چهارم مشدد و مفتوح *
مسکاله . اول، دوم و پنجم مفتوح، سوم مشدد و مفتوح .
مسوفه . اول مضموم دوم مشدد و مضموم، سوم ساکن، چهارم مفتوح . سین مهمله پر فتحه خفیفه بهي بولا جاتا هي *
مشریط . اول مضموم، دوم ساکن، سوم مکسور *
مصحفي . اول مضموم، دوم ساکن، سوم مفتوح، چهارم مکسور *
مطیب الاندلس . لفظ اول مین اول مضموم، دوم مفتوح، سوم مشدد و مفتوح *
معدان . اول مفتوح، دوم ساکن *
معن بن صمادح . لفظ اول مین اول مفتوح، دوم ساکن *
ابن مغن (ابو الحسن) . مغن مین اول مضموم اور دوم ساکن *
المقدم . سوم مضموم، چهارم مفتوح، پنجم مشدد و مفتوح *
مکاده . اول و چهارم مفتوح، دوم مشدد و مفتوح *
ملکه . اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *
ملاله . اول و چهارم مفتوح، دوم مشدد *
ملویه . اول مضموم، دوم ساکن، سوم مکسور، چهارم مفتوح *
میذمان . اول مفتوح، دوم ساکن، سوم ؟
میرقه . اول و چهارم مفتوح، دوم مضموم، سوم ساکن *
نصیر (موسي بن) . اول مضموم، دوم مفتوح، سوم ساکن *

نقاوس ۰ اول ؟، چهارم مضموم *

و امنار ۰ سوم ساکن *

و انسیفن ۰ سوم و پنجم ساکن، چهارم مکسور، ششم مفتوح *

و بل ۰ اول مفتوح، دوم ساکن *

ورغه ۰ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *

ورکناس ۰ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چهارم مشدد *

الوزغي ۰ سوم و چهارم مفتوح، پنجم مکسور *

هجفجف ۰ اول، و دوم و چهارم مفتوح، سوم ساکن *

هزرجي ۰ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چهارم مکسور *

هسکوره ۰ اول و پنجم مفتوح، دوم ساکن، سوم مضموم *

ابن همشک ۰ لفظ دوم میں اول مفتوح، دوم مضموم، سوم ساکن *

هوزني ۰ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چهارم مکسور *

هيلن ۰ اول مفتوح، دوم ساکن *

يثربي ۰ اول مفتوح، دوم ساکن، سوم و چهارم مکسور *

يخلفتن ۰ اول، سوم و پنجم مفتوح، دوم و چهارم ساکن *

بنو يفرن ۰ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *

يوجان هنناتي ۰ لفظ اول میں اول و دوم مضموم، سوم مشدد؛
لفظ دوم میں اول مفتوح، دوم ساکن، پنجم مکسور *

يهتنا ۰ اول مفتوح، دوم ساکن *

ييجيت ۰ اول و سوم مکسور، دوم ساکن *



۱ ـ فہرست اسماء رجال و قبائل

ب ـ فہرست اسماء مقامات


حیدرآباد دکن


HYDERABAD STATE LIBRARY

ج - فهرست اسماء کتب

AT THE DIOCESAN PRESS, MADRAS. 1922—A 15064.
50*